الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

الحمد للہ کہ مجموعہ ترجمہ اصلی کتاب فیض انتساب لامع الانوار موسوم

روضۂ رحمت الاولیائی بہار

۱۳۱۳

حسب فرمائش شیخ احمد ... باہتمام ... در مطبع ...

فہرست اسمای بزرگواران مندرجہ کتاب روضۃ الاولیاء بیجاپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار حمد ولایق سپاس وہ خالق بے ہمتا ہی کہ جسنے اپنی امانتون سے انسان کو مزین و مجلا کرکے
جلوۂ ظہور مین لایا پھر جس شخص نے حق امانت داری ادا کیا اوسکو درجۂ قرب و وصال عطا کیا گیا اور خوف
وحزن سے رہائی ملی اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ کی بشارت دیگئی اور جسنے
امانت مین خیانت کی اور تصرف بیجا کیا معذب و عاصی ہوا جہنم کے گڑھے مین جا پڑا اُولٰٓئِکَ اَضَلُّ سَبِیْلًا
سو درود بیحد اور درود نامحدود روح مقدس پر باعث ایجاد عالم فخر بنی آدم احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جسکے نور ہدایت سے راہ نوردان بادیہ کفر وضلالت مین اسلام کی
راہ راست پر آئے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ کا خطاب پائے **اما بعد** خاکپای فقرا **شاہ سیف اللہ**
قادری شطاری صبغۃ اللہی گزارش کرتا ہی کہ اتفاقا اس فقیر کا مقام رانچور علاقہ حیدرآباد دکن مین آنا
ہوا اور برادر دینی حقایق آگاہ معارف دستگاہ واقف اسرار خفی وجلی جناب رشید روشن علیصاحب
قادری شطاری صبغۃ اللہی کا بہت روز تک مہمان رہا اس اثنا مین بہائی صاحب موصوف نے ایک روز
بیان کہ کتاب روضۃ الاولیا جو اولیای بیجاپور کا تذکرہ ہی ان دنون بالکل عدیم الوجود ہو گیا ہی اس لئے
بڑی دقت سے ایک نسخہ بہم پہونچاکے نفع عام کے لئے مطبع صبغۃ اللہی واقع رانچور مین چھپوانا شروع
کردیا گیا ہی اور اسکا پہلا جز طبع بہی ہو چکا ہی یہہ کتاب فارسی زبان مین ہی اگر اسکا اردو مین ترجمہ کردیا
جائے تو وہی طبع کرینگے تا خاص وعام اس سے فایدہ اوٹھائین اسکے ساتھ ہی فقیر کو یہہ خیال آیا
کہ اگر یہہ کام کرلیگا تو امید ہی کہ فقیر جس مقصد کے حصول کی تمنا رکھتا ہی اوسمین ان حضرات کے

ارواح مقدسہ کی بہی جنکا ذکر اس کتاب مین ہی مدد ملے دوسرا یہہ کہ اس سے بہائی صاحب موصوف
کو خوش کرنا ہی تیسرا یہہ کہ جسکو اسکے پڑہنے سے کشایش ہوگی وہ فقیر کو دعاء خیر سے یاد کریگا اور یہہ بہی توقع
ہی کہ شاید اس شخص کی کشایش کے سبب سے فقیر کو زیر خاک آرام ملے پس ان وجوہات سے فقیر نے خوشی تمام سے
کام کو قبول کیا جبکہ ترجمہ کرنا شروع کردیا تو بموجب ہ وقتین پیش جو آئین میرا جی جانتا ہی
مصیبتین جتنی اوٹھائین میرا جی جانتا ہی - بڑی دقتون کا سامنا ہوا پہلے تو کتابت کی ہی ایسے غلطیان تھین
کہ جنکی تصحیح بہت دشوار امر تہا اگر کوئی اور دو ایک نسخے دستیاب ہوتے تو پہر مقابلہ ہوسکتا تہا یہہ مشکل
انہین بزرگوارون کی تائید سے حاصل ہوئی پہر دوسری دقت مقامات کے نامون کے تلفظ مین اور
دوسرے چند ابواب کی دریافت مین پیش آئی تو خود بیجاپور مین تحقیق کرلیگئی سوا اسکے چند ابواب جو
دوسرے کتب سے یا دریافت سے معلوم ہوئے لفظ مترجم کے تحت مین لکھدئے گئے تا ناظرین سمجھ
جائین کہ یہہ مضمون اصل کتاب کے علاوہ ہے اس افزایش مین زیادہ لحاظ اس بات کا رکھا گیا ہی کہ اصل
کتاب مین مذکور ہین سو بزرگون کی اولاد سے اب کون کون موجود ہین حتی الامکان اونکے نام ونشان
جہان تک معلوم ہوسکے لکہ گئے یہان یہہ بہی گذارش ہی کہ فقیر کا قصد تہا کہ اپنے مرشدون کے احوال
مین ایک کتاب لکہے لیکن اس کام کے تشفی بخش سرانجام ہونے کے لئے چند کتب کی ضرورت تہی سو وہ
اب تک دستیاب نہ ہوئے اب اس کتاب کے ترجمہ کی نوبت آئی تو صبغۃ اللہی کے خاندان کے بزرگون کے
تذکرہ کے مقام پر دل نہین رخصت دیا کہ اصل کتاب کے مختصر بیان پر ہی اکتفا کرے یہہ کام اگر
مدراس مین ہوتا تو بہت سے حالات لکہتا بہایتہ عالم اسباب تو وہ ہی کہ فقیر کو بیٹہے جاتا الحمد للہ کا دستیاب ہو
اجمالا ذکر کرتا اپنے پیر ومرشد سید السادات منبع السعادات قطب المحققین برہان الحق والدین سید گل حضرت
شاہ سیف اللہ امین الحسنی القادری شطاری الصبغۃ اللہی قدس سرہ العزیز کا سلسلہ کا تذکرہ
خواہش کیا گیا ناظرین کی خدمت مین التماس ہے کہ اس کتاب مین جہان کہین غلطی
پائین از راہ کرم اصلاح فرمائین اور اسکے پڑہنے سے کشایش حاصل ہو تو
فقیر کو دعاء خیر سے یاد فرمائین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا اوس احد کو اور شکر و سپاس اوس واحد کو ہی کہ جس نے اپنے درگاہ کے مقبولوں اور خاصوں کے
وجود کو عالم و عالمیان کے امن و امان کا باعث اور زمین و زمان کے جمعیت و انتظام کا سبب ٹھہرایا اور اپنے
بارگاہ کے دوستوں و محبوبوں کے نفوس کو واسطہ فیضان و ہدایت کا اور وسیلہ ارشاد و کرامت کا کیا تا
گمراہی اور دوری کے جنگل میں بھٹکے ہوے اور نادانی اور ناواقفی کے جنگل کے پریشان اون بزرگوں
کی طریق پیروی سے ہدایت کی راہ راست پر اور خدا کو پہونچنے کے سیدھے راستے پر پہونچیں اور خدا طلبی کے
جنگل کے پیاسے اور حق کو پہونچنے کے راستوں کے چھوٹے ہوئے مجاز اور حقیقت پر پہونچنے اور ترقی
پانے سے خوش ہوں اور اون ہدایت و راستی کے رہبروں کی صحبت اور ہمنشینی سے ظاہری اور باطنی فیض
و کشایش حاصل کر کے اونکے خوان وجد اور عرفان توحید سے پوری چاشنی اور زیادہ مزہ اوٹھائیں اور
اون راستی و ہدایت کے اماموں کی دوستی اور مریدی سے بلند مقاموں اور اعتبار درجوں کو پہونچیں اور
اون کے ساتھ نسبت اور پاک اعتقاد رکھنے میں آخرت کی چھٹکارا اور بہتری کا میسر ہونا جانیں اور اون
خدا کے مقبولوں کے آستان بوسی کی مداومت میں ہدایت و کمال کی ترقی اور اگلی منزل کی آسانی کا حاصل
ہونا سمجھیں اور زمینی اور آسمانی سختیوں اور حادثوں کے پیش آنے اور نازل ہونے کے وقت اون بابرکات
بارگاہ کبریائی کے واسطہ اور وسیلے سے بلاؤں کے دفع کرنے والے جناب میں دست التجا اور استعانت
اوٹھائیں اور دینی و دنیوی حاجتوں اور مطلبوں کے حاصل ہونے کے لئے اون بزرگ طایفہ کے
اسرار کے واسطہ اور وسیلے سے دعاؤں کے قبول کرنے والے کی درگاہ میں زبانی استدعا و استغاثت

[illegible] ہے جو اہرار [illegible]
کے قافلے کے سالار مخلوقات اور موجودات کے پیشوا انبیا کی جماعت کے مقتدا سیادت اصطفا اور اجتبا
کے شاہسوار اسرار و معرفت و وحدت کے خزانہ دار اور معارف غیب و ہویت کے شاہباز درجہ نبوت و رسالت و
برگزیدگی اور ہدایت کی بارگاہ کے سلطان پیدائش کے رو سے اول گنتی کے رو سے آخر جناب اقدس والا علم
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ اور مرقد مطہر پر اور آپکی پاک آل اطہار پر اور
اصحاب ابرار پر جو ولایت کے بھیدوں کے چشمے ہیں اور ہدایت و کرامت کے انوار کے چراغ ہیں ۔
اما بعد اصحاب خبرت و آگاہی اور ارباب فطنت و معرفت ہمراہی کے جناب میں عرض کی جاتی ہی کہ
جو وقت مردان خدا کے تعریف اور توصیف میں گذرے اور جو لحظہ خدا کے دوستوں کے اطوار اور
شمائل کے بیان سے معمور رہے تمام وقتوں اور لحظوں سے نہایت افضل ہے اور جو زبان اولیا کی کرامتوں
کے بیان میں گویا ہو اور جو دم خواص اور اتقیا کے حکایات کے بیان میں مصروف رہے وہ تمام زبانوں
اور دموں سے نہایت عزیز ہی کیونکہ اوس سے دل کو ایک وجد اور حلاوت حاصل ہوتی ہی اور سمع کو
اوس سے ذوق اور لذت ملتی ہی من ذکر حکایة من حکایات الاولیا فله کاجر عبادة الثقلین کے
مضمون روشن کے مطابق بیحد اجر و ثواب حاصل ہو اور اوسکے فائدوں اور خیروں اور فیضوں اور
برکتوں سے محروم اور بے نصیب نہ رہے اور حدیث شریف من احب قوما فهو منهم کے رو سے
اس بزرگ طایفہ کی دوستی اور عقیدت اون کے قریب اور ساتھ کرتی ہی اور اوس پاک زمرہ میں
شمار کیا جاتا ہی دنیا کو ترک کرنیوالوں کے بادشاہ واصلوں کے مربی سالکوں کے مرشد سلطان ابراہیم
ادہم بلخی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ہاتھ میں کاغذ
رکھتا ہی اور کچھ لکھتا ہی میں نے پوچھا کیا لکھتے ہو اوس نے کہا کہ خدا کے دوستوں کے نام میں نے
کہا کہ میرا بھی نام لکھے ہو اوس نے کہا کہ نہیں پھر میں نے کہا کہ اگرچہ میں اون میں سے نہیں ہوں لیکن
اونکے دوستوں کو دوست رکھتا ہوں اسی قیل و قال میں تھا کہ ایک دوسرا فرشتہ آیا اور کہا کہ
خدا تعالی کا حکم ہوا ہے کہ کتاب از سر نو شروع کر اور ابراہیم کا نام سب سے آگے لکھ کیونکہ جو

دوستون کا دوست ہی اور ابو عبد اللہ سجزی قدس سرہٗ فرماتے ہین کہ لوگون کو نہایت فائدہ دینے
والے چیز نیکون کی صحبت و افعال و اخلاق مین اونہون کی پیروی اور خدا کے دوستون کے قبرون
کی زیارت ہی اسلئے فقیر حقیر کریم کی رحمت اور کرم کے محتاج اولیاء اللہ سے مدد چاہنے والے محمد
ابراہیم عفی اللہ عنہ نے جانا کہ جن واصل بزرگوارون اور کامل اولیا نے حضرت بیجاپور کی سرزمین کو
عزت و شرف بخشا اور خلق کی ہدایت اور رہنمائی اور باطنی و ظاہری افاضات کا شغل رکھا اور اس
سوا کرامت سوادین اپنے خوابگاہین اور آرامگاہین بنائین اونکے تھوڑے سے حالات و مقامات او
تھوڑی سی کرامتین تحریر کرے کہ دینی اور دنیوی سعادت حاصل کرے لیکن زمانے کے تفرقے اور
اہل زمان کے انقلاب احوال سے اون کاملان و اصلان کی گروہ کی نایکون کے مادے اور حالات و
سیر و مقامات کی تفصیل نہین ملی کی اور اس بزرگ جماعت سے اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم
غیری کے مضمون کے مطابق بہتون کے ذکر پوشیدہ ہین اونکے احوال کا علم اور اونکے انتقال کے
سنہ اور اونکے مزارون اور مقبرون کے مقام کسی پر ظاہر نہین لیکن تھوڑی سی حکایتین اور ذکر اونمین
بعض مشہور بزرگون کی جنکا تعرف اور فیض اب تک جاری ہی شجرۂ جنیدیہ اور ملفوظ قدوۃ الکرام قطب الانام
حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہٗ سے اور تھوڑا سا گنج الاسرار ملفوظ شریف قطب الاقطاب
زبدۃ الاحباب پیر دستگیر حضرت ہاشم حسینی علوی قدس سرہ العزیز سے منتخب کر لیگئے اور جناب مرشدی
سیدی قطبی حضرت شاہ عبد اللہ حسینی علوی ابقاہ اللہ متمکنا علی راسی ودرس کا نام ہے اور
جناب ولی نعمی قبلہ گاہی محمد تقی مشہور صاحب حضرت ابقاہ اللہ وامد ظلال برکاتہ سے دینوی
سعادت کا وسیلہ اور اخروی ثواب اور دینی حاجتون کی کشایش کا ذریعہ جانکر اس بزرگ کام
اور بڑی سعادت مین قدم رکھا اور اختصار کا راستہ چلا اور تیمنا و تبرکا پہلے حضرت آثار قدسی
انوار معجز شعار جناب سید الابرار علیہ الصلوۃ والتحیات کے شہر بیجاپور مین ابتدا اور ورود فرمانے کے
ذکر اور زیارت کے اور چند اعزاز اور کرامتون اور فائدون اور کشایشون کی کیفیتون کے
لئے جو بزرگان عظام کو اوس مقدس تبرک سے رو دیئے تھے اور جو کچھ کہ ہون اور صحت

معلوم ہوئے اور ان دونون بزرگ جنابون سے تحقیق ہوئے سے شروع کیا اور اس مختصر
تذکرے کا نام **روضۃ الاولیا** رکھا واللہ الموفق والمعین اللہم انفعنا من برکاتہم
ومواجیدہم واسرارہم ؎

مقدمہ در ذکر آثار شریف

جاننا کہ آثار قدسی انوار یعنی موی مبارک ریش شریف حضرت سرور عالم سید اولاد آدم سلطان
روز محشر سالار افراد بشر خیر الموجودات فخر البریات مرشد الاصفیا ختم المرسلین والانبیا سید الوری
شافع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحت و انجاز مشہور و
دکن مین مشہور ہی اکثر محققون نے اوسکے صحت کا یقینی ثبوت دلائل قطعی و نقلی سے حاصل کیا اور
بڑے بڑے اولیاء اللہ نے مکاشفون اور الہامون اور اشارتون اور بشارتون سے اوسکی
صحت و صدق معلوم کرکے ہمیشہ اوسکے زیارت مین مشغول اور فتوحین اور برکتین پائین اور اوسکے
صحت و صدق پر سند بھی کی اوس زمرۂ شریفہ مین سے ایک سید السادات خارق العادات
قطب الاولیا حضرت شاہ صبغۃ اللہ الحسینی البروجی المدنی قدس سرہٗ ہین کہ اوس موے مقدس کی زیارت
کے بعد اوسکی صحت و صدق پر اپنی دستخط خاص سے یہ سند لکھہ دیئے کہ فقیر کو اشارت و بشارت سے
تحقیق ہوا ہی کہ یہ موی شریف حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک سے ہی انتہی
اور یہ کاغذ سند صبغۃ اللہی متولی آثار شریف کے پاس موجود ہی اس آثار شریف کو بادشاہ دیندار
منتخب سلاطین عادل شاہی سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان ابراہیم عادل شاہ انار اللہ
برہانہ نے اپنی خوش طالعی سے بصرف زر کثیر کمال خواہش و آرزو کے ساتھ میر صالح ہمدانی سے حاصل
کرکے ایک عالیشان محل مین رکھا اور تعظیم کی داد دیتا تھا اور خدمتگذاری کے آداب احتیاطی ورزے
مین بجا لاتا تھا اور خدام و حفاظ اور مدرسین و طلبا اور لنگر وغیرہ کے اخراجات کے لئے مبلغ کثیر مقرر
کیا اور آثار اہل بیت پاک و ائمہ عظام سے چند تبرکات بھی بڑی کوشش سے حاصل کرکے دین رکھے

یاد رہے اور اسپر حضرت رسالت مآب کی مرضی مقدس ہو تو جا قدس ہی ہو تو اوس کے روبرو وہ موے
مقدس اوس ڈبی مبارک سے جسمین کہ وہ رکھے ہوئے ہین بغیر روزن کے خود بخود باہر آکے ایک
نور کے جھاڑ کے مانند ہو کر حجرئہ مبارک کے اندر تشریف لیجاتے ہین محمد قاسم فرشتہ نے لکھا ہے
کہ غرہ محرم الحرام سنہ ایکہزار پانچ ہجری مین سیادت مرتبت رفیع المنزلت میر محمد صالح ہمدانی بیجاپور
تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت سرور کائنات خلاصہ موجودات محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے چند موے مبارک تھے یہہ خبر سلطان ابراہیم عادل شاہ کے سامعہ مین آئی تو بہت خوش
ہوئے اور بنہایت تعظیم وتکریم کے ساتھ اون بزرگوار سے ملاقات کرکے موے مبارک کی زیارت
کے شرف سے مشرف ہوئے اوسوقت بادشاہ مذکور کے عقیدے کی خوبی اور نیتکی صفائی خاص و
عام پر ظاہر ہوئی یعنی بعض بڑے بڑے سلاطین نے اون موے مبارک کی زیارت سے مشرف
ہونے کے لئے ہر چند کوشش کی میسر نہوئی اور اوس ڈبی مبارک نقروی سے جسمین وہ موی شریف
بند رکھے تھے باہر نہ آئے جب کہ ابراہیم عادل شاہ نے سر صدق کو قدم بناکر لوازم استقبال
بجالائے اور مقربان بارگاہ نے عود وعنبر جلایا اور تحفہ درود وسلام حضرت سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی روح پر فتوح پر بھیجا تو اوس ڈبیہ نقرئی سے کہ جسمین بالکل روزن ہی نتھا موی شریف
باہر آکے نور کے مانند ظاہر ہوئے اور ایکہزار پانچ سال کے بعد سلطان عرب وعجم کے انوار قدسی آثار
کے شرف زیارت سے شاہ وگدا مفتخر ہوئے اور میر محمد صالح کو بہت سا انعام دیا گیا اور چونکہ
سلطان نیک اعتقاد حسب عادت اوس سال بھی عشرۂ محرم الحرام مین امام الثقلین ابا عبد اللہ
الحسین کی عزاداری کے لوازم مین مشغول ہوئے تو میر محمد صالح کو پیام بھیجے کہ آپ کے جد کا ماتم
کرتا ہون اگر دارالامارہ کو تشریف آوری سے منور کرین اور اس جلسے مین موی شریف قریب
ممتاز کرین تو دوستون کی خوشی کا موجب ہوگا اونہون نے بموجب اِذَا دُعِیتُم فَاستَجِیبُوا
بادشاہ کا التماس قبول کرکے موی شریف نبوی باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قلعہ
بیجاپور مین تشریف لائی سلطان ابراہیم آداب استقبال بجالاکے شکر الٰہی ادا کیا اور ارکان

اور اوسکے بعد اوسکے بیٹے سلطان محمد عادل شاہ کے زمانے مین بھی یہی معمول مستمر جاری تھا اور عہد
سکندر عادل شاہ خاتم طبقۂ سلاطین بیجاپور مین جو تنزل دولت وتزلزل سلطنت کا زمانہ تھا فرمان
شاہی کے روسے جو معلا کاغذ پر کمال تکلف کے ساتھ لکہا ہوا ہے یہہ مصارف جاری تھے یعنی ہر سال
ماہ مبارک ربیع الاول مین پہلے روز ایکہزار ہون دوسرے روز دو ہزار ہون تیسرے روز تین ہزار ہون
اسی طور پر ہر روز ایکہزار ہون زیادہ کرکے جاکے تقسیم ہوتے تھے چنانچہ بارہوین روز بارہ ہزار ہون
تقسیم کئے جاتے تھے جسکا مجموعہ اٹہتر ہزار ہون ہوتا ہی اسی طرح ایام محرم مین پہلے روز ایکہزار ہون اور
دوسرے روز اسکا دونا ایسا ہی ہر روز ایکہزار ہون کی زیادتی ہوکر صرف مین آتے تھے جسکا مجموعہ
پچپن ہزار ہون ہوتا ہی اس مبلغ کثیر کے صرف کے سوائے وہان کے خادمون اور عہدہ دارون کے
انعام ووظائف وجاگیرین جاری چھوڑے گئے تھے چنانچہ وہ فرمان سکندری ابھی متولی کے
پاس موجود ہے جب تک سلطنت عادلشاہی قائم تھی یہہ معمول جاری تھا ختم سلطنت عادل شاہ کے
اس کتاب کی تالیف کے وقت تک جو سنہ ۱۲۴۱ ایکہزار دو سو اکتالیس ہجری ہی ہر حال اوس مکان متبرک کے
معمولی آداب اور لوازم ضیافت اور مولود خوانی وختم فاتحہ خوانی اور پخت طعام وروز دوازدہم مبارک اور
روشنی وغیرہ ضروری اخراجات چلتے ہین گیارہوین شب کو حجرۂ خاص کا دروازہ کھولا جاتا ہی
خاص وعام صندوق مبارک کی زیارت شریف سے مشرف ہوتے ہین صندوق کے کھولنے اور ڈبی
مبارک جسمین موی شریف ہی باہر نکالنے کی عادت نہین ازبس صدق وصحت اوس موی مبارک کی
جمہور کے پاس ایسی تحقیق ومشہور ہی اور خبر متواتر کے مانند پہونچی ہے کہ شک اور شبہ کی جا ہی نہین
رہی اگرچہ ہر جگہ اور اکثر مقامون مین آثار وتبرکات موی مبارک وقدم رسول موجود ہین لیکن کوئی چیز
کہ جو نشان قدم رسول جو دہلی مین شہزادہ فتح خان خلف فیروز شاہ بادشاہ دہلی کے قبر پر اسکے سرہانے کے
مقابل رکھا گیا ہے اور موی مبارک جو بیجاپور مین ہے ان دونون کے مانند دوسرے مقامون اور
مشہورون مین سے بہت نقش قدم شریف وموی مبارک کی صحت وثبوت وتحقیق نہین ہوی اور اوس
موی مقدس کے اعجاز خود اوسکے صدق وصحت کی قطعی دلیل ہین سعادت ازلی جسکی رفیق اور بخت بلند

دولت کو حکم دیا کہ شرائط خدمت گزاری بجا لاتے رہیں اور کبھی کبھی خود بھی میر محمد صالح سے ملاقات
کرکے نقد وجواہرات عطا کیا کرتے تھے جبکہ وہ مہینا ختم ہوا اور صفر کا چاند نمودار ہوا سیادت
پناہ مذکور نے سفر حجاز کا عزم مصمم کیا مکارم اخلاق خسروانہ اس بات کے مقتضی ہوئے کہ جہان
عزیز بجاز سر نو نوازش کرے اس لئے نقد دو ہزار ہون اور بہترین پشمینے کے چند بستے اور نفیس
تحفے ودیعے عنایت کرکے طواف بیت اللہ شریف وزیارت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام
وامام المتقین امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے لئے جانے
رخصت دی میر صاحب موصوف نے بادشاہ کا احسان بے پایان سے شرمندہ ہوکر رخصت کے
وقت دو موئے عنبر بوی حضرت ختمی پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بادشاہ کو عنایت فرمائے
اب وہ موئے مبارک روپہلی نلی میں رکھکر اوسکو بند کردئے ہیں غلب جمعہ اور ایام متبرکہ میں
لوازم زیارت اوا کئے جاتے ہیں اور اوسکی برکت سے فتوحات بادشاہ کے شامل حال
ہوکر اونکے طالع کا ستارا روز بروز ترقی پر ہے انتہی کلامہ۔ اور قدوۃ عرفای کرام
مربی علمای اعلام حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ الٰہی قدس سرہ نے ملفوظ میں لکھا ہے کہ سید السادات
منبع الکرامات عمدۃ المحققین حجۃ الواصلین حضرت شاہ صبغۃ اللہ الحسینی المدنی البھروچی قدس اللہ
سرہ العزیز کے رخصت کے وقت سلطان ابراہیم عادل شاہ نے عرض کی کہ آثار معجز نشان حضرت
رسالت پناہ کی زیارت کرکے تشریف فرما ہوں جب آپ محل آثار میں زیارت کے لئے تشریف
لائے تو بادشاہ کے اشارہ پر خدام آثار مبارک نے وہ روپہلی نلی جسمیں چند تار موے
مبارک مقدس معجز شعار کرامت اطوار حضرت رسالت علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات
او رست الارض والسموات تھے حضرت شاہ کے روبرو رکھی آپ نے فرمایا کہ نلی کھولیں
تا دیکھکر زیارت کروں عرض کئے کہ نلی کو نہیں کھولتے ہیں اوسوقت نلی شریف کو دست
مبارک میں لیکر تھوڑا وقت درود شریف پڑہے وہان چند شمعیں روشن تھیں اور بہت سے
آدمی کے قریب گرداگرد حاضر تھے حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں

بھی اوس مجمع میں حاضر تھا حضرت شاہ قدس سرہ اوسوقت مجھکو نزدیک بلاکر فرمائے کہ آثار
شریف پر خوب نظر کرو دفعتًہ دیکھا کہ نلی مبارک میں سوراخ ہوکر موی مطہر مقدس حقیقی حجم
نہ بہت موٹے نہ بہت باریک نہ بہت سیاہ نہ بہت سفید تھے اور ایک انگل کے مقدار میں نلی
سے نلی مبارک کے گرداگرد باہر آئے اور وہ نلی موتی کے جھاڑ کے مانند نظر آتے تھے اور
پھر دو تین یا ایک گھڑی بھر بعد وہ موئے مطہر مقدس اپنے جگہ میں نزول فرمائے اور سوراخ بھی گم ہوگئی یہ کیفیت زیارت
مشاہدہ کیا اور بڑی ملفوظ میں دوسری جگہ پر حضرت مولانا سے منقول ہے کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے خدمت میں ایک شخص عجم
کا بیٹا کتاب نحو میں پڑہتے تھے اور اوس بچے کو حضرت شاہ کے خط شریف کے سوا کچھ بھی
نظر نہیں آتا تھا اس لئے آپ اپنے دست خاص سے لکھکر اونکو دیتے تھے اب وہی اوس کے
چند جزو متبرکہ حضرت کے لکھے ہوئے میرے پاس حاضر ہیں ایک وقت اون اجزای متبرکہ سے
پہلا ورق گم ہوگیا ہر چند ڈھونڈا نہ پایا ہمیشہ اسکا تاسف کرتا تھا کیونکہ وہ حضرت شاہ قدس
سرہ کا خط شریف تھا اتفاقًا میں ایک روز محل آثار مبارک میں صندوق آثار شریف کے
نزدیک بیٹھا تھا دفعتًا دیکھا کہ ایک کاغذ ہوا پر اڑتا ہوا آگے میرے گود میں پڑا دیکھتا ہون
تو وہی گم شدہ ورق ہے پس شکر نعمت حق سبحانہ تعالی بجا لایا اور پھر دوسری جگہ اوسی
ملفوظ شریف میں حضرت مولانا قدس سرہ سے مذکور ہے کہ لوگ قبا کے ہر دو طرف پٹھے کی بنی ہوی
چیریاں زینت کے لئے لگاتے ہیں اور اونکو بند قبا کہتے ہیں اور یہ بند اکثر ریشمی اور تافتہ کے ہوتے
ہیں مجھکو ان ابریشمی بندوں کے بارہ میں فکر پیدا ہوی کہ روا ہے یا نہیں اور کتب متداولہ فقہ
میں یہ مسئلہ کہیں نہ پایا شکر ہے خدا تعالی کا اوس نے مجھ پر اس طریق سے ظاہر کیا کہ ایک وقت
محل آثار معجز شعار حضرت پیغمبر علیہ السلام میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص غیبی مجھ پر ظاہر ہوا اور
کہا کہ تافتہ ابریشمی کے بند قبا لگانا حرام ہے مولف ملفوظ حضرت مولانا قدس سرہ یعنی شیخ
عبد الفتاح حبیب الٰہی لکھتے ہیں کہ بعد اسکے حضرت مولانا اپنے غلام یعنی مولف کو فرمائے کہ اگر
اس مسئلہ کے لئے تم مدینہ کو بھی جاؤگے تو نہ پاؤگے پھر اپنی قبای مبارک اس بند ریشمینہ کے

پاس دیگر زنانے کو بند قبا اور کر دو ہر بند جو دور ہوا ایک قفس بارہ گز ہے محمد شاہ نے اس پر تیج اپنی
معتبر لوگوں سے منقول ہے کہ اوائل میں آثار مقدس گگن محل میں رکھے تھے اور وہ قلعہ ارک
کے اندر سلطان علی عادل شاہ کلان کی بنائی ہوئی ایک بلند اور عالیشان حویلی تھی اوسکے
سقف و ستون در و دیوار سب پر طلا کاری کی گئی تھی۔ مبلغ خطیر کے صرف سے وہ حویلی
تیار ہوئی اور اسمیں ہر قسم کے بادشاہی جواہرات و تحائف وغیرہ رکھے تھے اتفاقاً سلطان
محمد عادلشاہ کے زمانہ میں گگن محل میں بغیر سبب ظاہری کے آگ لگ گئی ہر سمت سے شعلے
بلند ہوئے در و دیوار و سقف و ستون جلنے لگے بادشاہی خزانے اور توشک خانے کا
حجرہ بھی جسمیں ہزاروں لاکھوں کا مال و اسباب تھا اور اسکے ایک حجرہ میں آثار قدسی انوار سحر شعار
بھی رکھے تھے آتش کے جھونکوں کے صدموں سے جل گیا آگ کے بجھ جانے اور سقف و بام
کے جل جانے کے بعد خاص و عام کو معلوم ہوا تو بادشاہ کو خبر ہوئے بادشاہ اور اعیان و ارکان
اس حادثہ ناگہانی کے واقع ہونے سے پریشان ہو کر دوڑتے ہوئے آئے اور سوخت آتش کی
تیزی ایسی تھی کہ اوسکے گرد اگرد دس دس ہاتھ تک آدمی کا گذر ممکن نہ تھا ہر ایک شخص دانت میں
انگلی پکڑے عالم حیرت میں حسرت کر رہا تھا کچھ فائدہ نہ ہوا اسباب و تحائف وغیرہ کے نکالنے کے
لئے ہر چند تردد کئے کوئی صورت نہ بنی اور کوئی تدبیر کام نہ آئی چاروں سمت میں آتش کے شعلے
ایسے جوش زن تھے کہ اگر طائر خیال بھی اوس طرف جاتا تھا تو اوسکے پر و بال جلے جاتے تھے سلطان
محمد عادل شاہ نے سب اسباب و تحائف سے ہاتھ دھو کے اوسکی پرواہ نہ کی لیکن آثار شریف
کے لئے اشکبار ہوکے پیچ و تاب کھانے لگا اور بار حد زیادہ بیقرار ہو گیا اور اپنے پیچھے دیکھا تو معتمدان
درگاہ سے ایک شخص علیخان نامی کھڑا تھا بادشاہ نظر کرنے کے ساتھ اوس نے کمر چست باندھی
اور دل کو مضبوط کر کے جرأت کو کام فرمایا اور جس حالت میں کہ داہنے بائیں نیچے اوپر آتش کی
طغیانی شدت پر تھی سقف و بام سے گذر کے جلا اور گرمیان آتش کی شکل نکلے زمین پر گرتی
تھیں علیخان نے حجرۂ آثار مبارک میں جا کر صندوق شریف سر پر اٹھا لئے سلامتی کے ساتھ

باہر لایا اور باوجود کہ لپٹوں کو اوس جلتے آتش کا کچھ بھی اثر نہ پہونچا اور جناب اقدس نبوی کے
طفیل سے اور موئے مبارک حقیقی تحقیقی کے اعجاز سے اور یاروں کے صدق اعتقاد کی برکت سے
وہ شعلہ زن آتش اوسپر گلزار ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے مانند ٹھنڈے ہو گئے یہ محض موئے
مبارک کا اعجاز و کرامت ہے اور باقی اجناس و اسباب اوس حویلی کے آتش کے صدمے سے
بالکلیہ جلکے خاک ہو گئے سلطان پاک اعتقاد صندوق تبرکات شریف کے سلامتی کے ساتھ حاصل
آنے سے نہایت خوش ہو کر سجدۂ شکرانہ حافظ متعال و منعم ذوالجلال بجالایا اور وہ محل میں جو
قلعہ ارک کے باہر بنایا گیا تھا رکھا اور علیخان محل آثار کی حوالہ داری اور اوس مکان اشرف
کی تولیت و خدمت سے معزز و سرفراز ہوئے اوس روز سے علیخان آثاری مشہور ہوئے
ثقہ لوگ سے منقول ہے کہ سلطان محمد عادلشاہ نور قبرہ نے اپنے وقت کے اولیاء اللہ سے
التماس کیا کہ بندہ ہمیشہ آثار شریف کی زیارت کی سعادت سے مشرف ہوتا ہے لیکن کمال تمنا
اس بات کی ہے کہ شرف زیارت جمال آثار قدسی اسرار حضرت سید الابرار علیہ افضل الصلوات
و اکمل التحیات حاصل ہو اس مقصد کا حصول آپ حضرات برگزیدگان بارگاہ الٰہی و باریابان
جناب رسالت پناہی کی تائید کے بغیر ممکن نہیں توجہ فرمائے تا یہ سعادت عظمیٰ و دولت کبریٰ
نصیب ہو اون بزرگواروں سے کسی نے بادشاہ کی درخواست قبول نہ فرمائی مگر دو بزرگ
یعنے سید السادات خارق العادات قطب الاقطاب غوث الطلاب حضرت شاہ ہاشم
حسینی العلوی اور قطب العارفین اسوۃ الواصلین سید السادات منبع الکرامات حضرت شاہ
مرتضیٰ قادری قدس اللہ سرہما نے فرمایا کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب میں عرض
کرتے ہیں کہ اگر تمہارے نصیب یاور ہیں تو قبولیت ہو جاتی ہے غرض ایک روز دونوں حضرات
موصوف حجرۂ آثار شریف میں تشریف لیجا کر صندوق مبارک کھولکے اوس نے مبارک کو
جسمیں موئے مقدس محفوظ تھے باہر نکالکر اوسکا سر کھولکے صندوق کے اوپر رکھے اور
آپ حجرۂ خاص کے باہر آکے موقف عرض میں کھڑے ہوکے مستدعی ظہور ہوئے تو

مقدس سے عرض کی کہ آپ بزرگوں کو ہر وقت موئے شریف کی زیارت و حضور و قرب و
مصاحبت حاصل ہے بندہ امیدوار ہے کہ آپ کے وسیلے اور تائید سے موئے مقدس کی زیارت
و مشاہدہ سے مشرف ہو کے افتخار و سعادت دارین حاصل کروں اون حضرات نے بادشاہ کی
التجا قبول کی اور فرمایا کہ جس روز ہم حجرۂ خاص میں مشغول زیارت ہوں اور ذکر تسبیح و تحمید
و تمجید و درود و سلام میں مشغول ہوں اور درود و تسبیح کی آواز بلند ہو اوسوقت تم آجاؤ اور
شرف زیارت سے مشرف ہو جاؤ کہتے ہیں کہ ایک روز اون بزرگواروں کا زمرۂ شریفہ محل
آثار مبارک میں جمع ہو کر حجرۂ خاص میں داخل ہوا اور حلقہ باندھکے ذکر و درود و ثنا میں
مشغول ہوا اور خادم آثار شریف کو فرمایا کہ صندوق مبارک کھولکے حسب عادت موئے مقدس
باہر نکالو اور خادم نے عادتی آداب کے ساتھ صندوق کھولکے موئے مبارک نکال کے طبق میں
رکھدیا اہل حلقہ درود و سلام اور تسبیح و تکبیر میں مشغول تھے کہ یکایک موئے مقدس نے اندر سے
باہر ظہور فرما کر کمال روشنی کے ساتھ جلوہ افروز ہوئے حضرات ممدوح کے آوازیں جوش ذوق
و شوق میں بلند ہوئیں سلطان محمد عادل شاہ نے جو اون حضرات کے حکم کے بموجب طنبی میں حاضر
تھا حصول نعمت عظمیٰ کا وقت جانکر جلدی کے ساتھ محل جلالی میں آیا اور دیکھا کہ موئے مقدس
باہر ظہور کر کے طبق میں جلا بخش دیدۂ بصیرت اور نور افزائی مردمک اہل عقیدت ہیں بادشاہ
کے اندر آنے اور نظر کرنے کے ساتھ ہی موئے معجزہ نما جو طبق میں تھے یا شعلۂ نور ہو کر شرقی
جانب کے دریچے سے باہر نکل کے بزاویہ فرما کر آسمان کی طرف تشریف لیگئے بزرگوار
اس سانحہ سے پریشان ہوگئے اور مراقبہ کے ذریعہ سے معلوم کیے کہ آج جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے مرضی اقدس کے خلاف کام کیا گیا اور جو بات کہ لوازم ادب سے دور تھی
وقوع میں آئی پس آہ و زاری شروع کیے درگاہ ارحم الراحمین اور جناب رحمۃ للعالمین
میں عفو تقصیر کے لئے التجا کرنے لگے تو مضمون العذر عند کرام الناس مقبول پھر وہ موئے
مبارک آسمان پر سے اوترے جس راہ سے باہر گئے تھے اوسی سے ہی واپس ہو کر

ع کہ مقبول بار و نباشد سخن ؛ ترجمہ — کہ مقبول کار نہیں ہے سخن ؛
اون دونوں بزرگواروں کی درخواست جناب اقدس نبوی میں مقبول ہوئی سلطان محمد
عادل شاہ اور چند اکابر و اولیاء اللہ محل طلائی میں جو حجرۂ خاص کے سامنے ہے کھڑے ہو
اور چند خواص محل طلائی کے پیچھے کی طنبی میں تھے اور اعیان و ارکان بڑے محل میں اور
دوسرے سب لوگ حوض کے گرد اگرد اپنے اپنے مرتبہ کے موافق کھڑے ہو کر سب کے سب
تہلیل و تسبیح و تحمید و سلام و صلوات میں مشغول ہوئے ایسے میں دفعۃً حجرۂ مبارک کے
اندر سے جان کو راحت دینے والی مشک کی بو نکلی کہ عالم کے دماغ کو معطر اور روح کو تازہ کردیا
اور بعد ایک گھڑی کے حجرۂ منورہ سے ایک شعلۂ نور باہر آکے محل طلائی میں بھر جاکے اوس میں سے
تھوڑا طنبی میں اور تھوڑا بڑے محل اور صحن اور اوسکے روبرو کے میدان میں جاکر تمام حاضرین
و زائرین کو گھیر لیا اور اوس نور کی شعاع و تجلی سے ہر ایک کی آنکھیں تاب نظارہ نہ لاکر بند
ہوگئیں اور ہر شخص پر حالت بیخودی مستولی ہوگئی سب کے سب نے پیشانی زمین پر رکھدی فلما
تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا کا مضمون حسب حال تھا وہ حالت بیخودی
دو گھڑی تک تھی بادشاہ و گدا سب زیارت و اعجاز سے افتخار حاصل کیے پھر ابھی زور اعجاز
یہ ہوا کہ اوس خوشبو سے جو ابتدا میں ظاہر ہوئی تھی لوگوں کے کپڑے اسقدر مشکبو و معطر
ہوگئے کہ تین چار بار دھوبی کے ہاتھ سے دھلوائے پر بھی وہ خوشبو اون کپڑوں سے
نہ گئی اللھم صل وسلم علیہ عطر اللھم قبرہ الکریم ؛ بعرف نشر منا من صلوۃ
و تسلیم ؛ اس روایت کو بعض ثقہ دوسرے طریق سے ذکر کیے ہیں جو مشہور ہے کہ سلطان
محمد عادل شاہ کے زمانہ میں چند حضرات اولیاء عصر ہر روز آثار مقدس کی زیارت کے لئے
جمع ہو کے صلوۃ و سلام و تہلیل و تسبیح میں مشغول رہتے موئے مبارک خود بخود ڈبی سے
باہر ظہور فرما کر جلوہ گر ہوتے اور یہ حضرات ذوق و لذت حاصل کرتے غرض اون
بزرگواروں کا ہمیشہ یہی معمول تھا سلطان محمد عادلشاہ نے کمال آرزو اون حضرات

اوسی دریچہ سے حجرۂ خاص مین در دو فرمائے سید السادات مجمع الکمالات غوث الخلایق حضرت
شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہٗ کی داڑھی سے جو اوسی راہ مین بیٹھے تھے مس کرتے ہوئے
نلی کے اندر نزول فرمائے اوسوقت تمام حضرات نے صفات بنہایت خوشی کے ساتھ شکر
علیہ و نعمت حق جل و علا بجا لاکے خادم کو فرمائے کہ نلی کو صندوق مین داخل کرین جتنے بھی
کہ تمام بزرگان جو اوسوقت حاضر تھے نلی مبارک پر مشک و عنبر سے مہر و نشان کئے اوس
صندوق مین رکھکر مقفل کر دئے پھر اوس روز سے نلی کھولی گئی نہ زیارت ہوئی منقول
ہے کہ محل آثار مبارک مین دو موے شریف جدا جدا نلی مین تھے ایک موے مبارک کو
جسکی صحت و ثبوت کی زیادہ تر شہرت تھی بلورین نلی مین رکھے تھے اور دوسرے موے
مبارک کو کہ وہ بھی صحیح اور مشہور ثبوت تھا روپہلی نلی مین رکھے تھے جبکہ بادشاہ عالمگیر نے
بیجاپور کا قلعہ فتح کیا تو سکندر عادل شاہ نے مغلوب ہو کر ملاقات کو جانے قصد کرکے اپنے
ارکان و اعیان سے کہا کہ عالمگیر اس ملک کا قابض ہوا ہے اب خاندان عادلشاہی کا پاس
اور ہماری تعظیم و توقیر نہین کریگا ایسی تدبیر بتلاؤ کہ ہماری توقیر ہو اور ہمارے ساتھ عزت اور
حرمت سے ملاقات رہے اونہون نے یہہ صلاح بتلائی کہ صندوق آثار شریف سر پہ لیکے ملاقات
کو جائین البتہ بادشاہ قدردان عالمگیر صندوق مبارک کے اعزاز کے غرض سے تعظیم و توقیر
کریگا سکندر عادلشاہ اس رای کو صائب جانکر خادم آثار شریف کو بلا کے کہا کہ صندوق مبارک
آثار قدسی لا کو تا عالمگیر کو ہدیہ دیا جاسے خادم مرد و دیندار تھا خیال کیا کہ یہہ بادشاہ
ضعف طالعی اور کم سنی کے سبب اپنا تمام ملک و سلطنت ہاتھ سے دیدیا اب چاہتا ہے
کہ تبرک موے مبارک کہ جسکی صحت و اعجاز پر عرب و عجم متفق ہین اور اوسکے بزرگان کمال
خواہش و آرزو کے ساتھ لکھا روپیہ صرف کرکے جیسی جوہر شریف کو حاصل کئے اور جو
اس شہر کے لئے برکات کا باعث ہے ہاتھ سے دیدے پس وہ موی مبارک کو تبدیل
کر دیا ہے جو موے مبارک کہ بلورین نلی مین تھا نقروی نلی مین رکھکر محل آثار مین چھوڑ

رکھا اور نقروی نلی مین تھا جو مبارک بلورین نلی مین داخل کرکے سکندر عادل شاہ کے
تفویض کیا اوس نے نلی مبارک اپنے سر پر اوٹھا لیکے قریب عالمگیر کے پاس گیا اخباریون نے
عالمگیر کو خبر دی کہ سکندر عادلشاہ نے آثار شریف حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم سر پہ لئے آتا
ہے اسکے ساتھ ہی بادشاہ نے کارپردازون کو حکم کیا کہ فی الفور خیمہ و خرگاہ سکندر کے رستہ
پر استادہ کرین اور حفاظ و ذاکران اور تمام عہدہ داران حاضر رہکر سکندر سے نلی مبارک
لیکر اون خیمون مین رکھین اور عنبر و عود و اگر اور خوشبو کے دوسرے سب چیزین جلائین اور
تلاوت قرآن شریف اور درود و تسبیح مین مشغول رہین اوسی وقت فراش و آبدار و عہدہ سوز
وا مین و مشرف وغیرہ مقرر کئے گئے جب سکندر عادل شاہ اوس خیمہ کے قریب گیا تو بموجب فرمان
بادشاہی نلی آثار شریف اوس کے پاس سے لیکر خیمون مین کمال آداب کے ساتھ رکھے اور خدمت
بجا لائے آخر سکندر عادلشاہ اپنی تعظیم سے مایوس ہو کر عالمگیر کے پاس گیا عالمگیر بادشاہ وہ
موی مبارک دہلی روانہ کیا ساعت مین پایا کہ وہ موی مبارک وہان بھی نہین رہا آخر بدو حکمی
متاخرین بقیۃ السلف متقدمین حضرت سید مصطفیٰ برد و معروف بہ شاہ طالب ثراہ جو حضرت
والد ماجد کے اوستاد تھے اور محمد پور ارکاٹ کے طرف بطریق سیر گئے تھے علامۂ زمان مولوی
امین الدین احمد خان سے نقل کرتے ہین کہ مولوی مذکور نے حکایت کی کہ عالمگیر بادشاہ نے
جو کچھ تبرکات بیجاپور سے حاصل ہوئے تھے دہلی روانہ کئے تھے وہ مسجد کاٹ مین حفاظت سے
رکھے تھے ایک روز مین اوس مقام پر حاضر تھا اور بہت سے لوگ جمع تھے دفعتاً ایک
بڑی آواز ہو کے مسجد کا چھت پھٹ گیا اور نور کا ایک شعلہ آسمان کے طرف چلے گیا ہم سب
لوگ حیران ہوکے کیفیت معلوم کرنے کے لئے مسجد کے اندر گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ صندوق
مبارک غائب ہو گیا ہے لوگ اوس کے تجسس و تلاش مین اطراف و اکناف مین پھیل گئے
اور دو تین کوس کے فاصلہ پر جنگل مین خالی صندوق ملا لوگ واپس آگئے واللہ اعلم و
علمہٗ اتم اور وہ موی مبارک جو محل آثار قدسی انوار مین موجود ہے اوسکی بھی چند بار و چار

ہوئی ہے چنانچہ معمور خان ناظم بیجاپور نے عالمگیر بادشاہ کے اجازت سے عارف خدا آگاہ حضرت شاہ مصطفے قادری کو جو ایک واسطے سے سید السادات قطب الخلایق حضرت شاہ مرتضی قادری کے خلیفہ ہوتے ہین ہمراہ لیکر موئے مبارک کی زیارت کی بعد اسکے ثناء اللہ خان نے اپنی صوبہ داری کے زمانہ مین قطب الافراد اختصام الامجاد حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ کے پوتے اور جانشین حضرت شاہ مرتضی قدس سرہ کے حضور مین موئے مبارک نکال کے شرف زیارت سے افتخار حاصل کیا پھر محمد شاہ بادشاہ دہلی کے عہد مین سنہ ایک ہزار ایک سو چالیس ہجری مین قاضی القضاۃ سید عبد اللہ مقبل کو نواب آصفجاہ کا حکم ہوا کہ کل آثار شریف کے موجودات دیکھین مذکور اوس اون زمانے کے تمام مشائخین اور اکابرون کو جمع کر کے صندوق مین سے موئے مبارک نکال کے زیارت سے مشرف ہوئے اوس وقت سے آج تک پھر کسی کو موئے مبارک کی زیارت نصیب نہ ہوئی لیکن اون تبرکات زیارتون مین جو اوپر مذکور ہوئین اوس مین سے موئے مقدس باہر ظہور نہین فرمائے فقط نلی کی باہر سے زیارت کے نقل ہے کہ عالمگیر کے طرف سے کوئی سید صاحب خدمت صوبہ داری بیجاپور پر مقرر ہوئے تھے محل آثار شریف مین پنجشنبہ کے روز اور دوسرے ایام متبرکہ مین زایرون کا ازدحام اور تمام ساکنان شہر کی آمد و رفت کی کثرت جو ہوتی ہے اور اپنے سیادت و امارت کے غرور مین مبتلا اور بے ادبانہ زبان پر لائے کہ یہ لوگ بال بوٹی کے اسقدر آداب بجا لاتے ہین اور لوازم عقیدت و خدمت ظاہر کرتے ہین اور کمال اعتقاد و ادب کے ساتھ زیارت کرتے ہین اور تبرک گردانتے ہین لیکن ہمارے جو آل رسول ہین اونکی کچھ بھی تعظیم و توقیر کا لحاظ نہین رکھتے اس گستاخانہ کلمے کے زبان سے نکلنے کے ساتھ ہی اونکو مرض حبس ہو گیا یعنی پیشاب بند ہو گیا اور چند ساعت مین تڑپ کے مر گئے

بد ز گستاخی کسوف آفتاب	شد عزازیلی ز جرأت رد باب
از ادب معصوم و پاک آمد ملک	وز ادب پر نور گشتست این فلک

ذکر اولیائے متقدمین بیجاپور قدس اللہ اسرارہم

ذکر حضرت حاجی رومی قدس سرہ۔ آپ بیجاپور کے بزرگوارون مین بہت قدیم ہین جس زمانے مین کہ دکن محض کفرستان تھا اور یہان کے باشندے فقط ہنود اور حاکم راجگان تھے بتون کی پرستش کے سوائے ملت دین حق اور پاس اسلام کی بو تک نہین پڑی تھی پہلے آپ ہی ہین جو بیجاپور تشریف لائے اور وہین قیام فرمائے آپ کے ورود فیض آمود کی برکت سے تاریکی کفر دور ہوئی اسلام کی روشنی چمکی رفتہ رفتہ اسلام کا غلبہ اس درجہ کو پہونچا کہ رسوم ضلالت و بیدینی کے جگہہ ضوابط شرعی و قوانین دین متین مثل اذان و نماز اور تمام احکام اسلامی ہر جگہہ اور ہر طرف رواج پائے کافرون کے بتخانے غازیان اسلام و مجاہدان نیک فرجام کے گھوڑون کی ٹاپون سے خاک در خاک ہو گئے اور بیجاپور بادشاہان دیندار کا دار السلطنت ہوا بڑے بڑے علماء و صلحا کا مسکن اور اولیای جلیل القدر کا مورد ہوا نقل ہے جس زمانہ مین کہ حضرت حاجی رومی قدس سرہ اپنے چند خادمون کے ساتھ بیجاپور تشریف لائے تو یہان ہنود کی حکومت تھی حضرت کو آبادی کے اندر ٹھہرنے کے لئے جگہہ نہین دئے آپ شہر کے باہر آبادی کے قریب قیام فرمائے کفار از روی تعصب مذہبی آپ کے خدام کے دینی ہوکے ہر طرح سے رنج و ایذا پہونچانے لگے اونون نے اوس قوم ناہنجار کے جور و ظلم پر صبر کیا اور سب طرح کی تکلیفین اوٹھائین ہنود نے دیکھا کہ مسلمان سب کچھ سختیان اوٹھا لیتے ہین مگر جگہہ چھوڑتے نہین زیادہ تر سختی پر آمادہ ہوئے شہر اور اطراف و اکناف مین تاکید کئے کہ کوئی شخص مسلمانون کے ساتھ اخلاق سے پیش نہ آئے اور اون کے ساتھ غلہ اور دوسرے ضروریات کی خرید و فروخت کا معاملہ نہ کرے تا قوت کے نہ ملنے سے اس مقام سے خود ہی نکل جائین پس سب کے سب ان سے معاملت موقوف کر دئے اہل اسلام پر تین روز برابر فاقہ مین گذرے تو تنگ آکر حضرت ممدوح کی خدمت مین عرض کی کہ ہم نے تین روز سے فاقہ کشی کی اب جان بلب ہو گئے ہین اب بھوک کی برداشت نہین کر سکتے ہین اوس وقت اتفاقاً ایک گائے جسکی وہان کا راجہ پرستش کرتا تھا وہان پہونچی اور آپکی نظر اوسپر پڑی تو خدام کو حکم فرمایا کہ اوس گائے کو ذبح کر کے اپنی قوت کرو لیکن اوسکا چمڑا اور سر اور پاؤن اوٹھا رکھو

خدام نے جو تین روز سے فاقہ کشی کی اور بھوک کے غلبہ سے بیقرار ہو گئے تھے یہ فربہ گائی دیکھی اور
اوسکو لیکے اپنے شیخ کا حکم بھی پایا تو ذبح کر کے حکم کے مطابق اوسکا چمڑا اور سر اور پاؤں اوٹھا
رکھے اور باقی گوشت وغیرہ ناشتہ کر گئے شام کو جو راجہ کی پرستش کا وقت تھا گائی کو ڈھونڈھنے
لگے تو کہیں نہیں ملی آخر اطراف کے دیہات میں اور جنگلوں میں تلاش کیلئے لوگ دوڑے آخر
ناکام واپس ہوئے دوسرے روز بالکل حیران و پریشان ہو کر خیال کئے کہ سوای ان مسلمانوں کے
جو ہمارے جور و ظلم سے تین روز بھوکے رہے دوسرا کون ہے کہ گائی ہضم کر جاسکے غالب
ہے کہ یہی جماعت ذبح کر دی ہوگی چاہئے کہ اون سے پوچھا جائے یہ تحقیق کر کے اپنی جلنے نکالدین پس
اس رای پر سب متفق ہو کے حضرت کے خدام کے پاس آکر دریافت کئے اقسام سے ایذا دینے اور
سختی سے پیش آنے لگے خدام نے اوس سے انکار کر کے حضرت کے خدمت میں گذارش کی حضرت نے
اوس قوم اشرار کو اپنے حضور میں طلب کر کے فرمایا کہ تم بیدین قوم نے اس مسلمانوں کی جماعت
پر قوت و غذا اور خرید و فروخت کے ابواب بند کر دئے بیچارے پریشان ہو کر تمہاری گائی
کاٹ کے کھا گئے اب میں وہ گائی تم کو دیدیتا ہوں بشرطیکہ پھر تم انکو کسی طرح سے ایذا نہ دیں
اوس قوم نے آپ کے کہے کے مطابق عہد کیا پھر آپ نے خدام کو اشارہ کیا کہ جو پوست اور سر
اور پاؤں جو امانت رکھے ہیں حاضر کریں وہ حاضر کئے حضرت نے اوس چمڑے کو بچھا کے سر اور پاؤں
کو اونکے برابر موقع پر رکھکر لکڑی سے مارکے فرمایا کہ اوٹھ بحکم الہی گائی آواز کرتی ہوئی اوٹھی
اور چلدی کفار اس کرامت سے متحیر ہوئے اور آداب بجالا کر اپنے گھروں کو چلے گئے اور پھر کبھی ایذا
اوقات سے تجاوز نہیں کئے مروی ہے کہ آپ مرید ہیں حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے جو شیخ
طریقت ہیں حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کے اور زبان زد خلایق ہے کہ آپکی تاریخ وفات
٥٥٥
لا ولد ہے جو مذکور روایت سے مطابقت رکھتی ہے بعض ثقہ لوگ سے سنے ہیں یا کہ حضرت حاجی رو
و حاجی مکی و حاجی سیف الملک و شیخ صلاح الدین قدس اللہ اسرارہم جو ہر ایک انہیں سے مشہور آفاق
و مصدر خوارق و کرامات ہیں با یکدیگر برادری طریقت رکھتے ہیں اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیا

قدس اللہ سرہ العزیز کے خلفا سے ہیں واللہ اعلم اور آپ کا اصل اسم مبارک معلوم نہوا اور اوس شجرہ
میں جو آپکی اولاد کے پاس ہے اور اوسپر معتبر مشایخین کی مہریں ثبت ہیں لکھا ہے کہ موضع بیلادہ واقع
پرگنہ کرنجگی آپکی اولاد کی معاش اور آپکے عرس شریف کے اخراجات کے لئے علی عادل شاہ کلان سے
مقرر ہوا تھا اور اوس موضع میں آپ کے اولاد اور مریدوں اور طالبوں سے پانچہزار آدمی
مدفون ہیں اور محمد کام بخش شہزادہ عالمگیر نے حضرت حاجی رومی قدس اللہ سرہ کے روضہ کے
زیارت سے شرف حاصل کیا آپ کے عرس کی تاریخ بائیسویں ذیحجہ ہے روضہ مبارک آپ کا حصار
کے اندر شاہ پیٹھ میں قلعہ ارک کی خندق کے متصل جانب شمال واقع ہے اور حاجی مکی قدس سرہ کی
درگاہ بیجاپور کے مغرب طرف تکونٹہ کے باہر شہر پور ہے اور تکونٹہ بیجاپور سے پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے
اور روضہ حاجی سیف الملک قدس سرہ بیجاپور کے مشرق طرف موضع خیشہ درہ میں ہے جو درگاہ
ہیمرہ سے دو کوس کے فاصلہ پر ہے اور حضرت شیخ صلاح الدین قدس سرہ کا مقبرہ پور میں مشہور
و معروف ہے **مترجم** تحقیقات سے معلوم ہوا کہ حضرت حاجی رومی قدس سرہ کے اولاد باقی نہیں۔

ذکر حضرت شیخ نصیر الدین نصر اللہ ولی قدس سرہ

آپ بیجاپور کے قدیم مشایخین اور اولیاے بزرگ
سے ہیں اور سلطان الواصلین زبدۃ العارفین حریقۃ المحبت حضرت شیخ فرید الدین مسعود اجودہنی
ملقب بہ شکر گنج قدس اللہ سرہ کے بڑے فرزند اور خلیفہ ہیں قطب وقت غوث زمان تھے فقر و
ریاضت اور توکل و قناعت میں اپنے زمانہ کے لوگ پر سبقت لیگئے تھے رات دن مستغرق بحق
رہتے تھے دنیا اور اہل دنیا سے کنارہ کش تھے آپ حالات شریفہ اور کرامات عالیہ رکھتے ہیں۔
نقل ہے کہ میر نصر اللہ ولی قدس سرہ اپنے والد بزرگوار کی موجودگی میں خویش و اقارب گھر بار سب
کو چھوڑ کے حرمین شریفین کو گئے حج اور زیارت شریف سے مشرف ہو کے بعد خطہ دکن کو تشریف
لاکر بلدہ بیجاپور میں جسکو اوسوقت قصبہ بیجاپور کہتے تھے قیام فرما کے طالبوں اور مستفیضوں کے
ارشاد و ہدایت میں مشغول ہوئے آپ کے فیض تربیت سے بہت سے لوگ واصلان حق
و صاحب کشف و کرامت ہوئے آپکی تشریف آوری کی برکت سے تھوڑے قلیل میں ملک دکن

سلاطین اسلام کا تخت گاہ ہوا اور بعد اسکے قصبہ بیجاپور بھی بڑا شہر اور پادشاہان اسلام کا دار السلطنت
ہوا اور اسقدر اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے ورود کا محل اور فضلاء و صلحا کا مولد ہوا کہ رشک بلاد
دکن ہوا نقل ہے کہ آپ نے ابتدا مین قطب العالمین غوث العارفین شیخ الاقطاب فرید الاحباب
حضرت قطب الملۃ والدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ و نفعنا برکاتہ کے قبر شریف سے از بسکہ کمال
اعتقاد و رسوخ جو آپ کے ساتھ تھا بیعت کی تھی آپ کے والد بزرگوار حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس
اللہ سرہ العزیز نے یہ کیفیت سنکے ارشاد فرمایا جان بابا لوازم ارشاد و شرائط تربیت سے ایک شیخ کی
حیات جسمانی و دنیوی ہے تم کیون اون کامون مین سے جو جا رہے پیر کا دامن پکڑے ہین اور قید
حیات سے ہین کسی ایک کا دامن نہین پکڑتے تا جلد مقصد کو پہونچین اس ارشاد کے بموجب آپ نے
اپنے والد بزرگوار حضرت شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز کے فیض تربیت حاصل کیا کہتے ہین جبکہ سید السادات
غوث الاشفاق علاؤ المحبین معتصام الطالبین بندہ نواز گیسو دراز حضرت سید محمد حسینی قدس اللہ سرہ العزیز
دہلی سے دکن تشریف لائے تو بیجاپور پہونچے اور حضرت شیخ نصر اللہ ولی قدس اللہ سرہ کی قبر شریف کی
زیارت کئے اور وہ مکان جہین کہ حضرت خواجہؒ نے حضرت شیخ کی زیارت کے بعد دو ایک دن تک
تشریف رکھے تھے اب تک موجود ہے اور حضرت شیخ کی قبر شریف کے مغربی جانب واقع ہے۔
اللّٰہم انفعنا ببرکاتہم فی الدنیا والآخرۃ آپکا عرس شریف رجب کی چودھوین کو ہوتا ہے
اور مزار شریف شہر پناہ کے اندر دروازہ شاہپور کے متصل مغربی سمت مین واقع ہے اور
مرقد شریف پر ایک چھوٹی سی گنبد تعمیر کی گئی ہے اور لوگ اسکی زیارت کرتے ہین اور باعث برکت جانتے
ہین اور حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ جو اپنے وقت کے بڑے مشائخین سے تھے اور جنکا ذکر
جناب حضرت شاہ ہاشم حسینی العلوی قدس اللہ سرہ کے خلفا کے احوال مین آئیگا حضرت شیخ نصر اللہ قدس
سرہ کے قبہ کے قریب مشرقی جانب آسودہ ہین آپ کے مرقد پر بھی مذکور قبہ کے مانند ایک قبہ بنایا
گیا ہے اور سکندر عادل شاہ والی بیجاپور جس سے سلسلہ عادلشاہی ختم ہوا حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ
کا مرید تھا اور آپ ہی کے مزار کے پائین مین مدفون ہے۔

ذکر حضرت پیر میٹھے قدس سرہ آپ بیجاپور کے قدیم اور مشہور اہل کرامات سے ہین جس زمانہ مین کہ ہنود کا
غلبہ ہے اور یہ لوگ سوای بت پرستون کے خدا تعالی کی وحدانیت اور حضرت پیغمبر خدا کی رسالت
سے خبر نہین رکھتے تھے اور اپنے تراشے ہوئے معبود موہوم کے سوائے خالق زمین و آسمان
کو جو عالم کا پروردگار ہے اور ضد و شریک سے پاک ہے نہین جانتے تھے اوسوقت آپ تشریف
لائے او رہین سکونت اختیار کئے اور گمراہون کی رہبری کرنے اور دین و ایمان کے طرف کافرون
کے دلون کو کھینچنے اور کلمہ توحید تلقین کرنے لگے پھر بعد چند سال کے گذرنیکے ملک دکن ترویج اسلام اور
غلبہ مسلمانان کے باعث فخر حاصل کیا اور ہنود کا زور والیا ٹوٹا کہ برابر زمین کے ہوگئے جبتک ایسے
بزرگون کو ایسے کفرستان مین لانے مین حکمت الہی ہوتی ہے کہ انکے تشریف آوری کی برکت سے کفر
کی کشت زمین مین دین و اسلام کا نشان نصب ہوا اور دین پاک محمدی کا ڈنکا بجے حضرت پیر
میٹھے قدس سرہ رجب کی گیارھوین کو روضہ جنان کے طرف سدھارے آپکا مرقد شریف شہر پناہ
کے باہر مشرقی کنارہ بخیور مین واقع ہے اور حاجتمندون کے حصول مقاصد کے بارہ مین بڑے
تاثیر رکھتا ہے۔ **مترجم** آپکی اولاد کوئی نہین [illegible] انگریزی [illegible] آپ کے عرس شریف
کے لئے سالانہ ایک [illegible] دیا جاتا ہے اور انہون نے آپکا سالانہ فاتحہ کرتے ہین۔

ذکر حضرت پیر جمنا قدس سرہ آپ بھی یہان کے قدیم بزرگون سے ہین آپکی تشریف آوری بھی
اوسی زمانہ مین ہوئی جبکہ ہنوز دکن مین اسلام کا ظہور نہین ہوا تھا اور فقط کفرستان تھا ہر
کہین بت پرستی کا زور و شور تھا آپ کو اکثر کفار کے ساتھ جہاد کا اتفاق ہوا آخر بمصداق
اذا جاء الحق و زہق الباطل بیجاپور کی سرزمین چندروز مین کفر و بت پرستی
کی کثافت سے پاک ہوئی اور دار الاسلام و معدن اولیا ہوگئی اور بزرگان دین کی تشریف
آوری گویا تاثیر ظہور صبح اسلام ہوئی مزار شریف شہر پناہ کے اندر نواب مصطفی خان
وزیر سلطان محمد عادلشاہ کی حویلی کے قریب مشرق کے طرف واقع ہے عرس شریف رمضان
کی ستائیسوین کو ہوتا ہے اور آپ کے پائین مین چند مزارات آپکے ہمراہیون اور

رفیقوں کے ہیں جو آپ کے ساتھ کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ **مترجم**

آپکی اولاد سے کوئی نہیں ہے لیکن نواب مصطفےٰ خان کے اولاد سے نواب زین العابدین خان حالا [illegible] کرتے ہیں

ذکر حضرت پیر معبری کھنڈایت قدس سرہٗ آپ کا اسم مبارک شیخ محمد ہے آپ یہاں کے قدیم بزرگوں سے ہیں آپکی بزرگی اور زہد و تقویٰ اور کرامات تعریف و توصیف کے محتاج نہیں آپ ظاہری اور باطنی علوم و کمالات کے جامع تھے فقر و ریاضت اور توکل و قناعت کے رستہ پر پروانہ وار قدم رکھے تھے اور رات دن حق کی یاد و شہود میں مستغرق رہتے تھے آپ کی ہمنشینی اور فیض تربیت سے بہت سے طالبان حق ظاہری اور باطنی کمال حاصل کر گئے ہیں کہ جب زمانہ میں یہاں راجاؤں کی حکومت تھی آپ تشریف لاکر اوس قوم سے جہاد کئے اور اپنے لوہے کے گھنڈ وسے سے بہت سے بڑے بڑے راجاؤں کے سر اور گردن توڑ دئے اور بہت سے مشرکان جنگ جیسے میں بار زوری ارادہ و الٰہی ہدایت اور سعادت تھی آپکے دست مبارک پر کفر و ضلالت سے توبہ کرکے شرف اسلام حاصل کئے ایک گروہ آپ کے فرزندوں اور رفیقوں کا مشرکوں کے ہاتھ سے شربت شہادت پیا چنانچہ قلوارک میں گنج شہیدان موجود ہے آپ کا مرقد مبارک بھی قلوارک کے اندر ہے مزار شریف کے اوپر لکڑی کا چھت بنایا گیا ہے روضہ مبارک کے متصل ابراہیم عادل شاہ جگت گرو نے اننند محل بنایا آپ معبری مشہور ہونیکا سبب معلوم نہوا حسب ظاہر یہ پایا جاتا ہے کہ معبر کی پیدایش اور سکونت کی جگہ ہو معبر اور دورہ بندر دریاے شور کے کنارے دو مشہور بندر ہیں جو سلطان علاء الدین خلجی بادشاہ دہلی کے زمانے میں یعنی سنہ سات سو دس ہجری میں لشکر اسلام کے قبضہ میں آئے بہت سا دفینہ و خزینہ مثل روپے سونے کے مسلمانوں کے ہاتھ آیا اور اسلام کا غلبہ ہوا بعض لوگ اور توجیہ کرتے ہیں کہ اصل لفظ جھیلے ہے دکنی میں جس کے معنے بڑے پہلوان کے ہیں اور آپ کی قوت و شجاعت ایسی تھی کہ سوا من لوہے کا قبضہ ہاتھ میں رکھتے تھے اس لئے آپ کے زور قوت کی تعریف میں آپ کو جھیلے کہتے تھے لیکن زبان کے تغیر سے معبری ہو گیا۔

انکا عرس رجب کی اکیسوین تاریخ کو ہوتا ہے اور آپ کے روضہ میں آپ کے بہت سے علاوہ اور مدفون ہیں حضرت موصوف کا تصرف اب تک جاری ہے چنانچہ حال میں بائیس سال کے آگے محمد حسن فرزند شیخ محمد بخش بیجاپوری نے جو آپ کا روضہ مبارک کا تعمیر کیا مزار شریف کے اطراف میں پتھر کی دیوار کا احاطہ کیا اور انکا پاؤں آدھے وقت مزار مبارک کے پاس سے سوال کے جھار کی جو مرقد معلےٰ کے پائین کے طرف مشرقی و جنوبی سمت میں حائل تھی اوسکو کاٹ دئے بمجرد کاٹنے کے اوس سے خون کا فوارہ جاری ہوا یہ عجیب تصرف اس شہر کے خاص و عام میں مشہور ہے **مترجم** آپ کی

اولاد موجود ہے چنانچہ ان میں سے عبد اللہ صاحب [illegible]

آپ کے [illegible] کے مصارف کے لئے بادشاہان بیجاپور کی جو [illegible] ہے۔

ذکر حضرت پیر مقصود قدس سرہٗ آپ بھی یہاں کے قدیم بزرگوں سے ہیں اور اوس جماعت سے ہیں جو یہاں اسلام کا ظہور ہونے کے پیشتر تشریف لائی اور اوسوقت یہاں فقط کفرستان تھا سوای بت پرستی کے دین حق سے کوئی واقف نہ تھا ان بزرگوں کے تشریف آوری کے برکات کفر و ضلالت کے رسوم میں زوال آگیا رواج دین اسلام ترقی پایا اور بتدریج اہل اسلام کو قوت پکڑی مرقد آپ کا شہر پناہ کے اندر رفعت پور کے دروازہ کے متصل واقع ہے اور تاریخ عرس رمضان کی چھبیسوین ہے سوای ان حضرات کے اور چند بزرگوار بھی ہیں یعنی پیر خضر و اور پیر بولے اور پیر بابلے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین انکی بھی تشریف آوری اوسی زمانہ میں کچھ آگے پیچھے ہوئی ہے اور ان کے مزار بھی مشہور ہیں۔

ذکر حضرت شیخ ابراہیم سنگانے قدس سرہٗ آپ یہاں کے قدیم اور بڑے مشائخین سے ہیں بزرگ حالات اور بلند مقامات رکھتے تھے تقویٰ و عبادت مجاہدہ و ریاضت کو انتہائی مرتبہ تک پہونچاے تھے فقر و درویشی کے ذائقہ سے پورا حصہ حاصل کرکے خلق کے مقتدا ہوے شیخ الشیوخ حضرت شیخ عین الدین گنج العلم قدس سرہ اپنی کتاب انساب میں انکی تعریف میں اوسم ثانی لکھے ہیں اور اطوار الابرار میں فرماتے ہیں کہ اونہوں

ابتدائے حال میں روزگار کے کام اور دنیوی اشغال میں مشغول تھے بعد اوسکو ترک کرکے
صلاح و پرہیزگاری کا طریق اختیار کئے اور ریاضت میں کوشش کرنے لگے اور شہر دولتآباد
میں سید السادات حضرت سید علاء الدین خوندمیر حسینی جیوری قدس سرہ کی جو اکابر اولیای
دہلی سے تھے اور حضرت گنج العلوم قدس سرہ کے پیر طریقت تھے خدمت میں پہونچکر ظاہری
اور باطنی فائدے حاصل کئے اور شیخ الکبیر حضرت شیخ شمس الدین الاسعالی قدس سرہ جو اوس
وقت کے بزرگوں سے تھے صحبت سے بھی تبرک اور نعمت پائے اور سید العارفین حضرت
شیخ منہاج الدین تمیمی الانصاری قدس سرہ سے جو قطب وقت اور خلفای حضرت سید خوندمیر
علاء الدین جیوری قدس سرہ سے تھے اور اونکا مزار حسنآباد گلبرگہ میں ہے برکتیں حاصل
کیں اور حضرت شیخ العالم گنج العلم قدس سرہ سے بھی صحبت رکھتے تھے اور استفادہ حاصل کئے
حضرت شیخ شمس الدین قدس سرہ کے احوال میں مصنف اطوار الابرار نے لکھا ہے کہ آپ
چلنے سے عاجز ہو گئے تھے اور کھڑے نہیں رہ سکتے تھے لیکن آپ سے جمعہ اور جماعت نہیں
فوت ہوئی جمعہ میں خدام آپکو پالکی میں بٹھاکر اپنے کاندھوں پر لیجاتے تھے انتہی حضرت شیخ
ابراہیم سنگانے قدس سرہ دولتآباد سے نکلکے بیجاپور تشریف لائے اور چودہویں محرم
سنہ سات سو ترپن ہجری کو جوار رحمت الہی میں پہونچے مرقد شریف آپکا بیجاپور میں شہر
پناہ کے باہر شاہپور کے دروازہ کے طرف شمالی قبرستان میں ہے اور آپ کے دونوں
خلف رشید یعنی حضرت شیخ سعد الدین اور حضرت شیخ صدر الدین قدس اللہ اسرارہما جو بزرگان
دین سے تھے اپنے والد بزرگوار کے پاس شمالی مقابر میں مقبور ہیں **نقل** ہے کہ علی عادلشاہ
اول کے زمانہ میں ایک رافضی کا مکان حضرت شیخ سنگانے قدس سرہ کے روضہ متبرک کے
قریب میں واقع تھا سو اوس نے چاہا کہ آپکے روضہ و زیارتگاہ کو توڑ کے دور کرے حضرت
کی ولایت سے اوس وقت کچھ دو سو چند سال گذرے تھے غرض تابوت و لاش مبارک کو بیجاپور
سے لیجا کے یہاں سے دو کوس کے فاصلہ پر موضع الکبیر میں دفن کئے اب آپ کی بارگاہ

موضع الکبیر میں ہے۔

حضرت شیخ عبد اللہ العزنی قدس سرہ کنیت آپکی ابوالقاسم ہے اور مولد آپکا دیہ
بعقوب دال و سکون یا ہے یہ دریای بصرہ کے کنارہ پر جنوبی سمت میں ایک موضع ہے آپ عالم و عامل
اور اہل حال اور صالح پرہیزگار اور صاحب اوراد و اذکار تھے ۷۷۳ سنہ سات سو تہتر ہجری میں
بیجاپور تشریف لاکر یہیں قیام فرمائے اور حضرت شیخ عین الدین گنج العلم قدس سرہ سے بیعت
و خلافت سے مشرف ہو کے کمالات ظاہری و باطنی حاصل کئے اور رجب کی ستر ہویں سنہ
سات سو نوے ہجری کو وفات پائے۔

حضرت شیخ الشیوخ ابو الفضل عین الدین گنج العلم جنیدی قدس اللہ سرہ العزیز آپکا
جناب ہمایوں بھی بلدہ بیجاپور کے قدیم بزرگوں اور جلیل القدر اولیاء اللہ اور مشہور مشائخین
سے علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے شریعت کی سیدہی راستی اور مشائخین کے طریق پر قدم
راسخ اور ہمت اصغر رکھتے تھے طریقت و شیخت میں اہل زمانہ کے پیشوا اور عالم کے شیخ اور
اپنے وقت کے قطب تھے بلند مقامات اور کامل معاملات اور شریف حالات رکھتے تھے آپ
سے بارہا عجیب کرامتیں ظاہر ہوئیں سلطان علاء الدین حسن کانگو بہمنی ملقب بہمنیان کا پہلا بادشاہ
حضرت ہی کے زمانہ میں تخت نشین ہوا اور اوسکے سلسلے سے پانچ شخص حضرت کے روبرو گذرے
اوس وقت کے بادشاہان و روسا و امرا آپ سے کمال اعتقاد و ارادت رکھتے تھے اور آپ
اوس وقت کے اکثر اولیاء اور اہل کمال سے ملاقات کئے اور اون کی صحبت میں رہے بڑے بڑے
علماء و فضلا آپ کے ساتھ نسبت شاگردی و صحبت حاصل کرنیکو خواہاں تھے علم دین اور
دوسرے علوم متداولہ میں آپکی بہت سی نافع اور مفید تصنیفیں ہیں کہتے ہیں کہ آپ کے
کل تصنیفات ایک سو تیس ہیں آپ سید الاقطاب شیخ الاحباب رئیس العشاق حضرت
خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کے اوستاد ہونیکی روایت حد تواتر
کے قریب پہونچی ہے اور قطب المشایخ حضرت شاہ زین الحق دولتآبادی قدس اللہ سرہ

والد بزرگوار حضرت شیخ حسین قدس سرہ آپ کے شاگردوں اور مسترشدوں سے ہیں بہت سے بزرگان اولیاء اللہ اور اہل کمال آپ کے خلفاء اور شاگردوں سے ہیں سید السادات حضرت سید خوند میر علاء الدین حسینی جیوسری قدس اللہ سرہ جو اوس وقت کے قطب مدار اور مرشد کامل تھے اور حضرت دہلی کے اکابر سے تھے حضرت گنج العلم قدس سرہ کے پیر طریقت اور استاد شریعت و معرفت اور مربی مجاز و حقیقت ہیں اور حضرت شیخ شمس الدین محمد لاسعانی قدس اللہ سرہ جو اپنے زمانہ کے پیشوا اور کامل بزرگ تھے اور قطب الاولیا غوث العرفا حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا قدس سرہ کو اپنی کم سنی میں دیکھے اور فیض حاصل کئے تھے اور جو حضرت شیخ صدر الدین قدس سرہ کی صحبت میں تھے اور فیض حاصل کئے تھے حضرت گنج العلم کے اوستاد اور مربی و شیخ صحبت ہیں اور سید الاولیا سید العارفین حضرت شیخ منہاج الدین تمیمی الانصاری جنابادی بھی حضرت کے ساتھ توجہ مربیانہ ملحوظ رکھتے تھے حضرت گنج العلم قدس سرہ کا تولد اوسی شہر میں جو دہلی کے مشرق جانب ہے سنہ سات سو چھ ہجری میں ہوا آپ وہاں سے ہجرت کرکے دہلی و جاجپور و گجرات طی کرکے ہر جای پر علمی فوائد حاصل کرتے ہوئے دولت آباد پہونچے یہ شہر اوس وقت سلطان محمد تغلق کا دار الخلافت تھا سلطان مذکور دار السلطنت دہلی کو خالی اور ویران کرکے دہلی کے تمام اکابر و شیوخ کو وہاں لایا تھا غرض وہاں آپ حضرت سید خوند میر علاء الدین حسینی جیوسری قدس سرہ سے بیعت و خلافت اور نعمت مجاز و حقیقت سے سرفراز ہوئے اور سنہ ۷۲۳ سات سو تئیس ہجری میں عینا باد شکر کو تشریف لائے اور بعد ایک زمانہ دراز کے یعنی سنہ ۷۷۲ سات سو بہتر ہجری میں بیجاپور تشریف لاکر وہاں کے باشندگوں کے دلوں کے آئینہ سے ظلمت و ضلالت کا زنگ دور کئے اور طالبان حق کی تکمیل میں مشغول ہوئے حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے ملفوظ میں لکھا ہے کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ حضرت شیخ عین الدین قدس سرہ کے حالات و کرامات اس طرح بیان فرماتے تھے کہ سننے والے کو گمان ہوتا تھا کہ شاید آپ ہمسایہ تھے اسلئے اس تحقیق کے ساتھ فرماتے ہیں لیکن آپ کبھی اوس کی زیارت کو نہیں گئے اور

کبھی دوسری جگہ بھی تشریف فرما ہوئے منقول ہے کہ حضرت گنج العلم قدس سرہ نے اپنے تصرف کامل سے شب تحت الشعاع یعنی ماہ کی رات پہلے شب میں چاند کو طلب فرمایا تو وہ حاضر ہوا اور تمام خاص و عام چاند کو اسی روشنی کے ساتھ ان آنکھوں سے دیکھے حکما کے قول ہے نور ماہتاب نور آفتاب کا عکس ہے جب ماہتاب آئینہ کے مانند آفتاب کے مقابل ہوتا ہے اور اوسکے شعاع کے نیچے آتا ہے تو چاند کا نور اور روشنی بالکل باقی نہیں رہتی حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے ملفوظ شریف میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک روز حضرت مولانا قدس سرہ حضرت شیخ العالم مخدوم شیخ عین الدین گنج العلم قدس سرہ کی زیارت اور اونکے سجادہ حضرت شیخ مصطفٰے قدس سرہ کی ملاقات کے قصد سے تشریف فرما ہوکر پہلے اوس مسجد میں جہاں کہ شیخ العالم قدس سرہ اپنی حیات میں اکثر اوقات نماز تہجد پڑھا کرتے تھے دوگانہ تحیۃ المسجد ادا کئے بعد اوسکے روضہ مبارک میں جاکر فاتحہ پڑھکے بہت وقت تک گنبذ مبارک میں بیٹھے رہے اوس وقت حضرت مولانا قدس سرہ کے دست مبارک میں کتاب خاتمہ تھی فرمائے کہ اس کتاب میں لکھتے ہیں کہ اپنے پیر و مرشد اور حضرت پیغمبر علیہ السلام اور اللہ تعالی کے درمیان میں کچھ بھی فرق نہ کرے اور ایک جانے اور چاہئے کہ وہ مقام نکالے پھر فرمائے کہ بالفعل کہاں نکلتا ہے اوس وقت حضرت شیخ عبد الفتاح حبیب اللہی قدس سرہ کے ہاتھ میں حضرت شیخ العالم قدس سرہ کی تصنیف سے ایک کتاب تھی جسکو اونہوں کھولے تو یہ بیت نکلی ۵

تا تو نہ رسی بشیخ با حق نہ رسی	زیرا کہ میان شیخ و حق نیست دوئی

پس شیخ عبد الفتاح قدس سرہ نے وہ شعر حضرت مولانا قدس سرہ کے روبرو پیش کیا تو آپ خوش وقت ہوکر وجد کئے اور فرمائے کہ آج شیخ عین الدین کے پاس سے ہماری فتوح پہونچی ہے اور اوسی ملفوظ میں مذکور ہے کہ شیخ مصطفٰے صاحب سجادہ شیخ العالم قدس سرہ کا حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے جناب میں نہایت رسوخ و اعتقاد رکھتے تھے اسوجہ سے ایک شب حضرت مولانا قدس سرہ کے پاس مرید ہونے کے ارادہ سے آئے جب نزدیک پہونچے تو اور

زبان مند ہوگئی اپنا قصہ ظاہر کرنے لگے اوسوقت حضرت مولانا قدس سرہ کے دست مبارک کے
پشت پر ایک ستارۂ روشن کے مانند دیکھے اور پوچھے کہ یہ جو نکلا آتا ہے کیا ہے حضرت مولانا نے
فرمایا کہ تم دیکھے اور پھر کچھ نہ کہے اوسی شب حضرت شیخ مصطفےٰ قدس سرہٗ خواب میں دیکھے کہ حضرت شیخ العالم
قدس سرہ شیخ مذکور کے جسم پر جو خرقہ تھا اوسکے دونوں کونے پکڑ کے فرماتے ہیں کہ اگر تو چاہتا ہے تو ہمارا
خرقہ دیدے پس حضرت شیخ مصطفےٰ قدس سرہ اپنے عقیدت و ارادت اوسی طرف درست رکھکر فرماتے
حلقہ کرمیں حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے طالبان سے ہوں کیونکہ حضرت شیخ العالم قدس سرہ سے
میری قبولیت ہوئی حضرت شیخ مصطفےٰ قدس سرہ اپنے شجرہ میں یوں لکھتے ہیں کہ میں ایام طفولیت میں قاضی
عبداللطیف کے پاس جو عالم اور متقی تھے درس لیتا تھا ایک روز جانے میں دیری ہوئی قاضی بے پروائی
کئے اور درس کے طرف متوجہ نہ ہوئے میں آزردہ خاطر واپس ہوا اور قاضی قیلولہ کئے تو خواب میں دیکھے
کہ حضرت شیخ العالم قدس سرہ اونکو خطاب کرکے فرماتے ہیں کہ اے قاضی ہمارا فرزند تیرے پاس طلب علم
کے لئے آتا ہے اور تو بے پروائی کرتا ہے اور ہماری تعظیم و تکریم نہیں کرتا اسی طرح بار بار زجر کے ساتھ فرمائے
ہیں اوس روز سے قاضی حضرت شیخ العالم قدس سرہ کے ساتھ آپکی نسبت کی صحت کے قایل ہوئے
اور ان کے طرف توجہ کرنے لگے حضرت شیخ گنج العلم قدس سرہ جمادی الاخری کی ستائیسویں ۱۰۹۶ھ سات
چھیانوے ہجری کو واصل بحق ہوئے مرقد شریف آپ کا بیچ روضہ میں آپکی دختر فیض منظر دفن ہیں
اور بی بی ولیہ اللہ مخاطب بہ حضرت بی بی خوندمان حافظہ رحمۃ اللہ علیہا کے جو ولی کامل اور حافظہ
قرآن شریف اور اپنے وقت کی رابعہ تھیں اور آپ سے کرامات ظاہر ہوئے ہیں تھا لیکن بعد چند سال
گذرنے کے حضرت گنج العلم قدس سرہ کے مکان پر گنبد و مزار شریف اب جہاں ہے وہاں تعمیر کی گئی اسکی وجہ
بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت کی زیارت کے لئے آیا اور آداب زیارت بجالایا اور آپ کے
بازو میں حضرت بی بی خوندمان رحمۃ اللہ علیہا کا مزار شریف دیکھکر واپس خیال کیا کہ شاید یہ حضرت کی زوجہ
محترمہ کا مزار ہو پس یہ بات حضرت کو ناگوار ہوئی اوسی شب اپنے ایک خادم کے خواب میں آکر
کہ ہم یہاں سے نقل کرتے ہیں اور جہاں کہ اب مرقد منورہ ہے اوس مقام کو بتلا کر فرمائے کہ یہاں

ہمارے مزار کا نشان بناؤ وہ شخص عرض کیا کہ ہم کس علامت سے پہچانیں اور کیونکر انکو یقین ہو کہ آپ
یہاں سے نقل فرماکر اوس جگہ پناہگاہ مقرر فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ فلان شب اوس مقام پر
پانچ گھڑے پانی سے بھر کے چاروں کونوں پر چار اور بیچ میں ایک رکھدو اور صبح کو دیکھو اگر وہ
گھڑے میوؤں سے بھرے ہوں تو یقین جانو کہ ہم نے وہاں نقل کیا ہے حسب الحکم حضرت کے اوس مقام
معین پر مقرری شب میں پانچ گھڑے پانی سے بھرے ہوئے رکھدئے اور صبح کو پانی کی جگہ دیکھے کہ پھول
ہیں پس اوس متبرک مقام پر مرقد شریف تیار کئے پھر ایک زمانہ دراز کے بعد خواجہ جہان محمود گاوان
گیلانی جو بادشاہان بیدر کا رکن سلطنت تھا اور حضرت سے خصوصیت رکھتا تھا حضرت شیخ العالم قدس سرہ کے
مرقد منور پر گنبد بنوایا جہاں زایرین آتے ہیں اور برکتیں حاصل کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ فیض اب تک
اس روضہ میں جاری ہے کہ جو لڑکا کند ذہن کم فہم و کم حافظہ ہو وہ چند جمعوں تک برابر آپ کے استانے
کو جائے تو البتہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ذکی اور ذہین ہو جاتا ہے اور مراد علمی سے کامیاب ہوتا
نقل ہے کہ سلطان اورنگ زیب عالمگیر کے ہمراہیوں سے ایک عالم پالکی میں سوار ہو کر کہیں جاتے تھے
اتفاقاً انکا گذر حضرت کی درگاہ پر سے ہوا لوگوں سے پوچھے کہ یہ کس بزرگوار کا قبہ ہے وہ جواب میں کہے
کہ حضرت مخدوم گنج العلم قدس سرہ کی درگاہ معلیٰ ہے انکے ساتھ ہی وہ اپنے علم و دانش کے غرہ میں زبان
پر لائے کہ ہاں میزان و دوران پڑھ لیکر گنج العلم کہلانا سہل ہے یہ فقرہ انکی زبان سے نکلا ہی تھا کہ
اونکے سینے سے تمام علم صاف و ہوا ہو گیا تین چار قدم آگے جاکے خیال کئے تو مقدمات علمی سے ذہن میں
کچھ بھی جانے نہ پائے بلکہ اپنے کو بے علم محض دیکھے اوسوقت اصل وجہ سے آگاہ ہو کر دیوانہ وار روتے پیٹتے
ہوئے اور حضرت کی قبر شریف کے روبرو کے صحن میں پڑگئے اور رونے چلانے لگے اور یا گنج العلم یا
گنج العلم کہتے ہوئے اپنی خطا کی معافی چاہتے پھر تھوڑے وقت میں الطاف اولیہ کے طرف متوجہ ہوئے
تو سب معلومات و محفوظات کو اپنے حال پر پائے اور شکر کرتے ہوئے وہاں سے روانہ ہوئے
واللہ اعلم حضرت کو لڑکے اور لڑکیاں بہت سے تھے اور آپکی اولاد و امجاد سے بہت سے اتقیا و اولیا
علما و فضلا ہوئے ہیں اور ہر ایک صاحب مقامات و کرامات تھے چنانچہ آپکی دختر فیض منظر حضرت

بی بی خوندان حافظ رحمۃ اللہ علیہا کی کرامات مشہور و معروف ہیں اسی جلوہ میں حضرت کے روضہ کے
مشرق طرف دو تیر پرتاب کے فاصلہ پر آرام فرماتے ہیں اور سلاطین دکن کی طرف سے اون کے اخراجات
اوس کے نیچے بہت سے قریہ جات و دیہات جاری تھے لوگ زیارت کو جاتے ہیں برکتیں پاتے ہیں۔
حضرت گنج العلم قدس سرہ پہلے اوسی جا مدفون تھے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا اور شیخ عارف کامل محقق حضرت
شیخ مصطفےٰ جنیدی حبیب اللہی قدس سرہ بھی یہیں قبر شریف قبۂ مبارک کے بائیں صف آخر میں دروازۂ شمالی
کے قریب بائیں جانب کے محاذی اول رجلہ میں ہے حضرت مخدوم کے اولاد کرام سے بھی ہیں اور آپ ہی کے
سجادہ نشین بھی تھے بہت بزرگ کمال ظاہری و باطنی کے جامع تھے اور ورع و تقویٰ میں درجہ بلند رکھتے
تھے جناب قدوۃ الواصلین عمدۃ المشائخین ملک العلما مخدومنا حضرت مولانا صبغۃ اللہ قدس سرہ سے
ظاہری اور باطنی فیض حاصل کئے تھے اور جناب اسوۃ الکاملین قطب العارفین حضرت شاہ مرتضیٰ قادری
قدس سرہ سے سلسلۂ علیہ قادریہ کی خلافت و اجازت لئے تھے اور اپنے زمانہ کے اکثر اولیای کرام و مشائخ عظام
ذوی الاحترام سے ملاقات کرکے فیض صحبت پائے تھے آپ دو شجرے تالیف فرمائے ہیں ایک آپ کے
اجداد کے نسب کے بیان میں اور دوسرا اپنی نسبت ارادت کے بیان میں جن سے آپ کے علم و تحقیق کا حال
معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے سنہ ایک ہزار [illegible] ہجری میں وفات فرمائی **مترجم** حضرت
گنج العلم قدس سرہ کی اولاد باقی نہیں ہے لیکن سادات [illegible] سید [illegible] الدین [illegible] کے فرزند جو حسب [illegible] شیخ ہیں
اور ان کے بھائی سید شمس الدین [illegible] بیجاپور [illegible] ہیں۔

حضرت سلطان پیر شیخ ضیاء الدین غزنوی قدس سرہ

آپ بیجاپور کے قدیم اولیا سے ہیں نقل ہے کہ آپ غزنی کے شاہزادوں سے تھے جب طلب مولا کا دل میں جوش ہوا
تو آپ نے دنیوی بادشاہت کا لباس چاک کر دیا اور ظاہری زینت و آرائش کو پس پشت ڈال دیا اور
راہ فقر پر قدم راسخ رکھ کر حلقۂ اہل حق اور زمرۂ درویشان خدا آگاہ میں آئے اور شیخ کبیر قطب
شہیر حضرت شیخ محمد بن سراج جنیدی احسناباری قدس سرہ کا دامن دست ارادت سے مضبوط
پکڑا مراتب درویشی اور طریقۂ قناعت کامل حظ اور پورا حصہ پایا اور رموز عرفان و معرفت

محرم اور راہ آگاہ ہوئے اور پیشوای راہ اور سلطان معنوی ہو گئے اور مسند ہدایت پر بیٹھ کر ناقصوں
کی تکمیل اور طالبوں کی تربیت میں بہت مصروف رہے اور حضرت شیخ العالم مخدوم الخلق کریم اللہ
قدس سرہ کی بھی صحبت و ملازمت میں رہکے ظاہری اور باطنی فیض حاصل کیا آپ کے مزار
شریف پر چھوٹا سا قبہ بنایا گیا ہے عرس شریف شعبان کی بائیسویں کو ہے سال وفات نہیں
معلوم ہوا اور آپ کے پوتے شیخ الکامل شیخ عین الدین قدس سرہ نے شیخ الکاملین
مربی الطالبین حضرت شیخ اویس عرف خوند میاں جنیدی قدس سرہ سے جو حضرت شیخ محمد
بن سراج جنیدی احسناباری قدس سرہ کے اولاد سے تھے اور جانشین و سجادہ بھی تھے بیعت و
خلافت اور ظاہری و باطنی فیض حاصل کئے۔

حضرت ابوالبرکات شاہ حافظ حسینی قدس سرہ

آپ جناب سیادت مآب سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے پوتے ہیں جس زمانے میں کہ یہاں دین اسلام کامل طور سے
رواج نہیں پایا تھا اور کفار کی حکومت اور اون کے رسوم شرک و بدعت کو پورا زور حاصل
ہو گیا تھا آپ بیجاپور تشریف لائے اور دین اسلام کے پھیلانے اور عالم کو سیدھی راہ بتلانے کی
طرف متوجہ ہوئے بہت سے مشرک اور اہل ضلالت آپ کے دست مبارک پر شرک و طغیان سے
توبہ کرکے اپنے باطل مذہب اور رکیک آئین سے پاک دین کی طرف رجوع لائے نیک اور سیدھی
راستے پر لگے نقل ہے کہ جب آپ یہاں تشریف لائے کفار آپ کو شہر کے اندر اوترنے
نہیں دیے اور آپ کو ایذا دیکر آبادی کے باہر کر دیئے آپ اپنے رفیقوں اور خادموں کے
ساتھ آبادی سے خارج ایک گھر میں اقامت فرمائے اوس روز اتفاقاً بارش شروع ہوئی
چونکہ وہ مقام جنگل اور بے سایہ مکان تھا حضرت کے خادمان تنگدل اور مضطرب الحال ہوئے
تو حضرت اوٹھ کر اپنے عصای مبارک سے اپنے فرودگاہ کے اطراف ایک خط کھینچے اس کے
ساتھ ہی اوتنی زمین جو احاطہ کے اندر آئی تھی برسات سے محفوظ ہو گئی اور اوس کے باہر
برسات ہوتی تھی جب کفار اوس کرامت سے اطلاع پائے تو حضرت کی خدمت میں حاضر

ہو گئے انکو اور آپ کے رفیقوں اور خادموں کو آبادی کے اندر لیگئے **نقل ہے** کہ حضرت شاہ
حافظ حسینی قدس سرہ نے اپنی وفات کے وقت اپنے فرزند حضرت شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ کو
وصیت کی کہ اپنے وفات کے بعد غسل و کفن و دیگر نماز جنازہ نہ پڑھو اور سر غیبی و قدرت الٰہی کے
ظہور کے منتظر رہو اور اوس زمانہ میں وہاں ایک جھاڑی تھی سو اوسی طرف اشارہ کر کے فرمائے
کہ اس طرف سے ایک صاحب نقاب ڈالے ہوئے آئینگے اونکی اقتدا کر کے نماز جنازہ ادا کرو
پس حضرت شاہ حمزہ قدس سرہ اپنی والد کی وصیت کے مطابق لاش مبارک غسل و کفن دیکر منتظر
تھے وفقتاً اوس جھاڑی کی طرف سے ایک بزرگ نقاب پوش جنکے چہرہ نور سے ہیبت و جلال
نمودار تھا آئے اور نماز جنازہ ادا کیے جدہر سے آئے تھے اودہر ہی جلد جلد چلدیئے حضرت شاہ
حمزہ قدس سرہ نے چاہا کہ یہ مخفی بھید اسی طرح پوشیدہ رہے پس آپ بھی تیز رفتاری کے
ساتھ اونکے پیچھے گئے اور روبرو ہو کے نقاب اوٹھانے کے غرض کے پہنچے تو اونہوں
نے انکار کیا لیکن جب آپکی عاجزی زیادہ تر دیکھے تو ایک کونہ نقاب کا اوٹھا حضرت شاہ حمزہ قدس
سرہ نے دیکھا کہ خود اپنی والد بزرگوار ہیں پس یہ دم بخود رہے اور واپس ہوئے۔
یہ راز عجیب اولیا ہی جانیں۔ آپ کے وفات کا سنہ نہ ملا لیکن عرس شریف صفر کی تیرہویں

حضرت ابوالفضل شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ

آپ بیجاپور کے بڑے اولیا
اور قدیم اکابر و مشائخین سے ہیں اور مرید و خلیفہ خاص اپنی والد بزرگوار حضرت شاہ حافظ
حسینی قدس سرہ کے ہیں آپ جادۂ ارشاد و ہدایت اور مسند کرامت و ولایت پر تھے اپنی وفات
شریف شرع کے مطابق خلایق کی رہنمائی اور طالبان اور مسترشدوں کی تلقین کرنے میں مصروف
رکھے آپ کے جلیل مدارج اور کرامات تعریف کے محتاج نہیں آپ نے شعبان المعظم کی نوین کو
وفات فرمائی **نقل ہے** کہ آپ کو آپ کے پدر بزرگوار کے بازو دفن کیے تھے تب کو
آپکی قبر شریف والد ماجد کے مزار سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر ہٹ گئی یہ فقط رعایت ادب ہے
واللہ اعلم ان دونوں مزاروں پر ایک چھوٹا سا قبہ بنایا گیا ہے آپ کی اولاد میں پوری

برکت ہوئی چنانچہ آج کا روز آپکی اولاد صحیح النسب سے حیدرآباد دکن اور انکے اور موضع لوکی
پرگنہ سستان جت علاقہ بلگام وغیرہ میں موجود ہیں اور آپکے مقبرہ میں علما اور اہل علم اور
دوسرے بزرگ بہت سے مدفون ہیں اور متاخرین سے محمد ابراہیم خطیب عیدگاہ اور ان کے
والد شیخ احمد وہیں مدفون ہیں۔ **مترجم** آپکی اولاد علاقہ حیدرآباد دکن میں موجود ہیں جیسے
سید غوث صاحب حسینی منصبدار و منتظم علاقہ صرف خاص اور سید غلام دستگیر صاحب حسینی ساکن موضع سوسچہ ضلع پربھنی
علاقہ حیدرآباد آپ ہی کے اولاد سے ہیں اور علاقہ انگریزی میں موضع بورگی میں صاحب حسینی صاحب اور
موضع سیونگی میں سید عبدالقادر صاحب موجود ہیں۔

حضرت شاہ حبیب اللہ کرمانی قدس سرہ

آپ حضرت قطب الاولیا
شاہ نعمت اللہ ولی قدس سرہ کے پوتے اور حضرت شاہ خلیل اللہ بت شکن قدس سرہ کے
فرزند ہیں کہتے ہیں کہ بادشاہ دیندار سلطان احمد شاہ بہمنی مشائخین و فقرا سے کمال
نہایت رسوخ و عقیدت رکھتا تھا اور ہمیشہ اون بزرگوں کے تلاش میں رہتا تھا اون
ایام میں حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی قدس سرہ کے کمالات و کرامات کا شہرہ عالمگیر
ہوا تو بادشاہ نے اپنے مقربوں سے ایک کو علما اور اہل اللہ کی ایک جماعت اور شاہانہ
تحفوں اور ہدیوں کے ساتھ کرمان کو روانہ کیا اور آپکی توجہ کا طالب ہوا حضرت نے اوس
جماعت کا اعزاز و اکرام کیا اور ایک سبز تاج بارہ گوشیہ صندوق میں رکھکر دیئے ایک
مرید ملا قطب الدین کرمانی کو جو عالم و خرقہ پوش تھے دیکر دکن روانہ کئے اور فرمائے
کہ یہ سلطان احمد شاہ کی امانت ہے اوسکو پہنچا دو کہتے ہیں کہ سلطان احمد جس وقت کہ
سلطان فیروز شاہ کے ساتھ جنگ ہو رہی تھی خواب میں دیکھا کہ کسی شخص نے ایک بارہ
گوشیہ سبز تاج اسکو پہنچایا کہا کہ یہ تاج بادشاہی ہے ایک مشایخ گوشہ نشین نے تیرے
لئے دیا ہے غرض جبکہ مولانا قطب الدین موصوف حسب الحکم حضرت شاہ نعمت اللہ ولی
قدس سرہ سلطان احمد کے پاس پہنچے تو سلطان بے اختیار ہو کے کہنے لگا کہ یہ وہی فقیر

ہین جو خواب مین فلانے جھاڑ کے نیچے فلانے وقت جبکہ مجھکو فیروز شاہ کے لشکر سے
مقابلہ تھا بارہ گوشیہ سبز تاج مجھکو لا دیے تھے غرض جب مولانا قطب الدینؒ نزدیک
پہونچے تو سلطان احمد اوٹھ کھڑے ہوئے اور اونکو اپنے بازو بٹھلائے اور صندوق
کھول کے دیکھے کہ خواب مین جس طرح کا تاج دیکھے تھے یہہ ویسی ہی ہے پھر اوسکو اپنے
سر پر رکھ لئے اور اوسی وقت اپنے بعض اعیان سلطنت کو حضرت شاہ نعمت اللہ
قدس سرہ کی خدمت مین روانہ کرکے ملتجی ہوئے کہ اپنے اولاد امجاد سے ایک کو روانہ
فرمائین چونکہ اونکو سوائے ایک حضرت شاہ خلیل اللہ قدس سرہ کے دوسرے کوئی فرزند
نہ تھے اونکی جدائی آپ پر شاق تھی اس لئے اپنے پوتے حضرت شاہ نور اللہ بن شاہ خلیل اللہ
قدس اللہ اسرارہما کو روانہ فرمائے جبکہ محمد آباد بیدر کے قریب پہونچے تو سلطان نے
آپکو نہایت تعظیم و توقیر کے ساتھ شہر مین لایا اور اپنی بیٹی کو آپ کے ساتھ شادی کر دی
جب حضرت شاہ نعمت اللہ ولی قدس سرہ نے قریہ ماہان علاقہ کرمان مین ۸۳۲ آٹھسو
چونتیس ہجری مین وفات پائی تو حضرت شاہ خلیل اللہ قدس سرہ بھی اپنے دو فرزند یعنی حضرت
شاہ حبیب اللہ و حضرت شاہ محب اللہ قدس سرہما کے ساتھ محمد آباد تشریف لائے حضرت
شاہ حبیب اللہ قدس سرہ بھی سلطان احمد شاہ کے داماد ہوئے اور حضرت شاہ محب اللہ
قدس سرہ سلطان علاء الدین ابن سلطان احمد شاہ کے داماد ہوئے اور حضرت شاہ حبیب اللہ
قدس سرہ اپنے والد کے بعد باوجودیکہ بڑے فرزند تھے لیکن آپ کو سپاہگری کے طرف زیادہ
غلبہ ہونے سے سجادگی اپنے چھوٹے بھائی حضرت شاہ محب اللہ قدس سرہ کو دیدے
اور آپ امارت کے کامون کے طرف متوجہ ہوئے اور ہمایون شاہ ابن علاء الدین شاہ
کے عہد ریاست مین بادشاہ کے چھوٹے بھائی حسن خان کے ساتھ محبت رکھنے کے
باعث آپ قید کئے گئے بعد چند روز کے بعض مریدون کی کوشش سے قید سے چھوٹ کر
بیجاپور آئے سراج خان جنیدی تھانہ دار کو فریب سے پیش آیا اور آپ کو پکڑ کے

اوس ظالم نے ہمایون شاہ کے پاس روانہ کرنیکا ارادہ کیا حضرت شاہ حبیب اللہ قدس سرہ
نے سرکش اوسکے ساتھ جنگ کی اور شربت شہادت نوش فرمایا یہہ واقعہ ۸۶۲ آٹھسو چونسٹھ
ہجری مین رو دیا۔ **مترجم** آپ کی اولاد و محمد آباد بیدر علاقہ نظام مین موجود ہے اور
سیدم شیخ کرمانی ۔۔۔ حضرت اللہ حسینی ۔۔۔ سید محمد حسینی موجود ہین۔

حضرت سید علی شہید قدس سرہ یہان کے مشہور مجاہدون اور شہیدون سے
ہین کہتے ہین کہ جن ایام مین یہان فقط بت پرستی جاری تھی اور رایون کی حکومت
تھی آپ اس ملک مین تشریف لا کر کفار سے جہاد کئے اور شرف شہادت حاصل کئے
مشہور ہے کہ جنگ مین کفار کو غلبہ ہوا آپ کا سر تن سے جدا کئے اور تن بے سر اپنے
مقتل سے آگے قدم بڑھا کے کفار سے جنگ کرتا ہوا اوس مقام تک پہونچا جہان اب مدفون
ہے غرض بہت سے بے دینون کے سر کاٹ کے اونھین داخل نار کرنے کے بعد روح مبارک
اونکی فردوس بریں پہونچی آپ کے سر مبارک کی قبر قاضی محمد باقر کے مکان کے پیچھے جنوبی سمت مین
مسجد کے قریب واقع ہے آپکا تن مبارک شاہ حضرت قادری قدس سرہ کے مقبرہ کے قریب
اونکی حویلی کے احاطہ کے اندر دروازہ کے پاس مشرقی جانب مدفون ہے اور وہان گنج شہیدان
بھی واقع ہے آپ کے سر سے جو خون جاری ہوا تھا اوس خون کا اثر اور آپ کے انگلیون کا
نقش اب تک پتھر پر موجود ہے۔

ذکر اون اولیا و بزرگوارون کا جو سلاطین عادل شاہی کے عہد مین تھے

حضرت شاہ اصغر اللہ حسینی قدس سرہ آپ کا نسب گرامی پانچ واسطون
مین جناب ملاذ الخلائق غوث العالم عاشق شہباز بلند پرواز بندہ نواز گیسو دراز حضرت خواجہ
سید محمد حسینی قدس اللہ سرہ العزیز کے پوتے حضرت قطب الآفاق شاہ صفیر اللہ دلی تک
پہونچتا ہے یہہ بزرگ خلافت اور اجازت اپنے بزرگون سے رکھتے ہین حضرت شاہ

اصغر اللہ حسینی قدس سرہ اپنے طریقۂ عالیہ کے کمل اور اپنے خاندان کے نشان نامور تھے اور کمالات ظاہری و باطنی کے جامع تھے ارشاد و تلقین کی مجلس گرم رکھتے تھے طالبین اور مریدون کو فیض پہونچانے مین مشغول تھے سلطان ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ مین بیجاپور تشریف لاکر قیام فرمائے اور ذیحجہ کی سترہوین کو سرای فانی سے عالم بقا کے طرف کوچ فرمائے مرقد مبارک آپ کا شہر پناہ کے اندر مکہ دروازہ کے قریب واقع ہونے سے آپ کچہری حکام و عمال بیجاپور کے احاطے اندر ہے۔ **مترجم** آپ کی اولاد سے اسوقت بیجاپور مین سید صفی اللہ حسینی اور سید [illegible] اللہ حسینی موجود ہین۔ اور آپ کا سالانہ عرس کرتے ہین۔

۱۹ **حضرت شاہ ہدایت اللہ حسینی قدس سرہ** آپ قطب السالکین مرشد الکاملین حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کی اولاد سے ہین عادلشاہی بادشاہون کے زمانہ مین آپ بیجاپور تشریف لائے اپنے اجداد عظام کے طریقہ پر مسند مشیخت و ارشاد پر متمکن طالبون اور مریدون کی تکمیل و ہدایت جاری رکھے تھے آپ کا روضۂ مبارک شہر پناہ کے باہر زہرہ پور مین ابراہیم عادلشاہ جگت گرو کے مقبرہ کے نزدیک جنوب طرف واقع ہے اور مزار مبارک پر ایک چھپر سا قبہ بنا ہوا ہے۔

۲۰ **قطب الاقطاب حضرت شہباز حسینی قدس سرہ** آپ اپنے زمانہ کے بڑے اولیا اور مشہور بزرگواروں سے ہین اور حضرت شاہ ہدایت اللہ حسینی قدس سرہ کے پوتے ہین آپ کا روضہ شہر پناہ کے اندر شاہ پیٹ مین واقع ہے اور عرس شریف ذیقعدہ کی [illegible] کو ہوتا ہے۔ **مترجم** آپ کی اولاد نہین ہے آل مین داود سے میران صاحب جو سید شاہ کریم صاحب قبلہ کے اولاد مین ہین سالانہ عرس کرتے ہین۔

۲۱ **حضرت شاہ ابوالحسن فخرآبادی قدس سرہ** آپ جناب خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کے اولاد امجاد سے ہین کمالات ظاہری و باطنی کے جامع تھے اور مشائخین اور بزرگواروں سے تھے مجلس ارشاد و مشیخت گرم رکھتے تھے طالبون اور مریدون کو فیض پہونچانے مین مشغول تھے سلطان ابراہیم عادلشاہ جگت گرو اور ان کے بیٹے سلطان محمد عادلشاہ آپ کا بڑا اعزاز و وقار کرتے تھے اور آپ کے فخرآبادی مشہور ہونے کی وجہ بیان کرتے ہین کہ آپ نے زہرہ پور مین معمورۂ مخصوصہ بنا فرماکر فخرآباد نام رکھا اور وہین مدفون ہوئے۔

۲۲ **حضرت شیخ منتجب الدین قادری الصدیقی الدہولقی مشہور بہ میان باصاحب قدس سرہ** آپ بیجاپور کے بڑے بزرگون سے ہین اور شیخ الاکرم حضرت شاہ علی خطیب گجراتی قدس سرہ کے اولاد سے ہین جن کا نسب گرامی حضرت خلیفۂ اول و یار غار شفیع روز محشر امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہے غرض حضرت شیخ منتجب الدین قدس سرہ اپنا مولد و مسکن مقام دہولقہ چھوڑ کے محمدآباد بیدر تشریف لائے اور حضرت شیخ ابراہیم مخدوم جی خلف رشید شیخ المشائخ حضرت شمس الدین محمد ملتانی حیدری قدس اللہ اسرارہما کے ہاتھ پر بیعت کرکے اور خلافت و اجازت سلسلۂ قادریہ کی حاصل کرکے اور باطنی و ظاہری فیضون اور برکتون سے کامیاب ہوکر بیجاپور کے جانب عزیمت فرمائے طالبون اور مریدون کو ارشاد و ہدایت فرماتے تھے اور شرع و دین کی سیدھی راہ پر ثابت قدم تھے اور دینداری و پارسائی و پرہیزگاری و حفظ مراتب شریعت مین لاثانی تھے اور دنیادارون کی صحبت و اختلاط سے بالکل پرہیز و نفرت رکھتے تھے اور دنیوی واہیات کے طرف کبھی التفات نہین فرماتے تھے آپ سلطان ابراہیم عادلشاہ ثانی کے زمانہ کے بزرگون سے ہین آپ کا مرقد پاک بیجاپور کے حصار کے باہر ابراہیم پور کے دروازہ کے طرف جنوبی سمت پر واقع ہے مشہور ہے کہ آپ فرمائے ہین جو شخص میرے مقبرے کے مد نظر دفن ہوگا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے قیامت مین وہ میرے ذمہ مین ہے اور وہ آتش دوزخ سے خدا تعالی کے امان مین رہیگا واللہ اعلم یہ بات اولیاء اللہ کے اسرار سے دور نہین آپ کے خلف رشید فخرالواصلین [illegible] حضرت شیخ [illegible] عالم اور اعظم تھے اور جن کے وعظ و نصیحت سے مشکل [illegible]

نرم ہو جاتے تھے اور جاہلان ونادان اپنی جہالت کی خبر سے گذر کر علم وصلاح کے حاصل میں معروف ہوئے تھے اپنے والد بزرگوار کے پاس مدفون ہیں آپ کی اولاد گوگی اور بیجاپور میں موجود ہیں

مترجم۔ آپ کی اولاد سے موضع گوگی میں شاہ وجیہ الدین صاحب قادری جاگیردار موضع مذکور اور ان کے فرزند نور اللہ صاحب قادری عظمت صاحب قادری وغیرہ [illegible] قادری محمد اکرم عرف مرشد پیران اور ان کے بھائی نجیب صاحب کے فرزند صاحب حسینی اور دوسرے بھائی میں صاحب کے فرزند عبد المجید اور تیسرے بھائی رحیم الدین کے فرزند محی الدین صاحب موجود ہیں اور موضع [illegible] متعلق بیجاپور میں شیخ علی اللہ واعظ کے اولاد حاجی ابراہیم صاحب متولی آثار مبارک کے فرزند محمد غوث پیران صاحب اور شیخ میر [illegible] صاحب اور شیخ محمد صاحب موجود ہیں اور یہ ہر دو موضع ہر دو خاندان مذکورہ بالا میں بحال ہوا ہے۔

حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ آپ بیجاپور کے مشہور اولیاء اللہ سے ہیں آپ حافظ قرآن اور خوش لہجہ والوں سے تھے اور اپنے وقت میں اہل علم اور اہل فقر کے شب چراغ تھے وحید زمان وفرید عصر تھے اور سنت نبوی کی پیروی مرتبہ اعلیٰ تک پہونچا ہے

ان طریق معرفت میں شرط اول کیا ہی جانتا	ترک کرنا دونوں عالم کا ہی پشت پاسے مار

ترک وتجرید اور قطع علایق میں مردانہ وار مضبوط قدم رکھ کر قناعت وتوکل کا پانوں دامن میں کھینچ کے طالبوں کی تعلیم وارشاد میں مشغول تھے نقل ہے کہ آپ اپنے ملک یعنی بندر جو نزدیک محمد آباد بیدر میں ہے وارد ہوے اور شیخ طریقت حضرت شیخ محمد گنج بخش خلیفۂ کامل حضرت شیخ مخدوم جی قادری قدس اللہ سرہما کے مرید ہو کے درجۂ کمال کو پہونچے اور بہ سند ہدایت خلق پر بیٹھے بعد چند روز کے ابراہیم عادل شاہ ثانی عرف جگت گرو کے اوائل زمانہ میں بیجاپور تشریف لائے شہر اور شہریوں کو اپنی تشریف آوری سے برکات کا مورد کئے ابراہیم عادل شاہ جو خصائل حمیدہ عدل پرور سخاوت قدر دانی مشائخین وفقرا وجوہر شناسی میں اولیٰ کے انصاف سے ضرب المثل ہو گیا تھا حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ کا استقبال کر کے تعظیم وتوقیر کے ساتھ ملاقات کیا اور آپ کو بیجاپور کی حصار کے اندر لایا اور آپ کی سکونت کے لئے نو باغ جو بادشاہی باغ مشہور ہے مقرر کیا اور انعام کا پروانہ بھی پیش کیا کہتے ہیں کہ آپ چلہ کش اور خلوت دوست وگوشہ پسند تھے اور خلق کی کثرت اور عزیزوں کی صحبت سے پرہیز کرتے تھے نو باغ کی سند قبول نہیں کئے لیکن ملکۂ جہان خاطر سلطان منکوحہ سلطان علی عادل شاہ کلان نے جو مسجد وگنبذ اور باؤلی شہر کے مشرق طرف کی تھی اور اس مسجد کے قریب اپنے بچوں کے لئے اور دو چھوٹی گنبذیں بھی بنائی تھیں سو آپ نے گوشہ کی ہونے سے اوس مسجد میں اپنا بستر لگایا اور فرمایا کہ یہی وقف کی ہوئی زمین اور مسجد اور گنبذیں فقیروں اور گوشہ نشینوں کی سکونت کے لئے بہتر ہیں بادشاہ قدر دان نے یہ بات سنکر کہا کہ زہے سعادت اوس زمین کی جو منظور نظر اور مقبول خاطر اشرف ہوئی اور اس زمین اور مکانات موقوفہ کے سوائے فصیل قلعہ تک جو بادشاہی زمین ہے وہ بھی آپکے ہمراہی خادموں اور فقیروں کی سکونت کے لئے نذر ہے حضرت شیخ بادشاہ کی اس نذر کو قبول فرما کر فقیروں کے لئے ایک چھپر تیار کر کے عبادت الٰہی میں مشغول ہوئے اور اون چھوٹی گنبذوں میں بہت سے چلے اور خلوت کئیں آخر عمر شریف تک وہی جگہ آپکی آرامگاہ تھی اور بعد وفات وہی خوابگاہ ہوئی جب ملاء اعلیٰ سے ہاتف غیبی نے پیام پہونچایا کہ مترجم

تجکو عرش کے اوپر سے دیتے ہیں آواز	خبر نہیں تجھے اس دامگاہ میں کیا ہے

تب اس پیام وصال انجام کے ذیحجہ کی بائیسویں سنہ [illegible] ہجری [illegible] مقدس نے نقش عنصری سے نقل کے اشتیاق قرب کا راستہ لیا آپ کی تاریخ [illegible] مشہور ہے اور مزار پاک آپ کا جہان چھپر تھا وہیں واقع ہے [illegible]

حضرت شیخ لطف اللہ قادری قدس سرہ آپ اس شہر کے بڑے کامل اولیاء اور مشہور بزرگوں سے ہیں اور حضرت شیخ الشیوخ شیخ حمید قادری قدس سرہ کے خلیفہ وسجادہ نشین ہیں فقر وفنا وتجرید وتفرید وریاضت

ومجاہدات و ترک دنیا و مخالفت نفس و ہوا و عزلت نشینی و خلوت گزینی مین اپنے مرشد کی متابعت و پیروی پوری کئے اور اون کے سجادہ پر قدم مضبوط رکھکے دس سال تک ہدایت و ارشاد مین مشغول رہے اور آپ کی تربیت سے بہتیرے طالبان حق کامیاب ہوکر آشیانہ قرب و وصال کو پرواز کر گئے معتبر لوگ سے منقول ہے کہ جس زمانہ مین کہ قطب الاولیا نائب رسول اللہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی مدنی بھروچی قدس سرہ العزیز بیجاپور مین تشریف رکھتے تھے حضرت شیخ لطف اللہ قدس سرہ کو طالب صادق نہ دو ریسین اور صاحب ریاضت و ذوق دیکھکر باطنی توجہ اور کشش سے اپنی طرف کھینچ لئے حضرت شیخ حمید قدس سرہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ العزیز کے جناب مین پیام بھیجے کہ جناب کو ہزارہا طالبان نامور اور مریدان مشتہر ہین اس فقیر کو یہی ایک لطف اللہ دو کے ہاتھ کا عصا ہے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا ہم نے شیخ لطف اللہ کو تمہین بخشدیا جب حضرت شیخ حمید قدس سرہ نے دیکھا تو حضرت نے شیخ لطف اللہ پر فیض عطا کیا ہے تو آپ نے کہا کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ نے عطا فرمایا لیکن اپنا بناکے عطا فرمایا **نقل** ہے کہ حضرت شیخ حمید قدس سرہ حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ منورہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عزم سفر مصمم کرکے ایک روز حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ العزیز کی خدمت مین آئے اور ظاہر کئے کہ کعبۃ اللہ کو جاتا ہون آپ اس نیت سے فاتحہ پڑہئین حضرت نے فرمایا کہ تم نہین جانتے ہو پس ہماری سلامتی کی نیت سے فاتحہ پڑہتا ہون پس حضرت میان شیخ حمید و شیخ لطف اللہ قدس سرہما ہر دو بزرگوار بندر دابل تک پہونچے آخر الامر حضرت شیخ کا حرمین شریفین جانا نہ ہوسکا اور حضرت شیخ لطف اللہ قدس سرہ حج کعبہ اور زیارت حضرت نبوی علیہ السلام سے مشرف ہوکے واپس ہوئے اور اوس وقت تک حضرت شیخ بندر دابل ہی مین مقیم رہے بعدہ ہر دو شیخین ملکر بیجاپور واپس آئے حضرت شیخ لطف اللہ

قدس سرہ ربیع الاول کے گیارہوین ۱۱۲۱ ایک ہزار اکیس ہجری کو واصل حق ہوئے اور آپ کا مزار شریف حضرت شیخ حمید قدس سرہ کے بازو سے گنبذ مبارک کے اندر واقع ہے آپ کے جنتی اور خلیفہ جانشین حضرت سید مصطفے قادری قدس سرہ نے اپنے سجادگی کے زمانہ مین حضرت شیخین کی گنبذ تیار کی اور یہ روضۂ مبارک مشہور زیارتگاہ خلایق ہے اور آپکی خانقاہ طالبان کی تربیت و تکمیل مین مشہور تھی اور بہت سے بزرگان اس خانقاہ متبرک مین باطنی کمال کو پہونچے اور وصول حق کے طریق سے آگاہ ہے کہتے ہین کہ جناب حضرت شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ ابتدائے حال مین بارہ سال تک اوس خانقاہ مین ساکن رہے اور باطنی کمال کے حصول کے لئے کوشش کرکے باطنی فیوضات حاصل کئے ہمیشہ اوس خانقاہ مین منگل کے روز قرآن شریف کا ختم ہوتا تھا اور مزارات مقدسہ کی زیارت ہوتی تھی اور طعام تبرک حاضرین کو تقسیم ہوتا تھا **مترجم** - آپکی اولاد سے کوئی باقی نہین ہے اور معاش ضبط ہو گئے ہین۔

حضرت شیخ عبدالصمد قادری کنعانی قدس سرہٗ

آپ یگانہ روزگار مقتدای زمان ذی کشف و کرامت صاحب دعوت و عزیمت تھے آپ کو جناب شیخ اکمل حضرت شیخ لطف اللہ قادری قدس سرہ خلیفہ و جانشین حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہما سے بیعت و خلافت اور ظاہری و باطنی ارشاد و اجازت حاصل ہے اور آپ کے بعض شجرون مین بلا واسطہ خاص حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ سے خلافت کا حاصل ہونا پایا گیا آپ شریعت نبوی اور سنت مصطفوی پر ثابت قدم تھے اور طالبان حق کو علوم ظاہری و باطنی سے کامیاب کرکے کمال کے درجہ کو پہونچاتے تھے حضرت سید السادات سید محمد عرف شاہ حضرت حسینی قدس سرہ جو قطب الآفاق راس العشاق استاد العارفین مربی الواصلین حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ العزیز کے اولاد سے ہین اور اپنے وقت پیشوا اور بڑے بزرگ تھے حضرت شیخ عبدالصمد قدس سرہ کے خلیفہ خاص و منظور نظر ہین **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت شیخ عبدالصمد قدس سرہ ایک نقش تیار کرکے مجلسکے اطراف

سب خانے اعداد سے بھر کے خانہ مقصود خالی رکھ دیتے اور مصلیٰ کو چھوڑ کے قضای حاجت کے لئے گئے حضرت شاہ حضرت حسینی قدس سرہ اوس نقش کو اوٹھا کر نظر کئے اور خانہ مقصود عدد سے خالی دیکھے پھر دوات و قلم جو وہان موجود تہے اوٹھا کر اوس خانہ مین جو عدد ضرور تہا بھر دئے بمجرد اسکے عجیب و غریب اسرار ظاہر ہوئے ہونون اور اشرفیون کی تہیلیان ظاہر ہو کے انبار ہونے لگی حضرت شاہ حضرت حسینی قدس سرہ اس حالت کو دیکھکر حیران ہو گئے تھوڑے وقت کے بعد حضرت شیخ قضای حاجت سے فراغت پاکے آئے تو یہ حال دیکھے اور غصہ مین آکر پوچھے کہ یہ فضول حرکت کس سے ہوئی حضرت شاہ حضرت حسینی قدس سرہ ڈرتے اور کانپتے ہوئے عرض کئے کہ اس غلام سے ہوئی آپ فرمائے کہ کیا ہمارے مین یہ طاقت نہ تھی جو تم نے ایسی فضولی کی پھر اوس نقش کو اوٹھا کے خانہ مقصود کے عدد کاٹ دئے بمجرد اسکے وہ سب تہیلیان غائب ہو گئین آپکی کرامتین اور کمالات و مقامات بیان سے باہر ہین۔

آپ محرم الحرام کی پانچوین سنہ ایک ہزار انسٹھ مین اس دار فنا سے جانب عالم بقا رحلت فرمائے آپ کا مزار مقدس حضرت شیخین کے روضہ منورہ کے قریب جانب مشرق واقع ہے جہان زائرین برکت حاصل کرتے ہین اور عارف کامل حضرت شیخ عبدالکریم الغفاری لاہوری جنہون نے لمعات پر شرح لکھی ہے آپ ہی کے خلیفون سے ہین اور آپ ہی کے ہاتھ سے معرفت اور اسرار کا پیالہ نوش فرمائے اور اوس پیالہ سے ایک گھونٹ طالبان اور مستفیدون کو بھی دئے۔

حضرت سید السادات منبع السعادات نائب رسول اللہ شاہ صبغۃ اللہ حسینی بھروچی مدنی قدس اللہ سرہ العزیز

اگرچہ آپکا مزار مقدس مدینہ منورہ مین ہے اور یہہ مختصر تذکرہ اون حضرات کے احوال مین ہے جنہون نے بیجاپور کو اپنی خوابگاہون سے شرف بخشی لیکن جناب حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ العزیز اس شہر مین تشریف لائے تھے اور آپ کا فیض و تصرف بیان کے لوگون کو پہونچا اور آپ کے دامن ارشاد و ہدایت سے ایک عالم کمالات ظاہری و باطنی سے فیضیاب ہو کر اعلیٰ مراتب کو پہونچا اس لئے آپ کے بعض حالات اور کرامات تیمناً و تبرکاً بیان کئے جاتے ہین ملفوظ حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ جو آپ کے کل خلفا سے ہین منقول ہے کہ جناب شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ سن تمیز کو پہونچنے کے بعد علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل اور کمال صوری و معنوی کے حصول کا ارادہ کر کے اپنے بزرگون کے وطن یعنے بھروچ سے نکل کے احمد آباد گجرات مین اوستاد البشر تاج الاولیا مرشد العرفا سید السادات حضرت شاہ وجیہ الدین حسینی علوی قدس اللہ سرہ العزیز کے جناب مقدس مین پہونچے اور نو سال آپ کے مدرسہ متبرکہ مین مقیم رہے تمام علوم ظاہری و باطنی حاصل کئے اور علم حدیث شریف نبوی کی سند لئے اور خواجگان چشت اہل بہشت کے سلسلے مین آپ سے بیعت کر کے ارشادات صوری و معنوی اور اذکار و اشغال و دعوت کی تلقین اور مشائخین کرام کے تمام سلسلون اور خانوادون کی خلافت و اجازت پائے نقل ہے کہ جناب شاہ وجیہ الدین قدس سرہ العزیز کی عادت مستمرہ یہ تھی کہ ہمیشہ دو پہر رات کو تمام طالبان علم اور مریدون اور سالکون کے حجرون پر گذرتے اور ملاحظہ فرماتے کہ کس شغل مین مشغول ہین بعد اسکے حضرت شاہ قدس سرہ کے حجرے مین تشریف لاکے تھوڑا وقت نشست فرماتے غرض جب حضرت شاہ قدس سرہ اوس مرشد کامل کی خدمت مین ظاہری اور باطنی تربیت پاکے تمام مقامات اور احوال مین کامل و مکمل ہو کر اپنے مرشد حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ العزیز کے عین وجود معنوی ہو گئے تو حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کا حکم صادر ہوا کہ اپنے وطن کو جاکے وہان کے لوگون کو علوم ظاہری و باطنی کا نفع پہونچائین اور خاص و عام سے ہر ایک کو ہدایت کی راہ راست بتائین حضرت شاہ قدس سرہ مرشد کے حکم کے مطابق بھروچ روانہ ہوئے اور وہان چند روز تک مسند ارشاد و تکمیل پر جلوہ فرما رہے ایک روز آپ گاڑی مین سوار ہو کے باغ کے سیر کے ارادہ نکلے اور ہمراہ رکاب طالبان علم

راہ دستے بندر دابل کو آیا خیال تھا کہ پھر اس ملک کو نہیں آؤنگا اب غیرت حضرت رسالت
علیہ السلام ایسے مانع ہوئی کہ آپ کی زیارت کو بھی جانے نہ دی اور اپنے پاس بھی آنے نہ
دی اور پانچ سال مجھ کو دور ڈالدی اب سوائے مدینہ منورہ کے کہیں نہ جاؤنگا کہتے ہیں کہ
حضرت شاہ قدس سرہ حضرت مخدوم قدس سرہ کے روضہ پر ایک فقیر کو روانہ کئے تا اوس
راہ سے کہ انکو ملاقات روحانی تھی سلام وکلام صورت رخصت پہونچائی جب وہ فقیر جواب
لائے تو آپ مدینہ منورہ روانہ ہوئے **نقل** ہے کہ جب سلطان مظفر آخر طبقۂ سلاطین گجرات
پادشاہ ہوا تو قطب الاقطاب حضرت شاہ وجیہ الدین حسینی علوی قدس اللہ سرہ العزیز کے
خدمت میں آکر حضرت کے دست مبارک سے شمشیر باندھ لیا اوسوقت آپ فرمائے کہ
سید کے ساتھ یعنے حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ کے ساتھ بے ادبی اور گستاخی
کرنا ورنہ میں درمیان میں نہ آؤنگا بعد چند روز کے جب اوسکی خرابی کا وقت قریب آیا
تو آپ کے حرم محترم کے پاس چنگیز خان کا مال تلاش کرنے خیال دل میں لاکر بے ادبی کیا
حضرت شاہ قدس سرہ کی زبان مبارک سے نکلا کہ مظفر فلانے روز حضرت میاں کے دست
مبارک سے باندھی ہوئی شمشیر سے مارا جائیگا جب یہ خبر سلطان مظفر کو پہونچی تو سراسیمہ
ہوکر حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کے خدمت والا میں عرض کیا کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ
قدس سرہ کے جناب میں مجھ سے تقصیر واقع ہوئی خطا کیا معاف کرنے فرمائیں کہتے ہیں کہ
حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ نے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کو یہ پیام بھیجا کہ
سلطان مظفر کو معاف کرو کیونکہ میں نے اوسکو شمشیر باندھی ہے حضرت شاہ صبغۃ اللہ
قدس سرہ نے عرض کی کہ مجھ کو دوسری شمشیر کہاں ہے وہی آپکی شمشیر اوسکا کام کردی
بعد اوسکے سلطان ناچار اور پریشان ہوکر احمد آباد کے تمام مشائخین اور فقراء کو جمع کیا
اور اپنی سلامتی کے لئے دعا اور دعوت کرنے التماس کیا ہر ایک نے اوس زمرۂ مشائخین و
اہل دعوت میں سے اوسکے لئے دعائے خیر کی اور اوسکو ہمت دی کہ ہم اتنے لوگ مرید

بھی تھے راستہ میں آپ کے خاطر فیض مآثر میں آیا مدینہ منورہ جانا چاہئے اسکے ساتھ ہی
فرمائے کہ سیر باغ کی حاجت نہیں مدینہ منورہ کا راستہ چلیں پس اوسی روز ایک منزل آگے
چلے گئے جب یہ خبر آپ کے حرم محترم میں آپ کے بی بی حضرت راجی دولت قدس سرہا چنگیز خان
وزیر و رکن سلطنت پادشاہ گجرات کی دختر نیک اختر کو پہونچے تو آپ نے تھوڑے ہی عرصہ
میں سامان سفر مہیا کرکے روانہ فرمایا حضرت شاہ قدس سرہ حج ادا کرکے مدینہ منورہ جاکر
وہاں مقیم ہوئے اور ہر صبح وشام حضرت سید انبیاء علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کے
زیارت شریف کے لئے جایا کرتے اور نہایت حضوریت کے ساتھ قدم شریف کے طرف کھڑے
ہوکے درود وسلام بھیجے اور رعایت ادب کے باعث کبھی سر مبارک کے طرف نہیں گئے جب لوگوں
کو آپ کی بزرگی معلوم ہوئی تو اہل مدینہ فرط اعتقاد سے آپکی قدمبوسی کے لئے ہجوم وازدحام
کرنے لگے آپ اونہیں فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب معلی کے طرف متوجہ ہوں آخر الامر آپ تنگ آکے ظہر کے آگے زیارت
کے لئے جانے لگے کیونکہ اوسوقت لوگوں کا ہجوم نہیں ہوتا تھا حضرت مولانا قدس سرہ سے
منقول ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ فرماتے تھے کہ میں ایک روز جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے ہمیشہ کے عادت کے مطابق وقت مقرری پر کھڑا ہوا
تھا کہ دفعتہً مجھ کو کشف ہوا جناب مقدس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات شریف
وجود ظاہری حقیقی کے ساتھ روضۂ منورہ کے اندر سے باہر تشریف لائے اور دست مبارک
میں پانچ عدد تین کوئی منبہے تھی وہ مجھ کو عنایت کرکے فرمائے کہ یہ کھاؤ اور دکن کو جاؤ
پھر تم کو بلاتا ہوں میں نے اوسی وقت وہ منبہے سب کے سب حضور فایض النور میں کھالئے
رخصت ہوا اور کشتی بندر دابل پہونچی وہاں سے بیجاپور کو ابراہیم عادلشاہ پادشاہ کی
ابتداء جوانی یعنے سنہ ایک ہزار ہجری میں آیا اور اس جگہ میں پانچ سال اقامت
کی جب حضرت جلگی مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ کے زیارت کے

سے دعا کرنے مین مشغول ہین تم خاطر جمع رکھو جب کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے
معین کی ہوئی مدت مین سے بالکل کم روز باقی رہے تو آپ کے خادمون نے عرض کی کہ
حضور کا ارشاد لوگون مین شہرت پاچکا اور مقرری دن بھی آگئے اب تک کچھ اثر
ظاہر نہین ہوا آپ نے فرمایا ابھی تین چار روز باقی ہین اوسکا مارا جانا ایک لمحہ مین ہوگا
القصہ اونہین ایام مین آپ کے ایک مرید فقیر ابراہیم کہلیی نے خواب مین دیکھا
کہ حضرت شاہ قدس سرہ ساتوین آسمان کے دروازہ پر عصا ہاتھ مین لئے کھڑے ہین
اور ملائکہ و حورت کی طبقین لاتے ہین کہ یہ مظفر کی دوست کے طبقے ہین اور حضرت شاہ کے
سو اون طبقون پر اپنے عصا سے ایسا مارتے ہین کہ وہ طبقین ایک دوسرے پر ہو کے
پیچھے گرتے ہین فقیر مذکور نے یہ خواب حضرت سے عرض کیا تو آپ تبسم فرماکر خاموش رہے
سو اصل کلام اکبر شاہ بادشاہ دہلی کا لشکر مظفر پر تاخت کیا اور رستگار نے لشکر مغلیہ سے
سازش کرلی آخر مظفر لاعلاج ہو کر اوسی وقت مقرری پر جو حضرت شاہ قدس سرہ فرمائے تھے
اوسی شمشیر سے اپنا گلا آپ کاٹ لیا اور مرگیا حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ
فرماتے ہین کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ نے بیجاپور مین پانچ سال جو اقامت فرمائی اس مدت
مین آپ سے تین چار کرامتین ظاہر ہوئین اونمین سے ایک یہ کہ ایک روز کسی عرب نے
ایک مشتی بن یعنی قہوہ کے چھلکے ہوئے بیج لاکر حضرت کے دست مبارک مین دیا آپ نے
میرے طرف اشارہ فرمایا مین نے اپنے دونون ہاتھ بڑہائے پہونچے گیا وہ سب بن میرے
ہاتھون مین ڈالدئے اور آپ کے دست مبارک مین اوسکا ایک دانہ بھی نہ تھا پھر مین آگے
گیا اور اوس مین سے لیکر حاضرین مجلس کو عنایت فرمائین کیونکہ حضرت کی ہمیشہ کی عادت یہ تھی
کہ جو کچھ مجلس مین آتا تمام حاضرین مین تقسیم کرتے غرض حضرت نے مجھکو دست شریف سے
منع فرمایا اور داد اوس بن مین سے ایک دانہ بھی نہ لیا تو مین اپنی جگہہ بیٹھ گیا بعد اسکے دیکھا کہ
حاضرین مین سے ہر شخص کو طلب فرماکر میرے ہاتھ مین جس قدر رکھتے اوسی قدر عنایت

فرمائے تحقیق معلوم ہوا کہ اگر سب کو ایک جا کرین تو دو سیر سے زیادہ ہوگی اور بن کا ایک
دانہ دست شریف مین تھا ملا احمد مجذوب قدس سرہ آپ کے مرید کامل جو اپنی عادت قدیم
پر حضرت کے کفش مبارک بغل مین لئے ہوئے دور کھڑے تھے فریاد کرنے لگے
کہ صاحب وہ بن کا دانہ مجھکو عنایت فرماؤ تا مین کھاؤن آپ نے فرمایا کہ تم روزہ دار
ہو کیسا کھاؤگے اونہون نے عرض کی کہ اگر آپ عنایت فرمائین تو کھاؤن پس حضرت
شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ نے وہ ایک دانہ ایسا پھینکا کہ اونکے منہہ مین جا پڑا ملا احمد قدس
سرہ تھوڑا وقت اوسکو چبا کر منہہ سے باہر نکالے تو تمام حاضرین مجلس دیکھے کہ وہ بن کا دانہ
دو پارہ ہوگیا اور بیچ مین شق ہوکر جیسی کہ اس بن کی شکل ہے ویسا ہی ہوگیا تھا **نقل** ہے کہ ابراہیم
عادلشاہ ثانی کے وزیر عین الملک نے جو بہت شوکت اور بڑا لشکر اور ساٹھہ مست ہاتھی رکھتا
تھا اپنے بادشاہ سے باغی ہو کے اعیان و ارکان سلطنت کو اپنا بنالیکے قصد کیا کہ اوسکے بھائی
کو تخت پر بٹھلائے ابراہیم عادلشاہ حضرت شاہ قدس سرہ کے خدمت مین التجا لایا حضرت شاہ
ذیجاہ قدس سرہ نے اوسکی عاجزی پر رحم کرکے اوس باغی یعنی عین الملک کے حق مین فرمایا کہ
فلان روز اور فلان وقت مین اسکا سر کاٹا جائیگا آخرش جب ارشاد والا اوسکا لشکر تاراج
ہوگیا اور اوسکا سر کاٹا گیا **نقل** ہے کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ نے ابراہیم پور مین جو شہر کے جنوبی
سمت مین واقع ہی مسجد بنوائی تو اوسکا پایہ رکھنے کے وقت اپنے تصرف سے معمار کو کعبہ روبرو مین
بتلایا پس معمار نے کعبہ کو روبرو دیکھکر سمت قبلہ درست کرکے بغیر تفاوت کے پایہ رکھا اور مسجد اوسی پر
تعمیر ہوئی یہ قصہ بیجاپور مین ہر ایک کی زبان پر جاری ہے جب کہتے ہین کہ اکثر مسجدین قبلہ کی سمت پر بجا
نہین ہین ہر چند قبلہ نما کے رو سے اور تعین قبلہ کے قواعد سے مسجدین بنا کرتے ہین لیکن کچھ نہ کچھ فرق
رہتا ہی مگر یہ مسجد برابر قبلہ کے طرف واقع ہی حضرت مولانا قدس سرہ کے ملفوظ مین مذکور ہی کہ بیجاپور
مین ایک فقیر تھے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے مدرسہ مین حاضر ہو کے علم ظاہری کی تمام کتابین
اپنی ایک جزو مین دیکھتے اور سنتے تھے ایک شخص نے اون سے پوچھا کہ تمام مختلف کتابین ایک جزو مین

کیونکر معلوم ہوتی ہیں فقیر نے کہا کہ تمام کتابوں کے حروف تہجی ایک ہیں اور مختلف عبارتیں بنکر نظر آتے ہیں **نقل** ہے کہ دو فقیر تھے علم ظاہر کے درس کے وقت حضرت شاہ قدس سرہ کے خدمت میں حاضر ہوتے اون دونوں میں سے ایک نہایت توجہ اور حضور قلب کے ساتھ شستہ قرار بیٹھتے تھے ایک روز وہ فقیر حاضر نہ ہوئے تو حضرت نے اونکے رفیق و رفقا سے پوچھا کہ تیرے دوست کو کیا ہوا کہ آج حاضر نہ ہوا وہ عرض کئے کہ میرے رفیق کو اس جگہ پر حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار میسر ہوتا ہی اور وہ دیکھتا ہی کہ حضرت رسالتمآب علیہ السلام آپ کے ساتھ بیٹھکر درس علوم سنتے ہیں اور کبھی حجاب پیدا ہوتا ہی کہ رویت شریفہ میسر نہیں ہوتی اوسوقت بیتاب اور بیقرار ہوکے جنگل کو جا کر اپنے کو ہلاک کرتا ہی اور آج اپنی ہلاکی کے لئے گیا ہی غرض آپکے مناقب و فضائل اور مقامات و کرامات حد حصر سے باہر ہیں **شعر** فضائل شیخی صِبْغَةُ اللّٰہِ مَن یُحصِہا ٭ سوی ربّہ مَن یحصرہا و یحشر ٭ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ٭ فَمَن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر ٭ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ سنہ ۱۰۰۰ ایک ہزار ہجری میں بیجاپور سے مدینہ منورہ کو روانہ ہوکے حرم شریف ملازم رہے اور حرم شریف میں آپکا خاص خلوتخانہ جہیں تھا اور سید و سرے یاد ہی کہ آپ حرم شریف نبوی کے ملازم ہوئے اور دس سال آپ حیات ظاہری میں رہکر روز شنبہ چہیسویں جمادی الاول سنہ ۱۰۱۵ ایک ہزار پندرہ ہجری میں واصل حق ہوئے **نقل** ہے کہ جناب حضرت میان شاہ وجیہ الدین حسینی علوی قدس اللہ سرہ العزیز حضرت شاہ قدس سرہ کو جو خط لکھے اوسپر یہ القاب تحریر فرماتے یعنی مجدد الدین و محمد دو العالم جو وہ تاریخ آپکی ہی یہ دونوں ۱۰۱۴ حضرات کی کرامت سے ہی آپکی ولادت شریفہ کی تاریخ خیر الناس ہی ہے اور رحلت شریف کے تاریخیں یہ ہیں۔ خیر الناس بالفنا و شاہ بناز منتقل و مخزن اسرار الٰہی بود و قربان شاہ شہو و مرو ولایت دوجہان کرنش بجان و پیر باقی و دستگیر و مرجع اہل تصوف و گل گلزار بہشت و مرشد اولیا و اشنا باو بیان بخش و فغان الاملان ودشا فج و از سودی کے جب حضرت شاہ قدس سرہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو حضرت مولانا قدس سرہ نے تاریخ دوغ کہی اور وفات شریف ہوا تو وہ دوغ ہی ۱۰۱۵ **نقل** ہے کہ آپ کے وصال کے بعد مدینہ منورہ کے

لوگ آپکے وجود شریف کو روضہ منورہ سے دور دفن کرنا چاہے تا کہ گنبد بنائی جائے اسی فکر میں تھے کہ ایک مرد غیبی جنکو کوئی شخص جانتا نہ تھا ظاہر ہوئے اور کہے کہ اگر تم شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کی قبر چاہتے ہو تو میں اوسکی جگہ بتلاتا ہوں پھر انہوں نے کہا کہ ایک روز شاہ صبغۃ اللہ ہو نے حضرت ابراہیم فرزند حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ کے پاس کہڑے ہوکے فاتحہ پڑہا اور آرزو کی کہ صبغۃ اللہ کو یہ جگہ نصیب ہو پس انکو قبہ کے پاس دفن کریکے سنگ مرمر پر آپ کا نام مبارک لکھوکے قبر شریف کے سرہانے نصب کئے اور وہ قبر شریف آپکی جو تر سٹھ سالکی تھی ہمت ام مسنون ہی **نقل** ہے کہ جب آپکی دستار مبارک اور جامہ طوس مدینہ منورہ سے آپکے فرزندان شریف کے پاس جو بیجاپور میں تھے پہنچے تو آپ کے بڑے فرزند حضرت شاہ ابو المعالی قدس سرہ نے فرمایا کہ میں اس خرقہ کے لائق نہیں ہوں میرے چھوٹے بھائی شاہ ابو العلا اسکے لائق اور مستحق ہیں اور حضرت شاہ ابو العلا قدس سرہ جو بزرگوار اور عالم و پرہیزگار تھے اس خرقہ مبارک کو سرپر لیکے قبول فرمائے اور ہدایت طالبان میں مشغول ہوئے **مترجم** حضرت شاہ قدس سرہ کے حالات و کرامات اس قدر ہیں کہ اگر سب جمع کئے جائیں تو بجائی خود ایک بڑا کتاب ہو جائے اگر مدراس میں اس ترجمے کا اتفاق ہوا ہوتا تو بہت کچھ لکھنے میں کیا جاتے اس وقت فقیر حالت سیاحت میں ہی اور عازم مدینہ منورہ ہی اس لئے سر دست تھوڑے سی باتیں لکہیں داخل لگیئیں **نقل** ہے کہ جن دنوں میں حضرت شاہ قدس سرہ اپنے وطن میں درس کا شغل کرتے تھے اُنکی بی بی منتظر حضرت حاجی دولت صاحب قدس سرہ ایکروز آپکے مریدے میں نظر کرکے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑی جماعت سفید پوشوں کی جو بڑی بڑی پگڑیاں باندھے ہوے ہیں اور صورت و لباس سے معتاد آدمی نہیں ہیں حاضر ہوئے ہیں حضرت مخدومہ مرقدہ سرہا نے یہ واقعہ حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت میں ظاہر کیا آپنے نہایت تاکید سے فرمایا کہ کسی سے ذکر نہ کرو اگر کہوگے تو تمہارے دونوں فرزند مر جائینگے **نقل** ہے کہ بیجاپور میں ایک راجپوت زادہ اپنی رضا و رغبت سے حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت عالی میں مسلمان ہوا اوسکا باپ بادشاہ کے پاس فریادی ہوا بادشاہ آپکو بلا کر پوچھا کہ اوس لڑکے کو ظلم و جبر سے کیوں مسلمان کئے آپ نے فرمایا کہ اوسکو بلا کے سب اوس سے پوچھے تو کہا کہ میں اپنی رضا و رغبت سے مسلمان ہوا بادشاہ چاہا کہ آپکو

جھنجلائے اسلئے اس لڑکے کو گنا دے بیجار منصب کی طمع دیکے سکھلایا کہ ظلم سے مسلمان ہوگئے ہین
کہے جب آپکے حضور شریف مین آیا کہا کہ مین اپنی رغبت سے مسلمان ہوا اسی طرح تین بار تعلیم
دیکر لائے کچھ فائدہ نہوا آخر بادشاہ خجل ہوا ایسے مین بادشاہ کا مانوس ہاتھی بادشاہ پر لپکا اور دوڑ
آیا اوسنے لاعلاج اور مضطرب الحال ہوکر بھاگا اور حضرت شاہ قدس سرہ کو رخصت کردیا۔

نقل ہے کہ جس طرح سے حضرت شاہ وجیہ الدین علوی قدس سرہ کی درس سے فارغ ہونیکے بعد
اکثر اوقات حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تھی اور آپس مین واقعات و اخبار
غیبی کا مذاکرہ رہتا تھا ویسا ہی حضرت شاہ قدس سرہ سے بھی تھا **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ
نے چند روز مسجد جامع بیجاپور مین نماز جمعہ پڑھی ایک روز آپ نے راہ مین شراب کی دوکانین
دیکھین تو نماز جمعہ ترک کرکے فرمایا کہ اس شہر مین مسلمانون پر نماز جمعہ جائز نہین ہوتی **نقل** ہے
کہ ایک روز حضرت شاہ قدس سرہ نے اپنی مجلس مین فرمایا کہ اس ملک کا حاکم جو طالب دنیا ہے
اگر امر معروف و نہی منکر کے تین کام کرے تو خدا تعالی ہر ایک کے عوض مین ایک ملک کی بادشاہت
دنیا ہی آزمالیا چاہئے پہلا کام یہی کہ اپنے تمام ملک سے شراب موقوف کرے تو اوسکے بدل مین
گجرات کی بادشاہت دلاتا ہون اور یہ نہین کہتا کہ جنگ کرکے لے بلکہ اوسکے ہمراہ رکاب چل کے
تخت پر بٹھلا دیتا ہون اگر اسمین خلاف ہوا تو ایک شراب کی دوکان کی جگہ اور دس دکانین زیادہ
کرین دوسرا کام یہی کہ طوائف یعنی کنچنیون کو نکاح کا حکم کرین اسکے عوض مین بھی ایک ملک کی
بادشاہت دلاتا ہون تیسرا کام یہی کہ رافضیون کو کسی جگہہ کا حاکم نہ کرے اسکے بدل مین بھی
ایک ملک کی بادشاہت ملتی ہی ان باتون کا آزمانا کچھ مشکل امر نہین ہی بعض حاضرین مجلس عالی
عرض کئے کہ آپ تصرف فرماوین تا یہ کام وقوع مین آئے آپ نے فرمایا کہ مجھکو تصرف کرنے سے
کیا کام ہی اگر وہ دنیوی ممالک چاہتا ہی تو امر معروف و نہی منکر بجالاوے یہ کیفیت جب بادشاہ
کے سماعت مین آئی تو اس بارہ مین ایک رافضی سے جو نائب امور ملکی اور بادشاہ کا معتمد علیہ
تھا مشورہ کیا وہ کہا جو کچھ حضرت فرماتے ہین سب تحقیق اور بجا ہی اور ہرگز اسمین خطا

نہ ہوگی لیکن سلطنت کی زینت و رونق باقی نہین رہیگی اور جو حضرت کے کہنے مطابق عمل درآمد نہوگا تو
انکے خاطر کی رنجیدگی ہوگی یہ بات اس بادشاہت کے خلل کا موجب ہوگی اسلئے اب یہ تدبیر کرنا
چاہئے کہ رہ وہ نہ ہون آخرالامر اوس بدخواہ رافضی کی شومیت سے بادشاہ بے اقبال ہوا
اور ایک روز اپنی مجلس مین ظاہر کیا کہ اگر حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ مدینہ منورہ
جاتے ہون تو رخصت کرتا ہون اوس مجلس مین حضرت کے مرید صادق عبدالقادر عشقی حاضر تھے
یہ بات سنتے ہی خدمت عالی مین حاضر ہوکے عرض کئے آپ نماز مغرب ادا کرکے اوسی لباس سے
جو نماز مین جسم مبارک پر تھا بادشاہ کے پاس جاکے رخصت ہوئے **نقل** ہے کہ ایک وقت محرم
کی دوسری تاریخ تھی یا محمد خان والی بیجے کے الاوہ کا جو حضرت شاہ قدس سرہ کے مکان کے
قریب تھا غلغلہ بدعت بہت ہوا ایک درویش نے عرض کی کہ حکم ہو تو الاوہ توڑ کر آتا ہون
آپ فرمائے جاو پس وہ فقیر پانسو آدمی کے مجمع مین گھس کے جو کچھ عمل کرنا تھا کئے اور انہون نے
الاوہ کے مار توڑ تھکے اونکے ہاتھون سے چھوٹ کر آنے مین گھڑی بھر دیر ہوئی تو دوسرے
درویش نے عرض کی کہ اجازت ہو تو اوسکی مدد کو جاتا ہون آپ نے اونکو بھی اجازت دی یہ فقیر ابھی
الاوہ تک نہین پہونچے تھے کہ راستے مین وہ فقیر آملے پھر دونون سلامتی کے ساتھ حضرت کی خدمت
مین حاضر ہوئے بادشاہ نے یہ کیفیت سنکے کہا کہ اگر پانچ فقیر ہوئے تو میرے الاوے کو بھی ایسا ہی
کرینگے پس آپ کے مکان کو باہر سے قفل لگوا دیا اور احتشام کے جوان اور پیادون کا پہرہ رکھوایا
تا آگ پانی تک حضرت کے مکان مین نہ جانے پاوے اوس وقت بعض لوگ اور مریدان ہر چند زور کر
آپکے مکان کے دروازے تک پہونچے کچھ فائدہ نہوا اور بعد عشرہ محرم کے دروازہ کھلا بعض
خادم عرض کئے کہ بادشاہ گستاخی کی آپ فرمائے کہ اگر وہ مانع نہ ہوتا تو مین امر معروف چلاتا لیکن
اوسکی اس حرکت سے آپکے خاطر شریف پر بالکل بار نہ آیا **نقل** ہے کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ
بیجاپور تشریف لائے تو اکثر لوگ آپکا کمال اور بزرگیان دیکھکر معتقد ہوئے اور خود ابراہیم عادلشاہ
اور اوسکے حضوریان بھی آپکے معتقد ہوئے شاہ نواز خان کو غرق حسد جوش مین آیا چاہا کہ

پادشاہ کو بے اعتقاد کرے اسلئے ایک روز پادشاہ سے کہا کہ انکا امتحان کرنا چاہئے وہ عقیدۂ عامیانہ
رکھتا تھا شاہ نواز خان کی اغوا پر آپکو بلایا آپ پالکی سوار ہو کے تشریف لائے آپکو پادشاہ اپنی
مجلس میں بٹھلایا اور اپنے روبرو دہکتی آگ کے چولہے پر دودہ گرم کرکے ویسا ہی جلتا ہوا برتن حضرت
کے روبرو رکھدیا آپنے معا نوش جان فرمایا وہ بدبخت متحیر کہا کہ البتہ منہہ اور زبان کو صدمہ ہوچکا
ہوگا لیکن ظاہر ہونے نہیں دیتے ہیں اب ایسے چیز کے کہانیکی تکلیف دیں جس سے زبان کی سوختگی ظاہر
ہو پس پادشاہ نے پان بہیجا آپ وہ بھی کہائے وہ حسود بے سود کہا کہ نہیں انکو امامت کا حکم کریں
قرأت میں حقیقت ظاہر ہوجاتی ہے پھر مغرب کا وقت آیا تو آپکو امامت کی تکلیف بھی دیگئی اور آپکے
قرأت میں سرمو تفاوت نہ ہوا اوسوقت وہ دونوں شرمندہ ہوئے **نقل** ہے کہ اوسی شاہ نواز
خان نے آپکے امتحان کے لئے اپنے خدمتگار سے کہا کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ ابراہیم پورہ
میں مسجد جاتے ہیں تو اپنے کو مردہ بنا میں تجھکو کفن پہنا کے چارپائی پر ڈالکر نماز جنازہ کے لئے حضرت
کے پاس لیجاتا ہوں جب نماز سے فراغت ہو تو چارپائی سے اوٹھ اور مسخری کر وہ شخص جلد سے اوس
رفضی کے کہنے کو مان لیا اور اپنے کو میت سا بنایا پس اوسکو کفن پہنا کے چارپائی پر رکھکر کلمۂ
شہادت پڑھتے ہوئے مسجد ابراہیم پور میں لائے اور حضرت سے عرض کئے کہ نماز جنازہ پڑہائیے
آپ پہلے انکار کئے جب بالکل اصرار کیا گیا تو تشریف لائے اور پوچھے کہ زندے کی نماز پڑہوں یا
مردیکی خان مذکور نے کہا کہ مردہ ہی زندے کی نماز کیسی حضرت نے اوسپر اللہ اکبر کہا اور وہ مردہ اوس
شخص کی روح قبض ہوگئی جب نماز سے فارغ ہوئے چارپائی دست مبارک سے اوٹھا کے فرمائے
اس میت کو لیجاؤ اور جلد دفن کرو اوسوقت وہ بدبخت رفضی دیکھا کہ خدمتگار نہ اوٹھتا ہے نہ حرکت
ہی کرتا ہے خود آپ اوسکے نزدیک جاکر دیکھا تو وہ مردہ ہی ہے پس خجل اور نادم ہوا اور خدمتگار کو دفن
کردیا **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ کے دربان میاں نور محمد نام اہل دل سے تھے وہ کہتے
تھے کہ حضرت خضر علیہ السلام اپنے کو عصر کے وقت اونکے ایک برج پر ڈہاتے ہیں اس دربان کا یہ حال تھا
کہ جب نماز کا وقت ہوتا اور موذن اذان دیتا یہ اپنے سے گم ہوجاتے اور اونکے ہاتھ پیر میں ایسا

رعشہ ہو کے ہاتہہ سے لکڑی گرجاتی اوسوقت کسی کے اندر آنے یا باہر جانے سے بیخبر رہتے یہ حالت
نماز گذارنے تک رہتی بعد اوسکے اپنے حال پر آجاتے ہمیشہ اونکا یہی حال تھا **نقل** ہے کہ جب حضرت
شاہ قدس سرہ بیجاپور تشریف لائے شہر کے اکابر مشایخ وعلما وفضلا آپکے طرف رجوع لائے
اور آپکی بزرگی میں متفق اللفظ والمعنی ہوگئے اور میاں حبیب شہر اوستاد بھی جو طلبای علم مرجع تھے
آپکے طرف رجوع ہوئے ابراہیم نے سنکر کہا کہ دوسروں کے قطع نظر مجھکو میاں حبیب شہر اوستاد
کی فضیلت پر بہت اعتقاد تھا وہ بھی حضرت کے طالب ہوگئے شہر اوستاد نے یہ بات سنکے کہا کہ میں
کچھ نہیں جانتا ہوں پھر مجھکو طالب ہونے سے کیا نقصان ہوا **نقل** ہے کہ ایک شخص حضرت شاہ
قدس سرہ کی خدمت میں التجا لایا کہ ایک لڑکی ناکتخدا رکھتا ہوں اوسکے کار خیر کے لئے نہایت حیران
وپریشان ہوں کچھ مبلغ ضرور ہی میرے حال پر ترحم فرما کر کسی سے سفارش کرکے بطور عطیہ دلائے
یا بطور قرض ہو تو بھی میں ادا کردونگا آپ پوچھے کتنی مدت میں ادا کرتے ہو وہ کہا اس قدر موسم
میں ادا کرتا ہوں پھر آپ فرمائے کہ نوشتہ لکھکر لاؤ وہ لکھکر لایا تو فرمائے کہ فلاں طاقچے میں رکھدو
اور جو کچھ وہاں ہو اوٹھالو یہ شخص جب نزدیک آیا اور تمسک رکھدیا تو دیکھا کہ مبلغ مطلوب کی تھیلی
پڑی ہے اوسکو اوٹھا لیکے چلا گیا اور اپنے کام سے فرصت حاصل کیا جبکہ وعدہ کے مطابق اوس مبلغ کو
حاضر کیا تو حضرت نے فرمایا کہ وہ پیسا اوسی طاقچے میں رکھدیکر اپنا تمسک لیلو وہ شخص ویسا ہی مبلغ لیجاکر
وہاں رکھدیا اور اپنا تمسک نظر پڑا تو اوٹھالیا **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت مولانا حبیب اللہ جیو قدس
سرہ حضرت شاہ قدس سرہ کا روی مطہر نہایت وجیہ میں منور اور تروتازہ دیکھے اور خدام درگاہ
معلی سے سبب اسکا دریافت کئے وہ کہے کہ آج تیرہ روز ہوئے ہیں کہ حضرت نے کچھ بھی تناول نہیں فرمایا
نقل ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ شیخ ابراہیم کو قطب شاہ پادشاہ حیدرآباد دکن کے پاس روانہ
کرکے تاکید کئے کہ بغیر کسی کے وسیلے کے اون سے ملاقات کرکے امر معروف بتلائیں اور رفض سے منع کریں
لیکن انہوں نے کسی کے وسیلے سے ملاقات کرکے امر معروف فرمایا قطب شاہ نے اوسی وقت اونکی
زبان کاٹ دی جب وہ حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا حکم کا خلاف کیا

کیونکہ بہرحال زبان کے کٹنے سے اونکی بات چیت مین کچھ خلل و تغیر نہ آیا **نقل** ہے کہ ملا احمد مجذوب
قدس سرہ ابتدا مین عشق مجازی مین بہت گرفتار تھے ایک روز اونکے والد حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت
مین انکا حال عرض کئے آپ فرمائے اوسکو ہمین دیدو اونہون نے رہے قسمت جان کے اپنے فرزند کو حضرت
کی خدمت مین لاکے چھوڑ دئے آپ انکو مرید کرکے کچھ شغل بتلائے اور خلوت مین بٹھلائے ایسا مست و
مدہوش ہوا تھا جسے سانپ بتلایا کہ ایسی جاگہ مجھے بٹھلائے ہین حضرت شاہ قدس سرہ تجر
کرکے فرمائے اوسی جگہ پر رہو اور حجرے کے باہر مت آؤ غرض مدت خلوت تمام ہونیکے بعد اونکے اقسام کی
کرامتین ظاہر ہوئین تو حضرت فرمائے اس مقام لذت مین تجلیات رہو ورنہ بار دیگر تجلیہ کو دوسری چیز نہین
دونگا **نقل** ہے کہ جب کوئی ملا احمد مجذوب قدس سرہ سے معری مانگتا تو تھیرا اوٹھاکے دیتے وہ معری
ہوجاتے **نقل** ہے کہ ملا احمد مجذوب قدس سرہ وقت درس حضرت شاہ قدس سرہ کے کفش مبارک بغل
مین لیکے کھڑے ہوتے تھے ایک روز انہین کفش مبارک مین سے تازے گیندے کے پھول نکال کے لوگون کو
دئے حضرت فرمائے تو سخاوت کرتا ہی **نقل** ہے کہ حضرت سید محمد بخاری خلیفہ حضرت شاہ قدس سرہ فرماتے
ہین کہ ایک روز ملا عبد اللہ حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوئے آپ نے فرمایا آؤ میان عبد اللہ
متولی گوگی حالانکہ اونہون اوسوقت متولی نہ تھے بعد چند روز کے گوگی کے متولی ہوئے اور جبتک
اوسی خدمت پر رہے اور اونکے بعد اونکے بیٹے بھی گوگی کے متولی ہوئے **نقل** ہے کہ ایک روز ابراہیم
عادلشاہ منصور خان کی حکومت کی قائم مقامی اپنے خزانچی احمد خان کے نام پر مقرر کرکے فرامین تیار کرکے
اپنے حضور مین رکھا تھا احمد خان کو دے اس اثنا مین یہ خبر حضرت شاہ قدس سرہ کے سماعت مین آئی
آپ حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ سے فرمائے کہ احمد خان سے کہو جیسا منصور خان ہرسال اپنا
خزانہ شاہ کے فقیرون کو دیتا تھا تم بھی دین ورنہ منصور خان کی ولایت تمکو نہین ملیگی حضرت مولانا
قدس سرہ نے عرض کی کہ احمد خان کے نام پر فرمان تیار ہو چکے ہین آپ نے فرمایا اس سے کیا ہوتا ہی
جب احمد خان نے یہ بات سنی کہا مجھسے ہرسال خزانہ کا تاراج کرنا نہ ہوسکیگا آخر ابراہیم عادلشاہ نے
تغافل کیا اور احمد خان کو ولایت سے کچھ نہ ملا **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ جب مدینہ طیبہ

پہونچے تو روضہ منورہ کی جالی کے اندر داخل ہوکے قالین پر بیٹھے اور مراقبہ مین مشغول ہوئے
چونکہ اوس مبارک جالی کے اندر کسی کو جانے نہین دیتے ہین خواجہ سراؤن نے یہ حال دیکھکر گڑبڑ
کئے اور کہے اوٹھئے اوٹھکر جائیے آپ اونکو کچھ جواب نہین دئے اپنے حال مین ہی مستغرق تھے خواجہ
سرایان لاعلاج ہوکر قالین کے کونے پکڑ لیکے آپکو باہر لائے آپ جاکر روضہ مبارک کی جالی پکڑ لیکے
تین وقت یا جدی کہے اور روضہ مبارک سے تین بار یا ولدی کی آواز آئی اوسوقت آپ کچھ دیر
کہکے مراقبہ مین مشغول ہوگئے خواجہ سرا متحیر ہوکے دوسری قالین بچھا دئے شب کو حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواجہ سراؤن کے خواب مین تشریف لاکے غصہ ہوئے اور فرمائے کہ
ہمارا فرزند ہماری ملاقات کو آیا تھا اوسکو کیون تکلیف دئے خواجہ سراؤن نے علی الصباح حضرت
کی خدمت مین آکے عاجزی کے ساتھ معذرت کئے اور آپکی سیادت کے مقر ہوئے یہ کیفیت تمام
دیکھنے والون مین مشہور ہوئی **نقل** ہے حضرت شیخ عبد الفتاح حبیب اللہی قدس سرہ اپنے رسالے
مین ایسا تحریر فرماتے ہین کہ یہ فقیر بے استطاعت اکثر بزرگون سے ایسا سنا ہی کہ جب حضرت
شاہ قدس سرہ مدینہ منورہ مین تشریف رکھتے تھے آپ مین اور وہان کے سادات مین سیادت
کے مقدمہ مین گفتگو ہوئی آپ نے یہ قرار دیا کہ روضہ منورہ حضرت رسالت پناہ مین کھڑے ہوکے
سلام کرین اور دیکھی ہون تا معلوم ہو پس سادات مدینہ پہلے کھڑے ہوکے تین بار کہے السلام علیک
یا جدی لیکن کسیکو بھی جواب نہ ملا پھر حضرت شاہ قدس سرہ آگے بڑھکے کہے السلام علیک یا جدی
جواب آیا وعلیک السلام یا ولدی ایسا ہی تین بار سلام کئے تو تین بار بھی جواب ملا اس واقعہ سے
وہان کے سادات فریاد و زاری کرنے لگے جب شب ہوئی تو وہان کے اکابرون سے ایک کے
خواب مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکے فرمائے کہ جب مدینے کے سادات سلام
کئے ہین وضو مین مشغول تھا اور جب حبیب اللہ سلام کئے تو وضو سے فارغ ہو چکا تھا اسلئے اون کے
سلام کا جواب دیا **نقل** ہے صاحب حرز العاشقین روایت کرتے ہین کہ حضرت شاہ قدس سرہ
مدینہ منورہ مین دس سال مقیم رہے اور ہمیشہ روضہ مبارک مین کمال شوق سے بیٹھتے تھے جب رات

ہوتی اور خواجہ سرا دروازہ مبارک بند کر دیکر اپنے مکان کو جاتے وقت آتا تو بھی حضرت شاہ قدس
سرہ وہین بیٹھے رہتے خواجہ سرا کو حیرت سے آپکو باہر کر دیتے اور آپ کبھی قالین کا کونہ پکڑ لیتے تا
اپنے کو کوئی باہر نہ کرسکے لیکن وہ لوگ قالین کے ساتھ ہی آپکو اوٹھا لیکر باہر لاکے پھینک دیتے
اور جب صبح کو آتے آپکو ویسا ہی نماز مین مشغول دیکھتے آخر ایک روز جبکہ روضہ مبارک کے اندر
خاص و عام جمع ہوئے حضرت شاہ قدس سرہ نے کہا السلام علیک یا جدی اور روضہ مبارک سے
جواب آیا وعلیک السلام یا ولدی حاضرین یہہ کرامت دیکھکر آپ کے معتقد ہو گئے اور سلک مریدی
مین داخل ہوئے۔ اسی مضمون کا خلاصہ حامد صاحب خلیفہ حضرت شاہ کریم محمد صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ
کی غزل ذیل مین موجود ہے۔

غزل

صبغۃ اللہ ولی معتمدے	عاشق پاک و واصل صمدے
گفت روزے بروضۂ احمد	السلام علیک یا جدے
باز آمد جواب جانب او	وعلیک السلام یا ولدے
کی تواند کسی برابریش	کہ مراد و راست سیادت سندے
باش حامد غلام درگاہش	تا بیابی سعادت ابدے

نقل ہے کہ حضرت شاہ تاج الحق قدس سرہ جو اہل باطن تھے جس بزرگ کی زیارت کرتے
اون سے روحانی ملاقات ہوتی اور اون سے باطنی مطالب بھی حاصل کرتے تھے وہ بزرگ
حضرت سید اسعد بلخی خلیفہ حضرت شاہ قدس سرہ کے زمانہ مین مدینہ منورہ کو آئے اور روضہ متبرکہ
جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی عادت کے مطابق بہت متوجہ اور مشغول بیٹھے کچھ
بھی ظاہر نہ ہوا بلکہ جو صفائی باطن حاصل تھی اوسمین بھی خلل آیا وہ بزرگ حیران ہو کے اپنا حال
حضرت سید اسعد بلخی قدس سرہ سے ظاہر کئے وہ فرمائے کہ تمہین خبر نہین کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے درگاہ عالی حضرت شاہ قدس سرہ کے تحویل ہے بس حضرت کے وسیلے کے بغیر اوس درگاہ
معلا مین کوئی نہین پہونچتا ہے پھر شیخ مذکور کو حضرت شاہ قدس سرہ کی قبر مبارک کے پاس جب عادت

مشغول توجہ ہوجاتے تو اوسوقت اونہین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت شاہ
قدس سرہ سے روحانی ملاقات حاصل ہوئی اور اپنے باطنی مطالب سے بہرہ مند ہوئے پھر اپنی
باقی عمر مکہ معظمہ مین گذار کر رحلت فرمائے **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ سے آپکے ایک مرید
نے عرض کی کہ غلام کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت شریف کی تمنا ہی اگر حضور کی
نظر عنایت ہوجائے تو غلام اپنی مراد سے کامیاب ہوتا ہی آپ نے ایک اسم پڑھنے کے
حکم فرمایا وہ مرید خوشی کے ساتھہ تازہ وضو کر لیکر حجرے مین بیٹھکے اسم مذکور پڑھنا شروع کئے
تھوڑے ہی عرصے مین حالت بیداری مین کیا دیکھتے ہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور انکا جو کچھ مقصد حاصل ہوگیا اس خوشی مین اونہون نے کہا **ع**

صبغۃ اللٰہی شوا ر خواہی مراد	کو مصاحب را صحابی رتبہ داد
صبغۃ اللہ درمیان اولیا	چون محمد درمیان انبیا

نقل ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ مدینہ منورہ کے شریف سے التفات و اخلاص نہین
رکھتے تھے خادمون نے عرض کی کہ آپکو یہان رہنا ہی اسلئے شریف سے تشفی ضروری ہی آپ نے
فرمایا مین یہان مرنے آیا ہون مجھکو شریف سے کیا کام ہی **نقل** ہے کہ مدینہ منورہ ایک شخص
عاشق نامی تھے وہ اذان اور نماز پنجگانہ کی آواز روضہ مقدسہ کے اندر سے سنکر مسجد حرم شریف
مین نماز پڑھتے تھے اور وہ آواز اونکے مونس جان تھی جب حضرت شاہ قدس سرہ مدینہ منورہ
پہونچے اوسی روز سے اوس آواز کا سنا جانا موقوف ہوگیا اس بات سے وہ اپنے کو بہت پریشان
و ہلاک کئے کہ جلد مر گئے اونکی رحلت کی خبر حضرت شاہ قدس سرہ کو پہونچی تو فرمائے مقبول ہوئے
تو جلد طلب فرمائے گئے **نقل** ہے کہ مدینہ منورہ مین حضرت شاہ قدس سرہ ایک روز بیٹھے ہوئے
تھے ملا احمد مجذوب قدس سرہ اور دوسرے خادمان خدمت مین حاضر تھے شریف مدینہ گھوڑے
پر سوار حضرت شاہ قدس سرہ کے طرف التفات نہ کرکے راہ سے گذرا یہ بات ملا احمد قدس سرہ
کو خوش نہ آئی تیز نظر سے اوسکے طرف دیکھے وہ فی الفور گھوڑے سے گرا حضرت اس کام سے ناراض

ہو کر فرمائے ملا احمد تو اس جگہ کے لائق کا نہیں ہی اپنے وطن کو جا تیری ماں زندہ ہی اور انتظار کرتی
ہی اوسکی خدمت کر پس مجبور وہ بیجاپور گئے **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ اپنی آخر عمر شریف مین
جبل احد پر دو سال چلے گئے جسکی پوری کیفیت حضرت شیخ علی کتابش قدس سرہ کے رسالے مین موجود ہے
اور حضرت شیخ عبد العظیم محمد مکی حنفی قدس سرہ بھی اپنے مکتوب مین حضرت کے بہت سے حالات و ریاضات
بیان کئے ہین اوس مکتوب مین لکھتے ہین کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ جبل احد پر دو سال تک چلہ کش
رہے بہت ریاضت کئے صایم الدہر قائم اللیل تھے اور اکثر جنگلی جانور آپ سے اختلاط رکھتے تھے
شب کو بھیڑئے آکے پہرہ دیتے تھے چنانچہ اکثر مدینہ منورہ کے رہنے والے خوب دیکھے ہین کہ وہ
بھیڑئے آپکی نگہبانی کرتے ہین حضرت شاہ قدس سرہ اکثر وہان کے لوگ سے فرماتے تھے کہ رات کو یہان
کوئی نہ رہے مین اسکا سبب یہی تہا کہ رات کو جنگل سے بھیڑئے جو اپنی حفاظت کے لئے آتے ہین یہ راز
کہین لوگون پر فاش نہ ہو جائے اور وہ بھیڑئے پھر کسیکو ایذا نہ دین اوسمین یہ بھی لکھتے ہین کہ
ایک روز عالم ارواح مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شاہ قدس سرہ سے ملاقات
کرکے فرمائے ای میرے فرزند اب زہد و ریاضت بس کر بس کر اور جلد اس پہاڑ سے مدینے کو
جا تیری عمر آخر ہوئی ہی اور رحلت قریب ہو چکی ہی پس آپ وہان سے مدینہ منورہ کو تشریف لائے
نقل ہے میر غلام علی آزاد رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب معاصر الکرام مین یون لکھتے ہین سید صبغۃ اللہ
بن سید روح اللہ متوطن بہروچ علاقہ احمدآباد گجرات حضرت شیخ وجیہ الدین گجراتی کے کل خلفا
و تلامذہ سے تھے مرشد کے ارشاد کے مطابق چند سال اپنے وطن مین افادہ طالبان اور امر معروف
و نہی منکر مین مشغول تھے دفعتا شوق زیارت حرمین شریفین عظمہما اللہ تعالی دامنگیر ہوا تو
اس دولت کبری سے سعادت حاصل کئے بعد اپنے وطن اصلی کو تشریف لائے پھر ۹۹۰ نو سو
نوے ہجری مین سبب سے دل اٹھا کے مجردانہ مالوہ کو آئے اوسوقت شوق زیارت مدینہ
مصطفویہ علی صاحبہا السلام والتحیۃ کا جوش ہوا تو خاندیس کے رستے سے احمد نگر دکن کو پہنچے
وہان کا بادشاہ برہان الملک کے تنگ کرنے سے وہان قریب ایک سال کے وقفہ ہوا دوسرے

سال سفر دریا کا عزم کئے اور بیجاپور پرگنہ رہا تو وہان کا بادشاہ چند سے آپکو نہایت تواضع و
دلجوئی کے ساتھہ رکھا بعد سامان سفر مہیا کیا اور اپنا خاص جہاز پیش کیا پس تمام صوفیان و درویشان
ذو عزت کے ساتھہ رنگرای منزل مقصود ہوئے آپ اماکن مقدسہ پہونچکر اور زیارت نبویہ حاصل
کرکے کوہ احد مین سکونت اختیار کئے اور طالبان علوم ظاہری و باطنی کے مرجع ہوئی اور جواہر خمسہ
کو عربی مین ترجمہ کئے اور آپکے خلیفے احمد شناوی اوسپر حاشیہ لکھے اور یہ عربی جواہر خمسہ مع
حاشیہ ملک عرب مین مروج ہی بہت سے لوگ آپ سے بیعت کئے اور انتہائی مراد کو پہونچے .
شیخ محمد عقیلہ مکی قدس سرہ کتاب لسان الزمان مین لکھتے ہین کہ شیخ کبیر عالم شہیر سید صبغۃ اللہ
بن سید روح اللہ حسینی سے شیخ مشایخ طریقہ شطاریہ عشقیہ مین حجت ہو اللہ تعالی کی اون پر
اور وہ تمام علوم معارف کے جامع تھے اور ایک عالم کو اون سے نفع ہو چکا اور ہر وہ
ایک مین جنکو اللہ تعالی ظاہر کیا اور مشہور کیا اونہون سادات شطاریہ کا طریقہ سید وجیہ الدین
سے حاصل کئے اور اونہون غوث اور میرے سردار محمد غوث صاحب جواہر خمسہ سے حاصل کئے
اور یا اون سے ایک عالم فیض یاب ہوا از انجملہ سید میر اور سید اسعد بلخی جو مدینہ مین وفات پائے
اور شیخ کبیر احمد شناوی ہین اور سید صبغۃ اللہ کے تصنیفات سے **کتاب الوحدۃ** اور رسالہ
ارادۃ الدقائق فی شرح مرآۃ الحقائق اور **الالیح المرید ترک کل**
یوم من سنن القوم **نقل** ہے کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ کی رحلت شریف کے
ایام قریب پہونچے تو آپ جمادی الاول کی پندرہوین کو تپ محرقہ سے نہایت سلمند ہوئے اور
چھبیسوین کو نقل مکان فرمائے اوسوقت آپکے دونون خلیفے یعنے شیخ عبد العظیم اور شیخ علی
کتابش قدس اللہ اسرارہما وہین تھے یہ حضرات اور اکابر اہالی مدینہ سب ملکر آپکو حضرت ابراہیم
صاحبزادہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ شریف کے متصل اسطرح سے مدفون کئے
کہ ناف مبارک حضرت صاحبزادہ دین و دنیا اور سر مبارک حضرت شاہ قدس سرہ برابر تھے
وہ روز جمعہ کا تھا اور جمادی الاول کی ستائیسوین تھی اور تاریخ رحلت شریف رسالہ حضرت

مولانا قدس سرہ میں پچیسویں کی اور رسالہ اعراس میں اٹھائیسویں اور بعض جگہ ستر ھویں بھی لکھا ہی اور حضرت سید عبداللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ مصنف کتاب خلاصۂ صبغۃ اللہی تحریر فرماتے ہیں کہ اپنے مدینہ والوں سے اور حضرت شیخ علی کشالش قدس سرہ کی اولاد سے دریافت کی تو ثابت ہوا کہ انیسواں روز جمعہ ہے اور اسمیں کسیطرح کا شک نہیں چنانچہ مدینۂ منورہ میں شیخ مذکور کی اولاد ہر سال حضرت شاہ قدس سرہ کا عرس شریف کرتے ہیں

واضح ہو کہ پیر دستگیر حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ جو ہیں علی الخصوص مدینۂ منورہ میں بو اب رسول اللہ یعنے دربان رسول اللہ کہتے ہیں اور جیسا زائرین مدینۂ منورہ کو جاتے ہیں اور مزور ہر ہر مقام پر اول سلام ان سے پڑھواتے ہیں اوسوقت شہدای بقیع کے بعد حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ اور آپ کے بعد حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھاتے ہیں آپ کے فضائل میں یہ بھی بہت بڑی بات ہی آج تک ہند کے اور دوسرے ملکوں کے بہت بزرگان اوس مقام متبرک میں مدفون ہوئے لیکن سوائے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے دوسرے کسی کے لئے خاص کر کے سلام پڑھا یا نہیں جاتا ہی سوا سے اسکے سلطان روم کے طرف سے آپکا سالانہ عرس شریف ہوا کرتا ہے ۔

نسب نامۂ حضرت شاہ قدس سرہ

حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی بن شاہ روح اللہ حسینی بن سید احمد بن سید عبد الفتاح مغربی بن سید محمود بن سید برکات بن سید طاہر بن سید قاسم بن سید حسن بن سید محمد بن سید عبد السلام بن سیف الدین بن سید محمد بن سید محمود بن سید فضل الدین بن سید عیسی بن سید حسن الخاطب بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ

اسامی خلفای حضرت شاہ قدس سرہ

حضرت شیخ عبد العظیم محمد مکی حنفی ۔ حضرت شیخ علی کشالش ۔ حضرت شیخ عبد الصمد ۔ حضرت شیخ ابراہیم حضرت شیخ سنو حضرت سید احمد بلخی ۔ حضرت مولانا حبیب اللہ بیجاپوری ۔ حضرت شیخ عبد الحکیم ۔ حضرت میان یوسف ۔ حضرت سید عبداللہ ۔ حضرت شاہ

مرتضی قادری ۔ حضرت سید محمد بخاری قدس اللہ اسرارہم اجمعین واضح ہو کہ کتاب معارج الکرام سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت سید میر اور حضرت شیخ احمد شناوی قدس اللہ اسرارہا بھی آپ کے خلیفے تھے اور فقیر نے شجرہ ہائے عربی میں بھی دیکھا اشکار شیخ القدر حضرت شاہ قدس سرہ کے خلیفے ہیں لیکن فہرست مذکور میں یہ دونوں نام نہیں پائے جاتے ہیں مگر ان حضرت شیخ سنو جو نام لکھا گیا ہی شاید حضرت شیخ احمد شناوی قدس سرہ ہی ہونگے ۔

حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ

آپ علامۂ مشہور اور ولی مشہور اور مرشد کامل اور عارف واصل تھے اور آپ انسابی مذہب سے تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مقام رکھتے تھے علم ظاہر و باطن کے جامع تھے اور شریعت و طریقت پر راسخ قدم تھے اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم خواب اور بیداری میں دیکھکر بجناب فیض حاصل کئے اور خضر و الیاس علیہما السلام سے اور شیخ علی کلالاری اور حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری اور حضرت شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس اللہ اسرارہم سے ملاقات روحانی کر کے ظاہری اور باطنی فائدے اوٹھائے اور ولی القدر شیخ محمد مرزا معروف بہ میر خدا باگر اور قاضی محمد کیلانی اور شیخ بابری خلیفہ شاہ حسن دوڑہ اور شیخ تاج الحق قدس اللہ اسرارہم سے اور اپنے وقت کے بہت سے اولیا اور صلحائے حق اور اہل کمال اور مجذوبوں سے ملاقات کر کے اور صحبت کر کر فائدے حاصل کئے آپ کے واردات و مکاشفات بعید معروف ہیں آپ حضرت مرشد العرفا شاہ صبغۃ اللہ حسینی بروجی مدنی قدس سرہ سے ظاہری اور باطنی علوم اور صوری و معنوی کمالات اور حقیقی و مجازی ارشادات حاصل کر کے خلافت و اجازت سلاسل علیہ عالیہ سے مشرف ہوئے اور حالات و کمالات صبغۃ اللہی کے رنگ سے رنگین ہو کر حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے عین ذات ہوئے اور آپ کے اوس درجہ میں منظور نظر اور مقبول ہوئے کہ انکے شجرۂ شریف میں اپنے دست خاص سے کمال توجہ کے ساتھ ہوز نہ حقیقی لکھے اور اجازت دئے کہ اپنے مریدوں اور طالبوں کے شجروں میں کتبہ صبغۃ اللہ کا لکھیں اور فرمائے کہ فقیر نے یہ نام بھی تم کو دیا اور جو کچھ فقیر کو عالم الغیب سے عطا ہوا ہی تم کو بھی عطا ہوگا اور حضرت مولانا قدس سرہ رسوخ و اعتقاد اور پیر پرستی کے امتحان کی کسوٹی پر کامل عیار تھے

نقل

کہ بچپن میں یعنی پانچ سال کی عمر میں آپ قرآن شریف پڑھتے تھے تو بالکل یاد نہیں ہوتا تھا آپ رونے لگے آپ کے والد بزرگوار ملا احمد بن خلیل اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کیفیت معلوم ہوئی تو کہا کہ اب قرآن پڑھنے میں تھوڑی محنت ہی بعد اوسکے تمام علوم تم کو آسانی اور سہولت سے آجائینگے آخر ویسا ہی ہوا جیسا کہ وہ کہے تھے **نقل ہے** کہ حضرت خضر علیہ السلام آپکو تحصیل علم کے ایام میں بشارت دیے تھے کہ تم اچھے طالب العلم ہوگے لیکن زیادہ نہ پڑھو گے **نقل ہے** کہ آپ عنایت ایزدی سے ایسے جولانی طبیعت اور تیزی فہم و ذکاوت رکھتے تھے کہ بڑے بڑے علما و فضلا اور مدرسان آپکی تعلیم و تدریس سے عاجز ہوکے کہتے تھے کہ یہ شخص ہمارے امتحان اور آزمایش کے لیے ہمارے پاس آیا ہی چنانچہ **نقل ہے** کہ حضرت مولانا قدس سرہ ابتدائی حال میں ملا حسن گجی کے پاس جو علم حکمت میں اپنے وقت کے بو علی تھے اور کتاب شفا بو علی حکیم کا اول سے آخر تک تین بار مطالعہ کئے تھے اور علم حکمت کا درس اچھا دیتے تھے اور مذہب امامیہ رکھتے تھے اور اپنے مذہب میں بڑے متقی و مجتہد تھے کہ روافض اپنا امام و قبلہ جانتے تھے پس شروع میں آپ شرح ہدایۃ الحکمت پڑھنے کا قصد رکھتے تھے ملا نے آپ کے فہم کی تیزی اور ذہن کی رسائی طبیعت کی جولانی دیکھکر آپ سے کہا کہ شرح حکمۃ العین پڑھو اور شرح ہدایہ مت پڑھو کیونکہ میر شریف جرجانی اپنے پڑھائی کے زمانہ میں شرحین اور حواشی لکھا کرتے تھے پس حضرت مولانا قدس سرہ اوستاد کے کہنے پر شرح حکمۃ العین شروع کئے اور ہر روز اوسپر حاشیہ لکھتے تھے اور شیخ حسن آپکے حاشیہ کو مسلم رکھتے تھے کبھی کسی مقام میں رد و انکار نہیں کرتے تھے حضرت مولانا قدس سرہ علامہ عصر ملا حبیب اللہ شہر اوستاد کے پاس علم ظاہری تحصیل کئے چند روز کتاب شرح خبیصی شرح کافیہ علم نحو میں پڑھے آپ اپنے فہم و ذکا کی تیزی سے ایسے باریک نکات بیان کرتے تھے کہ اوستاد مسلم رکھتے تھے اور کبھی رد نہیں کرتے تھے بلکہ بار بار فقرہ دیکر پوچھتے تھے کہ تمہارا یہ باریک نکتہ میں سمجھا ہوں کہ نہیں بعد اسکے علم بلاغت و معانی میں کتاب مطول شروع کئے حضرت مولانا قدس سرہ ایسے اشکالات و اعتراضات اور دقایق و نکات بیان کئے کہ ملا حبیب اللہ مطول کا درس بیفائدہ جانکر تفسیر بیضاوی شروع کرائے اوسمیں بھی آپ سے ویسے ہی اعتراضات و نکات ظاہر ہوئے آخر ملا حبیب اللہ نے کہا کہ تم کو سب علوم آتے ہیں پڑھنے

کی ضرورت نہیں جبکہ شہر اوستاد نے ایسا کہا تو آپ نے تحصیل علم کے قصد سے ترک وطن کرکے مسافرت اختیار کئے اور قریہ پونڈی کو گئے میان قاضی محمد کلیانی جو معمر اور عالم و فاضل و صاحب کشف و کرامات تھے اگرچہ کہ آپ کو حضرت مولانا قدس سرہ سے بالکل معرفت و آشنائی نہتی باوجود اسکے حضرت مولانا قدس سرہ کا اور آپ کے والد ماجد کا نام لیکر بلائے اور آپ کے ساتھ عہد محبت و عقد اخوت باندھے کہ فردای قیامت مجھکو اپنے ہمراہ لیجائیں اوسوقت حضرت مولانا قدس سرہ کا سن شریف سترہ سال کا تھا پھر کتاب براہین سے تین سبق دیکے فرمائے کہ یہ نسبت بھی درمیان میں رہے اوس مقام کے علما اور مدرسان آپکی فہم و لطافت دیکھکر اور آپ کا بحث اور اعتراضات سنکر کہے کہ یہ شخص تمام علم حاصل کئے یہاں ہمارے امتحان کے لئے آیا ہی ایسا ہی آگے بھی ایک شخص ہماری آزمایش کے لئے آیا تھا پس حضرت مولانا قدس سرہ وہاں بھی کسیکو اپنے تدریس و تعلیم کے لایق نہیں دیکھے تو اپنے وطن مالوف بیجاپور کو واپس ہوئے ۔ اور علوم متفرقہ کا درس جاری کئے اور مشایخین سے صحبت رکھکر برکات حاصل کئے اور حضرت شاہ محمد عرف میران صاحب باگڑ بڑے بزرگ اور پرہیزگار اور صاحب تجرید و تفرید تھے اور عالم استغراق میں رہتے تھے اور بلند مقامات اور تصرفات و کرامات رکھتے تھے اور اونکو کمال حاصل تھا غرض انکے پاس حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ جاکے فیض حاصل کئے اوسوقت سے آپ کے دل میں شوق خدا طلبی کا جوش شروع ہوا اور یہ خیال کئے کہ ایسے کے مرید ہونا چاہیے کہ ظاہر و باطن میں اوس سے بہتر کوئی دوسرا شخص نہو پس ایسے پیر کامل کے پیدا کرنے کے لئے ہندوستان روم و شام اور تمام عرب و مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کا سفر اختیار کرنے عزم مصمم کئے اور مشورت کے لئے قصبہ باگڑ میں میران صاحب کے پاس گئے تو اونہوں نے آپکا قصد معلوم کرلیے دوسرے روز آپ کا ہاتھ پکڑ کر ایک کوس کے قریب جنگل کی طرف گئے پھر کھڑے ہوکے فرمائے کہ جیسے شخص کو تم چاہتے ہو وہ یہاں ہے حضرت مولانا قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں دیکھا تو زمین کو بستان و گلستان [illegible] نظر آئی معلوم ہوا کہ میران صاحب کی طرف سے وہ مقامات بتلائے بعد اوسکے فرمائے کہ تم جیسے شخص کو چاہتے ہو ویسے کو اللہ تعالیٰ قریب میں اظہار

لئے ہیں لائی پس اوس بزرگ کے وعدہ کے مطابق دوسرے سال یعنے سنہ ۱۰۰۰ ایک ہزار ہجری میں جناب سید السادات حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی بھروچی قدس اللہ سرہ العزیز مدینہ منورہ سے بیجاپور تشریف لائے شہر کے علماء و سادات و مشائخین اور شہر کے عمائدین آپکی ملاقات کے لئے گئے آپ نے اون سے شہر کے نوادرات کی دریافت کی تو حاضران مجلس سے بعضوں نے عرض کی کہ اس شہر میں ملا حبیب اللہ ایک عجیب شخص ہے جسکو یہاں کے عجائبات و نوادرات سے کہا جاے اونکے فہم کی تیزی اور طبیعت کی رسائی اس درجہ میں ہی کہ نہیں پڑہے ہوئے علوم بہی اونہیں حاصل ہیں کسی کے تعلیم کے محتاج نہیں ہیں یہاں کے علما کہتے ہیں کہ ہمارے امتحان کے لئے ہمارے پاس پہنچتے آتے ہیں اسی باعث اونہوں ترک تحصیل علم کردئے حضرت شاہ قدس سرہ نے یہ سنکر فرمایا کہ اونکو ہمارے طرف سے سلام پہونچاکے کہنا کہ یہاں آکر ملاقات کرکے دیکہو اگر خوشی ہو تو پڑہو ورنہ خیر ہیں پہر دوسرے روز حضرت مولانا قدس سرہ حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت مولانا قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں آپکی تحقیق و تدقیق دیکہکر حیران ہوگیا اور ایسا معلوم ہوا کہ آپکے روبرو میرا علم کچہہ چیز نہیں ہی غرض شاہ قدس سرہ کی خدمت میں درس علم لینا شروع کئے اور ہر روز مدرسہ شریف میں پندرہ کتابوں کا جو سبق ہوا کرتا تہا سماعت کرتے تہے اور درس سے فارغ ہونیکے بعد حضرت شاہ قدس سرہ کے ارشاد کے مطابق تمام شاگردوں سے تکرار و بحث کرتے تہے اور حضرت شاہ قدس سرہ اپنے شاگردوں سے فرماتے تہے کہ جو شخص ان سے بحث کرتا ہی اپنا سبق سمجہتا ہی ورنہ نہیں سمجہتا ہی **نقل** ہے کہ بعض وقت حضرت شاہ قدس سرہ ایسے دقیق اور بلند سخن فرماتے کہ شاگردان اوسکے مطلب کو نہیں پہونچکر خاموش بیٹہ جاتے لیکن حضرت مولانا قدس سرہ اشارہ کے ساتہ سمجہکر عرض کرتے کہ بعض باریک سخن کہنے میں نہیں آتے ہیں فقط انگلی کے اشارہ سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہی **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ کی عادت تہی کہ آخر شب میں چہوٹی بڑی کتابوں پر خاص اپنی طرف سے حاشیہ تحریر فرماکر درس کے وقت شاگردوں پر ظاہر فرماتے تہے اور تفسیر بیضاوی پر بڑا حاشیہ لکہے ہیں جب حضرت مولانا قدس سرہ کوئی دقیق سخن

عرض کرتے تو حضرت شاہ قدس سرہ اوسکو مقبول و مسلم رکہتے اور کبہی فرماتے کہ یہ تمہارا سخن باریک ہم بہت پسند ہوا ہی شب کے وقت اچہی عبارت سے میں کتاب کے حاشیہ پر لکہونگا اور حضرت مولانا قدس سرہ مشکوۃ المصابیح میں بہت باریکیاں نکالتے اور تحقیق کرتے تو حضرت فرماتے کہ تم جو چاہتے ہو وہ ان شرحوں میں نایاب اوس عربی شرح میں ہی جو فقیر مشکوۃ پر لکہکر مکان پر چہوڑا ہی حضرت مولانا قدس سرہ فرماتے ہیں کہ حضرت شاہ قدس سرہ نے فقیر کے بابمیں فرمایا کہ تم کو تمام کتابی علوم میں بشر کی حاجت نہیں مگر علوم غریبہ جو وہ تو ہیں اونکی تحصیل کیلئے تمہارے مانند آدمی کو دو سال چاہئے اور اون علوم کو دیوان و دفتر نہیں ہی بلکہ اوستاد کی زبان سے سننا چاہئے اور پہر فرماتے کہ لوگ جو ہیئت و ہندسہ و نجوم و رمل و جفر و تکسیر و علم کیمیا و سیمیا و ریمیا وغیرہ کو علوم غریبہ قرار دئے ہیں غلطی ہی حالانکہ ان علوم کو دفتر و دیوان ہی حضرت مولانا قدس سرہ سے منقول ہی کہ فرماتے تہے علم ہیئت میں شرح چغمینی پر میں نے وہ تحقیقیں نکالی ہیں کہ کسی نے نہیں نکالیں اور چالیس روز میں اوس کتاب کو تمام کیا اور آپ یہ بہی فرماتے ہیں کہ حق تعالی نے مجہکو تمام علوم متداولہ میں دستگاہ دی ہی ہر کتاب پر جا بجا جستہ جستہ حاشئے لکہے ہوں اور شرح تجرید پر باریک نکتے لکہا ہوں اگر تصنیف کرنیکا قصد کرتا تو کرتا لیکن مجہکو خوش نہ آیا **نقل** ہے کہ جب آپ حضرت شاہ قدس سرہ کی ملازمت میں پہونچے تو پہلے ہی ملاقات میں باجازت ارشاد و تلقین کے مرتبہ فنا فی الشیخ اور مقام فنا فی الرسول حاصل ہوگیا تو آپنے اوس مرشد کامل کی تعریف میں یہ نظم کہا

صبغۃ اللّٰہی شو ار خواہی مراد
کرد خواہد کرد خواہد کرد کرد

کو مصاحب را صحابی می کند
جلوۂ حق بے حجابی می کند

آپکے ملفوظ میں لکہا ہی کہ جس روز حضرت مولانا قدس سرہ بیعت و خلافت سے مشرف ہوئے عارف باللہ حضرت شیخ محمود جنیدی قدس سرہ بہی حاضر مجلس ارشاد تہے حضرت شاہ قدس سرہ حضرت مولانا قدس سرہ سے پوچہے کہ کس سلسلہ میں مرید کردوں آپ عرض کئے کہ مجہکو سلسلہ کیا کام جی چاہا بنائے پہر سوال فرمائے تو یہی جواب دئے حضرت شیخ محمود جنیدی قدس سرہ

گئے کہ اونکے والد قادری مشرب تھے حضرت شاہ قدس سرہ یہ بات سنکر فرمائے کہ سلسلۂ قادریہ بہت بڑا سلسلہ ہی پہلواری سلسلہ میں آپکو مرید کئے بعد چند روز کے حضرت شاہ قدس سرہ جب مدینہ منورہ کے سفر کے قصد سے آثار شریف کی زیارت کر لیکے پہلی منزل آپ من شاہ پور کی حویلی میں گئے پھر وہاں سے نکل کے موضع گھوٹیں میں جو جاپور سے پانچ کوس ہے یہی منزل کئے اس مقام پر حضرت مولانا قدس سرہ کو اذکار و اشغال وغیرہ کی تلقین فرمائے حضرت مولانا قدس سرہ نے تاریخ تلقین میں یہ بیت فرمائی

تلقین شاہ چون شدہ انجام دستگیر		تاریخ این خوش است کہ تلقین گر فقیر

ہرچند حضرت مولانا قدس سرہ کی ملازمت و ہمراہی کا قصد کئے لیکن حضرت نے حکم فرمایا کہ تم اس شہر میں رہو کیونکہ تمہارے سے کام ہی اور جسوقت طلب کروں مدینہ منورہ آؤ میں حضرت مولانا قدس سرہ فرماتے ہیں کہ حضرت شاہ قدس سرہ سے فقیر کو جب بیعت و خلافت و اجازت عنایت ہوئی تو جسطرح سے اکثر مریدوں اور خلیفوں کو حکم فرماتے تھے فقیر کو کبھی چلہ کرنے اور خلوت بیٹھنے اور ریاضت کرنے حکم نہ فرمائے ایک روز میرے دل میں آیا کہ شاید میں اس کام کے لایق نہیں ہوں بمجرد اس خطرے کے آنے کے حضرت نے فقیر کو خطاب کر کے فرمایا کہ مرد کے ایک نظر سو چلوں سے بہتر ہی اگرچہ کہ حضرت مولانا قدس سرہ کے مقامات اور مکاشفے اور کرامتیں بے حد ہیں لیکن تیمناً و تبرکاً دو ایک مکاشفے آپکی ملفوظ شریف اور رسالہ مکاشفات سے انتخاب کر کے لکھے جاتے ہیں حضرت مولانا قدس سرہ سے منقول ہے کہ ایک شب حاشیۂ خیالی جو شرح عقاید نسفی تفتازانی پر ہے مطالعہ کر رہا تھا دفعتہً غیب سے ایک شخص ظاہر ہوکر کہا کہ کیا مطالعہ کرتے ہو کتاب کو بند کر دو جب اوس نے بار ثانی بھی ایسا ہی کہا تو میں نے کتاب رکھ دی پھر اوس نے کہا کہ اوپر دیکھ دروازہ کھلا ہی میں نے دیکھا تو آسمان سے ایک محراب کا در کھولے ہیں اوسکے اندر ایک برج جو نظر آتا ہے اور اوسکے جھاڑوں کے تختے یاقوت و زبرجد کے ستونوں کے مانند چمک رہے ہیں پھر دیکھا کہ وہاں سے ایک پلنگ لائے ہیں اور جناب حضرت رسالت پناہ علیہ السلام آفتاب کے سے چہرۂ مبارک پر نقاب ڈالے اوس پر آرام فرما رہے ہیں اور وہ پلنگ مبارک میرے روبرو رکھ کے نقاب اوٹھایا کہ وہ میرے طرف دیکھنے لگے میں حضرت رسالت علیہ السلام کی جمال مبارک کی دید میں مشغول ہوا ایسے میں جسطرف کہ برقعۂ مبارک لگے تھے اودھر سے غل ہوا کہ حضرت رسالت مآب تشریف لائے ہیں میں کہا کہ حضرت رسالت پناہ علیہ السلام تو میرے پاس موجود ہیں اور وہ برقعہ جسپر حضرت پیغمبر علیہ السلام کی تصویر اوٹھی تھی لگے اور اودھر کے لوگ کہتے ہیں کہ حضرت تشریف لائے ہیں اسکا کیا مطلب ہی تب کہے کہ اکثر لوگ جو حضرت کو دیکھتے ہیں فقط یہی برقعہ دیکھتے ہیں اور حضرت کی عین ذات شریف کا دیکھنا نادر شخص کو میسر ہوتا ہی انتہی۔

حضرت مولانا قدس سرہ اپنے مکاشفات میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شب کتاب اوراد سخاوی جو مصنف یعنی محمد سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست شریف کی لکھی ہوئی تھی مطالعہ کر رہا تھا اور باب الطاعۃ لبنی الطفیل الحرب الحرعین اس کلمہ تک یعنی و تنفذ بہ ابی رحا تک مطالعہ پہونچا تھا اور کتاب میرے آنکھوں کے روبرو کھلی ہوئی تھی اور چراغ سامنے روشن تھا کہ دفعتہً حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نہایت قرب و نزدیکی سے مشرف فرما کر روبرو میں بیٹھے اور پوچھے کہ کیا کتاب ہی عرض کیا کہ کتاب اوراد سخاوی ہی پھر حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ سب اوراد آپ سے فرمائے ہیں یہ سب اوراد ہی اور پھر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کتاب شریف میں نظر فرما رہی تھے کی مبارک اونگلی سے دونوں صفحوں کے سطروں پر مس فرمائے اور دونوں پر مبارک انگلی کو روان کئے اور کمال غور کے ساتھ دونوں صفحوں کا مطالعہ کر کے سر مبارک ہلائے جیسا کہ کوئی شخص کسی کتاب کا مطالعہ کرتا ہی اور اوسکے مضمون پر غور کر کے تصدیق کرتا ہی اور سر ہلاتا ہی سبحان اللہ کیا خوش کتاب ہی کیا خوب کاغذ ہی کیا اچھی سطور ہیں کہ جنکو انگشت مبارک اور ناخن شریف اوس جناب مقدس کے مس کئے اور روان ہوئے اور جو نظر مبارک کے انوار سے منور ہوئے ہوں

حضرت مولانا قدس سرہ سے منقول ہے کہ فرماتے تھے ایک روز مرشد اولیا حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری قدس اللہ سرہ العزیز نماز عصر کا وقت تنگ دیکھ کر آفتاب کو فرمائے کہ نماز عصر کے ادا ہونے کے بعد غائب ہو تو ایسا ہی ہوا اور فقیر کو بھی ایک روز وقت نماز عصر تنگ ہوا آفتاب کے

کہا کہ ایک گھڑی دیر کرکے تا نماز گذار دوں معلوم ہوا کہ دیر کیا **نقل** ہے کہ ایک شب حضرت مولانا قدس سرہ تشریف رکھتے تھے اور مستفیضان گرد اگرد جمع تھے دفعۃً چراغ خاموش ہوگیا اسوقت آپ کے ہاتھ میں عصا تھا اوس سے چراغ کو مس کرتے ہی روشن ہوگیا حضرت مولانا قدس سرہ سے منقول ہے کہ فرماتے لوگ میں مشہور ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ رکاب میں ایک پای مبارک رکھکر دوسرا پای مبارک رکاب میں رکھتے تک قرآن شریف تمام الفاظ و حروف و حرکات و سکنات و شد و مد کے ساتھ ختم فرماتے تھے یہ بات حق ہی اور اللہ تعالی حضرت شاہ قدس سرہ کے فیض سے مجھ پر بھی ظاہر کیا ہی کہ ایک لمحہ میں تمام الفاظ و حروف و حرکات و سکنات و شد و مد کی ادائی کے ساتھ تمام قرآن ختم کرتا ہوں **نقل** ہے کہ جسوقت حضرت مولانا قدس سرہ جسوقت وضو کرتے تھوڑا پانی وضو کی جگہ جمع ہوجاتا تو ہی العزیز ایک گوہر ظاہر ہوکے وہ پانی پیتا آپ فرماتے لوگ یہ بھید کیا جانیں یہ کون ہی ظاہر میں کو نظر آتا ہی **نقل** ہے کہ آپ تشریف رکھتے تھے سو ڈولا یسے سوار غیبی ظاہر ہوتے تھے اور اللہ کے ذکر کی آواز سنائی دیتی تھی **نقل** ہے کہ ایک روز کسی نے زکوۃ دودھ مدیہ بھیجا آپ پینا چاہتے تھے میں غیب سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا اور دست مبارک پر چالیسا مارکر پیالہ ہاتھ سے گر گیا آپ آگاہ ہوکر چھوڑ دست لیجانے کے معلوم ہوا کہ اوس دودھ میں زہر ملا تھا **نقل** ہے کہ ایک شب حضرت مولانا قدس سرہ اور حضرت شیخ جلال الدین ابو محمد خواجہ شیخ بابوجی قدس سرہ فکر میں بیٹھے تھے کہ مکان کے چھت پر سے آپ کے زانو پر کچھ چیز گری اوسوقت بلند آواز پیدا ہوی جب دیکھے تو کچھ نہ تھا وہ سکوا وشار کر دیں چکے تھے پھر آپ شیخ بابوجی قدس سرہ سے پوچھے کہ یہ بلند آواز کیا تھی تو وہ کہے کہ حق تعالی کی آواز تھی کہ تم کو معلوم کرائی **نقل** ہے کہ پانچ فقیر سبز پوش مسافر جیسے بعض کے ہاتھ میں پانی کے ابریق تھے اور رستہ پر منتظر کھڑے تھے حضرت مولانا قدس سرہ کی پالکی دیکھتے ہی کہنے لگے کہ حبیب اللہ یہی شخص ہے اور جب آپکی سواری نزدیک پہونچی تو اون سے پوچھے کہاں سے آئے ہو وہ کہے دہلی سے پھر پوچھے کہاں منزل کئے ہو کہے اسی جا پھر پوچھے کہاں تین روز سے منزل کئے تھے

گئے ہیں پھر سوال کئے کہ کہاں جاؤگے تو کہے دہلی کو پھر پوچھے کس لئے آئے تھے جواب دئے کہ تمہارے دیکھنے کے لئے حضرت مولانا قدس سرہ فرماتے ہیں کہ وہ اوس مقام سے رخصت ہوکر چلے گئے اور دور سے دیکھا تو مذکور فقرا آپس میں ایک حلقہ کے طور پر ہوکے اوڑنے کا قصد کئے اور بعد ایک گھڑی کے نظر سے غائب ہوگئے معلوم ہوا کہ اوڑتے ہوے یا طی ارض کے ذریعے سے آئے تھے اور ویسا ہی چلے گئے **نقل** ہے کہ ایک روز آپ قصد کئے کہ دالان کے طاقچہ میں سے کنگھی لوں لیکن پھر وہ کنگھی آپ سے آپ اوچھل کے آپ کے دست مبارک میں پڑی **نقل** ہے کہ حضرت مولانا قدس سرہ کا سن شریف عمر مسنون یعنی تریسٹھ سال کے قریب پہونچا تو اوسوقت عارف ربانی سید محمد علی خلیفہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس اللہ اسرارہما کا خط حضرت مولانا قدس سرہ کے نام پر ذیقعدہ کی پہلی ۱۲۳۰ ایک ہزار چالیس ہجری کو پہونچا اوس کا مضمون یہ تھا کہ قطب السادات جامع کمالات عارف باللہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس اللہ سرہ کا اشارہ آپ کی طلب کے بارہ میں دیکھا گیا چاہئے کہ جسطرح کا عذر نہ کرکے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما کے طرف روانہ ہوں ہمیں نقع وا دین ہی**ع** از دوست یک اشارہ و از ما بسر دویدن۔ حضرت مولانا قدس سرہ نے پس اس خط کے دیکھنے اور اپنی طلب کے حکم کی بشارت پہونچنے سے خوش ہوکر کتاب نفحات الانس میں فال لیکے اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے قصد میں حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ سے مددچاہی فال میں یہ بیتین نکلیں

درین زمانہ منم تا بہ حرم اطہ الله / روندگان معارف مرا کجا بینند

زحد خاوران تا اقصای / کہ مست منزل جانم بادرای وری

جسکا قریب قریب ترجمہ اردو میں یہ ہے۔

میں اس زمانہ میں ہوں مشہور راہ خدا / روندگان معارف مجھے کہاں دیکھیں

کہ لیکے شرق سے تا انتہائے اقصی / کہ ہی مقام ورا الوری مری جان کا

غرض اس فال سے حضرت مولانا قدس سرہ خوش ہوکے خرچ راہ اور سامان سفر مبارک کرکے

منورہ کے فراہم کرنیکے طرف متوجہ ہوئے اس اثنا مین نواب آصف خان رکن سلطنت شاہ جہان
پادشاہ ہندوستان بڑا لشکر لیکے پہونچا اور بلدہ بیجاپور کا محاصرہ کیا تمام عالم اعلیٰ سے ادنیٰ تک
مغلون کے قید وبند اور لوٹ گھسوٹ کے خوف سے ہراسان و لرزان تھے اوسی زمانہ مین حضرت
مولانا قدس سرہ کے وجود مبارک مین عارضہ بخار ظاہر ہوا اور روز بروز بیماری کی زیادتی ہونے
لگی اور ایک مہینے کے قریب بیمار رہے آپ کے زوجۂ محترمہ اور شاہ صاحب خلف رشید لشکر
مغل کے آنے سے اور حضرت کی بیماری کی زیادتی سے پریشان ہوکر خدمت گرامی مین عرض کئے
کہ کیا فکر کرنا چاہئے آپ اونکو تسلی دئے اور ایک روز تسکین کے طور پر کہے کہ خاطر جمع رکھو اور بے
فکر رہو کہ لشکر مغل سے کسی طرح کا تہلکہ اور صدمہ نہو گا سب خیر ہے اس لشکر سے کچھ نہو سکیگا اور یہ
بات بار بار فرماتے تھے مولف ملفوظا حضرت مولانا قدس سرہ حضرت شیخ ابو الفتاح حبیب اللہ
قدس سرہ کہتے ہین کہ ان کلمات کے ادا کرنے سے معلوم ہوا کہ حضرت اوس بلا کے دفع ہونے کے
لئے خود اوس جہان کا سفر اختیار کئے ہین اور مرض موت کے آخری ایام مین اپنے ملازم خدمت
وطالب صادق شیخ اسمعیل سے فرمائے کہ مجھکو عالم علوی مین لیجا کر سب کچھ بتلائے مگر موت نہین
دکھلائی اسکا کیا سبب ہی شیخ اسمعیل عرض کئے کہ اولیاء زندہ مین غرض حضرت مولانا قدس سرہ پیر کی شب
اول وقت مغرب شعبان کی نوین ۱۰۴۱ ایکہزار اکتالیس ہجری مین جوار رحمت حق مین پہونچے اور
آپکی وصیت کے مطابق آپکی والدۂ ماجدہ و مرشدہ یعنی بی بی نعیمہ رحمۃ اللہ علیہا کے مزار کے پاس نورس
پور مین پیر کے روز اوس گوہر بے بہای معرفت کو زمین مین امانت رکھے اوسی مہینے کی بارھوین
آصف خان اپنے سے آپ محاصرہ اوٹھاکر مایوسی اور نقصان کے ساتھ چلے گئے اور حضرت مولانا قدس سرہ
کے سبب سے اس بلا کا دفع ہونا بعض اہل کشف و باطن پر ظاہر ہوا اور عوام سے نہان بھی حاصل ہوی اور
حضرت شاہ قدس سرہ کی روانگی کے وقت حضرت مولانا قدس سرہ آپکی ملازمت اور ہمراہی کا قصد رکھتے تھے
اور جبکہ حضرت شاہ قدس سرہ نے جو فرمایا تھا کہ تم یہین رہین تمہارے سے کام ہی ہے اوسی حکم کا
سبب ہی تھا نقل ہے کہ آپکی رحلت کے بعد آپکے فرزند حضرت محمد صبغۃ اللہ عرف خان صاحب

قدس سرہ لاش مبارک مدینہ منورہ پہونچانیکا مصمم قصد کئے تو اوس وقت مین حضرت مولانا قدس سرہ اپنی قبر
حضرت ابراہیم فرزند حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر کے قریب اپنے مرشد حضرت شاہ
صبغۃ اللہ قدس سرہ کے مرقد کے پاس بتلا کر فرمائے کہ مین یہان رہتا ہون اور اب جو یہان
گنبد مین مزار ہی اوسکو خالی بتلا کر فرمائے کہ یہان سے نقل کرکے لیجانیکی حاجت نہین اس واقعہ
کے سبب حضرت شاہ صاحب قدس سرہ مدینہ منورہ کے سفر کا خرچ گنبد کی تعمیر مین صرف کئے او
اپنی قبر بھی گنبد کے اندر والد بزرگوار کے بازو سے بنائے حضرت مولانا قدس سرہ کی تاریخ رحلت
قطب آخر الزمان کہے ہین آجکل روضہ شریف ہو اور زیارتگاہ خلائق ہی اور یہ اونچی گنبد اور مکان کی
وضع بہت خوش قطع اور خوش اسلوب ہی اور اوس گنبد شریف مصفا اور مکان دلکشا پر ایسا نور برس
رہا ہی کہ زایرون کا دل اوس متبرک جگہہ پر آرام و آسایش لینے پر مایل ہوتا ہی اور بہت سے خلائق کو
مکان شریف مین آرام پاتے ہین اور نظر علیخان جو مرد نیک کردار اور صفات نیک نیتی و عدالت
گستری سے آراستہ تھے اور ایام حکومت عالمگیر مین چند روز خدمت صوبہ داری پر رہے
اور جنکی عدل و نیکوکاری کا بیان اب تک لوگون کی زبان پر جاری ہی حضرت مولانا قدس سرہ کے
روضہ کے احاطہ کی دیوار کے قریب اونکی کے کونے کے طرف مدفون ہین اور اوس زمانہ کے بہت
بزرگان آپکے فیض خلافت و اجازت و ارشاد سے کمالات باطنی اور دولت معنوی حاصل کئے
عارف ربانی حضرت شاہ جمال الدین صفوی فرزند حضرت شاہ نور الدین صفوی قدس اللہ اسرارہما
نہایت اعتقاد اور کمال آرزو کے ساتھ حضرت مولانا قدس سرہ سے بیعت کرکے خلافت اور اذکار
واشغال و دعوت کی اجازت حاصل کئے اور حضرت شاہ مصطفےٰ جنیدی سجادہ حضرت شیخ عین الدین
گنج العلم جنیدی قدس اسرارہما حضرت مولانا قدس سرہ کے طالب اور مستفیض ہوکر خلافت و اجازت
پائے بی بی ستی فاطمہ قدس اللہ روحہا جو بڑی صالحہ اور ولیہ اور عارفہ تھین آپکی فیض صحبت
سے اس درجہ کو پہونچین کہ آپ کے محرم راز ہوگئین اور آپ پر جو معاملات و مکاشفات غیبی
ہوتے تھے کشف سے معلوم کرکے خبر دیتی تہین اور ہر وقت کہتین کہ اپنی امر قدر علوی ہی

اور مرض موت مین دو بارہ وہ پھر تجلی حقتعالی ہوی اور عالم بیداری مین جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روئیت شریف سے مشرف ہوے اور مرض موت مین عالم علوی کے کھانے پینے سے سیر رہتے تھے اور ساتوین جمادی الآخر سنہ ۱۰۲۶ ایکہزار چھبیس ہجری کو رحلت فرمائی اور حضرت مولانا قدس سرہ نے انکی تاریخ وصال آیا نفاحۃ الجنان کہا ہی حضرت شیخ نذیر اللہ بن شمس الدین صبغۃ اللّٰہی حبیب اللّٰہی قدس سرہ بڑے عالم و پرہیزگار تھے اور جمیع حفظ و کتابت اکثر نظر آتی ہی حضرت مولانا قدس سرہ کے خلیفون اور قرابتدارون سے تھے اور حضرت شیخ عبدالفتاح حبیب اللّٰہی قدس سرہ جو حضرت کے علاوہ کے بھتیجا ہین آپکے مرید و خلیفہ و مقبول و منظور نظر تھے کہتے ہین کہ ایک روز حضرت مولانا قدس سرہ ابتدای مرض موت مین شیخ موصوف کو اور اپنے فرزند کو اپنے حضور مین طلب کرکے فرماے کہ تم ایک دوسرے سے جدا ہو گے اور صحبت ترک کرینگے عاق ہو جاینگے اور انکو یہ بھی کہے کہ تجھے جامہ مردان دیتا ہون یہ ہی مرید خواہ بیان خواہ مدینہ منورہ مین نفعنا اللہ من برکاتھم اجمعین۔

حضرت شاہ محمد صبغۃ اللہ ثانی حبیب اللّٰہی مشہور بہ شاہ صفا قدس سرہ

آپ اولیای عالی مقام و صاحب کشف و کرامات سے تھے بچپن مین ایسے کرشمین ظاہر ہوے کہ آپکے والد بزرگوار حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ باوجود اس قدر کمال ظاہر و باطن اور قطبیت و ولایت کے اپنے خاندان کے اس چشم و چراغ کی توصیف مین فرماتے کہ میرا فرزند شاہ صاحب ولی مادر زاد ہی اور جو معاملات و مکاشفات مجھکو آخر عمر مین ہوی اوسکو شروع حال مین ہوگئے سبحان اللہ ع چہ قطب وقت او دریافت بپسر قطب وقت اور حضرت مولانا قدس سرہ یہ بھی فرماتے ہین کہ شاہ صفا ابتدای حال مین جذبہ کو پسند کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مجذوب رہنا چاہئے تا غیر حق سے خبر نہ رہے مین کہا کہ مجذوب ہونا اچھا نہین کیونکہ مجذوب کو مقامات کی ترقی نہین اور وہ ایک حال پر رہتا ہی اور حضرت مولانا قدس سرہ اپنے مکاشفات مین یہ بھی فرماتے ہین کہ شاہ صفا پانچ سال کی عمر مین مغرب او عشا کے درمیان مدرسہ مین پلنگ پر سو گئے تین چار ساعت کے بعد آنکھ و لیا ہی سوتے مین گھر کے اندر لیگئے جب اوسکے سونے کے پلنگ کے طرف متوجہ ہوا تو

وہان سے ہم ہو کا ذکر مع کے ساتھ بلند آواز سے سنائی دیتا ہی ایک عزیز شوقی نام ہی جو محرم راہ طریقت تھا سنا پھر اور دو شخص جو محرم راہ نہ تھے موجود تھے لیکن نہ سنے کیونکہ حق تعالی اپنے بھید کو بیگانے سے مخفی رکھتا ہی حضرت شاہ صاحب قدس سرہ سے منقول ہی کہ اپنے بچپن مین ایک ندیم میان نور سیپور کے مکان مین چند مہینون تک ہر جمعرات کو عصر کے وقت آپ کے پاس آکے عالم غیب کی باتون سے خبر دیتی تھی اور اپنا احوال یون بیان کی کہ مین مرگئی میری روح کو اوپر لیگئے خدا یتعالی کا حکم ہوا کہ اوسی جگہہ لیجاو ہر جمعہ کی رات کو حاضر کرو اوس وقت سے ہر شب جمعہ میری روح کو وہان لیجاتے ہین اور میرا جسم قبر مین رہتا ہی مجھکو خدا یتعالی کا حکم ہی کہ احوال اپنا تم سے کہون اور دوسرے لوگ سے بات کرنیکی قدرت نہین کیونکہ میرے منہ مین دونون طرف میخین گڑ دے ہین اور جب کہ تمہارے سے بات کرتی ہون اوسوقت میخین نکالتے ہین اور مین ہمیشہ اپنی قبر مین زندہ ہون اور مجھکو کھانے پانی اور سونے وغیرہ کا احتیاج نہین ہی آپ کے حالات و کرامات و مکاشفات و معاملات جو بیان سے باہر ہین۔ آپکو بھی مرشد الاولیا شیخ الکل حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری قدس سرہ العزیز کی بیعت و پیروی مین معراج قرب نصیب ہوی اور عجیب اسرار اور سخن اوسمین ظاہر ہوے

نقل ہے کہ آنحضرت آپ مرض موت مین فرماتے کہ مین واقعہ مین دیکھا کہ عالم غیب سے چند کنجیان میرے پاس لاتے ہین اور کہتے ہین کہ عالم علوی کے محلات دیکھو اور دروازے کھولے دیکھا کہ اونکی دیوارین یاقوت اور زبرجد کے ہین آپ نے شب پنجشنبہ رجب کی بیسوین سنہ ۱۰۷۰ ایکہزار ستر ہجری مین نماز مغرب کے بعد حیات ظاہری کو حیات ابدی اور وصال سرمدی کے ساتھ بدلے اور اپنے پدر بزرگوار کی گنبد کے اندر مغرب کے طرف آرام فرماتے آپ سے بہت فیض جاری ہی محمد قاسم بن عبدالقادر صبغۃ اللّٰہی حبیب اللّٰہی مصنف کتاب انفاس الانفاس کے جو سلوک او فصاحت اور سجع بندی اور قافیہ طرازی اور تحقیق و تدقیق مین نادر او عمدہ کتاب ہی آپ ہی کے مرید ہین اور نسبت دارون سے ہین

مترجم مولانا قدس سرہ کی اولاد مین اب مولوی سید حبیب اللہ صاحب حیدرآباد مین

موجود ہیں اور سالانہ عرس کرتے ہیں۔

حضرت شاہ نورالدین صفوی قدس سرہ آپ بھی بادشاہ سلیمان اقتدار سکندر سریر ابراہیم عادلشاہ ثانی مشہور بہ جگت گرو کے عہد مبارک میں اس بلدہ مبارک کو تشریف لائے بادشاہ اور اعیان کے پاس آپکا بڑا اعزاز و اکرام تھا اور بادشاہ کی مجلس میں آپسے بالادست کوئی نہیں بیٹھتا تھا آپ اس زمانہ کے اعظم سادات و مشائخین سے تھے اور بڑے بڑے کرامتیں آپ سے ظاہر ہوئیں اور بیعت و ارادت اور خلافت و اجازت اپنے آباء عظام و اجداد کرام سے رکھتے ہیں ملفوظ حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ میں لکھا کہ شاہ نورالدین صفوی [illegible] حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کی مجلس میں تشریف لائے تو اونکی یعنی شاہ نورالدین صفوی کی ایسی قدر نہوئی کہ حضرت شاہ قدس سرہ سے بالادست ہوں اس بات سے اون کے دل میں غبار پیدا ہوا جب حضرت شاہ قدس سرہ کی ذات شریف کی عظمت اونکے دل پر ظاہر ہوئی تو عرض کئے کہ فقیر بھی آپ کے طالبان صادق العقیدہ سے ہے فقیر کو اوراد و اذکار کی اجازت عنایت ہو آپ فرمائے کہ تمہارے بزرگوں سے تم کو جو کچھ اجازت و رخصت ہے میں بھی وہی اجازت دیا ہوں انتہی

نقل ہے کہ آپ کے فرزند کو نہایت سخت و مہلک مرض لاحق ہوا اور مرنیکے علامات ظاہر ہوکے حالت سکرات شروع ہوئی ملائکۂ قابض ارواح نازل ہوے حضرت شاہ نورالدین صفوی قدس سرہ نے کشف باطن سے عالم غیب کو علانیہ دیکھکر اپنے لخت جگر کی جدائی کے غم کا بار گوارا نہ فرماکے اونکی جان عزیز کے بدل میں اپنی جان شریف سپرد کردئے اور ملائکہ کو خطاب کرکے فرمائے کہ بابا کو چھوڑدو اور مجہہ کو قبول کرو فرشتگان یہ بات سنکر تھوڑا وقت اونکی نظر انور سے غائب ہوئے اور پھر آکے کہ بابا کو چھوڑدئے اور تم کو قبول کئے پس اوسی وقت آپ کے فرزند کو صحت و شفا حاصل ہوئی چند روز کے بعد آپ بیمار ہوئے حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ فقیر اوس بیماری میں شاہ نورالدین کی عیادت کے لئے گیا تھا اونکو

کہ اوس بات کا وعدہ ہو چکا جو قبول کیا تھا غرض اوسی مرض میں آپ کا وفات ہوا اور آپکی قبر مبارک شہر بیجاپور کے اندر واقع ہے آپ کے وصال کی تاریخ وسال سے اطلاع نہوئی۔

حضرت شیخ نظام نارنولی قدس سرہ آپ کا وطن اصلی نارنول ہے جو ہندوستان کے مشہور شہروں میں سے ایک شہر ہے آپ صوفی صافی مشرب عارف کامل جامع شریعت و طریقت تھے سنت نبوی کی پیروی اور شرع مصطفوی کی پاسداری میں بہت مضبوط تھے اور زہد و تقوی اعلیٰ درجے تک پہونچائے تھے بزرگان دین اور سالکان یقین کے سیرت سے متصف تھے اور معرفت کے خزانہ سے سرمایہ حاصل کرلیکے مقام فقر اور مجاہدۂ نفس پر کامل استقلال رکھتے تھے اور رات دن اوراد و اشغال میں مستغرق رہتے تھے اور شرع شریف کے مطابق شادی بھی کئے آپ سے دختران صالحہ وجود میں آئیں آپ ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ میں اس سرزمین کو اپنی تشریف آوری سے رونق بخشے اور بیجاپور کی شہرپناہ کے باہر زہرہ پور میں آرام فرماتے ہیں آپ کے مرقد شریف پر نیم کلہ یعنی ناتمام گنبد واقع ہے

مترجم - اونکی آل میں باقی نہیں اور معاش بھی نہیں ہے لیکن مخدوم صاحب قصاب کا فرزند مسمی آبا صاحب سالانہ عرس کرتا ہے۔

حضرت شاہ عتیق اللہ قادری قدس سرہ آپ سلطان ابراہیم کے زمانہ کے کامل بزرگوں سے ہیں عشق اور طلب مولی تعالیٰ میں دنیا و مافیہا سے عتیق یعنے آزاد ہوکے مشرب توکل و درویشی اور طریقہ فقر و کسر نفسی میں اہل طریقت کے مقتدا اور اہل حقیقت کے پیشوا ہوئے رات دن مشاہدۂ حق اور پاس انفاس میں مستغرق رہکر طالبان حق کو سلوک اور وصول کے منزلوں اور مقاموں کے طرف رہبری کرتے تھے اور سنہ ۱۰۲۳ ایکہزار تیئیس ہجری میں دنیا سے نقل مکان فرماکے دوامی بقا حاصل کئے آپ کے قبر شریف کی تاریخ بیت العتیق ۱۰۲۳ ہے ہیں آپ کا مزار مقدس بیجاپور کے شہرپناہ کے باہر زہرہ پور میں حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ کے روضۂ مبارک کے قریب مشرق طرف واقع ہے۔

حضرت سید علی مشہور بابا میر قدس سرہ آپ سید السادات حضرت سید جلال عرف
شاہ چندا حسینی قدس سرہ کے جگر پارہ و خلف اکبر گوگی ہیں جو خاندان صحیح النسب ہیں اور حضرت
شیخ مصطفٰے جنیدی سجادہ روضہ حضرت شیخ عین الدین گنج العلم قدس سرہ آپ کے داماد ہیں
خلافت اجازت اور تربیت و بیعت جناب سید السادات قطب العالمین حضرت شاہ وجیہ
الدین حسینی علوی گجراتی قدس اللہ سرہ العزیز سے حاصل کئے با وجود تمکین و استقامت پر مضبوط
تھے اور اہل سنت و جماعت کے عقیدۂ پاک پر قدم راسخ رکھتے تھے زہد و تقویٰ آپ کے
وجود شریف سے رونق پکڑے اور آپ جناب مستطاب سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد
مصطفٰے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنے کے لئے سات ہزار درود شریف تالیف فرمائے
ہیں آپ کی وفات کے سن سے آگاہی حاصل نہیں ہوئی مزار شریف آپ کا بیجاپور کے شہر پناہ
باہر نزد سرہ پور میں واقع ہی۔

حضرت شاہ علاء الحق قادری قدس سرہ آپ کا نسب عالی جناب محبوب اللہ معشوق
حق پیران پیر حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ العزیز کو پہونچتا ہی آپ اپنے وقت کے قطب
اور عالم کے پیشوا تھے اور علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے مسند درویشی و خدا دانی پر بیٹھ کے
طالبوں کی رہنمائی کرتے تھے اپنی عمر شریف زیادہ سفر میں گذاری اور عرب و عجم کے مشائخین اور
اکابر سے ملاقات کئے اور ان کی صحبت میں رہکے فیض اور برکتیں حاصل کئے اور خلق سے دوری
ہونے کے لئے تجرید و تفرید اختیار کئے اور شغل محبت حق جل و علا میں مستغرق رہتے تھے اور شادی
کرنے کے طرف التفات نہیں فرمائے اگرچہ کہ آپ بیعت و خلافت کسی ایک بزرگ سے رکھتے
تھے لیکن تلقین اور ارشاد سید السادات حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی مدنی قدس سرہ العزیز سے
حاصل کئے حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ اپنے ملفوظ میں فرماتے ہیں میران
شاہ علاء الحق فقیر مجرد اور محو حق تھے اہل دنیا کے طرف بالکل التفات نہیں کئے ایک روز علم
ظاہری کے درس کے وقت فقیر کے مکان پر آئے فقیر تفسیر بیضاوی پڑھتا تھا اور ایک اشکال کے

جواب کی فکر میں تھا آئے ہیں وہ خود اس اشکال کے جواب کا مقدمہ کہدئے میرے خیال میں آیا کہ
انکو تتمہ بھی چاہئے تا جواب پورا ہو پس ایک گھڑی کے بعد اوسکا تتمہ بھی فرمائے جواب کامل ہوگیا
بعد میں پوچھا کہ علم ظاہری کی تحصیل بھی کئے ہو تو فرمائے ہاں ایک وقت دیکھا تھا لیکن آپ
زبان مبارک عام لوگوں کے طور پر رکھتے تھے تا اپنی فضیلت ظاہر نہ ہو مذکور ملفوظ میں یہ بھی لکھتے ہیں
کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ میران شاہ علاء الحق قدس سرہ کو خلوت میں سات روز بٹھاکر فرمائے
کہ جو دینا تھا چلہ کی حاجت نہیں حضرت مولانا قدس سرہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ شاہ علاء الحق قدس
سرہ کے عرس شریف کے ایام میں ایک شب خواب میں دیکھا کہ آپ اپنی قبر کی جگہ کھڑے ہو کے لباس
عروسی پہنکر سر پر دستار باندھ رہے ہیں اور تمام لوگ اطراف میں جمع ہو کر رسم عروسی ادا کرتے
ہیں فقیر کو دور سے دیکھکر فرماتے ہیں کہ گھڑی بھر کے لئے یہاں آ تے فقیر اوسی وقت بیدار ہو کے
قبر کے پاس گیا دیکھا تو قبر کو صندل اور پھول سے معطر کئے غلاف اوڑھا کر لوگ قبر کے اطراف بیٹھے ہیں
حضرت شاہ علاء الحق قدس سرہ کی رحلت سنہ ۱۰۲۱ ایکہزار اکیس ہجری میں ہوئی اور آپکی تاریخ
آہ شاہ طریقت ہے ہیں اور مرقد منور بیجاپور کے حصار کے باہر نزد سرہ پور میں ہے۔

حضرت شاہ قاسم قادری قدس سرہ آپ اس بلدۂ مبارک کے مشہور کاملوں
اور بڑے اولیاء اللہ سے تھے اور حضرت غوث الثقلین مرشد الخافقین الشہیر فی السماء بالباز الاشہب
محبوب سبحانی ہیکل نورانی سید محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کی اولاد صحیح النسب
ہیں اپنے وطن ملک پورب سے ہجرت اختیار کرکے اس دیار کے طرف رخ کئے اور سلطان ابراہیم عادلشاہ
جلت گرو کے زمانے میں یہاں تشریف لائے اور اس بلدہ کو مورد برکات کئے اور توکل و قناعت
اور فقر و درویشی اختیار کرکے اہل تقوی اور گوشہ نشینوں کے پیشوا اور اہل فقر اور عزلت گزینوں
کے امام ہوئے اختیار تجرد و ترک تعلقات کرکے سلوک کے مقامات اور وصول کی منزلیں طی فرماکر
قرب کا اعلی مقام حاصل کئے دنیوی و اہیات کو گُھٹے سے بھی زیادہ تر حقیر جانتے تھے بادشاہ اور
امیروں سے غرض و پروا نہیں رکھتے تھے اور جیہ خلق کی مسجد میں اخیر عمر تک معتکف رہ کے

وہیں جوار رحمت حق میں پہونچ گئے **نقل ہے** کہ جب آپ بیجاپور تشریف لاکر اقامت اختیار کئے تو آپکے
رفقا کو یقین ہو گیا کہ حضرت شاہ یعنی حضرت شاہ قاسم قادری قدس سرہ کی مرضی اس طرف ہمیشہ سکونت
رکھنے کی ہی اور وطن کو واپس ہونیکا قصد نہیں پایا جاتا تاہی بموجب حدیث نبوی حب الاوطان محبت وطن کی
من الایمان ایمان سے ہے وطن اور گھر بار کو یاد کرکے اپنے وطن کو پہونچنے اور خویشون سے ملنے سے مایوس
ہو کر غمگین ہوئے حضرت شاہ انکے دل کے مقصد سے آگاہ ہو کر یہ تصرف کئے کہ وہ لوگ شب کو اپنے
بستروں پر سوئے اور صبح کو وطن میں اپنے مکانوں میں بیدار ہوئے اور بغیر تصدیع راہ و
سفر دراز کے اور بغیر تکلیف قطع منازل کے مقام مقصود کو پہونچ گئے **نقل ہے** کہ ابراہیم عادلشاہ
کے زمانہ میں ایک برہمن کسی مقام کا تعلقہ دار تھا اتفاقاً اوسپر سرکار بادشاہی کا محاسبہ نکلا بارگاہ سلطانی
کے جوانان اوسکے پکڑ لانے کے لئے مقرر ہوئے برہمن نے مذکور قید بادشاہی کے خوف و دہشت سے
اپنی خلاصی اور بہتری سوائے بھاگ نکلنے کے نہ دیکھا پس گھر سے نکل کے بھاگا اور جوانان بھی اوسکے
پیچھے دوڑے اوس برہمن کا گذر مسجد حبیب خان کی دہلیز پر ہوا دیکھا کہ ایک فقیر گودڑی پہنے ہوئے مسجد
میں بیٹھے ہیں پس آپ کو اپنا وسیلہ گردان کر حال تمام عرض کیا اور آپکی پناہ چاہا حضرت فرمائے
بیفکر ہماری پیٹھ کے پیچھے بیٹھ جا تجھکو کسیطرح کا خوف نہیں ہے آپ کے حکم عالی کے مطابق برہمن
آپکے پیچھے بیٹھ گیا جب جوانان اوسکو ڈھونڈتے ہوئے پہونچے تو دیکھے کہ ایک فقیر گودڑی
پہنے ہوئے بیٹھے ہیں اور اون کے پیچھے ایک مہیب شیر ہے جوانان مارے خوف کے واپس چلے
گئے بعد اوسکے حضرت شاہ قاسم قدس سرہ اوس برہمن کو فرمائے کہ اب بادشاہ کے دربار کو جا
تیرا کام درستگی سے پائیگا اور تیرا مقصود حاصل ہوگا برہمن آداب بجالاکر حکم والا کے بموجب اوسی
وقت اوٹھکر بغیر کسی کے واسطے کے بادشاہ کے حضور میں گیا جب بادشاہ اسکو دیکھا اوس کے
حال پر رحم کیا اور اوسکی خطا سے درگذر کر کے عنایت پادشاہی سے محظوظ کیا پس یہ تمام عنایات
سلطانی حضرت شاہ قاسم قدس سرہ کے اعانت ظاہری اور تائید باطنی کے وجہ سے
ہونے سے وہ برہمن آپ کے ساتھ دل سے عقیدت و ارادت رکھتا تھا اور ہمیشہ آپ کی

آستانہ بوسی کے لئے آتا تھا ایک روز عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو آپ کے لئے اسی مسجد کے صحن میں ایک
گنبد تعمیر کرتا ہوں آپ فرمائے کہ ایسا خیال مت کر کہ اسمیں تیری بہتری نہ ہوگی اور تیرے عیال و
اطفال باقی نہیں رہینگے عرض کیا کہ سب قبول ہے مگر حکم عالی نافذ ہو جائے جو کہ وہ اسی مقصد میں
اصرار کرتا تھا آپ خاموش ہوگئے پس اوس نے سب سامان کی تیاری کر کے کمال اعتقاد کے ساتھ
گنبد شریف کا پایہ ڈالا اور اوس عمارت کے تمام ہونیکے پیشتر اوس برہمن کے تمام عیال و اطفال
مر گئے جب گنبد کا کام ختم ہوا تو وہ برہمن بھی مر گیا حضرت نے اوسکو مسجد کے روبرو کے صحن میں گنبد
کے پائین دفن کر دیا اوسکی قرابت دار حضرت کے پاس آکر تقاضا کئے کہ ہمارے مردہ کو یہاں سے
لیجا کے ہماری آئین کے مطابق آتش میں جلائینگے آپ حکم دئے کہ لیجائیں پھر اوسکی قبر کھولی گئی
تو کیا دیکھتے ہیں کہ مراری پنڈت برہمن کی لاش کی جگہ پھولوں کی ڈھیر ہے پس ویسا ہی اوسکی
قبر کو بند کر دئے اور مایوس واپس ہوئے کہتے ہیں کہ صحن مسجد میں سنگ جو زمین پر رکھا ہوا
اوس برہمن کی گور کا نشان ہے آپکی خوارق و کرامات حد بیان سے باہر ہیں **نقل ہے**
کہ سلطان ابراہیم جگت گرو اپنے وقت کے بزرگوں اور مشائخوں سے نہایت رسوخ اور
عقیدت رکھتا تھا اور اون سے تعظیم اور تکریم کے ساتھ ملاقات کرتا تھا اور اچھی طرح سے
اونکی خدمت بھی کرتا تھا پس حضرت قاسم قدس سرہ کی کمال بزرگی اور استغنا و تجرد سنکر
آپکی ملاقات کی تمنا دلمیں رکھتا تھا اور بار بار اپنی درباریوں سے پوچھا کہ ملاقات اوس بزرگ
کی کس طور سے حاصل ہو وہ جواب دئے کہ حضرت کے دل پر استغنا اور بیغرضی ایسی غالب ہے
کہ دنیا و اہل دنیا کی طرف التفات نہیں کرتے ہیں اگر بادشاہ اونکی ملاقات کے خواہاں ہیں
تو مناسب یہ ہے کہ جمعہ کے روز جامع مسجد میں اون سے ملاقات کریں کیونکہ اونہوں اکثر
نماز جمعہ کے لئے اوس مسجد میں حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ سلطان ابراہیم جمعہ کے روز بادشاہی
شان و شوکت کے ساتھ سر پر طرہ مرصع لگا کر نماز جمعہ کے لئے مسجد میں آیا اور بعد ادائے
نماز حضرت شاہ قاسم قدس سرہ کے پاس آکر ملاقات کیا حضرت اوسکی طرف التفات نہیں

اور بات بھی نہیں کئے بادشاہ کے جانیکے بعد لوگ بے کہ اس ملک کا پادشاہ سلطان ابراہیم تھا اور آپکی ملاقات کا آرزومند تھا آپ اوسکی طرف التفات نہیں کئے حضرت فرمائے کہ ہم اوسکو سپرد کیے کہتے ہیں کہ حضرت ذیحجہ کی ستائیسوین تاریخ زبان مبارک سے فرمائے کہ فقیر کی حیات ایک ہفتہ باقی ہے دنیا جانشین مقرر کرتا ہوں پس آپ ایک روز حضرت شاہ ابوالحسن قادری کے چھوٹے بھائی قدوۃ الواصلین حضرت سید مصطفےٰ قادری کے فرزند وسجادہ نشین سید السادات حضرت سید عبدالقادر قادری کو جو آپ کے مجلس میں ظاہری اور باطنی نعمت سے سرفراز فرماکر خلافت امرا اور سجادگی نامہ مہر متبرک سے مزین کرکے عطا فرمائے وہ کاغذ حضرت سید السادات کے اولاد کے پاس موجود ہے اور حضرت شاہ قاسم قادری قدس سرہ محرم کی پہلی سنہ ۱۰۳۲ ایکہزار بتیس ہجری کو سرای فانی سے عالم بقا کے طرف رحلت فرمائے اور مسجد حبیب خان کے صحن میں شمال کے جانب اندرون گنبد آپکا مزار مبارک واقع ہے خلائق زیارت سے برکت حاصل کرتے ہیں اور آپکا عرس شریف تیرھویں ماہ مذکور کو ہوتا ہے آپکے احاطہ کے اندر خاص وعام حصول نجات اخروی کی امید پر دفن ہوئے ہیں اور بہت سے صلحا اور علما بھی وہاں مدفون ہیں حال کے لوگوں میں سید ابوتراب فرزند سید السادات حضرت سید شمس الدین قادری قدس سرہ اور حضرت محمد خلیل الرحمان اور اونکے فرزند حضرت مولوی محمد اکرم اور شیخت مآب حضرت محمد اکبر صاحب وغیرہ بہت صلحا مدفون ہیں انکی تفصیل بہت طویل ہے۔

حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ آپ بیجاپور کے اکابر سادات اور اولیا سے مشہور ہیں آپکا نسب اور مشرب دونوں قادری ہیں آپ کے کرامات مشہور ہیں آپکی پیدائش کا مقام احمد آباد گجرات ہے وہاں سے سلطان ابراہیم عادلشاہ جگت گرو کے زمانے میں بیجاپور تشریف لاکر شہر و شہریوں کو ارشاد وتلقین کے برکات سے اعلیٰ درجوں پر پہنچائے اور آپکے فیض صحبت سے بہت سے لوگ جنکو خداطلبی کا ولولہ تھا اور درد عشق ومحبت الٰہی کے بستے خدا کو پہونچے حضرت شیخ مصطفےٰ سجادہ نشین درگاہ حضرت شیخ عین الدین گنج العلوم قدس سرہ بھی آپکے

آپ سے خلافت واجازت سلسلۂ قادریہ کی لی ہے اور حضرت حافظ شاہ عبدالقادر قدس سرہ حضرت شاہ مصطفےٰ قدس سرہ صاحب موضع مخنال کے مربی ومرشد حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ کے مرشدوں کے اور خلیفوں سے ہیں اور حضرت شاہ ننگے مجذوب قدس سرہ بھی اوسی مرشد کامل کے فیض یافتوں سے ہیں **نقل** ہے کہ شروع میں ایک مجذوب کی نظر کی تاثیر سے حضرت پر جذب نہایت غالب ہوگیا چونکہ جذب راہ سلوک میں ایک آفت ہے اور مراتب وصول کے طی وترقی میں خلل انداز ہے کیونکہ مجذوب ایک حال پر رہتا ہے اوسکو ترقی مقامات کی نہیں ہے اسلئے شیخ الجن والانس دستاودست محمد مرشد الکل حضرت سید شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس سرہ کے بڑے فرزند مرشد الاولیا سید اولاد رسول اللہ حضرت شاہ عبداللہ قدس سرہ اوس جذب کو اپنی توجہ سے دور کئے اور اپنے ارشاد وتلقین کے برکت سے اعلیٰ مقامات کو پہونچائے **نقل** ہے کہ ابراہیم عادلشاہ کی بیٹی کی زیارت کے روز قبر کے پاس شاہانہ تکلفات وفرش مخملی غلاف اور پھول کی چادریں اور عطریات وغیرہ اقسام کی زیبائش ہے اوسکے قبر کے اطراف سجے ہوئے تھے اور اعیان وارکان ومشائخین وعلما وہاں جمع ہوئے تھے حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ بھی اوس مجمع میں تشریف لاکے باہر کی آرایش وتکلفات ملاحظہ فرماکے اور کشف باطن سے گور کی تنگی اور تاریکی اور سرزنش وعذاب معلوم کرکے دکھنی زبان میں فرمائے کہ اوپر چھیک چھاک اندر تھیک تھاک یعنی باہر آرایش وزیبائش ہے اور اندر ظلمت وسوزش ہے بعد اوسکے اوسکی قبر پر سوار ہوکے زبان مبارک سے فرمائے کہ اوپر بھی چھیک چھاک اندر بھی چھیک چھاک غرض آپ ایک گھڑی میں اپنے تصرف سے باطن کو ظاہر کے مانند کردئے اور اوسکی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنادئے **نقل** ہے کہ ایک روز آپ حضرت آثار قدسی انوار کی زیارت کے لئے محل مبارک میں تشریف لے گئے لوازم زیارت ادا کرنے کے بعد صندوق شریف پر بیٹھا دیکر بیٹھے خادم آثار شریف آپ کی جناب میں عرض کیا کہ بے ادبی کی جگہ ہے یہاں بیٹھنا اور صندوق پر

پہنچا دینا من ادب سے دور ہے آپ وہاں سے اٹھکر صندوق آثار مبارک سے دور جا بیٹھے ۔
صندوق شریف آپکی پشت مبارک کو لگا ہوا تھا خادم یہ حال دیکھکر جرأت کرکے کہا کہ اگرچہ آپ جناب
سید الانام علیہ التحیۃ والسلام کے نہایت مقبول ہیں لیکن اہل کمال کو پاسداری اور آداب
گذاری لازم ہے تفاوت کے ساتھ تشریف رکھیں اوسوقت آپ اوس خادم کے طرف تیز
نظر سے دیکھکر اوس مقام سے بھی اوٹھکر اور دور جا بیٹھے صندوق اشرف ویسا ہی آپ کی
پیٹھ سے لگا ہی تھا وہ خادم باوجود بار بار اس کرامت کے دیکھنے کے اور اوس خلاف عقل
اظہار پر جناب سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ ظاہر ہونیکے پھر جرأت اور گستاخی کو کام
فرما کے وہی سخن عرض کیا جب تیسرے بار بھی ویسا ہی ہوا تو خاموش ہو گیا اور موے مبارک
آپکی ریش شریف سے مس کرتے ہوئے قُبّہ مبارک میں داخل ہونیکا قصہ اس کتاب کے
شروع میں آثار قدسی انوار کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس
سرہ خلافت اور ظاہری وباطنی نعمت اپنے والد بزرگوار حضرت سید شرف الدین صوفی قدس سرہ
سے حاصل کئے آپکا سلسلہ بیعت آبائی ہے چنانچہ آپ کو اپنے والد سے اور اونکو اونکے والد سے
اسی طرح جناب سلطان الاولیا حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ تک سلسلہ پہونچا ہے میرے
اوستاد کے اوستاد حضرت مولانا سیدی عبدالرحیم قدس سرہ سے منقول ہے کہ آپ ایک روز
حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ کی زیارت کے لئے گئے زیارت کے وقت خیال کئے کہ
حضرت نسب کے رو سے تو سادات قادری ہیں اور آپکی نسبت درحقیقت آبائی بھی قادریہ ہے
لیکن معلوم نہیں کہ آیا فیض وارشاد وخلافت دوسری جگہ سے بھی جو لازمہ اہل کمال ہے حاصل
کئے ہیں کہ نہیں غرض زیارت شریف سے مشرف ہوکے گنبذ مبارک کے باہر آئے وہاں ایک
اجنبی فقیر حاضر تھے اور اونکے ہاتھ میں ایک شجرہ تھا بس وہ مولانا کے ہاتھ دیکر غائب ہو گئے
جب شجرہ کھول کے دیکھے تو خود حضرت اور حضرت شاہ عبداللہ اور حضرت شاہ وجیہ الدین
علوی گجراتی قدس اسرارہم کے اسمای مبارک سے آخر سلسلہ تک برابر تھے واللہ اعلم

حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ سنت نبوی کی آبجاری میں شادی کئے ایک دختر فہیم
مقصد پیدا ہوئیں اوس بی بی کو اپنے حقیقی بھتیجے سید توکل بن سید محمود کے ساتھ شادی
کر دئے اور اون سے اولاد جاری ہوئے آپ کے عرس شریف کا روز جمادی الثانی کی
تیسوین تاریخ ہے سنہ وصال معلوم نہیں ہوا روضہ منورہ ابراہیم پور کے دروازے کے
باہر مشہور ہے مزار شریف پر ایک چھوٹی سی گنبذ بنائی گئی ہے اس شہر کے خاص وعام چھوٹے
بڑوں کی یہ زیارت گاہ ہے آج بھی ہر جمعرات کو لوگ زیارت کے لئے ہجوم کرتے ہیں اور
مدد چاہتے ہیں اور برکت ڈہونڈتے ہیں بیچ حاجتمندان اپنی مقصد ومراد کو پہونچتے ہیں
نقل ہے کہ آپنے اس عالم سے تشریف لیجاتے وقت وصیت فرمائی کہ فقیر کے جنازہ کی
نماز وہ شخص پڑہائے جس سے سن بلوغ سے ابتک نماز تہجد فوت نہوئی ہو پس آپ کے
وصال کے بعد غسل کفن دیکے آپکی لاش جنازے میں رکھے اور دفن کرنے لائے اکابر
ومشائخین واعیان نماز کیلئے حاضر ہوئے اوس مجمع میں حضرت کی وصیت کا ذکر آیا اب
لوگ فکرمند ہوگئے اخلاص خان وزیر جو حقیقت میں سلطان ابراہیم بادشاہ کا حبشی
غلام تھا اور بادشاہ کی عنایات سے بڑا رتبہ حاصل کیا تھا اور منصب امارت پایا تھا وہ
مجمع میں جرأت کرکے اوٹھا اور کہا کہ سن بلوغ سے آج تک خدا تعالیٰ کی عنایت سے بندے سے
نماز تہجد ناغہ نہیں ہوی چونکہ غلام اور مملوک کی امامت درست نہیں بادشاہ نے آزاد
کر دیا اور اخلاص خان نے آزاد ہو کر خود امامت کرکے حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ
کی نماز جنازہ پڑہائی اخلاص خان کی گنبذ بھی حضرت کے قرب وجوار میں واقع ہے اور حضرت
کی گنبذ مبارک کے اندر قبر شریف کے دہنے جانب آپ کے برادر حضرت شاہ صوفی قدس
سرہ کا مزار واقع ہے اور گنبذ شریف کے باہر مشرقی جانب میں دیوار گنبذ کے قریب حضرت
شاہ توکل اور حضرت شاہ حسین اور خود حضرت کے خلیفے حضرت شاہ حافظ عبدالقادر
قدس اللہ اسرارہم آسودہ ہیں اور میرزا مشہور مرشد گو اور میاں حاجی ملا گنبذ شریف کے

پائین مشرق کے طرف مدفون ہیں اور بہت سے فضلا اور صلحا اور دوسرے لوگ گنبد شریف
کے اطراف میں مدفون ہیں اور حال کے لوگوں سے شیخ عبدالسلام مرید حضرت شاہ مصطفےٰ قادری
قدس سرہ اور اونکے فرزند اعلم العلما مولوی عبدالرحمن اور اونکے نواسے محقق مشرب معارف
آگاہ حضرت ساقی علی جو میرے والد ماجد کے استاد ہیں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین چار دیواری کے
احاطے کے اندر گنبد مبارک کے پائین جانب مغرب مدفون ہیں۔ **مترجم** آپ کی
اولاد ارکاٹ کی طرف ہے فی الحال سید مرتضیٰ صاحب سجادہ جو آپ کی معاش پر قابض ہیں ارکاٹ میں رہتے ہیں

حضرت شاہ ابوالحسن قادری قدس سرہ آپ بھی ابراہیم عادلشاہ
جگت گرو کے زمانے میں اپنے آباو اجداد کا وطن محمد آباد بیدر چھوڑ کے اس شہر میں تشریف
لائے طالبوں کی تکمیل کی طرف متوجہ تھے اور آپ اوس زمانے کے اولیای کامل اور صاحب تمیز
متصرف سے تھے اور سلطان الاولیا قائل قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ حضرت میران سید
محی الدین جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کے خاندان عالیہ سے ہیں آپکی بیعت و ارادت و خلافت
اپنے بزرگوں کے واسطے سے سلسل جناب غوث الاعظم قدس اللہ سرہ کو پہونچتی ہے آپ
قطب زمان اور یگانۂ عصر تھے آپ سے کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں کتاب صحیفۃ الہدیٰ میں لکھا
ہے کہ حضرت پر ہر چہل چلاسے وقت اونکے ناخنوں سے نور کی چمک ظاہر ہوتی تھی ۔

نقل ہے کہ ایک دکنی شیخ اسرافیل نامی جو شجاعت و جوانمردی اور قوت و زورآوری
میں یکتا تھا سلطان ابراہیم عادلشاہ کے نوکروں کے زمرہ میں داخل ہوا بادشاہ نے
اوسکو عزت و عنایت سے سرفراز کرکے حضور میں بیٹھنے کا حکم دیا بادشاہ کے طرف سے
اونکا اس قدر قدر و منزلت ہونے سے حاسدوں کو رشک و حسد پیدا ہوا اور اوسکو اوس درجے
سے گرانے کے درپے ہوئے اور بادشاہ سے عرض کئے کہ اسرافیل اپنے زور و قوت سے مغرور ہے
اور جوانمردی کی لاف کرتا ہے ایک بار دربار میں اوسکا امتحان کرنا چاہئے چونکہ اوسپر بادشاہ
کی عنایت نہایت درجہ میں مبذول تھی اوسکو اپنے حضور سے دور کرنا نہیں چاہا آخر جب مقربان

بارگاہ بالاتفاق اصرار کرنے لگے تو بادشاہ مجبور ہوکر اونہیں سے تدبیر پوچھا تب ایک نے
ہوکر عرض کئے کہ بادشاہ ایک روز صحن میں بیٹھ کر بارعام کا حکم دیں اور داروغۂ فیل خانہ کو حکم تیار
کریں کہ ایک مست ہاتھی کو لاکر حاضر باشوں پر چھوڑ دے لوگ مست ہاتھی کی ہیبت سے کنارے ہونگے
اوس وقت اسرافیل کی جوانمردی ظاہر ہوتی ہے غرض ایک روز صحن کے چبوترہ پر جو پتھر اور
چونے سے بنایا ہوا تھا خیمۂ بادشاہی نصب کیا گیا اور تخت رکھا گیا اعیان و ارکان اور معتبران
و ملازمان دربار حاضر ہوئے اسرافیل بھی اپنی عادت کے مطابق حاضر ہوکے روبرو دست
بستہ بیٹھا اشارہ کے حکم کے مطابق فیلبان مست ہاتھی کو لاکر غل مچایا کہ ہاتھی میرے اختیار میں
نہیں ہے اور چیخ پر چیخ مارتا تھا کہ اوٹھو سب اہل دربار ہاتھی کے خوف سے اوٹھکر کنارے ہوئے
اسرافیل دکنی نے جو دست بستہ بیٹھا ہوا تھا اپنی جگہ سے حرکت تک نہ کی بلکہ ہاتھی کے طرف
پلٹ کر بھی نہ دیکھا فیلبان ہاتھی کو اسرافیل کے پاس پہونچا کر ایک ہولناک آواز کیا مست ہاتھی
میرے اختیار سے نکل گیا ہے اوٹھو اسرافیل نے ہاتھ پہیسے تھوڑا کشادہ کئے ہاتھی جوش
و مستی سے اپنا سونڈ اوسکے بغل میں ڈالکے چاہا کہ اوسکو اوٹھاکر دور پھینکے اسرافیل نے
ہاتھی کے سونڈ کو اپنے بغل میں دبایا کہ وہ عاجز ہوکر اپنا زور بھول گیا اور چیخ مارکے زمین پر
گر گیا ہر چند فیلبان کہتا تھا کہ بادشاہ کی خاص سواری کا ہاتھی ہے اسرافیل نے ایک بھی نہ سنا
او چھوڑا اور سمجھ گیا کہ یہ امتحان تھا اور غصہ میں آکر زمین پر ایک لکھی ماری تو سوا گز تک زمین
پست ہوگئی پھر دربار سے اوٹھکر چلے گیا اور خانہ نشین ہوگیا بادشاہ نے ہر چند بلایا اور دلجوئی کی
لیکن اوس نے قبول نہ کیا اور اوسی روز سے نوکری سے استعفا دے اور یہ قصد کیا کہ کامل
بزرگوں میں سے کسی کے ہاتھ پر بیعت کرے جو اس سے قوت و زور میں زیادہ ہو غرض ایسے
بزرگ کے دریافت کرنے کے بارہ میں اپنے ایک دوست سے مشورہ کیا اور اوس سے اوسکا
امتحان کا طریق پوچھا اوس نے کہا کہ بہتر تجویز یہ ہے کہ ہر جمعہ کو بعد ادای نماز جامع مسجد کے تینوں
دروازوں میں سے ایک دروازہ پر بیٹھ جاؤ اوس مسجد میں جمیع اکابر و اولیا و مشائخین

اور کاملان عصر نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں پس اوس دروازے سے جو شخص باہر جائے اوس سے مصافحہ کرو اور دوسرے جمعہ کو دوسرے دروازے پر اور تیسرے جمعہ کو تیسرے دروازے پر جاکے اسی طرح سے آزماؤ اگر چند جمعہ اس طریق پر عمل کروگے تو البتہ اوس جماعت سے جس شخص کو تم چاہتے ہو مل جائیگا اسرافیل اس عزم سے ایک دروازے پر بیٹھا اوس روز جو شخص باہر جاتا تھا یہ اوس سے دست بوسی کرتا تھا لیکن اپنا مطلب نہ پایا ایسا ہی چند جمعہ تک ہر وقت ایک دروازے پر جاکے آزمائش کرتا تھا اتفاقاً ایک جمعہ کو ایک دروازے پر بیٹھکر ہر ایک سے مصافحہ کرتا تھا جناب شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ نماز سے فارغ ہو کے اپنے مکان کو واپس ہوئے اسرافیل نے مصافحہ کے لئے حضرت کے روبرو آکے اپنے جسم میں جس قدر قوت و قدرت تھا وہ سب حضرت کے ہاتھ پر کام میں لایا حضرت اونکے دونوں ہاتھ اپنے قوت باطنی اور زور ولایت سے ایسا دبائے کہ تاب نہ لاکر زمین پر گر گیا اور بیہوش ہوگیا اور چند ساعت کے بعد اوس حالت سے افاقہ ہوا تو آپ کا پہچان لیا اور قدم پر سر رکھدیا اور آپ سے بیعت کی پھر آپ کے کامل مریدوں سے ہو کر مشہور زمانہ ہوگئے اونکی قبر بھی حضرت کے روضہ میں واقع ہے حضرت کے مناقب اور کرامتیں بہت ہیں آپ ربیع الآخر کی چودھویں ۱۰۴۲ھ ایکہزار بیالیس ہجری کو اس سرای فانی سے واصل بحق ہوئے مزار شریف بیجاپور کی حصار کے باہر اللہ پور کے دروازے کے طرف واقع ہے اور ایک سایہ دار چوکھنڈی آپ کے مزار مقدس پر بنائی ہوئی ہے آپکا مشہد اور خلایق کی زیارت گاہ ہے۔ حضرت شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ کے پانچ فرزند رشید تھے ایک سید عبد القادر دوسرے سید نعمت اللہ تیسرے سید بدرالدین چوتھے سید ابو القاسم پانچویں سید محمد میران قدس اللہ اسرارہم اجمعین انمیں سے حضرت سید بدرالدین قدس سرہ دہلی کو گئے اور وہین رحلت کئے باقی چار فرزند جو ایک صاحب کمال ظاہر و باطن تھے اپنے والد بزرگوار کے روضہ میں آسودہ ہیں حضرت کی اولاد ان پانچوں فرزندوں سے جاری ہے انمیں اکثر زاہد و صالح اور بزرگ ہو

ہیں اور بیجاپور اور جنجیرہ اور پرینڈہ اور دوسرے مقامات میں کثرت سے موجود ہیں اور سب فرزندوں میں بڑے حضرت سید عبد القادر قادری قدس سرہ سترہویں ذیقعدہ ۱۰۹۸ھ ایکہزار اٹھانوے ہجری کو وفات فرمائے آپ بھی بڑے بزرگ صاحب زہد و تقوی تھے مسند ہدایت خلق پر بیٹھکر طالبوں کی تلقین اور ارشاد میں مشغول ہوئے اور آپ کے فرزند حضرت شاہ ابو الحسن ثانی قدس سرہ سکندر عادلشاہ اور شاہ عالمگیر کے زمانے کے مشہور بزرگوں سے ہیں آپ میں کمالات ظاہری و باطنی جمع تھے کتاب مخازن سلاسل قادریہ آپ ہی کی تالیف ہے اور خانقاہ قادریہ جو انبار خانہ کے قریب ہے آپ کی بنائی ہوئی ہے ۱۱۳۲ھ ایکہزار ایکسو بتیس ہجری میں اس جہان سے فردوس بریں کے طرف رحلت فرمائے اور انکا مزار شریف موضع کنکال میں جو آپکی معاش کا قریہ ہے واقع ہے

مترجم - حضرت سید عبد القادر قادری قدس سرہ کے اولاد سے صاحب سجادہ یعنی ابو الحسن ثانی کے پوتے رشید شاہ حسینی بن رشید شاہ نور اللہ قادری جاگیر موضع [illegible] تعلقہ [illegible] اور موضع حسین پور تعلقہ [illegible] ہیں و علاوہ حیدرآباد دکن موجود ہیں۔ حضرت سید نعمت اللہ قادری اپنے بھتیجے مسمی سید ابو الحسن ثانی کو اپنا سجادہ و خلیفہ کئے تھے۔ حضرت سید بدرالدین آپ کے اولاد جنجیرہ میں موجود ہیں۔ حضرت سید ابو القاسم آپکے اولاد سے بیجاپور میں سید قاسم صاحب بن سید حسن قادری اور سید قادر بادشاہ صاحب ابن سید صاحب پیر صاحب موجود ہیں حضرت سید محمد میران قدس سرہ کی اولاد سے سید حسین و سید یوسف و سید برہان فرزندان سید زین کے آثار شریف کے متصل موجود ہیں۔

حضرت شاہ مصطفیٰ قادری قدس سرہ آپ اپنے بڑے بھائی شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ کے ہمراہ محمد آباد بیدر سے اس شہر میں رونق افروز ہوئے کمال بزرگی اور استغنا اور ماسوی اللہ سے پرہیز اور عبادت و پرہیزگاری اور مجاہدہ اور رات دن کی نفس کشی کے ساتھ اپنے اوقات شریفہ اور انفاس متبرکہ استغراق اور مشاہدہ حق میں مصروف و معروف رہتے تھے اپنی طاعت و عبادت اور احوال و کرامات کے پوشیدہ

رکھنے میں بڑی کوشش کرتے تھے صحبت اغیار سے گوشہ اختیار کئے تھے کبھی دنیا داروں کے طرف التفات نہیں کئے اگرچہ بادشاہ اور امرا آپ کے دیکھنے کی خواہش رکھتے تھے لیکن آپ اوس سے بالکل انکار اور پرہیز کرتے تھے کتاب صحیفۃ الہدیٰ میں لکھا ہی کہ سلطان ابراہیم عادلشاہ نے آپ کے کمالات گوشہ نشینی کا شہرہ سنکر آپ کا مشتاق ہو کے ملاقات کی رجوع کی حضرت نے انکار کیا بادشاہ کے حضوریوں میں سے ایک شخص جو حضرت کے ساتھ صدق عقیدت رکہتا تہا اس باب میں اپنے خداوند نعمت کی تمنا دیکہکر عرض کیا کہ بادشاہ کا مقصد حاصل ہے بندۂ درگاہ اس مطلب کے حصول کا کفیل ہے بادشاہ اوس سے پوچھا تو اوس نے کہا کہ حضرت نماز صبح کے بعد ورد اوراد میں مشغول رہتے ہیں اور آپ کے حجرہ کا دروازہ کہلا رہتا ہے بندہ بھی اوس وقت حضرت کی حضور باشی میں رہتا ہے اگر بادشاہ کسی روز علی الصباح تنہا سواری کرکے وہاں پہنچیں تو ملاقات میسر ہوگی پس بادشاہ دوسرے روز بغیر تجمل و شوکت بادشاہی کے چند ملازم خاص کے ساتہ سواری کرکے حضرت کے پاس پہونچا آپ وظیفہ میں مشغول تھے بادشاہ کے طرف التفات نہیں کئے وظیفہ سے فارغ ہونیکے بعد وہ خادم عرض کیا کہ یہہ خاقان زمان ابراہیم عادلشاہ ہیں حضرت شاہ مصطفےٰ قدس سرہ بادشاہ کے طرف متوجہ ہوکے فرمائے کہ بادشاہ کے اس گوشہ میں آنے سے مطلب کیا ہے بادشاہ جواب میں کہا کہ آپ کا جمال مبارک دیکہنا مقصود تہا کیونکہ اوس میں سعادت و برکت ہے فرمائے کہ ملاقات تو حاصل ہوگئی اب جاؤ و بادشاہ کو اس بات سے بار خاطر ہو کر کہا کہ ملاقات تو حاصل ہوگئی لیکن کرامت کا اظہار چاہتا ہوں حضرت غضبناک ہو کر حجرے کے چھت کے طرف نظر کئے وفقتاً چھت پھٹ جاکر ایک نور کا شعلہ اوتر کر حضرت اور بادشاہ کے درمیان حائل ہوگیا بادشاہ کی آنکھیں اوسکی تابش سے تاب نہ لاکر بند ہوگئیں ایک گھڑی کے بعد حضرت کا غضب تسکین پایا اور وہ شعلہ گم ہوگیا تب حضرت فرمائے کہ بھلا ہوا کہ ماہتابی تجلی تھی اگر آفتابی تجلی ہوتی تو اوسکی تابش سے بادشاہ کا منہہ کالا ہو جاتا بادشاہ اون گوشہ نشینوں کا جو

تارک دنیا ہوکر خلق سے منہ پھیر کے گوشہ اختیار کئے ہیں امتحان مت کرو اور اونکے اوقات میں خلل انداز مت ہو پس بادشاہ خفت لیکر چلے گیا حضرت اوس روز سے حجرہ سے باہر قدم نہیں رکہے اور کہے کہ فقیر کا بہید کھل گیا اور اوسکے آٹھویں روز اعلیٰ علیین کو تشریف لے گئے اور اپنے بڑے بہائی حضرت شاہ ابوالحسن قادری قدس سرہ کے روضہ میں آسودہ ہیں آپ کے فرزند رشید اور سجادہ نشین حضرت سید عبدالقادر قادری قدس سرہ بہی جو اپنے پدر بزرگوار کے کمالات کے حاوی تہے اسی چبوترہ پر مدفون ہیں اور آپکے فرزند رشید حضرت سید شمس الدین قادری قدس سرہ بڑے صاحب ہمت تہے اور ظاہری و باطنی علوم آپمیں جمع تہے نہایت بزرگی کے ساتہ متصف ہوکر جوانی کی چھوٹی عمر میں سنہ ۱۱۲۰ ایکہزار ایکسو بیس ہجری کو اس جہان فانی سے ملک جاودانی کیطرف عازم ہوئے اور آپ کا مزار شریف موضع گومٹہ سے متعلق شہر بیجاپور میں جو آپکی معاش کا قریہ ہے واقع ہے آپ کے اولاد امجاد اوس موضع میں اور اطراف و اکناف بیجاپور میں سکونت رکہتے ہیں اور ان میں سے اکثر اہل اللہ اور اہل صلاح و کمال ہوئے ہیں۔ مختصر جمع حضرت سید شمس الدین قادری قدس سرہ کے پانچ فرزند تہے سید عبدالقادر و سید ابوتراب و سید عبداللطیف و سید مرتضیٰ و سید مصطفےٰ قدس اللہ اسرارہم اجمعین انمیں سے سید عبدالقادر و سید ابوتراب و سید مصطفےٰ قدس اللہ اسرارہم کی اولاد باقی نہیں لیکن سید عبداللطیف و سید مرتضیٰ قادری بیجاپور میں موجود ہیں اور سید مرتضیٰ کی اولاد سے سید محمود عرف میراں صاحب موضع گھوری متعلق سندھنور میں موجود ہیں۔

حضرت شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ

آپ خلاصۂ خاندان عالیہ حضرت پیران پیر غوث الثقلین سید محی الدین جیلانی قدس سرہ ہیں اور اس شہر کے بڑے مشائخین اور مشہور اولیا سے ہیں آپ قطب زمان غوث دوران سر حلقہ اہل عرفان تہے اور اپنے بزرگوں سے بیعت و خلافت رکہتے ہیں اور سلطان محمد عادلشاہ کے زمانہ میں بغداد

شریف سے اس ملک کا قصد کرکے بیجاپور کو اپنی تشریف آوری سے معمور و برکات و فیوضات
سے آپکی رہنمائی اور ارشاد سے ایک عالم مقصد اصلی اور کمال باطنی کو پہونچا بادشاہ اور
اعیان و امرا حضرت سے کمال اعتقاد رکھتے تھے اور آپکی نہایت تعظیم و تکریم کرتے تھے خان محمد
خانخانان وزیر سلطان محمد عادلشاہ آپ کا مرید صادق اور خادم راسخ تھا اور شیخ الاسلام
حضرت شیخ ابراہیم بغدادی قدس سرہ جو بزرگی اور پرہیزگاری اور عبادت و تقوی سے
موصوف اور مشہور تھے حضرت شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہ کے مریدان کامل اور
خلفای واصل سے ہیں اور آپکے اور قطب السالکین سید السادات حضرت شاہ ہاشم
دستگیر حسینی علوی قدس سرہ کے درمیان باہم نہایت دوستی و محبت تھی کہتے ہیں چہار
حضرات اہل کمال اور صاحب کرامت یعنی جناب شاہ ہاشم و شاہ قاسم و شاہ مرتضی و شاہ
عبد الرزاق و شیخ عبد الصمد کنعانی قدس اللہ اسرارہم جنکے کرامات و تصرفات کا طنطنہ تھا اور
جنکے کرامات و مقامات کی شہرت کالشمس فی نصف النہار تھی سب ہمعصر تھے اور باہدیگر
صحبت و ملاقات رکھتے تھے منقول ہے کہ سلطان محمد عادلشاہ اپنے ابتدائی زمانہ میں
حضرت شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہ سے تھوڑا سا شک اور انکار رکھتا تھا اور عدم اعتقاد
سبب آپکی باطنی عظمت و بزرگی سے خبر نہیں رکھتا تھا جناب شاہ ہاشم قدس سرہ اوسکے
شک اور انکار کا زنگ اوسکے آئینہ دل سے صاف کئے اور آپکے علوم اور مقام
سے آگاہ کئے کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ حضرت شاہ
عبد الرزاق قدس سرہ کے مکان پر تشریف لے گئے اور دونوں بزرگوار بیٹھے
اوس روز سلطان محمد بھی وہاں پہونچا اور دونوں حضرات کے ملاقات سے
بہرہ مند ہوا ایک گھڑی کے بعد حضرت شاہ ہاشم سلطان محمد کو حجرہ کی اوس
دیوار طرف جو حضرت شاہ عبد الرزاق قدس سرہ کی پیٹھ کے پیچھے تھے اشارہ
فرمایا بادشاہ اودہر نظر کیا تو کیا دیکھتا ہے کہ دیوار میں غیب سے ایک دریچہ

ظاہر ہوا ہے اوسکے باہر جاکے تماشہ دیکھنے کے قصد سے اوٹھا اور دریچہ کے باہر قدم
رکہا چند قدم چلا دیکھا کہ وہ سرزمین اپنا شہر نہیں بلکہ کوئی اور شہر ہے کسی طرف
باغ و بوستان گل و ریاحین سے آراستہ جنکے بوسے دل و روح تازہ اور درختوں
مین اقسام کے نادر میوہ جات لگے ہیں چشمے اور نہریں جابجا جاری ہیں جدہر دیکھئے سبزہ زار
جنکے دیکھنے سے آنکھوں کو طراوت بصارت کو قوت غرض بادشاہ یہ سیر دیکھتے ہوئے
چلا جاتا تو ایک محل نظر آیا اوسکے اندر گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہاں لعل بے بہا کی
ڈھیریں لگی ہوئی ہیں جنکی حفاظت کے لئے بہت سے نگہبان متعین ہیں بادشاہ
جو اس قدر بیحساب لعل دیکھا اوس انبار سے ایک مٹھی اوٹھا لینا چاہا نگہبان
کہنے لگے کہ مالک کے حکم و رخصت کے بغیر مت اوٹھاؤ بادشاہ پوچھا مالک کون ہے
اور اوسکو یہ بیبہا جواہر کہاں سے ملے وہ جواب دیئے کہ یہ حضرت شاہ عبد الرزاق
قادری کا مال ہے بادشاہ جن آپکا مرید ہے اوسکے یہ جواہر حضرت کے نذر رکھے ہیں
سلطان محمد اس بات سے مبہوت اور حیران ہوگیا اور واپس ہونیکا قصد کیا اور
چند قدم راہ طے کیا تو وہ شہر ہی غائب ہوگیا پہر وہی حضرت شاہ عبد الرزاق
کے حجرہ کا دریچہ نظر آیا حجرہ کے اندر داخل ہوکے دیکھا تو دونوں حضرات اپنے
جگہ بیٹھے ہیں اور اپنا تجمل و شوکت و احتشام ہر ایک اپنے اپنے موقع پر ہیں
پس بادشاہ حضرت شاہ عبد الرزاق قدس سرہ سے اپنے بد اعتقادی کی معافی چاہا
اور اوس روز سے آپکی عظمت و بزرگی اوسکے خاطر نشین ہوئی واللہ اعلم آپ
ربیع الآخر کی بائیسوین میں سنہ ایکہزار اکاون ہجری کو اس سرای فانی سے نقل
مکان فرمائے اور شہر پناہ کے اندر مکہ دروازہ کے متصل اپنی خانقاہ کے قریب
آسودہ ہیں اور آپکے مزار مقدس پر گنبد بنی ہوئی ہے جہاں لوگ زیارت
کی برکت حاصل کرتے ہیں اور گنبد کے اندر مرقد شریف کے داہنے جانب آپکے

زوجہ محترمہ قدس سرہا کی قبر ہے اور بائیں جانب آپکے فرزند رشید حضرت سید عبد القادر
عرف شاہ حضرت قادری قدس سرہ مدفون ہیں جناب شاہ حضرت قادری قدس سرہ
اپنے والد بزرگوار کے بعد مسند سجادگی پر بیٹھ کر طالبوں کو ارشاد وہدایت کرتے تھے اور کمال
ظاہری و باطنی سے متصف تھے اور رجب کی سولھویں کو رحلت فرمائے اور خان محمد خان
حضرت شاہ عبد الرزاق قدس سرہ کے پائین مدفون ہیں اور انکی قبر پر ایک خوشنما ہشت پہلو
گنبذ تعمیر کی ہوئی ہے۔ **مترجم** انکی اولاد نہیں ہے۔ معاش بھی خالصہ میں داخل ہوگئی
اور خان محمد خان عرف خورم خان وزیر کے اولاد سے مرحوم گنڈی میں حسین صاحب موجود اور انکی اولاد سے
سید صاحب عید گلی انعام دار موضع منگلی متعلقہ باگ واری میں موجود ہیں۔

حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس اللہ سرہ العزیز

آپ سلطان الواصلین برہان العارفین شیخ الکل فی الکل حضرت میان شاہ وجیہ الدین
علوی گجراتی قدس اللہ سرہ العزیز ونفعنا من برکاتہ کے بھتیجے ہیں اور آپ مقتدای
سالکان پیشوای عارفان رئیس گروہ واصلان رہنمای خداجویان غوث خلایق قطب
عالم اور خواص افراد کے مرتبے میں تھے سلطان ابراہیم عادلشاہ جگت گرو کے زمانہ
میں اس سرزمین کو اپنے قدم آوری سے مشرف کئے اور ایک مدت تک نورس پور میں
سکونت رکھتے تھے بعد اسکے شہرپناہ کے اندر تشریف لائے آپ کے ارشاد وتلقین
کے طفیل سے ہزارہا طالبان درمیان کمال ظاہری و باطنی حاصل کئے اور اعلی مدارج
کو پہونچے چنانچہ حضرت خود فرماتے ہیں کہ میرے فیض سے پانچہزار سو آدمی خدا کو پہونچے
اور ترقی باطنی پائے ایسا ہی خدای عزوجل سے درخواست کیا ہوں کہ میرے مریدوں
اور چاہنے والوں کو دین ودنیا میں اور ظاہر وباطن کی سیر وطیر میں مشغول رہی اور میری
اولاد واحفاد وخدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سرخرو اور باآبرو
رہیں حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کی رحلت کے وقت آپ کی عمر شریف چودہ

سال کی تھی اور آپکو بیعت وارادت اور ارشاد وتربیت خود اپنے والد ماجد برہان العارفین
حضرت شاہ برہان الدین حسینی علوی قدس سرہ سے حاصل ہے اور انکی صحبت میں سخت ریاضتین
کیں اور مجاہدے اور سلوک میں کامل العیار نکلے اور والد بزرگوار کی رحلت کے بعد وصیت
پدر اور غیبی الہاموں کے مطابق مرشد اولیاء اللہ سید اولاد رسول اللہ حضرت شاہ عبد اللہ
فرزند حضرت شاہ وجیہ الدین علوی قدس سرہا کی خدمت میں جاکر ایک مدت دراز تک
آپکی حضوری اور صحبت میں رہے اور خلافت اور اذکار واشغال کی اجازت اور نعمت
ظاہری و باطنی حاصل کئے سلوک کے تمام مراتب اور وصول کے تمام مقامات طی کرکے مقام
ورا الوری کے کشف میں جو کچھ عقدے رکھتے تھے حل کرلئے ابراہیم عادلشاہ آپکے جناب
میں نہایت رسوخ واعتقاد رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ ... اور ... اور اسکا بیٹا محمد عادلشاہ بھی اسی جناب کی خدمت
... اور جب ... تو حضرت کی خدمت ... اور انکی ...
ہوجاتی اور حضرت کے پاس دنیا اور اہل دنیا جب اس فرد ذلیل کے کچھ بھی قدر نہیں
رکھتے تھے **بیت** آنکہ ہر دو کون بیک خرمنی خرند ایشان دم از محبت دنیا کجا زنند
ترجمہ بیت جو لوگ دو جہان کو کوڑی کو بھی نہ لین انکے سیلا محبت دنیا وہ کب
کریں۔ شاہ وگدا آپ کے حضور میں یکسان نظر آتے تھے جو کچھ نذر ونیاز آتی فقیروں میں
تقسیم ہوجاتی حضرت فرماتے ہیں کہ جس وقت فقیر کی عمر سولہ سال کی تھی یہ طریق اختیار
کیا کہ اگر کاہے ہوں بھی ہر روز آئیں اور عشا کے بعد ایک چپل بھی باقی رہے تو اسکو گرم
کرکے فقیر کے بدن پر داغ دیں اور اس باب میں فرمائے **نکتہ بیت** آتش حرص کی
بات بچن را کیسے باسی بہات ہو اسکا جادسے لائے ات۔ **نقل ہے** کہ ایک وقت
فراموشی سے ایک دینار حصیر کے نیچے رہ گئی تھی دوسرے روز نظر آئی تو آپ نے اپنے
عہد کے مطابق اسکو گرم کرکے اپنے بدن شریف پر داغ دیا۔ **مترجم**
یہ داغ آپ کی اولاد کے پہچان کے لئے گویا ایک نشانی ہوگیا چنانچہ اس فقیر مترجم کے پیر ومرشد قدس

سرہ العزیز فقیر سے فرماتے تھے کہ تیری پیرائی کے واسطے یہ نشان موجود ہے کیونکہ حضرت امام الدین علیہ الرحمۃ
حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ العزیز کے ارادت مند تھے۔ حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے سلوک کا
طریق سولہ سال کی عمر میں اختیار کیا نفس کی عداوت اور اسکا خلاف اپنے پر واجب اور
لازم کرلیا اور یہ عزم کیا کہ جو کچھ نفس خواہش کرے وہ اسکو نہ دوں اور جو کچھ بغیر مانگے
آئے لوں اور میں نے کھانے میں کبھی کھانا طلب نہیں کیا جو کچھ روبرو لاتے کھالیتا اور
کبھی نہ کہا کہ یہ کچا ہے یا پکا ہے کھارا ہے یا پھیکا ہے اور جو کچھ کہ نفس خواہش کرتا تھا
میں نے اوسکی اطلاع بھی دوسروں کو نہ دی کیونکہ اطلاع دینا اور مانگنا دونوں برابر
ہیں حضرت نے دوبار حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کی زیارت کی ہے
اسمیں ایکبار اپنے جد بزرگوار جناب حضرت رسالتمآب صلوات اللہ علیہ وسلامہ کے دعوت پر
گئے تھے اور اوس جناب سے ظاہری اور باطنی نعمتوں اور فیضوں سے سرفراز
ہوئے اور کتاب حزب الاعظم اور انگشتری مبارک کا قبضہ بھی عنایت ہوا گنج الاسرار میں
حضرت سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے جس وقت مدینہ منورہ کی زیارت سے
مشرف ہوا فقیر کی عمر پچاس سال کی تھی پس ایک شب کو مشاہدہ ہوا کہ حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خاص شمشیر متبرک اور ایک جلد کتاب اوراد و حزب الاعظم و ورد الاعظم
فقیر ہاشم کو عنایت فرمائی ہے ایک گھڑی کے بعد ایک شخص دروازے پر آیا فقیر نے پوچھا کون ہو
اوس نے کہا کہ میں مدینہ منورہ کا شریف ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لیے
شمشیر اور حزب الاعظم روانہ فرمائے ہیں اور بندہ کو حکم فرمائے کہ میرا فرزند شاہ ہاشم
آیا ہے یہ امانت جو دین و دنیا کا تحفہ ہے اوسکو پہنچا دو پس فقیر ہاشم اوسکو لیکر سر پر رکھ
لیا اور اس عنایت کا شکر بجالا کے شکرانہ ادا کیا اور حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم
ہمیشہ متواتر بشارتیں اور عنایتیں فرمایا کرتے تھے اور آپکے دونوں ملفوظ شریف
میں مذکور ہے کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ فرماتے تھے کہ ایک معاملہ میں دیکھا کہ گویا

میں ہوشیار ہوں کہ اپنے گھر سے مسجد نبوی کے صحن میں آیا دیکھا تو منبر کے پاس محراب
روبرو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھڑے ہیں اور
قبلہ کے طرف روی مبارک کرکے مسائل فقہ بیان فرماتے ہیں اسی اثنا میں یہ فقیر جلدی سے
مسجد کے اندر آیا ایک صحابی نے کہا یا رسول اللہ شاہ ہاشم آتے ہیں رسول علیہ السلام روئے
مبارک فقیر کے جانب کئے فقیر کل کی انگلی زمین پر رکھا اور تسلیمات کیا رسول صلی اللہ علیہ
وسلم اپنے دونوں دست مبارک اپنے زانوی مبارک پہ رکھکر پشت مبارک خم کرکے مرحبا
بلائے اور فرمائے اقبال الشریف ہاشمی ہاشمنا علی المعالی اور اس خطاب سے
فقیر کو دوبار سرفراز فرمائے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی یہ عادت تھی کہ کبھی مست ہاتھی کے
روبرو سے نہیں ہٹتے تھے اور اوس حیوان عجیب سے اکثر بار مقابلہ کا اتفاق ہوا آپ اوس
ذرا بھی نہیں ڈرتے تھے ایک روز حضرت سے ایک مریدوں نے کہ حضور ہاتھی اور شیر اور
سانپ کے روبرو سے منہ نہیں موڑتے ہیں یہ شجاعت ہے یا اسمای الہی کی برکت ہے
آپ فرمائے نہ شجاعت ہے نہ اسما لیکن میرے والد بزرگوار فرمائے ہیں کہ ای فرزند
جب تجھکو ہاتھی اور شیر اور سانپ کے مانند جانوروں سے سامنا ہو جائے تو اسے کو
مت پھیر کیونکہ اسمیں اپنا امتحان اور آزمایش ہے کہ اگر حضوری حق حاصل ہے تو اوسکے
روبرو ہونے سے دل میں کسیطرح کی فکر اور وحشت نہ ہوگی اگر کچھ وحشت ہوئی تو معلوم کر
کہ مرتبہ سے نیچے اوتر گیا پس اوسکا علاج کرنا چاہئے تا پھر اوس مرتبہ کو پہنچے نقل ہے
کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ ایک شخص کی دعوت پر سید احمد نقیب جو
سادات عرب اور اوس زمانے کے اکابر تھے ساتھ لیکر گاڑی میں سوار ہو کے جاتے تھے
اتفاقاً وہ سواری مبارک حضرت شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ کے روضہ کے جنوب
طرف کی گلی پہ پہونچے اودھر سے آگشت کے میدان کے جانب سے ایک مست ہاتھی اوس
گلی کے طرف آیا لوگ سب اوسکے خوف سے جان چھپا کر ایک طرف بھاگ گئے اور بچارہ

کو معلوم تہا کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ مست ہاتہی کے روبرو سے مڑنے کے نہیں ہیں پس تماشائیون
کا ہجوم ہوگیا آپس میں کہنے لگے یارو آج عجب اتفاق ہوا ہے کہ اوس طرف سے مست ہاتہی آتا ہے
اور ادہر سے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ تشریف فرماتے ہیں اور کوچہ بالکل تنگ ہے دیکہیں
کیا صورت ہوتی ہے ہر طرف سے ایک غل مچگیا لوگ تماشہ دیکہنے کے لئے دیوارون پر چڑہگئے
اور دیکہنے لگے اس حکایت کا راوی کہتا ہے کہ خود بہی اوس ہجوم میں محل آثار شریف کے
شمالی دروازے کے طرف کے مشرق رویہ حوض پر چڑہا تہا اور دیکہہ رہا تہا کہ حضرت گاڑی
میں تشریف رکہے ہیں اور سید احمد نظیر آپکے بازو سے بیٹہے ہیں اور وہ ہاتہی سواری شریف
کے مقابل ہوا حضرت نے بیلبان کو ارشاد فرمایا کہ بغیر خوف خطر کے گاڑی لیجا اوس نے بموجب
حکم والا گاڑی چلائی جب ہاتہی سواری مبارک کے قریب پہونچا گلی تنگ تہی ایک طرف
حضرت شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ کے باغ کی دیوار تہی اور دوسرے جانب محل آثار شریف
کے احاطہ کی دیوار تہی میں نے اپنے آنکہون سے دیکہا کہ وہ خیرہ ہاتہی ڈرکر سونڈ اپنے
منہہ میں دابے لیکے جاتا تہا اور اوسکے گلے میں لوہے کے گہنٹیون کی جو حمائل تہی
گاڑی کے چہت کو لگی غرض حضرت کی سواری کے نزدیک تہا تب ایسا جاتا تہا کہ گویا اوسکی
مستی کا جوش گم ہوگیا ہے اور اوسکا پکار او فتنہ موقوف ہوگیا جب وہان سے آگے بڑہ گیا تو
پہر وہی اپنی مستی کی حالت پر آگیا گنج الاسرار میں لکہا ہے کہ سلطان ابراہیم عگت گرو کے
زمانے میں برسات کی قلت سے بیجاپور میں ایسا قحط ہوا کہ اہل شہر پریشان ہوکر ترک
وطن کرنے پر آمادہ ہوئے اعیان و ارکان و اہالی استسقا کے لئے جمع ہو کے حضرت شاہ
ہاشم قدس سرہ کے آستانہ پر حاضر ہوئے اور عرض کئے کہ برسات کے امساک سے تمام
عالم اور حیوانات و نباتات و مویشی زراعت تلف اور ضائع ہو رہے ہیں بلکہ ہر ذی
روح کی تباہی و خرابی ہو رہی ہے آپ قطب مدار اور مقبول درگاہ پروردگار ہیں نظر
توجہ فرمائیں تا اس پریشانی اور بلا سے نجات ملے حضرت نے زبان مبارک سے نکتہ

فرمایا۔ نکتہ جَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ کرون و بحرمت النبی ہاشم جل جلال ہمرون یہہ کہکر
صادر ہونے کے ساتہہ آسمان پر چوطرف سے ابر آیا برسات شروع ہوئی اور ایسی برسی کہ ہر
طرف ندیان نالے بہنے لگے اور چوطرف پانی کی طغیانی ہوگئی درخت اور کہیتیان ہرے ہوگئیں
نقل ہے کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ طالبین کے ارشاد و افادہ میں مشغول
تہے عصر کا وقت آیا مجلس ویسی گرم تہی آفتاب غروب ہونے لگا اور وقت نماز بہت
تنگ ہوگیا تہا حاضرین کے دل میں یہہ خیال آنے لگا کہ آجہیں کیا ہوا ہے کہ دیر سے کہ نماز
کا وقت پہونچگیا اور حضرت نماز کا تہیہ نہیں کرتے ہیں لیکن کوئی شخص بہی جرأت کرکے
زبان پر نہ لایا بعد اسکے حضرت اوٹہکر تازہ وضو بنانے کے لئے کنوین کے طرف تشریف
لیگئے ابہی وضو تمام نہیں ہوا تہا کہ آفتاب غروب ہوگیا جب آپ وضو سے فارغ ہو کے
قدم سیڑہی پر رکہکر باہر آئے آفتاب پہر نکل آیا آپ اپنے مریدون اور اہل مجلس کے ساتہہ
نماز عصر ادا کئے غرض ایک گہڑی تک آفتاب جلوہ رہا نقل ہے کہ ایک شخص حاجی
ذاکر نامی راگ میں بڑا اوستاد تہا اور ہمیشہ بزرگون اور اولیاء اللہ کے عرسون میں
مولود و قصاید پڑہتا تہا لوگ اوسکی حقارت اور مسخری کرتے تہے کسی جگہ اوسکو عزت
نہ تہی اوسنے ایک روز حضرت کی خدمت والا میں آکر ایک مرثیہ سوز پڑہی اور اپنا حال
ظاہر کرکے عرض کی کہ اپنے کو خوش آوازی حاصل ہو اور خاص و عام میں اپنی قبولیت
ہو حضرت اوسکے حال زار پر ترحم فرماکر کمال عنایات سے اپنی دستار خاص اور دوپٹہ
کی چادر اوسکو عطا فرمائے اور اوسکی آواز کو لحن داودی بنادئے پس وہ اپنے
زمانے کے مشاہیر سے ہوگیا اور اپنی خوش الحانی کے سبب سے سننے والون کے دلون
کو کہینچتا تہا اور اپنے حسن صوت کے دام میں جنگلی پرندون کو پہانستا تہا لوگ اوسکی
آواز کے سننے کے لئے دور دور سے آتے تہے اور جان دیتے تہے حضرت شاہ [illegible]
قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جب وہ نہ سے آپ اوسکو لحن داودی عطا فرمائے تب سے

وسکی زندگی تک اوسکی قبولیت اور جس صورت میں سر مو فرق نہیں آیا **نقل** ہے کہ جن ایام میں حضرت قوم عیسوی کے قید سے چھوٹکر خادموں اور رفیقوں کے ساتھہ بیجاپور کو عزم کئے رستہ میں ایک بہت بوڑھا شخص حضرت سے ملاقات کرکے عرض کیا کہ آپکو کیمیا گری کا فن سکھلاتا ہوں اور آپ کے لئے یہی ہدیہ لایا ہوں اور اس علم میں یکتا ہوں اس کا نسخہ لکھ دیتا ہوں حضرت تبسم کرکے فرمائے کہ میں فقیر ہوں مجکو خدا بس ہے کیمیا کیا کروں اگر تجکو سونے کی خواہش ہے تو آ پتھروں کی ایک جگہ ڈھیر بنا تا سونا ہو جائے وہ شخص اوسکے حکم کے مطابق پتھروں کی انبار کرکے عرض کیا تو حضرت اوسپر اپنی ایک نظر کیمیا اثر ڈالے وہ سب پتھر سونا ہو گئے پھر آپ اوسکو فرمائے کہ اوٹھا لیجا اوس شخص نے آپ سے یہ کرامت دیکھی سر قدم مبارک پر رکھدیا اور کہا ؎ چو کحل بینش ما خاک آستانۂ تست کجا رویم بفرما ازین جناب کجا ۔ ترجمہ ؎ ہمارے آنکھ کا سرمہ جو تیرے در کی ہے خاک بتلا تو مجھے اب چھوڑ کر کہاں جاؤں ۔ پھر عرض کیا کہ بندہ کو جناب کے مریدوں کے زمرہ میں داخل فرمائیں آپ اوسکو مرید کئے اور اوسکا رو اشغال تلقین فرمائے آخر وہ بھی بڑے واصل ہو گئے **نقل** ہے کہ حضرت کے ایک خادم نے خدمت عالی میں عرض کی کہ کعبۃ اللہ کا عزم دل میں جوش کر رہا ہے اگر پیر دستگیر کا حکم و اجازت ہو تو حج سے مشرف ہو کے جناب والا میں حاضر ہوتا ہوں حضرت اپنی زبان گوہر فشاں سے فرمائے کہ یہی کعبہ ہے اور ہاتھہ لمبا کئے وہ شخص دیکھا تو کعبہ ہے فرمائے اب طواف کعبہ کر تو حسب ارشاد طواف سے مشرف ہوا پھر تھوڑے وقت کے بعد اوس مرید سے فرمائے کہ الحمد للہ خدا تعالی تمکو یہیں طواف نصیب کیا اوس خادم نے عرض کی کہ فقط فضل الہی اور تصدق پیر دستگیر سے حاصل ہوا **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ گھوڑے پر سوار ہو کے خندق کے کنارہ سے شہر بیجاپور کے طرف جاتے تھے اور حضرت شاہ سید اللہ فرزند شاہ ابو الحسن قم آبادی قدس سرہ ہمراہ تھے ایسے میں ایک مست

ہاتھی سامنے آیا حضرت شاہ سید اللہ قدس سرہ کا گھوڑا ہاتھی کو دیکھکر کودا اور اپنے سامنے کے دونون پاؤں خندق میں کھپا حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ اپنے دونوں ہاتھہ اوس گھوڑے کے سم کے نیچے دیکے اوسکو اوٹھاکر باہر لائے اوس وقت حضرت شاہ سید اللہ قدس سرہ دیکھے تو حضرت خندق میں ہیں اور جو پیچھے نظر کئے تو اپنے گھوڑے پر ہیں حضرت شاہ سید اللہ قدس سرہ اس حالت سے متحیر ہو کے حضرت سے پوچھے کہ جب میرے گھوڑے کے دونوں پاؤں خندق کے اندر چلے گئے تھے تو دیکھا کہ آپ خندق میں ہیں اور میرے گھوڑے کو دست مبارک سے باہر کئے پھر جو پیچھے نظر کیا تو آپ اپنے گھوڑے پر سوار ہیں یہ کیا بھید ہے حضرت فرمائے کہ تمہارا یہ سوال بہت بعید معلوم ہوتا ہے اور اوس عارف پر جیسے تمہارے پر ظاہر ہے کہ شرط فقیری وہ ہے کہ کسی کے حق میں قصور نہ کرے اوسی وقت فقیر ہوگا اور اس فقیر کا حال تم جانتے ہو اگر کوئی شخص کہے لا الہ الا اللہ کے یقین ہے کہ جو کچھ اس فقیر کے ہاتھ سے ہو سکے قصور نہ کرون اور آپ تو فقیر کے بنی عم ہیں اور حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کے اولاد سے ہیں تمہارا گھوڑا خندق کے پانی میں اوتر جائے اور میں کھڑے رہکر نظر کروں تو جبکہ فقیر کے ہاتھ سے اوسکا بچاؤ ہو سکتا ہے پھر غافل رہوں تو کل تمہارے جد حضرت سید محمد حسینی قدس سرہ کے روبرو مجکو شرمندہ ہونا پڑیگا مقصود المرادین میں لکھا ہے کہ حضرت کے مرید سید سعد اللہ نامی ایک روز آپ کے حضور میں بیٹھے تھے اون کے دل میں آیا کہ شیخ عبد الصمد صاحب بہت بڑے بزرگ ہیں چاہئے کہ اونکے پاس جاکر دعوت کی اجازت لوں اوسی وقت حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ فرمائے کہ ہاں بات سچ ہے شیخ عبد الصمد بڑے بزرگ ہیں چاہئے کہ اونکے پاس جاکر دعوت کی اجازت لیں سید سعد اللہ رو کر عرض کئے کہ اگر میرے زبان پر یہ بات آئی ہو تو میری زبان کٹ جائے لیکن دل میرے ہاتھ میں نہیں ہے پھر قدم پر سر رکھکر روئے اور توبہ کئے اور معفو کرائے **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ بادشاہ پور کی مسجد جامع میں تشریف رکھتے تھے ایک بڑھیا آئی

اور حضرت نے قدم پر سر رکھکر عرض کیا کہ مین بڈھا ہو گیا اور مرید نہین ہوا تھا اوسکو مرید کرین آپ اوٹھے اور مسجد کے باہر دیوار کے سایہ مین بیٹھے وہ بڈھیا کھجور اور پھول حضرت کے روبرو رکھی سب خادمون کو حکم فرمائے کہ دور جاوین حضرت شاہ مراد قدس سرہ فرماتے ہین کہ فقیر مسجد کی دیوار کے کونے سے دیکھا کہ حضرت دست مبارک ایسا لمبا کئے کہ بڈھیا کسی کا ہاتھ لیتے ہین اور بیعت کے وقت جو کچھ پڑھتے ہین ویساہی پڑھے اوس کے بعد اوس بڈھیا سے پوچھے کہ آیا تیرا میان کالا کہ گورا پھر پوچھے کہ آیا میانہ قد تھا اور داڑھی قینچی سے کترا تھا اور پھر کچھ فرمائے لیکن ہم نہین سنے بہرحال وہ بڈھیا ہر بات پر آپکے قدم پر سر رکھکر کہتی تھی کہ برابر ہے پھر اوسکے شاہ مراد کو طلب فرماکر پھول اور کھجور تقسیم کرا دئے نقل ہے کہ سلطان محمد عادلشاہ کو ہول کا شکوہ شروع ہوا وہ بھی اس درجہ مین تھا کہ جب ابر آتا اور بجلی چمکتی اور بادل گرجتا تو بادشاہ کو بیقراری پیدا ہوتی اور بے طاقت ہو جاتا لطف اوٹھ جاتا کھانا چھوٹ جاتا نیند چھوٹ ہو جاتی ایک مدت تک اس اذیت مین مبتلا تھا اور اطبا سے معالجہ کروایا کچھ بھی فائدہ نہ ہوا آخر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی خدمت مین عرض کروایا کہ اس بلا سے نجات ہو حضرت فرمائے خیر کچھ پروا نہین آج کے روز سے پھر کبھی بادل اور بجلی کی آواز تیرے کان مین نہین آئیگی کہتے ہین کہ حضرت کی توجہ سے سلطان نے اس روز سے بادل اور بجلی کی آواز نہ سنی جب تک بادشاہ بیدار رہتا نہ بادل گرجتا نہ بجلی چمکتی اور جب سو جاتا اور نیند غالب ہوتی تو بجلی اور بادل اپنا کام کرتے غرض بادشاہ کی زندگی تک یہی حال تھا شیخ محمد صدیق حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے مرید نقل کرتے ہین کہ مین حضرت کی بیعت سے مشرف ہوا اوسوقت آپ وعدہ فرمائے کہ تم کو اذکار و اشغال دوسرے وقت تلقین کرونگا مین قبول کیا کہ رات دن حضرت پیر دستگیر کی حضوری مین تھا ایسا ہی چند سال گذرے لیکن اذکار و اشغال سے کوئی چیز تلقین نہین فرمائے بندہ بھی عرض نہین کیا آخر حضرت رحلت فرمائے اور بندہ حیران ہوا کہ پیر دستگیر قطب الاقطاب تھے آیا وہ حضرت کا حق نہین تھا

یا بندے کو اس کام کے لایق نہین دیکھے جو انکو کچھ عنایت نہین کئے اس فکر مین حیران و پریشان تھا اوسوقت اور بہت سے اولیاء عالی مقام بھی تھے لیکن مین کسی سے نکہا اس حال سے چند سال گذرے ایک روز میرے دل مین آیا کہ حیات کے دن گذر چکے اور مین بوڈھا ہو گیا اب کس سے اپنے شیخ اور مرشد کا [illegible] پہونچیگا اس بات سے تاسف کیا اور آنکھون سے آنسو روان ہوئے ایسے مین مینے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کو بعینہ کم و کاست آپکی شکل و صورت اور جسم و ہیئت کے ساتھ دیکھا اور قدم مبارک پر سر رکھا اپنی توجہ اور عنایت سے اذکار و اشغال کی اجازت اور معارف و اسرار کی تلقین سے سرفراز فرمائے اوسوقت قلب کو اطمینان ہوا اور کشف ملکوت ہو گیا نقل ہے کہ اوس زمانہ مین دو بڑے نامور چور تھے اور اپنے ہمسرون پر چوری اور ڈاکہ زنی مین سبقت لے گئے تھے اور بہت سے گھر چوری سے بالکل صاف کر دئے اگرچہ اونکے پکڑنے کے لئے نگہبانان مقرر ہوئے تھے لیکن وہ ہاتھ نہ آتے اتفاقاً ایک روز کوتوالی کے جوانون کے ہاتھ پڑ گئے کوتوال انکو سزا دینا چاہا چونکہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے اخلاق اور صفات مشہور تھے اور بادشاہ وقت اور اعیان و ارکان سب کے سب حضرت کے معتقد اور مطیع تھے اور حضرت کے حکم کو ٹالتے نہین تھے اسلئے وہ چور اپنی جان بچانے کے لئے کہے کہ ہماری خطا نہین حضرت شاہ ہاشم اس کام کے لئے بھیجے ہین جب وہ حضرت کا نام لئے تو کوتوال حیران ہو کر ان دونون چورون کو بادشاہ کے حضور مین لایا وہان بھی حضرت کے نام کو اپنی نجات اور مخلصی کا وسیلہ بنا کر وہی تقریر کئے بادشاہ اور اہل دربار اونکو نہ چور و ملامت کئے اور کہے یہ اپنی جان بچانے کے لئے حضرت کی پناہ لئے ہین تا حضرت کا نام لینے سے اپنی خلاصی ہو جائے وہ چور کہے کہ حضرت اس مقدمہ مین دریافت کرنا چاہئے تا سچ ظاہر ہو جائے بادشاہ اپنے ایک ملازم کو حضرت کے جناب مین اس پیام کے ساتھ بھیجا کہ وہ چور پڑے ہین اور آپکا نام لیکر کہتے ہین کہ آپ اونہین چوری کے لئے روانہ کیا وہ شہر بستان رحمۃ للعالمین وہ خطا در گذر

مرشد کی صورت دیکھکر خجل ہوا اور نکل گیا غرض جب بد کام کا قصد کیکے جاتا تو وہان حضرت
کو موجود دیکھتا۔ مصرع۔ ہر جا کہ روم روی ترا می بینم۔ ترجمہ۔ جاؤن مین جہان کہین وہی تیری
صورت۔ اوسنے یہہ حال دیکھکر اون معصیتون کے خیال سے باز آیا۔ المنقول ہے کہ حضرت شاہ ہاشم
قدس سرہ مریدون اور طالبون کی جماعت کے ساتھ بادشاہ پور کی جامع مسجد مین بیٹھے تھے
ایک خدمتگار آکر عرض کیا کہ سلطان محمد عادلشاہ کو سخت بیماری درد کی ہے طبیبان اوس مرض
کو پہچاننے اور معالجہ کرنے سے عاجز ہوگئے ہین اسلیئے جناب مین التماس بھیجا ہے کہ نظر رحم
اور نگاہ توجہ فرمائین تاکہ اس درد سخت اور بیماری شدید سے شفا پاؤن حضرت یہہ کیفیت سنکر
اوس خادم کو فرمائے کہ رومال لاؤ خادم رومال لایا آپ دعا پڑہکر اوسپر دم کئے اور خادم کے
ہاتھہ دیکے فرمائے کہ لیجاؤ اور جہان درد ہو وہان اسکو باندہو خادم وہ رومال اور حضرت کا
حکم بادشاہ کو پہونچا دیا اوسنے مطابق حکم کے عمل کیا لیکن کچھہ اثر نہین دیکھا اور وہ درد کہین
گیا بادشاہ خود حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکے عجز و الحاح کرنے لگا کہتے ہین کہ اوسوقت تک
اون اولیاء اللہ کے جو بمضمون اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری چھپے ہوئے تھے جو
حضرت کرامات و آیات کی بزرگی اور ولایت کا شہرہ تھا لیکن بادشاہ کو جو آپ سے اعتقاد
صحیح اور ارادت صادق تھے اسلیئے نہایت عاجزی سے عرض کیا کہ ذات والا کی توجہ کے
بغیر میرے اس درد کا دوسرا کوئی علاج نظر نہین آتا خدا کے لیئے اس ارادتمند خاص پر
نظر رحم فرماکر اس درد کا علاج کیجیئے اور میرے باپ پر جیسی عنایت رکھتے تھے ویسی ہی مجھپر
بھی رکھیئے حضرت فرمائے بیشک تمہارے باپ ابراہیم عادلشاہ نے فقیر پر بڑا احسان کیا
ہے جب کہ فقیر حج سے مشرف ہوکے اس طرف آیا تو اپنے تمام یارون کے ساتھ جو کشتی مین
فقیر کے ہمراہ تھے قوم عیسوی کے قید مین پڑگیا اوسوقت تمہارے باپنے ہماری
بڑی خدمت کی اور نہایت مہربانی سے پیش آیا اب اوسکا بدلہ ضرور ہے تمہاری عمر تمام
ہوچکی بغیر جان بخشی کے کچھہ ہو سکتا نہین فقیر کے حیات مین دس سال باقی ہین وہ دس سال

لیئے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ یہہ قصہ سنکر فرمائے کہ ہان برابر کہتے ہین فقیر ہاشم اونہین اس کام
کے لیئے بھیجا ہے اونکی خطا نہین خطا اس فقیر کی ہے اونکو کسی طرح کی اذیت نہ دو اور
اونہین چھوڑ دو بادشاہ پھر دوسرے بار امتحان کے لیئے حضرت سے اونکی صورت شکل
دریافت کروایا تو آپ بعینہ اونکی شکل و شباہت قد و قامت خال و خط بیان کرکے فرمائے
کہ جلد چھوڑ دو اس سے بادشاہ اور اہل دربار جانے کہ بیشک آپکی ذات معلی مظہر رحمت رحیم
اور حامی عاصیان ہے پس حکم والا کے مطابق اوسی وقت اون دونون چورون کو
حضرت کی خدمت مین روانہ کئے وہ دونون حضرت کے قدم پر سر رکھکر اپنے سب گناہون
سے تائب ہوگئے یہہ صفت خاص حضرت کے خاندان مین آجتک باقی ہے بلکہ حضرت کے تمام
کمالات اور کرامتین اور خصلتین اور فقر و درویشی کے مقامات اور عیب پوشی خطا بخشی
اور توکل و قناعت اور عبادت و ریاضت اور بخشش و ایثار اور استغنا مصدر حسنات
عارف باللہ مرشد انام برکت الزمان سراج الاسلام سیدی سندی مرشدی حضرت شاہ
عبداللہ ثانی حسنی علوی ابقاہ اللہ الی یوم القیام کی ذات بابرکات مین موجود ہین جو کمالات
و مقامات حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے سنے جاتے ہین وہ ان حضرت مین دیکھے جاتے
ہین الغرض اون چورون مین سے ایک نے حضرت سے عرض کی کہ غلام کو اپنے مریدون
اور خادمون کے زمرہ مین داخل فرمائے لیکن دو سخت برے عملین یعنے شرابخواری
اور زناکاری اس عاصی کے وجود مین ایسی جگہ کی ہین کہ اونکو چھوڑ نہین سکتا ہون
ان دونون گناہون کو معاف فرمائے جیسا کہ آج دستگیری اور بندہ نوازی فرماکر
میری جان اور عزت بحال کیجئے ویسا ہی قیامت مین بھی شفیع اور وسیلہ نجات ہوئے
حضرت فرمائے کہ قبول کیا لیکن فقیر کے روبرو یہہ کام مت کرو وہ شخص خوش ہوکر بیعت سے
سرفراز ہوکے چلے گیا اور شرابخواری کے خیال سے شراب خانہ کو گیا اوس جگہ دیکھا
تو حضرت بیٹھے ہین وہان سے شرمندہ ہوکر نکل گیا اور پھر کسی کے گھر کو گیا وہان بھی

طاقت ہے کہ آپ کے تمام فضائل و کمالات اور حالات و کرامات سارے ملک ہند اور گجرات کی تاریخون
اور اولیاء اللہ کے ملفوظون اور تذکرون میں آپ کے کمالات و کرامات مذکور ہیں اور آپ کے انفاس
و تصرفات کا شہرہ گجرات و ہند اور عرب و عجم میں مثل آفتاب نیم روز کے روشن ہیں آپ کے انفاس
متبرکہ کی برکت سے خوانین ظاہری اور باطنی فیض حاصل کئے اور آپکو تمام علوم معقول و منقول میں
اس قدر قدرت تھی کہ کتب درسیہ میں جو حرف ہوائی سے کتب تحقیق کے نادر کتاب ہوگی جسپر آپنے
حاشیہ نہ لکھا ہو اور بیمارون کے دفع کرنے میں آپ مظہر اسم شافی تھے ہر روز بیمارون کا ایک ہجوم کثیر
ہوتا اقسام کی بیماریون میں گرفتار ہوتے تھے آستانہ شریف پر حاضر ہوکے آپ کے انفاس متبرکہ سے شفایاب
ہوتا اور جلد شفا پاتے ۔

قطعہ

مسیحی ہر دم از فیض نہانش	زدہ بر مردہ جانان فیض جانش
بہر سوی کرد او الحمد خواندہ	اجل از کار رانی باز ماندہ

ترجمہ مسیح ہر ایک دم فیض نہان سے ٭ کہ زندہ مردہ جانون کو بناسے ٭
جدھر ہر دم کرے وہ الحمد پڑھکے ٭ اجل بھی باز آکے وہان سے نکلے . آپ کا
آستانہ شریف الابرار و اخیار کا ملجا و ماوی تھا آپ لباس و وضع میں کچھ امتیاز نہیں
رکھتے تھے موٹے لباس پر اکتفا کرتے تھے جو کچھ فتوح آتی تھی تقسیم کر دیتے تھے مصنف
فروغ القدس میں نجوات الانس نے جو سلطان ہند اکبر پادشاہ کے مقرب امرا میں سے
ہیں اور جس نے آپ کے مناقب شرح و بسط کے ساتھ تحریر کئے ہیں لکھا ہے کہ جب حسن تربیت
جناب [illegible] کا بعض آپ کا جو [illegible] سال کو پہنچا تو سبھی علوم متداولہ کی تحصیل تمام کر چکے اور اپنے
والد بزرگوار حضرت سید نصر اللہ حسینی قدس سرہ کے مرید ہوئے اور درس دینی میں مشغول ہوئے
اور برابر [illegible] سال تک [illegible] کے شاگردون کو درس دیتے رہے اور جب سے کہ آپ پر علوم دینی [illegible]
کشف ہوا [illegible] جو [illegible] سال کی عمر سے اس عالم سے تشریف فرما ہوئے تک بادشاہون کے مکان پر
نہیں گئے اور دنیادارون سے صحبت نہیں رکھی اور ان سے کبھی کسی طرح کی خواہش نہیں کی اور یہ

بھی لکھا ہے کہ لوگ آپ کو کئی بار حرمین شریفین میں دیکھتے ہیں حالانکہ آپ کبھی احمد آباد گجرات سے باہر
قدم نہیں رکھا حضرت سے منقول ہے کہ فرماتے تھے کہ حضرت مولانا علاء الدین طارمی قدس سرہ
جو فقیر کے اوستاد تھے ڈھائی سو علم جانتے تھے اونکی حیات تک فقیر نے فقط سوا سو علم حاصل کئے
جب اونکا وفات ہوگیا فقیر کو نہایت تاسف ہوا اور ہمیشہ اسی غم میں رہتا تھا اتفاقاً ایک شب
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں کہ ای فرزند غم مت کر
جو علم تیرے اوستاد کو آتے تھے اون پر اور تیس علم اضافہ کرکے ہم تجھ کو عنایت فرماتے ہیں اور
ایک کاغذ جس میں علوم کے نام لکھے تھے میرے ہاتھ دئے جب میں اوسکو دیکھا تو اون علوم
کے نام تھے جو مجھکو عنایت کئے گئے اسکی خوشی میں بیدار ہوگیا اور وہ کاغذ میرے ہاتھ میں
تھا پس اوس کاغذ میں جو سو علوم میں سے جس کی طرف متوجہ ہوتا ایسا معلوم ہوتا کہ گویا برسون
اوس علم کا درس دیا ہوں اور وہ کاغذ فقیر کے پاس اوس وقت تک تھا کہ اوس میں لکھے ہوئے
جتنے علوم تھے وہ سب میں پڑھ لیکر خوب سمجھ گیا بعد اوسکے وہ کاغذ میرے پاس سے گم ہوگیا۔
ہر چند آپ اپنے کو علم کے تجے میں پوشیدہ رکھتے تھے اور اپنے حالات اور اسرار نہایت
درجہ میں چھپاتے تھے لیکن کمال باطنی جوش پر تھا بعد کرامتیں آپ سے ظاہر ہوئیں اور اوسکے
مجمع البحرین سے فیض ظاہری و باطنی جاری ہوا۔ اور آپ کے فیض باطنی اور پرتو ولایت
سے ایک ہزار چار سو خلفاء ہی واصل ہوگئے جن میں سے ہر ایک کی ولایت و کشف و کرامات کا شہرہ
تھا اوس زمرہ شریفہ میں سے ایک قطب شہیر حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ العزیز ہیں
جنکی ولایت و کرامت ہند و دکن و عرب اور حرمین شریفین میں نہایت مشہور ہیں اور آپ
مستغنی الوصف ہیں آپ کا تھوڑا سا ذکر اس مختصر میں ہو چکا ہے اور حضرت سید شیخ [illegible] قدس
سرہ جو ہندوستان میں مشہور ہیں اسی زمرہ سے ہیں اور اسی شخص مدرس علم ظاہر ہوئے
اوس جماعت میں ایک فحول علما و نقاد فضلا ملا حسن فراحی اور دوسرے ملا عبدالرحمن بوہرہ
رحمۃ اللہ علیہما ہیں حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ سے منقول ہے کہ حضرت

میاں شاہ وجیہ الدین قدس سرہ اپنی عمر شریف کی آخر میں درس و تدریس کے ترک کر دینے کا قصد کئے
جناب حضرت رسالتمآب علیہ السلام سے حکم صادر ہوا کہ ہم تمہارے درس میں حاضر رہکر سماعت فرماتے ہیں
ترک نہ کرو آخر الامر اوس روز سے درس محمدی نام رکہکر اپنے اخیر دم تک ہمیشہ درس دیتے تہے
اور خلق کو فائدہ پہونچاتے تہے اور درس سے فراغت ہوئی بعد اکثر حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے
ملاقات ہوتی اور صحبت رہتی تہی اور آپس میں واقعات اور اخبارات غیبی کا مذکرہ رہتا تہا
حضرت سید صوفی جہانی قدس سرہ جو آپکے اکمل خلفا سے ہیں لکہتے ہیں کہ ملک گجرات کی تباہی اور
بادشاہ مغلیہ کے تسلط کے زمانے میں ایک روز فرمائے کہ فقیر نے حضرت خضر علیہ السلام کا ہاتہ مضبوط
پکڑکے پوچہا کہ گجرات کا حال جو ایسا تباہ ہوا ہے پہر سامان درستگی کب ہوگا سو کئے اونہوں نے
اوسکو خدا تعالی پوشیدہ کیا ہے ظاہر نہ کیجے پہر اپنا ہاتہ زور سے چہوڑا لیکر چلے گئے
بعد اوسکے پہر مجلس درس میں نہیں آئے **نقل** ہے کہ ایک طالب بہت دور سے آیا آپ
درس میں مشغول تہے وہ کہڑا رہا اور پریشان حال تہا نہیں بیٹہا اور پڑہنے والوں سے پوچہا
کہ حضرت میاں وجیہ الدین کہاں تشریف رکہتے ہیں چونکہ حضرت حاضر تہے خود پوچہے کہ تجہ کو
اون سے کیا مطلب ہے کہا کہ ایک مطلب رکہتا ہوں جسکا ترک چہپانا لازم ہے فرمائے
وجیہ الدین یہ فقیر ہے اور حضرت میاں وجیہ الدین دوسری جگہہ رہتے ہیں وہ کہا میرا مطلب
وجہ اللہ سے تہا حاصل ہو گیا دوسری جگہہ جانیکی حاجت نہیں پس قدمبوسی کرکے رخصت ہوا
حاضران و عزیزان کہے کہ تمہاری جگہہ ہے کیسے میاں ٹہرو اور بہت خوشامد کئے وہ کہا کہ جو
شخص ایک دم میں اپنا مطلب پائے پہر وہ کس لئے رہے اگرچہ وہ حیرت سے تکنے لگے حضرت
فرمائے کہ رہا بہی تیل آگ تیار تہی تو روشن نہ کروں **نقل** ہے کہ ایک روز وہ والا
جناب مدرسۂ شریفہ میں طلبا کی تعلیم و تدریس میں مشغول تہے دفعۃً ایک بازیگر شعبدہ باز
اپنے فن میں لاثانی حاضر خدمت ہوا اپنے ساتہہ ایک جوان اور خوبصورت عورت رکہتا تہا
عرض آداب بجالا کر عرض کیا کہ قبلۂ عالم مسلمانوں میں باہم جنگ پڑ گئی ہے چاہتا ہوں کہ آپ
بہائیوں کی مدد کے لئے جاؤں لیکن یہ عورت میرے پاؤں کی بیڑی ہو گئی ہے نہ اوسکو ہمراہ
لیجا سکتا ہوں نہ کہیں چہوڑ سکتا ہوں کیونکہ اب جوانی اور شباب جمال اوسکے چہرہ پر نمایاں ہے
اور اس زمانے کے لوگ پر اکثر خیانت غالب ہے سنا ہوں کہ درگاہ زاہدوں و عابدوں
اور اصفیاں خداترس کے رہنے کی جگہہ ہے اگر رخصت ہو تو اسکو کونے میں چہوڑ کر اور جاتا ہوں
بعد واپس ہونے کے اسکو اپنے ہمراہ لیجاتا ہوں حضرت ایک حجرہ کے طرف جو مدرسہ کے کونے
میں تہا اشارہ فرمائے تا اپنی عورت کو وہاں بٹہلائے شعبدہ باز جلدی سے اوٹہا اپنی
عورت اور اسباب کو جو ہمراہ رکہتا تہا اوس حجرہ میں چہوڑا پہر باہر آکے ایک دہاگے کی
پنڈیا جیب سے نکالکر آسمان کے طرف پہینکا اور دہاگا تہوڑا ہاتہ میں رکہا بعد از اوس کے آداب
بجالاکے رخصت چاہا اور عرض کیا کہ کٹھن مہم پیش آئی ہے آپ ذراسی توجہ غلام کے ہمراہ
فرمانا تا فتح و نصرت کے ساتہہ واپس ہوں حضرت اوسکی باتیں سنکر تبسم فرماتے تہے غرض وہ
اوس دہاگے کو پکڑکے لٹک گیا اور اوپر چلا یا لوگ دیکہہ رہے تہے بعد تہوڑے وقت کے
نظر سے غائب ہو گیا دیکہنے والے اس معاملہ سے حیران تہے ایک لحظہ کے بعد ایک ہاتہ خون
آلودہ اوپر سے گرا لوگ چوطرف سے دوڑے اور دیکہو تو اوسیکا ہاتہ ہے سمجہے کہ واقعی میں
جنگ ہو رہی ہے اوسکی عورت نکل کر حجرہ سے باہر آئی اور وہ ہاتہ اوٹہا لیکر کہی کہ یہ میرے
مرد کا ہاتہ ہے وہ مقتول ہو گیا پہر رونے چلانے لگی اسی عرصہ میں دوسرا ہاتہ بہی گرا اور
ایک گہڑی کے بعد ایک پاؤں گرا اوسکے بعد دوسرا پاؤں بہی گرا بعد اوسکے پیٹ اور سینہ
اور اسکے بعد سر گرا اوسکی عورت ایسی گریہ و زاری کرنے لگی کہ مدرسہ میں ایک کہرام مچگیا
ہر چند لوگ اسکو تسکین دیتے تہے وہ تہمتی نہ تہی بعد اوسکے حضرت کی خدمت میں عرض
کی کہ میرا مرد جس سے میری زندگی کی حلاوت اور عیش و شادمانی تہی جہان سے چلے گیا اب
میری زندگی محال ہے چاہتی ہوں کہ اوسکے ساتہہ میں بہی ستی ہو جاؤں آپ رخصت
دیں اسکے بعد اسکے ستی ہونیکا ضروری سامان مہیا کیا گیا اوس عورت نے وہ جدا جدا

اعضا اشتعال اپنے گود مین لی اور لکڑیون کے بیچ مین بیٹھ گئی اور اوپر سے آگ لگائی گئی تو وہ دونون
جل کے راکہہ ہو گئے پہر ایک لحظہ کے بعد وہ شعبدہ باز اوسی درخت سے لٹک کر نیچے اوترا اور
حضرت کے روبرو آکے آداب بجا لایا اور عرض کیا کہ حضور کی دعا اور توجہ سے دشمنون پر فتح
پایا اور سلامتی کے ساتہہ واپس ہوا اور وہ ایک لحظے اپنی محبوبہ جان فزا سے یعنی اپنی عورت
سے جو جدائی واقع ہوئی تہی اس سے مجکو صبر و قرار نہین ہے اجازت ہوتا اوسکے دیدار سے
جان تازہ پاؤن حضرت خاموش رہے حاضرین متحیر ہو کے کہے کہ تیرے جانیکے بعد تیرا ایک ایک
عضو خون مین بہرا ہوا نیچے گرا اور تیری عورت سمجہی کہ تو مقتول ہو گیا پس رونے اور واویلا
کرنے لگی اور ایک گہڑی کے بعد آپ خود جل جانا چاہی ہر چند مانع ہوئے وہ نمانی آخر تیری
لاش کے ساتہہ فلان مقام پر جل کے راکہہ ہو گئی ابہی تک اوس موقع پر آتش کی گرمی موجود
ہے شعبدہ باز شور و غوغا کرنے لگا اور غصہ کے ساتہہ کہنے لگا کہ میری عورت کو جو حسن و جمال
مین لاثانی تہی چہپا کر چاہتے ہین کہ مجہسے چہین لین یہ کیونکر ہو گا میری عورت زندہ ہے
جلی نہین دیکہو مین اوسکو حاضر کرتا ہون لوگ کہے کہ اچہا ہے اوسکو بلاؤ وہ تو جلکر راکہہ ہو گئی
اب کہان سے حاضر ہوتی شعبدہ باز نے اوس عورت کو آواز دی وہ ہان کہتی ہوئی باہر آئی
پس دونون حضرت کے روبرو آکے مجرا بجا لائے اور کہڑے رہے حضرت نے اوس سے فرمایا
کہ مرحبا تو بڑا صاحب کمال ہے عجیب تماشا دکہلایا اور ایک حجرے کے طرف اشارہ کرکے فرمایا
کہ اوس جگہ جا اور طاقچہ مین ایک کتاب ہے لا شعبدہ باز جلدی سے اوٹہا اور حجرے کے اندر
جا کے دیکہا تو طاقچہ مین کتاب ہے طاقچہ کے نزدیک گیا اور چاہا کہ کتاب اوٹہائے ایسے مین
کیا دیکہتا ہے کہ نہ حجرہ ہے نہ طاقچہ ہے نہ کتاب ہے لیکن ایک میدان وسیع اور صحرای
عظیم ہے جس کا حد نظر نہین آتا شعبدہ باز مبہوت اور حیران ہو گیا اور یہ نہین جانتا تہا کہ کیا
کرے بہرحال وہ اوس جگہ سے آگے قدم بڑہایا اور ایک سمت مین چلا یا جب تہوڑی دور
گیا تو دیکہا کہ تہوڑے فاصلہ پر جنگل کے کنارے کے طرف ایک انبوہ لشکر بڑی گرد کے ساتہہ

جمع ہو کر اس طرف آرہا ہے اوس فوج مین ہاتہی گہوڑے نقارہ و نشان اور تمامی اسباب سلطنت
موجود ہے یہ دیکہ شعبدہ باز کا دل جو وحشت تنہائی سے بدن سے اوڑ گیا تہا اپنی جگہ پر آیا کہ چلو
اپنے ہم جنسون سے تو ملاقات ہوتی ہے بعد اسکے جو کچہ ہونا ہو ہوئے پس وہ آگے بڑہا اور فوج کے قریب
ہوئی تو دیکہا کہ سب کے آگے ایک ہاتہی تمام ساز و سامان سے آراستہ ہے اور سونڈ مین ایک جواہر
کا ہار لٹکتا ہے جب ہاتہی نزدیک آیا تو اوس ہار مرصع کو اپنے سونڈ سے شعبدہ باز کے گلے مین ڈالدیا
بعد اسکے تمام اعیان و ارکان اور اہلکار جو اوس فوج مین تہے دوڑتے ہوئے آئے اور اوسکو نذرانہ
تحفے پیش کرنے لگے اور پادشاہت کی مبارکبادی دینے لگے شعبدہ باز اس عجیب حالت سے
سخت حیران رہا وہ نہ کسی سے اوسکا بھید پوچہ سکتا تہا اور نہ صبر کر کے خاموش رہ سکتا تہا بہرحال اعیان
و ارکان اوسکو اوسی تجمل کے ساتہہ شہر مین لائے حمام مین نہلا کے شاہانہ لباس پہنائے اور تخت
پادشاہی پر بٹہلائے پہر از سر نو نذرین گذرین مبارکبادین ہوئین اور شاہی خزانہ و قلعون کے
کنجیان پیش کی گئین اور اعیان سے ہر ایک شخص دربار مین اوسکے روبرو دست بستہ منتظر
فرمان کہڑا ہوا شعبدہ باز کو غیب سے جو یہ بڑی پادشاہت ملی تو وہ اپنی اگلی حالت بہول گیا
نہ عورت یاد آئی نہ وطن غرض ایک مدت تک عیش و شادمانی کے ساتہہ سلطنت کیا بعد اسکے
اعیان و ارکان اور خیرخواہان درگاہ نے عرض کیا کہ حق تعالی نے سب کچہ سامان دولت مہیا
کیا ہے لیکن ابہی تک پادشاہ بیگم عالم آرای پادشاہت مین جلوہ افروز نہین یہ بات لوازم دولت
سلطنت سے بہت دور ہے جب وہ راضی ہوا تو بڑی تکلف اور شان و شوکت کے ساتہہ ایک
شادی کیا پہر ایک مدت عیش و عشرت مین گذری اس عرصہ مین چار پانچ بچے بہی ہو گئے غرض
وہ عیش و عشرت مین ایسا غرق ہو گیا کہ عیش مین رات کو دن کرتا اور خوشی مین دن کو رات
کرتا تہا اور قدیم حالت اوسکے دل سے گویا نسیاً منسیاً ہو گئی نہ اوسکو اپنی عورت کا خیال آیا
نہ کوئی دوست یاد آیا بہرحال ایک عرصہ دراز تک فرحت و سرور کے دروازے اوسپر اسطرح
کہلے رہے کہ فکر و غم کا وہان گذر بہی نہ ہوا آخر ایک روز شکار کے ارادے سے سواری نکلا

لین و حشم پادشاہی سب ساتھ تھے جب جنگل مین پہونچا تو بادشاہ کو ایک شکار نظر آیا اسکے پیچھے گھوڑا
اوٹھایا اور شکار نے اسکو جنگل مین ایک طرف لیچلا فوج و حشم وغیرہ ایک سمت مین پڑے رہے
بادشاہ تنہا ہوگیا اوسوقت دیکھا تو نہ وہ شکار نہ وہ جنگل ہے نظر آتا جسکو طے کرکے آیا تھا گویا وہ
طاق اور وہی حجرہ موجود ہے جہان سے چند سال کے پیشتر اس عالم سے اوس عالم کو گیا تھا پھر بڑے
تامل کے بعد یاد کیا کہ حضرت کے حکم پر کتاب لیجانے کے لئے حجرے مین آیا تھا غرض نہایت حیران
اور غمگین باہر آیا سر پر تاج سلطانی اور بدن پر خلعت خسروانی اور سر سے پانون تک لاکھون
روپئے کے زیورات و جواہرات بیش بہا موجود تھے حضرت کے روبرو زمین پر پڑ گیا اور اوس عیش و
عشرت اور فوج و حشم کے جاتے رہنے پر غم و حسرت کرنے لگا حضرت تبسم فرماتے ہوئے تسلی دے کر یہ
خیال رکھکے تکرار نہ کیجا لا تارہ کہ قدرت لایزال ہر حال مین ہر چیز پر تصرف رکھتی ہے حضرت کا وصال
شریف محرم الحرام کی اونتیسوین صبح صادق کے وقت اتوار کے روز ۹۹۹ھ نو سو ننانوے
ہجری مین ہوا مزار پاک آپ کا احمد آباد گجرات مین مشہور ہے اور زیارتگاہ عالم ہے اولیای حق
قبای اکمل تاریخ ہے مولف تاریخ جہانگیری نے لکھا ہے کہ سنہ ایکہزار ستائیس ہجری مین جبکہ جہانگیر
بادشاہ احمد آباد گجرات کو گیا تھا وہان پہونچنے کے دوسرے روز ہی حضرت شاہ وجیہ الدین علوی
قدس سرہ کے روضہ مقدس کو جاکے نہایت ادب کے ساتھ زیارت کیا اوسوقت حضرت کے پوتے
حضرت شاہ اسد اللہ فرزند حضرت شاہ عبد اللہ قدس اللہ اسرارہم اوس مکان اقدس کے سجادہ
نشین تھے اور قطب الاقطاب حضرت شاہ عبد اللہ حسینی علوی قدس سرہ حضرت کے بڑے
فرزند بیس سال تک مسند ہدایت و ارشاد پر بیٹھکر خلق کی رہنمائی کئے آپ قطب وقت اور ولی کامل
تھے اور سیرت و شمائل مین اپنے والد عالی قدر کے قدم بقدم تھے درویشی و ریاضت کو انتہا کی
درجے تک پہونچائے تھے عمر شریف ستاسی سال سے بھی اوپر تھی اوسی مدت دراز مین کبھی
غذا فقط ساڑھے سات سیر خوشخوار مین آئی آپ ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے اور روزہ طی
بھی کیا کرتے تھے اور افطار کبھی روٹی سے کبھی پانی سے کرتے تھے رحلت شریف آپ کی محرم الحرام

کی پانچوین شنبہ ایکہزار ستره ہجری مین ہوئی اور اپنے والد ماجد کے پاس آسوده ہین اللّٰھم
انفعنا ببرکاتہم واجعلنا من کلاب عتباتہم

حضرت شاہ مرتضی حسینی علوی قدس سرہ

حضرت پیر دستگیر شاہ ہاشم قدس سرہ کے بڑے فرزند ہین اور ارادت و بیعت اور اجازت و خلافت اپنے والد بزرگوار سے
ہی رکھتے ہین اپنے والد ماجد کی سیرت و سریرت پر قائم تھے اور حضرت کے روبرو مین ہی شہید
ہوئے آپ کی شہادت کا قصہ گنج الاسرار مین یون لکھا ہے کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی عادت
یہ تھی کہ کبھی حیوانات موذی یا غیر موذی سے کسی ایک کو نہین مارتے تھے اور حضرت کو بھی جو
سے کبھی ایذا نہ پہونچی ایک روز آپ آرام فرماتے تھے ایک چوہا آپکی انگشت پای مبارک کو کاٹ
دیا آپ پای مبارک کھینچ لئے پھر دوبارہ ویسا ہی بوسہ دیا آپ چپ رہ گئے پھر تیسرے بار بوسہ دیا
اور جو ساتو آپ نے اوسکی ایذا کے دفع کے لئے دیکھے تو بیٹے کھینچتے سو تیر و کمان نظر پڑی ایک
تیر اوس چوہے کے طرف پھینکے قضارا وہ اوسکے پیٹ مین چبھ گئی جس سے وہ مر گیا حضرت اوسکے
مرنے سے نہایت غمگین ہوئے اور افسوس کرنے لگے کہ اپنے ہاتھ سے اپنی تمام عمر مین کبھی کسی جاندار
کو ایذا یا نقصان نہین پہونچا تھا آج بارے اس ضعیف چوہے کی جان گئی اس واقعہ سے ہمیشہ
فکر و غم مین رہتے تھے اور رضا استغفار سے چاہتے تھے کہ اس خون کا بدلا علیحدہ قضارا اون
دنون مین نواب مصطفی خان اور دولت خواہ خان کے درمیان مین لڑائی جھگڑا ہو رہا
دیا اتفاقا ایک روز حضرت شاہ مرتضی قدس سرہ نواب مذکور کے پاس بیٹھے تھے کہ غنیم
کے جانب سے ایک تیر آکے آپکے پیٹ مین اوسی موقع پر لگا جہان کہ حضرت کے ہاتھ کا تیر
چوہے کو لگا تھا پس اوسی وقت وفات پائے یہ واقعہ جمعہ کے روز سنہ ایکہزار
پینتالیس ہجری مین رو دیا جب یہ خبر حضرت کے سامعہ مین آئی تو فرمائے کہ میرے خون
کے بدلے مین میرا بیٹا مارا گیا اب اوسکا عوض کرنا ضرور ہے پس اوسیوقت اپنے پوتے
حضرت شاہ برہان الدین فرزند حضرت شاہ مرتضی قدس اللہ اسرارہما کو اپنے حضور مین طلب

طلب کرکے فرمائے اے قطب زمان جو کچھ متاع محمدی اور اسرار محمدی میرے میں ہیں وہ اور خلافت اور فقر کی جانشینی مجھ کو عطا فرمایا اللّٰھم اجرہ کا اور مرقد شریف حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ کا زہرہ پور کے حصار کے باہر ہے۔

حضرت شاہ مصطفٰے حسینی علوی قدس سرہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے دوسرے فرزند قطب وقت اور بزرگ عصر تھے اور اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے مرید اور خلیفہ تھے سلوک و ریاضت اور ارشاد و ہدایت اور فقر و درویشی اور علم و تواضع اور تمام امور کمال میں اپنے والد بزرگوار کے خاص وارث تھے آپ کے چودہ فرزند تھے سب کے سب اپنے وقت کے اولیا اور مقتدا تھے ان سب میں بڑے حضرت شاہ حبیب اللہ قدس سرہ نہایت بزرگی اور جامعیت علوم ظاہری و باطنی سے متصف تھے حضرت شاہ مصطفٰے قدس سرہ کا مقبرہ شہر بیجاپور کے باہر بہمنی کے دروازے کے طرف حضرت مرزا محمد عرف شاہ راجو قدس سرہ کے روضے کے قریب واقع ہے اور آپکی تمام اولاد وہیں مدفون ہیں۔

حضرت شاہ مراد قدس سرہ حضرت شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہ کے مرید تھے اور اپنے پیر کی رحلت کے بعد پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی خدمت میں خلافت اور نعمت باطنی پائے اور رات دن حضوری میں رہتے تھے اور اسی در سے فتح باطن حاصل کئے اور آپ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے ملفوظ جمع کئے ہیں جس میں حضرت کے زبان مبارک سے سنے ہوئے اذکار و اشغال اور معارف و اسرار و ارشادات اور حضرت کے زبان گجراتی میں فرمائے ہوئے ابیات و نظم عرفان و تصوف اور حضرت کے سلوک و ریاضت کا حال اور آپ کے بعض کرامات اور بیان کئے گئے ہیں غرض حضرت شاہ مراد قدس سرہ کا مزار حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے روضے میں مشرق کے طرف کنوئیں پر واقع ہے۔

حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ آپ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے مرید

اور خلیفے ہیں حضرت کے وصال کے بعد آپ کے پوتے اور جانشین حضرت شاہ برہان الدین قدس سرہ کی خدمت میں تربیت و ارشاد و خلافت پائے اور سجادہ و ارشاد و تلقین پر متمکن تھے اور آپ گنج الاسرار ملفوظ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ تالیف کئے جس میں حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے اکثر کرامات معارف و مکاشفات بیان کئے گئے ہیں اور حضرت شاہ برہان الدین قدس سرہ کے بعض حالات و کرامات بھی لکھے ہیں غرض آپ اپنے وقت کے اکابر و مشہور مشائخین سے تھے آپکا مزار شریف حضرت شاہ نصر اللہ ولی قدس سرہ کے روضہ میں مشرق جانب واقع ہے اور ایک اکی قبر شریف چھوٹی سی گنبد مثل گنبد حضرت شاہ نصر اللہ قدس سرہ بنائی گئی ہے سلطان سکندر عادلشاہ آپ کا مرید تھا اور آپکے پائین میں دفن ہوا اور شاہ عثمان مجذوب جن کا مرقد دروازہ شاہ پور کے قریب واقع ہے آپ ہی کے مریدوں اور تربیت یافتگوں سے ہیں اور آپکے دو فقیر شہسن شاہ اور ہاشم شاہ جنگلی کرامتیں مشہور ہیں موضع سرسنگی کے باہر [illegible] کی چوٹی پر مدفون ہیں اور حیدر شاہ جو بڑے بزرگ تھے اور حضرت سے فیوضات و برکات حاصل کئے تھے موضع کنگل میں مدفون ہیں **مترجم**۔ آپکی اولاد سے ارکاٹ میں شاہ حافظ سید فضل اللہ صاحب عرف میاں صاحب اور انکے فرزند موجود ہیں۔ اور دوسرے ہم جو بیجاپور میں

حضرت شاہ احمد میرانجی قدس سرہ گجرات سے ہی حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے خدمت و ملازمت میں تھے رات دن حضوری حاصل تھی اور حضرت کے مقبول و منظور نظر تھے بیعت و ارادت اور شرب شطاریہ اور اوراد و اذکار و اشغال کی اجازت حاصل کرکے رات دن شاہد معبود میں مشغول و مستغرق رہتے تھے طالبوں کو اسرار اور حقایق سکھاتے تھے اور استغنا و توکل اور ترک و تجرید میں اپنے وقت کے مقتدا تھے سلطان ابراہیم عادلشاہ کے مقبرہ میں مسجد کے پیچھے رہتے تھے **نقل ہے** کہ بادشاہ عالمگیر آپکی بزرگی اور کمال سنکر ایک روز ابراہیم عادلشاہ کے مقبرہ کو گیا اور آپکی ملاقات کی قصد سے مسجد کے پیچھے چلا آیا اور دو سیڑھیاں اوترا تھا کہ ایک ملازم جو آگے ہی حضرت کو بادشاہ کے آنے کی خبر

دینے کے لئے گیا تھا پھر آیا اور عرض کیا کہ حضرت اسوقت وظیفہ میں مشغول ہیں اور اشتغال کے وقت
کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں اور بات نہیں کرتے ہیں بادشاہ کہا کہ غنیمت فقیر میں ہیں اور
وہیں سے واپس ہوا مزار آپکا ابراہیم عادلشاہ کے مقبرہ میں مسجد کے پیچھے چبوترہ پر واقع ہے
اور آپکے مرقد کے پیچھے آپ کے مرید و خلیفے شیخ محمود کہ وہ بھی اپنے وقت کے مشاہیر سے تھے
اور علم دعوت میں کمال رکھتے تھے مدفون ہیں۔

حضرت شاہ برہان حسینی علوی قدس سرہ آپ زمانے کے قطب سالکان
کے پیشوا اور اہل ذوق و وجدان کے مرشد تھے اپنے جد امجد سے تربیت و ارشاد و خلافت پاکے
انکی وصیت کے مطابق آپکے وصال کے بعد مسند خلافت اور سجادۂ ارشاد و ہدایت پر بیٹھے خلق خدا
کی رہنمائی اور طالبوں کی ہدایت کرنے لگے آپ شہر کے مشہور اولیا اور اہل ارشاد کے زمرے
کے اکابروں سے تھے سلطان محمد عادلشاہ اور اکثر اعیان و امرا آپ کے جناب میں نہایت عقیدت
رکھتے تھے آپ کی تربیت و ہدایت کی برکت سے بہت سے طالبان حق مقصد اصلی پاسے اور بہت سے
سالکان راہ خدا محبوب حقیقی کو پہونچے آپ کے جد بزرگوار میں جو کچھ کمالات و کرامات تھے آپ
میں بھی پائے گئے **نقل ہے** کہ جسوقت موضع کرکہوا کے طرف جو علیکہ کے قریب واقع ہے
آپ تشریف فرما ہوئے تو حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اس سفر میں حضرت کی
ہمرکاب تھا حضرت چاہتے کہ وہاں خانقاہ و مسجد بنائیں دھوپ کالا تھا اور اوس قریہ میں پانی کی
نہایت درجہ میں قلت تھی حضرت درگاہ الہی میں دعا کئے کہ ای کریم کارساز ای رحیم بندہ نواز
اگر برسات عنایت ہو تو تیرے مخلوق بہت سے آرام پاتے ہیں اور مسجد کے بھی جو تیرا گھر ہے
بنائی جاتی ہے راوی کہتے ہیں کہ ابھی یہ سخن بزرگوں کے درمیان زبان سے نکلے اور ابر آسمان
پر ابر ادھر ہر طرف سے جمع ہوگیا اور برسنے لگا جنگل اور پہاڑ سب پانی سے بھر گئے آخرش لوگ پانی
کی کثرت اور برسات کی شدت کی حضرت کی خدمت میں شکایت کئے تو آپ دعا فرمائے برسات ختم ہوگئی
نقل ہے کہ حضرت اپنی وفات کے چار سال آگے اپنے فرزند خاندان نبوی کے چراغ حضرت شاہ
مرتضی حسینی علوی قدس سرہ کو خلافت و اجازت و جانشینی عنایت فرمائے اور اونکی تربیت کی خدمت
حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ کے تفویض کئے اسکے دو سال بعد موضع دونڈ کا قصد کئے اس موضع کو
اپنے نام مبارک سے منسوب کرکے برہانپور کے خطاب سے سرفراز فرمائے تھے غرض خادموں اور
ملازموں کو حکم فرمائے کہ جلوات کو برہانپور روانہ ہوتا ہوں سواری اور سامان سفر کی تیاری کرکے
حسب الحکم خدام تیار کردیئے حضرت اپنے روانگی کے وقت حضرت شاہ مرتضی قدس سرہ کو حضور
میں طلب کرکے تین ساعت کے قریب اوپر نظر کا تحفظ دیکھتے رہے حضرت شاہ مرتضی قدس سرہ کے
جسم میں رعشہ پڑگیا معلوم ہے لوگ یقین کئے کہ یہ دیکھنا اور نظر توجہ فرمانا اسرار سے خالی نہیں پس اوس
ایک ہی نظر میں اسرار لدنی اونکے سینے میں بھر دئے اور ظاہر و باطن کا کمال عطا فرمادئے پھر دوسرے
روز برہانپور کے طرف تشریف لے گئے اور دو سال تک وہاں اقامت فرماکے اوسی مقام پر دار فنا کو
حریم بقا اور حرم قرب مولی کے طرف سدھارے راوی کہتا ہے کہ آپ کی وفات کے روز آفتاب
نہیں نکلا اگرچہ موسم دھوپ کا لگے تھا اور آسمان پر ابر بھی نہ تھا لوگ سب حیران اور گھبرا رہے تھے
کہ آیا قیامت قائم ہوچکی ہے اور جب دوسرے روز آفتاب نکلا تو سمجھے کہ حضرت قطب وقت تھے ایسے
ایسا ہوا غرض آپکی نعش مبارک بیجاپور لائی گئی اور تین مقام پر آپکے جنازہ کی نماز گذاری گئی۔
ایک اوس قریہ میں دوسرے شہر پناہ کے باہر تیسرے شہر کے اندر اوس وقت بہت سے سادات
و مشائخین عرب و عجم اور خاص و عام حاضر ہوکے نماز جنازہ ادا کئے اور اوس گنج عرفان کو آپکے
جد امجد پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی گنبد شریف میں مزار مقدس کے پائیں امانت زمین
کے سپرد کئے عرس شریف ذیقعدہ کی ستر ہویں کو ہے **نقل ہے** کہ وقت سلطنت اور عہدہ کی آبادی
کے زمانے میں ایسا تقید تھا کہ اہر کی میت شہر پناہ کے اندر نہیں لاتے تھے اور یہ قدرت نہ تھی
کہ کسی بڑے امیر کی نعش بھی حصار کے اندر لاکے دفن کرسکے اور اگر کوئی شخص خواہ اولیاء سے ہو
خواہ وزرا اور امراء سے ہو حصار کے باہر مرجاتا تو وہیں دفن کردیتے تھے جس روز حضرت کی
نعش مبارک شہر پناہ کے اندر لائے دروازے کے پہرے والوں پر ایسا رعب چھا گیا

اور اونکی ایسی حالت ہوگئی کہ آپسمین ایک دوسرے کو تکتا تھا اور سب کے سب قفل سکوت منہ پر لگائے ہوئے خاموش تھے زبان ہلانیکی طاقت نہین رکھتے تھے اور بعضے متحیر ہونیکے پکار اوٹھے کہ یہ فقط حضرت کی کرامت تھی تاج مرادین بہشت آپ کے وصال کی تاریخ ہے اور آپکے فرزند اور سجادہ نشین حضرت شاہ مرتضی حسینی علوی قدس سرہ گنبد کے باہر علیحدہ بنگلہ مین آسودہ ہین۔ مترجم حضرت شاہ حسینی قدس سرہ کی رحلت دوم شوال ۱۱۶۱ ہجری کو ہوئی کسی نے اونکی تاریخ قطب معظم کہی ہے۔ واضح ہو کہ آپکے دس فرزند رشید یہ حضرت و رشید شاہ ہاشم حسینی و رشید وحید الدین حسینی سجادہ و سید عبد الکرم و سید نظام رشید و سید عبد القادر و سید محی الدین و سید محمد و سید عبد اللطیف مجذوب کہ شاہ حضرت حسینی و شاہ ہاشم و سید نظام و رشید و سید عبد اللطیف کی اولاد بیجاپور و ارکاٹ وغیرہ وغیرہ کے طرف ہے۔ اور سید عبد الکرم و سید محی الدین و سید محمد کو کوئی فرزند نہین اور رشید وحید الدین حسینی سجادہ کے اولاد مین فی الحال رشید عبد اللہ حسینی صاحب سجادہ اور اونکے ایک فرزند سید وحید الدین موجود اور سید عبد القادر کے اولاد مین رشید برہان الدین حسینی اور اونکے فرزند سید محمد حسینی موجود ہین۔

حضرت سید محمد عرف شاہ حضرت حسینی چشتی قادری قدس سرہ

آپ مشہور بزرگون اور بڑے مشائخین سے تھے اپنے زمانہ کے مقتدا تھے علوم عرفان اور شریعت و طریقت کے جامع تھے ظاہری اور باطنی کمالات سے موصوف تھے آپ کے انفاس متبرکہ سے طالبان راہ خدا کو بہرہ تھے آپ کا نسب شریف اور سلسلہ بیعت جناب سلطان العاشقین رئیس الکاملین سید محمد راز حضرت خواجہ بندہ نواز محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کو پہونچتا ہے اور آپ شیخ الکاملین واقف اسرار سبحانی حضرت شیخ عبد الصمد کنعانی قدس سرہ کے شاگرد بھی تھے اور آپکو اون سے استفادہ اور خلافت بھی حاصل تھے اور اوسوقت کے اکثر مشائخون اور بزرگون سے ملاقات اور صحبت رکھتے تھے حرمین شریفین کی زیارت کی اور بہت بزرگی حاصل کی ایک دفعہ کرامت ظاہر ہوئی اونہین حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی کے بیٹے اور سجادہ نشین حضرت شاہ برہان الدین کے

فرزند سید السادات حضرت شاہ مرتضی قدس سرہ کے ہمراہ آپکی ہمشیرہ کے ساتھ شادی کی تھی اونسے تین فرزند پیدا ہوئے ثانی یعنی بیچ والے کو گود لیکے خود پرورش کی اور شاہ حضرت حسینی نام رکھا۔ اور انہین اپنے مکان کا جانشین و سجادہ بنایا غرض حضرت سید محمد عرف شاہ حضرت حسینی چشتی قادری قدس سرہ کی رحلت رمضان کی ستائیسوین کو ہوئی سنہ وصال اونکا معلوم نہوا مرقد شریف شہر پناہ کے اندر واقع ہے اور مزار مبارک پر ایک چھوٹی سی گنبد جسکے چار دروازے ہین مشرقی جانب علیحدہ چبوترے پر بنائی گئی ہے اور قبر شریف کے بازو سے آپکی اہلیہ محترمہ آرام فرماتے ہین۔

حضرت شاہ میرانجی شمس العشاق قدس سرہ

آپ اہل عرفان کے پیشوا تھے اور شہر بیجاپور کے مشہور کامل مشائخین سے تھے حج کعبۃ اللہ اور زیارت روضہ منورہ سے مشرف ہوکے مدت دراز تک وہان مقیم رہے اور بارہ سال آستانہ نبوی کے ملازم رہے اور ایک شب عالم رویا مین جناب رسالتمآب صلوات اللہ علیہ وسلامہ کے حکم پر اوس جا سے حرم سے نکلے دکن کے طرف کا قصد کئے اور علی عادل شاہ اول کے ابتدائی زمانہ مین تشریف لاکے بیجاپور کی شہر پناہ کے باہر اقامت فرمائے اور شیخ اونکے حضرت خواجہ کمال الدین بیابانی قدس سرہ جو ایک اور حضرت بندہ نواز شہباز بلند پرواز خواجہ محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ کے خلفاء سے ہین بیعت ارادت اور نعمت خلافت سلسلۂ چشتیہ کی حاصل کئے اور طالبون کی تکمیل و رہنمائی مین مشغول رہے آپ کا مزار شریف بیجاپور کی حصار کے باہر شاہپور مین ایک ٹیلہ پر واقع ہے اور مرقد شریف پر ایک گنبد بنائی گئی ہے اور مزار فصیح الدین عرف بابا کنجل خاکسار جو اپنے وقت کے مشاہیر تھے اور سلوک و تصوف مین بڑا مذاق رکھتے تھے اور شعر و شاعری مین مشہور و معروف تھے اور جنکا کلام بادشاہان زمان کے پسند تھا اور جن کا مزار قصبہ ساخ مین ہے حضرت شاہ میرانجی شمس العشاق قدس سرہ کے مریدون اور تربیت یافتون اور خلیفون سے ہین۔

حضرت شاہ برہان الدین جانم قدس سرہ

حضرت شاہ میرانجی

شمس العشاق قدس سرہ کے فرزند اور خلیفے ہین آپ اکابر سالکان طریقت اور نامور شاہبازان معرفت سے تھے اور سر حلقہ اہل تصوف و صاحب کرامت و تصرف تھے اور علم طریقت اور سلوک راہ وصول الی اللہ تعالیٰ مین ایک تازہ ڈھنگ اور اچھا طریقہ ایجاد کئے تھے آپ کے رسالے اور تصنیفات اور خلیفے مشہور ہین آپ کے نکات توحید اور رموز تصوف طالبون کے لئے مفید ہین بہت سے لوگ آپ کے فیض و تلقین کے پیالے سے جام وحدت کے سرشار ہو کر تماشای معرفت و وجدان کو دوبالا کئے اور اون سے بڑا فیض جاری ہوا جمادی الثانی کی پندرہوین کو آپ کا وصال ہوا آپ کا مزار پر انوار آپ کے والد بزرگوار کی گنبذ شریف مین ہے۔

حضرت خواجہ امین الدین قدس سرہ آپ اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ برہان الدین جانم قدس سرہ کے وفات کے بعد پیدا ہوئے آپ اولیای کامل اور مجذوبان کامل سے تھے اور اپنے چچا حضرت خواجہ عطاء اللہ قدس سرہ سے ارشاد و بیعت حاصل کرکے رات دن محویت و شہود و استغراق حق مین رہتے تھے باوجود کمال جذب کے آپ سے ارشاد و تلقین کا معارف و اسرار جاری تھے جو روض العرفان مین لکھا ہے کہ حضرت خواجہ امین الدین قدس سرہ ابتدا مین اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ برہان الدین قدس سرہ کے گنبذ مین ملازم رہکر سلوک و عرفان اور معرفت و وجدان حاصل کئے **نقل ہے** کہ ایک شب چاندنی کمال پر تھی حضرت گنبذ کے اندر سے باہر تشریف لائے اور خلیفون اور مریدون سے جو حاضر تھے خطاب کرکے فرمائے کہ اے عزیزو حق تعالیٰ کا وصال بغیر بیخودی کے ممکن نہین سب کے سب جبین نیاز زمین پر رکھکے عرض کئے کہ درست ہے پھر آپ اندر تشریف لے گئے ایک نیا مرید تھا اس ارشاد کی باریکی کو نہین سمجھکر ایک خلیفہ سے جو اونکے مربی تھے پوچھا کہ جب خودی اوٹھ گئی تو وصال کیا ہے انہون نے جواب مین کہے کہ یہ خودی مرنے سے اور زہر کھانے سے نہین جاتی بلکہ بعد مرنے کے بھی رہتی ہے بلکہ جب علم و شعور اوٹھ گیا تو خودی چلی گئی **نقل ہے** کہ ایک روز کسی مرید نے آپ سے جلب مین خطرات نفسانی کی شکایت کرکے عرض کی کہ یہ دل کے تصفیہ اور نفس کے تزکیہ اجازت

شغل مین خلل ڈالتے ہین اور جمعیت کو توڑ دیتے ہین آپ توجہ فرمائین اعضاء مین متواتر خلل ڈالنے والے خطرون کے غلبے سے رہائی پاؤن حضرت فرمائے کہ خیر تیرے خطرون سے دریافت کرکے جواب دونگا پس خطرون کو حاضر کرکے مشغولی مین خلل کرنے سے ڈرائے اور اوس مرید کو بلاکے فرمائے کہ تیرے خطرون سے پوچھا تو وہ کہتے ہین کہ آپ خود انصاف فرمائین ہماری کیا تقصیر ہے ہم اپنے سے آپ نہین آتے ہین اور تمہارے اوقات مین خلل نہین ڈالتے ہین تم خود ہمکو کھینچ کر بلاتے ہین اور ہمکو دق کر حیران کرتے ہین جیسا کہ ایک محبوب ظاہری کے ساتھ دل لگاتا ہے اور اوسکا عاشق ہوتا ہے تو ہمکو اس میدان مین دوڑاتا ہے کہ معشوق کے لئے یاسمن کا پھول چاہئے اور پتا بھی ضرور ہے اور اچھی خوشبو بھی چاہئے اور میوہ جات بھی ضرور ہین پس اسی طرح شغل کے وقت ہمکو حرکت دیکے کودتے ہین **نقل ہے** کہ آپ حالت جذب و بیخودی کے غلبے کے باعث ارکان شرعی ادا نہین کرتے تھے اور ترک وجود اور دوام آگاہی و شہود کے سبب نماز چھوڑ دئے تھے سید السادات حضرت سید محمد بخاری قدس سرہ صاحب علم و ورع جو اوس وقت کے اکابرون سے تھے اور صاحب کشف و عرفان اور جامع شریعت و طریقت تھے اپنے وقت کے بادشاہون اور امیرون کے پاس جاہ و منزلت رکھتے تھے جب حضرت کے جذب اور ارکان شرعی کے ترک کرنیکی کیفیت سنے تو پاس شرع اور حمیت امر معروف اونکے دامنگیر ہوئی پس چند دوسرے بزرگون اور معتقدون کے ساتھ جاکے حضرت شاہ امین الدین قدس سرہ سے کہے کہ بزرگان دین اور اولیاء اللہ ظاہرین باوجود اوس قدر شہود و استغراق و محویت دائمی کے شریعت کا راستہ ہاتھ سے نہ دئے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سنتون سے ایک سنت بھی اون سے نہ چھوٹی آپکا نماز کو ترک کرنا اہل طریقت کے حال کے مناسب اور آداب شریعت کے شایان نہین چاہئے کہ پہلے ارکان و احکام شرع ادا کرکے سلوک و طریقت کے راستے پر قدم مضبوط رکھین حضرت شاہ امین الدین قدس سرہ اوس وقت اپنے ایک خلیفے کو حکم فرمائے کہ تالاب کی بیچ مین مصلا بچھا خلیفے نے حسب الحکم شاہ

تالاب کے بیچ میں گرا وہ وقت پانی سے لبریز تھا معلق ہو کے بچ گیا اور حضرت جاکے دوگانہ ادا کئے آپکی رحلت رمضان کی چوبیسویں سنہ ایکہزار پچاسی ہجری میں ہوئی آپ کے مزار مقدس پر گنبد بنائی گئی ہے ختم ولی ہے آپ کے وصال کی تاریخ ظاہر ہے آپ سے فیض ارشاد و تلقین و بیعت و خلافت بہت جاری ہوا آپ کے مشہور خلیفوں سے ایک سید خداوند خدا نما صاحب پھول بن دوسرے شاہ میرانجی سید حسن خدا نما بن جنکا روضہ اور مکان حیدرآباد کے حصار کے باہر ہے تیسرے قادر ولی الکل کوتاول میں قدس اللہ اسرارہم ان میں سے ہر ایک مشہور اور صاحب کرامات ہیں **مترجم** - آپکی اولاد سے سید بادشاہ حسینی ابن سید اسداللہ حسینی سجادہ نشین موجود ہیں اور انکو ایک فرزند سید اسداللہ حسینی نامی ہیں اور آپ کے چچا سید حسینی و فرزند صاحب کے فرزند موجود ہیں اور معاش سالانہ دس ہزار روپیہ تخمینا کی ہے۔

حضرت شیخ محمود خوش دہان قدس سرہ آپ کامل بزرگوں اور صاحب دل عارفوں سے تھے اور آپ جناب سید السادات حضرت شاہ ابوالحسن قادری قدس سرہ کے بھانجے ہیں بیعت و ارادت سلسلۂ قادریہ کی اپنے ناناسے رکھتے ہیں بعد اسکے محمد آباد بیدر سے ہجرت کرکے بیجاپور کے طرف تشریف لائے اور حضرت شاہ برہان الدین جانم قدس سرہ سے خلافت اور اجازت خانوادہ چشتیہ کی لیکے فیوض ظاہری و باطنی حاصل کئے اور حضرت کے وصیت کے مطابق حضرت شاہ امین الدین قدس سرہ کے اوستاد اور پیر تربیت ہوئے اور دونوں خانوادوں یعنے قادریہ و چشتیہ میں فقیر کرتے تھے آپ خوش دہان مشہور ہونیکا سبب یہہ کہتے ہیں کہ آپ کا منہ ذرا تیز نا تھا اسلئے آپکو لوگ کج دہان کہتے تھے آپ کے فقرا اوسکو تبدیل کرکے خوش دہان مشہور کئے آپ کا مرقد شریف حضرت خواجہ امین الدین قدس سرہ کے روضہ میں واقع ہے۔

حضرت جنید ثانی قدس سرہ آپ اس ملک کے کامل شایخون سے ہیں سلوک طریقت اور کثرت ریاضت میں کامل تھے بیعت و خرقہ اور فیض خلافت حضرت شاہ برہان الدین جانم قدس سرہ سے حاصل کئے آپ کا مرقد شہر پناہ کے باہر زہرہ پور میں ہے اور قبر شریف پر چھوٹی سی گنبد ہے **مترجم** - آپکی اولاد موضع کرنگلی بورے میں ہے۔

حضرت شاہ شریف رنگ ریزان قدس سرہ آپ شہر بیجاپور کے بزرگوں اور اولیاسے ہیں شریعت میں بھی اور طریقت میں بھی آپ خلق کے پیشوا تھے آپ کی کرامت جاری تھی آپ کے احوال کی تفصیل نہیں ملی اور آپ رنگ ریزان مشہور ہونیکا سبب یہہ ہی کہ آپ شہر پناہ کے باہر رنگ ریزوں کے تالاب کے طرف سکونت رکھتے تھے اس لئے گویا یہہ لفظ آپ کا لقب ہو گیا آپ غرہ رمضان شریف سنہ ایکہزار اٹھتر ہجری میں اس دار فانی سے تشریف فرما ہوئے اور بیجاپور کی حصار کے باہر شاہ پور میں ملک ریحان کے باغ اور روضہ کے قریب آرام فرمائے آپ کے مرقد شریف پر پتھر کی پختہ گنبد بنی ہے۔

حضرت شاہ غنی قدس سرہ آپ اس ملک کے نامور شایخین اور اولیا ہیں سلطان محمد عادلشاہ کے زمانہ میں کمال ولایت اور تصرف و کرامت سے مشہور تھے کہتے ہیں کہ بادشاہ کے محلات سے ایک بیگم آپکی بیعت سے مشرف ہوئیں آپکے مفصل حالات سے اطلاع حاصل نہ ہوئی آپ شاہ پور کے تالاب کے اطراف اپنی سکونت گاہ بنائے آپکی مرقد شریف کے چاروں طرف میں چار دیواری بنائی گئی ہے اور حضرت شاہ نور قدس سرہ جو اہل اللہ اور صاحب التصرف تھے اور حضرت زرنجن شاہ قدس سرہ جن کا مکان زہرہ پور میں ہے اور مرقد بھی اوسی موضع میں سرای نواب مصطفی خان کے قریب واقع ہے یہ دونوں بزرگ آپ کے مرید اور خلیفے ہیں

حضرت شاہ عبد السلام شطاری قدس سرہ آپ بیجاپور کے اولیاسے ہیں حضرت کے حالات کا مدہ مقامات عالیہ سے کہتے ہیں کہ آپ غوث العالم مرشد الاولیا شیخ الکل حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری قدس سرہ العزیز

کے اولاد سے میں بیعت و خلافت اور تصرف و کرامات اپنے بزرگوں کے طریق پر جاری رکھے تھے بیچ
احوال اور تاریخ وصال نہیں ملا آپ کا مزار مبارک بیجاپور کے حصار کے اندر مسجد شافعیہ کے قریب مشرق
طرف واقع ہے اور آپ کے بازو سے قبلہ کی جانب حضرت خواجہ عبد الرحیم قدس سرہ جو بیان کے بزرگ
اولیا سے ہیں آرام فرماتے ہیں۔

حضرت شیخ سراج الدین جنیدی قدس سرہ آپ شہر بیجاپور کے کامل مشائخین
اور واصل الی اللہ اولیا سے ہیں صاحب سخت و کرامت تھے اور آپ اولاد و اجداد سے سراج السالکین
قطب العارفین حضرت شیخ محمد سراج الدین جنیدی قدس سرہ کے ہیں جنکا روضہ گلبرگہ شریف میں
مشہور ہے سلطان محمد عادلشاہ کے زمانہ میں اس بلدہ مبارک کو تشریف لائے آپکا روضہ شریف
بڑی جامع مسجد کے قریب مشرق دروازہ کے روبرو واقع ہے مزار و متبرک۔ مترجم
آپکی اولاد بیجاپور میں نہیں ہے اور آل میں سید قادر بادشاہ پانچ صدی جن کا ذکر مولانا محی الدین
قادری کے ذکر میں موجود ہے۔

حضرت سید محمد بخاری قدس سرہ آپ شہر بیجاپور کے نامور مشائخوں اور
بزرگوں سے ہیں کمالات ظاہر و باطن کے جامع تھے اس وقت کے پادشاہان اور امرا و اعیان
آپ کے معتقد تھے سنہ ایکہزار ستانوے ہجری میں رحلت فرمائے آپ کی تاریخ مقبول خدا و رسول
ہو سے ظاہر ہے مزار شریف شہر پناہ کے اندر علی باغ میں واقع ہے آپ کی وصال کی تاریخ نہیں
ملی۔ مترجم آپ کا عرس سالانہ اہل محلہ کرتے ہیں۔

حضرت سید محمد تعظیم ترک قدس سرہ آپ سادات رضوی اور بیجاپور کے
نامور بزرگوں سے ہیں اپنے وطن احمد آباد سے ہجرت کر کے پادشاہ نیک کردار سلطان ابراہیم
عادلشاہ جگت گرو کے زمانہ میں اس بلدہ کو تشریف لائے آپ تعظیم ترک مشہور ہونیکا سبب یہ
بیان کرتے ہیں کہ آپ کسی کو جیسے کہ عادت مقرری ہے تعظیم نہیں دیتے تھے لیکن مردوں کی
تعظیم کرتے تھے جس کسی کا جنازہ آپ کے روبرو آتا آپ فی الفور اوسکی تعظیم کے لئے اوٹھتے تھے

نقل ہے کہ چند شخص بدبخت فقیروں کے حال کے منکر آپس میں اتفاق کر کے تجویز کئے کہ انہوں زندوں
کی تعظیم نہیں کرتے ہیں اور مردوں کے لئے اوٹھتے ہیں انکا تشویش کرنا چاہئے تا اپنی عادت سے
باز آئیں اور مردوں کی تعظیم کا رسم اور زندوں کی توقیر و تعظیم کا ترک چھوڑ دیں پس آپس میں سے
ایک شخص کو ترغیب دیکے کہ کل تجھ کو مردوں کے مانند کفن پہنا کے جنازے میں رکھکر کلمۂ شہادت
پڑھتے ہوئے اپنے کاندھوں پر اون کے پاس لیجاتے ہیں اور انہوں اپنے قدیم عادت کے مطابق
اوٹھکے نماز کے لئے پڑھینگے جب اونہوں اللہ اکبر کہیں تو اوسوقت تو جنازے سے اوٹھکر بھاگ جا کہ
کشف و کرامت اور مردوں کی تعظیم کا کسطرح سے ٹھٹا مسخری کرتے ہیں دیکھیں پس اس تجویز پر
دوسرے روز اپنی قرارداد کے مطابق عمل کئے اور اپنی دوست کو مردہ بناکر حضرت کے پاس لیگئے
آپ اپنی عادت کے خلاف ہیں اوسکو نہیں اپنی جگہ پر ایسا ہی بیٹھا رہے وہ جماعت جو جنازہ کو
حضرت کے روبرو رکھ عاجزی سے عرض کرنے لگے کہ آپ امامت کریں تو اوس میت کی نجات ہوگی
آپ فرمائے کہ دوسری جگہ سے جاؤ تلاش کرو اور شخص نماز پڑھائے وہ لوگ بیت سے جاکر دوبارہ
عرض کئے تب اوس جماعت کی خواہش اور کدوکاوش حد باقی نہ رہا تو حضرت تبسم فرماکے
تمہاری خوشی ہے کہ میں نماز گذاروں اور اوٹھکر جنازے کے روبرو کھڑے ہوکر اللہ
اکبر کہے اور چاروں تکبیریں ادا کرکے سلام دئے وہ لوگ اپنی قرارداد پر مشغول اور
مسخری کے طور پر آپ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور منتظر تھے کہ اوٹھکے بھاگے اپنی قرارداد کے خلاف اوس نے
حرکت و جنبش نہ کی تو پریشان ہوکر نماز کے بعد اوسکے پاس جاکر دیکھے کہ اوسکا کام تمام ہو چکا ہے
پس بیحد شرمندہ ہوگئے اور کف افسوس ملنے لگے اور اپنے تقصیر اور بے ادبی کا اظہار کئے حضرت
جواب میں فرمائے کہ میں انکار کرتا تھا تو تم کد او خواہش کرتے جاتے تھے اسلئے میں تکبیر نماز
گذارا میری خطا نہیں ہے باشانی فقیروں سے امتحان اور گستاخی نہ کرنا چاہئے واللہ اعلم آپکی
وفات کا سنہ معلوم نہ ہوا اور عرس دیکھی کی گیا رہویں ہے اور آپکا مزار حصار کے اندر بیجاپور
کے دروازے کے قریب واقع ہے اور آپ کے مرقد پر چونے کی گنبذی بنائی گئی ہے اور آپ کے

فرزند حضرت شاہ علی قدس سرہ کو ایک دختر تھیں۔ **مترجم** آپکی اولاد سے سید محمد صاحب
و سید میران صاحب و تنظیم صاحب و سید صاحب وغیرہ تعلیم یافتہ ہیں ان سے بعض مقیم حویلی کہنہ واقع بیجاپور و بعض
اور بعض مقامات میں موجود ہیں اور آپکا سالانہ عرس ہوتا ہے۔

حضرت شاہ موسیٰ قادری قدس سرہ

آپ بیجاپور کے نامور اولیای متاخرین سے ہیں آپ سے کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں سجادہ شیخیت اور مسند نشین طریقت پر مضبوط رہکر خلق کی رہنمائی کرتے تھے آپ کے والد بزرگوار سید السادات حضرت شاہ عبد اللطیف قادری قدس سرہ جو صاحب تصرف و کرامات تھے کرنول میں آرام فرماتے ہیں اور وہاں آپکی زیارتگاہ مشہور ہے اور آپ سلطان الاولیا غوث الاعظم پیران پیر حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ کی اولاد امجاد میں ہیں غرض مزار مبارک حضرت شاہ موسیٰ قادری قدس سرہ کا حصار کے باہر مشرقی جانب دروازہ اللہ پور کے طرف واقع ہے یہ مزار متبرک ہے اور آپکی اولاد حیدرآباد دکن میں موجود ہے

مترجم۔ آپکے والد بزرگوار شاہ عبد اللطیف قادری ملقب بہ لاابالی مشہور ہیں آپکا مزار اقدس کرنول میں ہے۔ آپ کے چار فرزند ایک سید عبد اللہ قادری جنکا مزار کرنول ہی میں ہے دوسرے شاہ موسیٰ قادری بیجاپوری تیسرے شاہ پیر سکین قادری جنکا مزار حیدرآباد کاروان میں ہے چوتھے شاہ طاہر عرف شاہ حضرت قادری جنکا مزار ادہونی میں ہے اور ان حضرات کے اولاد حیدرآباد و کرنول و ادہونی و منقل علی بندہ و گورنٹا پور وغیرہ میں موجود ہیں +

حضرت شاہ مصطفیٰ قادری قدس سرہ

آپ بیجاپور کے اولیاے متاخرین سے ہیں اور حضرت شاہ سید محمد قدس سرہ کے بھانجے ہوتے ہیں اور آپ کے والد حضرت سید چاند محمد قدس سرہ قاضی سید علی محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے ہیں غرض آپ مشائخ طریقت اور پیشوایان نیک طینت کے طریق پر دم قدم کے ساتھ تھے خلق کی ہدایت اور رہنمائی کرتے تھے اور بیعت و ارشاد و خلافت قدوۃ المشائخین و الکرام حضرت شاہ عبد القادر مرید و خلیفہ جناب ولایت انتساب صاحب تصرف و خوارق عادات خلائق حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس اللہ سرہ سے تھا آپکے فیض سے ظاہری باطنی حاصل کئے اور سلاطین عادلشاہیہ بادشاہ عالمگیر کے زمانہ میں جلوہ فرما اور بکمال بزرگی رہتے تھے اور آپ بادشاہ عالمگیر کے اشارہ پر بیجاپور کو خاص مبارک میں پہنچتے جو بہار کی ... اورنگزیب کے طرف سے موضع جمبال آپکی معاش میں مقرر ہوا اور جاری تھا آپ اپنے سالے حضرت شاہ علی صوفی قدس سرہ کو اپنے بیٹے اور جانشین کئے پس حضرت شاہ مصطفیٰ قدس سرہ کی معاش اور حویلیاں انکے اور انکے اولاد کے تصرف میں ہیں آپکا وصال ربیع الاول کی اکیسویں ۱۱۲۱ گیارہ سو اکیس ہجری میں ہوا مزار مبارک آپ کا جامع مسجد کے قریب آگہی کے ہسنے کے طرف واقع ہے۔

مترجم۔ آپکی اولاد سے یونس میں سید مصطفیٰ قادری ہیرے جھنڈے والے موجود ہیں۔

حضرت شاہ نور اللہ قادری قدس سرہ

آپ حضرت غوث الثقلین قطب خافقین سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے خاندان سے ہیں اور بیجاپور کے بڑے بزرگوں اور اولیا سے ہیں بڑی کمالات اور حالات کے حاوی تھے اہل سلف کے طریق اور ارباب طریقت کی پیروی پر مضبوط رہکر طالبان ہدایت کو فیض و ارشاد و افادت سے کامیاب کرتے تھے اور ۱۰۹۰ ایک ہزار نوے ہجری میں سرای فانی سے حریم وصال ذوالجلال کو تشریف فرما ہوئے۔ فی قبرہ نور ۱۰۹۰ نور اللہ اور غنی ابد آپکی تاریخیں ہیں آپکا مزار شہر پناہ کے باہر زہرہ پور میں حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے روضہ کے قریب جنوب کے طرف چبوترہ پر واقع ہے۔

حضرت شیخ عبد اللطیف قادری قدس سرہ

آپ حضرت شاہ نور اللہ قادری قدس سرہ کے فرزند ہیں آپ اہل کشف اور صاحب تصرف تھے مسند مشیخت و ہدایت پر متمکن تھے آپ سے کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں آپ کا وفات ۱۰۸۲ ایک ہزار بیاسی ہجری میں ہوا اپنے والد ماجد کے پاس آسودہ ہیں فلک پیر گزیدہ آپکی تاریخ ہے آپکے فرزند حضرت شاہ مصطفیٰ قادری قدس سرہ مشاہیر وقت اور اکابر عہد سے سلطان سکندر عادلشاہ کے زمانہ میں بڑا مرتبہ اور قدر و اعتبار رکھتے تھے اور سلطنت کے بعض امور کا

بلند دولت آپکی بہاری صاحب پُر کیا جاتا تھا سلطان عالمگیر کے پاس بھی آپ کا بڑا اعزاز تھا اور
بادشاہ مذکور کے طرف سے آپکے اخراجات کے لیے بڑی معاش مقرر ہوئی جو اب تک آپکی اولاد و
امجاد پر جاری ہے محرم الحرام کی چودھوین کو دار فنا سے قرب مولا مین سدھارے اور مرقد شریف
آپ کا شہرپناہ کے اندر آپ ہی کی حویلی مین جامع مسجد کے متصل مغربی سمت واقع ہے اور آپکی
اولاد معاش کے قریون مین سکونت رکھتے ہین *

مترجم - شاہ حضرت صاحب کے اولاد سے تاج الدین رشید محمد نبیرہ قادری کے فرزند سید جعفر الدین
حید نبیرہ قادری سجادہ نشین ہین اور اما موسیٰ ضلع لنگسگور علاقہ حیدرآباد دکن مین سکونت رکھتے ہین اور
قریجات معاش ابتک جاری ہین اور رشید محمد حسین نبیرہ قادری کے اولاد ضیاء الدین رشید احمد قادری و
مولوی نیاض الدین رشید حضرت قادری و رشید نور اللہ قادری و رشید ابراہیم نبیرہ قادری امام پور
مین موجود ہین اور آپکی جد حضرت رشید نور اللہ قادری کے ہمراہ مین سید محمد صاحب جو صاحب ولایت و
اہل خلافت تشریف لائے تھے اونکی اولاد مین سید عبد الوہاب صاحب بیجاپور کے درگاہ کے خدمت گذار موجود
ہین اور رشید نور اللہ قادری صاحب کی اولاد مین سید کریم اللہ قادری مددگار ناظم جمعیت اور دیگر اولاد
اعزہ و اقارب بیجاپور مین مختلف کثرت سے موجود ہین *

حضرت شاہ کریم اللہ قادری قدس سرہ

آپ بیجاپور کے مشہور
بزرگون سے ہین اور قطب العرفا حضرت شاہ شریف محمد شرف الحق قادری گجراتی قدس سرہ کے
بھانجے ہین کہتے ہین کہ سلطان محمد عادلشاہ کے زمانے مین حضرت شاہ شریف محمد قدس سرہ بیجاپور
تشریف لائے بادشاہ آپکی تشریف آوری کو باعث برکات اور اپنے شہر کی آبادی کا سبب
جانکر آپکے اقامت کا خواہان ہوا اور آپکی سکونت کے لئے قلعہ مین ایک عمدہ حویلی تیار کیا
لیکن آپ قبول نہ کرکے اپنے وطن یعنے گجرات کو واپس چلے گئے اور اپنے بھانجے اور خلیفے حضرت
شاہ کریم اللہ قادری قدس سرہ کو روانہ کئے حضرت شاہ کریم اللہ قدس سرہ کمال بزرگی
سے موصوف تھے بادشاہان اور امرا آپکی توقیر اور عزت کرتے تھے آپ کے رحلت کا سنہ

سلام ہوا مزار شریف جامع مسجد کے قریب مغربی جانب واقع ہے اور آپ کے فرزندان رشید
شاہ اسرار اللہ اور شاہ ولی اللہ عرف شاہ جیو قدس اللہ اسرارہما جو نامور بزرگون سے
تھے اپنے والد ماجد کے پاس آسودہ ہین اور آپ کی اولاد رائچور اور اسکی اطراف مین
رہتے ہین *

حضرت شاہ محسن بخاری قدس سرہ

آپ اس ملک کے نامور بزرگان
متاخرین سے ہین آپ صاحب جمال کمال و کشف و عرفان تھے اور رجوع الخلق رکھتے تھے آپکا
تصرف زبان زد خلایق ہے محرم الحرام کی تیرہوین کو وصال پایا مزار شریف حصار کے اندر
بادشاہ پور مین بانفاجی کی باولی پر واقع ہے اور آپ کے والد بزرگوار حضرت سید محمد بخاری
قدس سرہ اللہ پور کے دروازے کے باہر آسودہ ہین *

حضرت شیخ نعمت اللہ قدس سرہ

آپ کمال بزرگی اور عشق و شیدائی
سے موصوف تھے اور عاشقان الٰہی کا وجد و حال رکھتے تھے اور عارف کامل اور واصل حضرت
شیخ محمد بن فضل اللہ قدس سرہ مصنف تحفۃ المرسلین کے مرید اور خلیفے ہین نقل ہے
کہ حاجی ذاکر جو جناب شاہ ہاشم قدس سرہ کے توجہ سے الحان داؤدی پائے تھے اور خوش
آوازی اور حسن الحان اور خوش لہجہ مشہور تھے اور اپنے زمانے مین لاثانی تھے انکی زبان سے
مولود شریف سننے کے شوق اور ولولے مین حضرت شیخ نعمت اللہ قدس سرہ اپنے وطن
مالوف یعنے برہانپور خاندیس سے ہجرت کرکے جلد جلد دور کی مسافت طے کرکے بیجاپور کو
پہنچے اور اپنے قرابتدار میان رحیم محمد زبیری کے دیوان خانے مین اوترے اتفاقاً کسی
بزرگ کا عرس تھا اوس جگہ مولود ہوا اور ذاکرین اور شہر بیجاپور کے بزرگ اور اکثر
اکابر جمع ہوئے تھے حاجی ذاکر کی زبانی مولود سننے کے شوق مین آپ بھی
تشریف لے گئے اور جب مجلس مین حاضر ہوئے اور مولود شریف شروع ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر
جس عشق و طلب مین جاتے تھے اور وکر شریف اپنے کانون سے سنا بیہوش ہو جاتے

تھے وہ حاجی ذاکر کو عنایت کرکے فرمائے کہ یہ تبرک حضرت عارف باللہ شیخ محمد بن فضل اللہ قدس
سرہ سے اس فقیر کو پہونچے تھے اب تم کو دیا یوں حاجی ذاکر آداب تسلیم بجا لاکر سرپر باندھلیے
اور وجد خوانی میں مشغول ہوئے اثنائے وجد خوانی میں یہ بیت اونکی زبان سے نکلی ؎

باد وگر مگو کہ کجائی وچیست نام		نام و نشان ما ہمہ در عشق پاک سوخت

مترجم ؎ نام و نشان ہمارا جلا صاف عشق میں * پوچھو نہ ہم سے پھر ہو کہاں اور کیا
ہے نام حضرت یہ سنکر ایک نعرہ پر سوز مارے اور بے تابانہ موجودین کے حلقہ میں جا پڑے
اور بیہوش ہوگئے اُسیوقت حاجی ذاکر کی پالکی میں ڈالکر مکان کو لائے صبح کو آپ کے سالے
آئے کہکہ ذرا سی جان باقی ہے دوسرے لوگ کہے کہ نہیں غرض بہت وقت کے درمیان دوپہر
ہوگئی جب آپ کے جسم مبارک سے پیراہن نکالے تو آپ کے سینہ سے زانو تک برابر ایک آبلہ ہوگیا
تھا اور بدن آپ کا حرارت سے مانند تپ والے کے گرم تھا کہتے ہیں کہ آپکی رحلت کی خبر حاجی ذاکر کو
پہونچی تو تاسف کرکے کہا بیجئے کہ میں آیا تک جنازے کے اوٹھانے میں جلدی نکریں غرض ذاکر کو کے
آنے کے بعد نعش شریف شاہ کے مقبرے کو لے چلے حاجی ذاکر وجد خوانی کرتے ہوئے تابوت کے آگے
چلتے تھے جب جوابان پہنچتے تے تو نعش شریف آہستہ آہستہ جاتی جب حاجی ذاکر قید آواز سے
پڑہتے تو تابوت جلدی سے جاکر حاجی ذاکر کے سر پر ٹھیرتا اسی طور سے مقبرہ تک گئے اور اوس بزرگوار
کو زمین کے سپرد کئے آپ کے وصال کا سنہ اور مزار پاک کا مقام معلوم نہیں ہوا۔

حضرت سید جعفر سقاف قدس سرہ

آپ اکابر سادات عرب اور نامور بزرگان بیجاپور سے ہیں شریعت کے سیدہے رستہ پر قدم مضبوط رکھکر پرہیزگاری و استغنا اور ترک دنیا جو بزرگوں کی صفت خاص ہے اختیار کرکے معرفت الٰہی جو آفرینش کا اصل مقصود ہے حاصل کئے آپ سے کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں پادشاہ ولی سیرت سلطان محمد عادلشاہ کے مبارک زمانے میں شہر حضرموت سے جو عرب کے سادات اور اسی زمرہ شریفہ کے بزرگوں کے رہنے کا مقام ہے ہجرت کرکے اسی شہر ہمایون کو تشریف لائے **نقل** ہے کہ ایک روز آپ بڑے علی عادلشاہ

روضے کی دہلیز کے بالاخانے کی عمارت کے اوپر اپنے مریدوں اور طالبوں کی جماعت کے ساتھ تشریف
رکھے تھے اور فقیر سے کا دوریجادی تھا اوس وقت کے بزرگوں سے ایک بزرگ اوس راستہ
سے کہیں جاتے تھے جب اوس بالاخانے کے پاس پہونچے تو حضرت ایک قہوہ کا کٹورہ اوس
بزرگ کے لئے بالاخانہ پر سے نیچے چھوڑے حضرت کی کرامت سے وہ قہوہ سے بھرا ہوا کٹورہ
اسطرح سے اوس بزرگ کے ہاتھ پہونچا کہ اوس میں سے ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گرا گویا کہ کسی نے
کمال احتیاط و حفاظت سے انگلیوں میں پکڑکے لایا **نقل** ہے کہ حضرت کے زمانہ میں غنیم کی بہت
بڑی فوج بہت سے بارود گولی کے ساتھ آکر شہر کی حصار کے اطراف محاصرہ کی اہل شہر اس
محاصرے اور روز کے جنگ اور قتال سے تنگ آگئے سلطان محمد عادلشاہ آپکی خدمت میں اس
بلا کے دفع ہونے کے لئے دعا کے کہلا بھیجا آپ اوس کے التماس کو قبول کرکے فرمائے کہ گولاندازوں
کو حکم کریں کہ فقیر کے اطلاع اور اجازت کے بغیر توپیں سر نکریں پادشاہ نے اس کام کے عہدہ داروں
کو حکم کیا کہ بغیر حکم حضرت کے گولاندازی نکریں اور اس کام میں جلدی نکریں بعد اسکے حضرت
خود برج پر تشریف لیجاکے غنیم کے لشکر کے طرف متوجہ ہوکر گولندازوں کو حکم فرمائے کہ توپیں سر
کریں اور گولے مارنے میں دیر اور توقف نکریں پس تھوڑے سے وقت میں مخالف کی فوج کو شکست
فاش ہوئی جو لوگ توپوں کی مار سے بچگئے تھے بھاگ گئے سلطان محمد اپنے کو فتح و فیروزی اور غنیم
کو شکست حاصل ہونے سے نہایت خوش اور ممنون ہوکے اشرفیوں کی تہیلیاں اور قریہ جات معافی
کے اسناد حضرت کی خدمت میں پیش کیا آپ اسناد قبول نہیں کرکے واپس دیئے پادشاہ اس باب
میں ہر چند کد کیا تو بھی انکار ہی کئے اور پیسے لیکر مسکینوں اور مستحقوں کو تقسیم کرودئے آپکی رحلت دسویں
کی سیوین شش‌اٹ بکہزار سات اور بجاہ میں واقع ہوئی اور نورباغ کے قریب آسودہ ہیں مرقد
شریف پر سقف چوبین بنایا گیا ہے آپ کے دہنے اور بائیں بازو پر آپ کے دونوں فرزند رشید
آسودہ ہیں اور آپ کا روضہ مشہور زیارتگاہ ہے ہر جمعرات کو ختم اور فاتحہ جاری ہے اور آپکے
روضہ میں بہت سے سادات عرب اور علما و فضلا اور شرفا و عوام مدفون ہیں اوس مقبرہ شریف

ایک حضرت سید حنیف سقاف قدس سرہ ہیں جو بزرگ اور صاحب دعوت اور صاحب کمال تھے مقبرہ
سکے مزار کے چبوترے محراب کے پاس مشرق طرف آسودہ ہیں اور انکے بعد کے لوگوں میں السادات
حضرت سید علوی قدس سرہ حضرت سید احمد بروم قدس سرہ کے پوتے جو کمال بزرگی اور کمالات
ظاہری و باطنی سے موصوف تھے اور سیر و عقائد میں تصنیفات بھی رکھتے ہیں حضرت کے
روضہ کے صحن میں جانب مشرق ایک چبوترہ پر آسودہ ہیں اور انکے بھتیجے خلاصہ کرام پیشوائی مشائخ
بزرگ صفاتی حضرت سید مصطفے بروم مشہور بہ شاہ قدس سرہ العزیز جامع مختصر کے مولف کے والد
بزرگوار کے استاد ہیں اور حضرت والد بزرگوار نے آپ کی خدمت میں شرح ملا سے مختصر تلخیص
معانی تک پڑھے تھے اور آپ جناب قبلہ گاہی پر مزید عنایت اور توجہ بدل رکھتے تھے اپنے چچا
حضرت سید علوی بروم قدس سرہ کے مرقد کے قریب جانب مشرق الگ چبوترہ پر آسودہ ہیں ۔
اور جناب شاہ نہایت پارسائی اور پرہیزگاری سے موصوف تھے اور زیور کمالات سے آراستہ
تھے اور صلاح و بزرگی کے نشانیوں سے پیراستہ تھے لوگوں کو دینی مسائل اور احکام کی تعلیم اور
نماز اور روزے اور امر شرعی کی پابندی کی ترغیب دیتے تھے اکثر راتوں میں لوگ آپ کو مقبروں
اور مزاروں میں دیکھے ہیں کہتے ہیں کہ آپکو کشف قبور حاصل تھا آپ ابتدا میں استاد البلد
حضرت مولانا سیدی عبد الرحیم قدس سرہ کی خدمت میں اور بعد انکے مولوی محمد اکرم رحمۃ اللہ
علیہ کے پاس تحصیل علوم کئے اور صفر کی انیسویں گذشتہ ایک ہزار دو سو بیس ہجری میں اس جہان
فانی کو مجبور کر کے روضہ جنان میں مقیم ہوئے اور علامہ زمان مولوی عبد العلی عرف بڑے میاں
فرزند ولی رحمۃ اللہ علیہ جو مغبوط طالب علم اور زکی بلند طبع تھے اپنے مولد ارکاٹ سے تحصیل علم کے
لئے حضرت مولانا سیدی عبد الرحیم قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت مولانا ہی موصوف
کے حکم پر آپکے شاگرد رشید مولوی محمد اکرم صدر عرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھتے تھے اثنائے
تحصیل میں داعی اجل کو لبیک اجابت کہے اور حضرت سید جعفر سقاف قدس سرہ کے روضہ میں
مدفون ہوئے کہتے ہیں کہ عبد العلی قوت ذکاوت اور فہم کی تیزی اور طبیعت کی رسائی اس درجہ

میں رکھتے تھے کہ اپنے استاد مولوی محمد اکرم کے روبرو سبق کی کتاب کبھی نہ کھولتے جو سبق لیتے عبارت
ذہن میں رکھتے تھے بلکہ کتاب کے متن اور حواشی کے مضامین نہایت فصاحت اور چرب زبانی کے ساتھ
بیان کرتے اپنی فکر رسا سے گہرے اشکالات اور دقیق سوالات نکالتے بیان کرتے تو حضرت محمد
اکرم تمام اشکالوں اور دقیقوں کو سنکر اونکی تقریر تمام ہوتی تھی اونکے جوابمیں اختصار کے ساتھ
اس طرح سے بیان کرتے کہ اونکی تشفی خاطر ہو جاتی کہتے ہیں کہ ایک روز انہوں نے سبق میں بہت سے
اشکالیں اور دقیقیں نکالیں کہ درس کے ایام کا وقت تجاوز کر گیا اور ظہر کی نماز کا وقت کراہت کے
قریب پہنچ گیا مولوی محمد اکرم اونکا تمام بحث اور مناظرہ سنکر کہے کہ سنت کے لئے وضو کا وقت ہوتا ہے
عبد العلی سمجھے کہ نماز کا وقت آخر ہو گیا ہے پس کتاب کو گردان دئے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ علامہ
مستعد شیخ عبد الوہاب جو عبد العلی کے ہم سبق اور اون سے مباحثہ کر لیا کرتے تھے ایک شب کسی کام کے
لئے ایک طرف جاتے تھے جب عبد العلی کے مکان کے پاس جو رستہ پر تھا پہنچے تو دیکھے کہ عبد العلی بالا
خانے پر کتاب کے مطالعہ میں مستغرق بیٹھے ہیں عبد الوہاب کو سبق میں کوئی عقدہ حل طلب رہگیا تھا
بالا خانے کے نیچے کھڑے ہو کے عبد العلی سے سوال کئے انکے ساتھ ہی انہوں نے فصاحت و طلاقت کے
ساتھ اونکے اشکال کا جواب شروع کئے دو گھڑی کا عرصہ گذر چکا تو بھی اونکی تقریر کا سلسلہ ٹوٹا نہیں
چونکہ عبد الوہاب کو ضروری کام درپیش تھا جواب کا سمجھنا دوسرے وقت پر موقوف رکھکر اپنے
کام کے لئے چلے گئے اور اوس سے فارغ ہو کر ایک دو گھنٹے کے بعد پھر اوسی راستہ سے واپس
ہوئے تو دیکھے کہ عبد العلی ویسا ہی بحث و تقریر کرتے ہیں اور وہاں کوئی حاضر نہیں ہے پس پوچھے
کہ کس سے بحث کر رہے ہو اونہوں نے جواب دئے کہ وہی آپکے عقدہ کا جواب بیان کرتا ہوں
عبد الوہاب کہے کہ چند ساعت کے آگے یہاں سے اپنے کام کے لئے میں چلا گیا تھا اور وہاں سے
ویسے بعد فراغت پاکر واپس ہوا تم ابھی اوسی تقریر میں ہو عبد العلی نہ غصہ میں آکر زور کے بولے میں
سمجھا تھا تم یہاں کھڑے ہو اپنے جانے کی مجھکو اطلاع کیوں نہیں دئے لوگ گمان کرینگے
کہ میں دیوانہ ہو گیا ہوں مختصر یہ ۔ حضرت سید جعفر سقاف کے اولاد حیدر آباد وغیرہ میں ہیں

اور اب آپکا سالانہ عرس سید غوث مقبل خلیفہ سقاف وسید احمد مقبل خلیفہ سقاف وسید آلا و پیر صاحب وغیرہ
کرتے ہیں اور زمین انعام موجود ہے قابض ہیں اور آپکی اولاد سے سید عفار صاحب وسید شیخا مقبل بیجاپور میں

حضرت سید ابوبکر بافقیہ قدس سرہ آپ بھی پادشاہ عادل بیجاپور ال
سلطان محمد عادلشاہ کے مبارک زمانے میں حضرموت سے اس ملک کو تشریف لائے بہت سے
عرب آپکے ہمراہ تھے اور آپ کے خانقاہ میں رہتے تھے زہد و تقویٰ نہایت اعلیٰ درجہ کو پہونچا
تھے خلق کی ہدایت کرتے تھے اور تصرف باطنی جاری رکھتے تھے آپ عرب کے بزرگ سادات اور
بیجاپور کے نامور بزرگوں سے ہیں اور اوس زمانہ کے اکثر اولیا اور اکابر سے ملاقات و مصاحبت
رکھتے تھے اور اوس شریف زمرہ کے ساتھ آثار معجز شعار کی زیارت کئے ہیں وصال شریف شعبان
کی بائیسوین کو ہوا اور آپکا سنہ وفات نہیں ملا مزار شریف آپ ہی کی خانقاہ کے صحن میں محل
آثار مبارک کے قریب محلہ دریہ میں واقع ہے کہتے ہیں کہ آپ کا وصال علی عادلشاہ ثانی کے
زمانہ میں ہوا پادشاہ مذہب شیعی رکھتا تھا اسلئے رفضیوں کو بادشاہ کے پاس حد سے زیادہ
تقرب اور غلو تھا حکیم شمسا کی حویلیاں اور اوسکے قرابتداروں کے مکان حضرت کے مکان کے
نزدیک تھے اور وہ اہل سنت و جماعت سے کینہ و حسد رکھتے تھے علی الخصوص حضرت سے کیونکہ آپکا
نام حضرت خلیفہ اول کا اسم شریف تھا اسلئے وہ آپکی قبر شریف اپنے قرب و جوار میں ہونا نہیں
چاہتے تھے عبد المحمد جو بادشاہ کے وزیر کے استاد اور پکے سنی اور عالم و فاضل تھے اہل
تشیع کے خلاف میں حضرت کو آپ ہی کے خانقاہ کے صحن میں دفن کروائے آپ کے فرزند
حضرت سید محمد عبد الرحمن مکی قدس سرہ جو کمال ظاہری و باطنی سے موصوف تھے اپنے
والد ماجد کے روضہ میں مشرقی جانب آسودہ ہیں اور اس زمانہ میں بہت سے سادات او
آپ کے اقربا اور متوسلین موجود ہیں اور افضل علمای متاخرین زبدہ و فاضلین اوستاد
الاکابر و مشرف امر بی الاکارم وصلی شیم الاستاذ مولانا سید محمد عبد الرحیم نفعنا اللہ من
برکاتہم و برکات علومہ و کمالاتہ حضرت سید عبد الرحمن قدس

کی مرقد کے پیچھے آسودہ ہیں اور آپ کے مرید بھی تھے حضرت مولانا کی موصوف بڑے عالم و متقی
اور صاحب علم و وجدان اور واصل تصوف و عرفان تھے آپکی ذات ستودہ درہ فخر تھی اور تمام عمر
عالم تجرید اور درویشی میں گذاری ترک دنیا اور اوس سے پرہیز کرنے میں ممتاز زمانہ تھے چنانچہ اون
اونکے زمانہ کے رؤسا یعنی نواب آصفجاہ و ہدایت محی الدین خان آپ کے معتقد اور تابع رہتے
اور آپ کے حق میں نہایت حسن ظن رکھتے تھے کبھی سے وجہ معیشت اور نذر و نیاز قبول نہیں
کرتے تھے آپ بیجاپور کی تباہی اور انقلاب سلطنت کے زمانہ میں سن شعور کو پہونچے شوق تحصیل
و قصد طلب علم رکھتے تھے اوس وقت بیجاپور کے مدرسے جو مشہور تھے اور طالب العلموں سے
معمور رہتے تھے خالی تھے اور وہاں درس و تدریس کا نام نہ تھا مگر چند مقامات میں کچھ صرفیان و
نحویان تھے حضرت مولانا کسی جگہہ علم صرف و نحو اور کسی سے علم منطق اور کسیسے کچھ استعداد
فارسی حاصل کئے اور پادشاہ عالمگیر کے آنیکے بعد قاضی ابوالبرکات سے تحصیل علوم کئے اور ساٹھ
سال تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھے اکثر لوگ تین پشت تک آپکی شاگردی کئے ہیں
یعنی ایک شخص آپ سے تحصیل علم کیا بعد اوسکے اوسکا بیٹا پھر بعد اوسکے اوسکا بیٹا آپ سے
علم حاصل کیا اور شہر بیجاپور کے کل شرفا اور بزرگزادے اور پیرزادے آپکے شاگرد تھے
کتب تحصیل کے سوا عرفان و تصوف کے رسالوں اور کتابوں کا درس بھی جاری تھا خود
آپ سے ظاہر و باطن کا فیض جاری ہوا کہتے ہیں کہ آنکو کسب زیادہ حاصل تھا و رکھتے
ہیں کہ آپ حضرت گنج العلم قدس سرہ کی روحانیت سے بھی فیض تربیت پائے ہیں اور شب میں
حضرت کے مدرسہ روحانی میں جاتے تھے واللہ اعلم حضرت مولانا چہارشنبہ کا روز جمادی الثانی
کی اونتیسوین سنہ ۱۱۶۹ ہجری ایکہزار ایک سو انہتر ہجری میں وفات فرمائے میرے والد ماجد آپکی
تاریخ میں آفتاب رفتہ کہے ہیں اور عربی میں لہ الملک العزیز الکبیر کہے
ہیں حضرت مولانا اپنے شاگردوں میں سے مولوی عبد الرحمن کو جو عالم فاضل اور آپکے
شاگرد رشید تھے اپنے مدرسہ اور تدریس کے متولی اور مسجد کے امام کئے تھے

لیکن آخر عمر میں مولوی عبدالرحمان کے مزاج میں جنون پیدا ہو گیا رحمۃ اللہ علیہ مقبرہ جم
حضرت ابوبکر یا خلیفہ کے اولاد سے بوقت زین العابدین صاحب و حسن صاحب و حضرت و سید ابوبکر و شیخ عبدالرحمن
و حسین و سید احمد وغیرہ وغیرہ جاگیر موضع لونی تعلقہ سانگلی علاقہ راجہ کولاپور موجود ہیں۔
اور سید حسین نامی حیدرآباد میں ملازم ہیں ۔

حضرت سید احمد نظیر قدس سرہ آپ اکابر سادات عرب
اور اس سرزمین کے بڑے بزرگوں سے ہیں حضرموت سے جو سادات عرب کا مولد
مسکن ہے ہجرت کر کے سلطان محمد عادلشاہ کے مبارک زمانہ میں اس شہر بیجاپور میں
رونق افروز ہوکے اقامت اختیار کئے آپ انسانی کمالات کے جامع تھے سالکوں کے
طریق کی پیروی میں کامل وقت تھے اور اوس زمانہ کے بزرگوں اور شاہوں سے صحبت رکھ کے فیضان
و برکات حاصل کئے اور پیوستہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ سے نہایت ربط اور مصاحبت رکھتے تھے
آپکا مرقد شریف بیجاپور کے شہر پناہ کے باہر شاہ پور دروازے کی طرف ہے آپ کا سنہ رحلت
[illegible] ہیں مقبرہ جم آپکی اولاد سے سید حسن صاحب نظیر شغل آثار شریف مکانات رکھتے ہیں ۔

حضرت سید یٰسین مقبل قدس سرہ آپ سادات عرب اور بیجاپور کے
نامور بزرگوں اور اہل دعوت کے زمرہ شریف سے ہیں آپ حضرت حرم سے اس ملک کلام میں آکے
اور اس شہر بیجاپور کی سکونت پسند کئے اور یہان کے بادشاہوں کے پاس بڑا رتبہ اور منزلت
رکھتے تھے آپ کے معاش میں بادشاہوں کی طرف سے بڑی آمدنی کے وثیقے مقرر تھے آپ تسخیر کے
مضبوط راستے پر ثابت قدم تھے اور اہل طریقت کے سلوک سے آگاہ گئے تھے زہد و تقویٰ سے موصوف
تھے اور علم و فضل کو انتہائی درجہ تک پہنچائے تھے آپ کے کتب خانہ میں نو سو جلدیں کتابیں اوعیق
خاص آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تین سو جلدیں تحقیق اکثر کتب اور کتابوں پر جگہ جگہ لکھی جاتی ہیں اور
آپ علم دعوت میں باکمال گنے جاتے تھے اور آپ کے دعوت بڑے عجیب اور بڑا اثر تھی نقل ہے کہ
سلطان علی عادلشاہ ثانی کے زمانہ میں اوسکے ملک اور سلطنت کا قوی دشمن ایک بڑا جمعیت

سامان جنگی کے ساتھ لیکر بیجاپور پر آکے جنگ شروع کیا علی عادلشاہ حضرت سے توجہ اور دعا چاہا آپ
ایک تعویذ اپنے ہاتھ سے لکھکر دئے اور ایک ساتھ کے کہ توپ کو مخالف کے لشکر کی طرف پھیر کے یہ
تعویذ اوسکے منہ پر باندھ کر اوس طرف گولے مارو انشاء اللہ تعالیٰ مخالف کا قوت ٹوٹ جائیگا اور اوس
کو صدمہ پہنچیگا آپکے حسب الحکم عمل کئے تو دشمن کا لشکر جنگ چھوڑ کر بھاگ گیا غرض آپ سے
اس قسم کے اکثر تصرف اور تجربے ظاہر ہوئے ہیں اور آپ کے دعوت کے کمال کی حکایتیں خلایق کی
زبان پر ہیں اور آپ عالمگیر بادشاہ سے ملاقات کر کے بادشاہ اور راجاؤں کے پاس بڑی عزت
و توقیر کے ساتھ تھے آپکی معیشت اور عمارت مشہور ہے ربیع الاول کی چھبیس کو رحلت فرماے اور شاہ
پیٹھ میں مدفون ہوے آپکا مقبرہ مشہور ہے اور آپ کے فرزند حضرت سید عبداللہ مقبل جو نیک
خصائل سے موصوف تھے اور رؤسای وقت کے پاس نہایت اعزاز و توقیر رکھتے تھے اپنے پدر بزرگوار
کے بازو سے مدفون ہیں مقبرہ جم آپکی اولاد سے رشید علی صاحب وغیرہ صاحب بیجاپور میں موجود ہیں اور
موضع [illegible] متعلق بیجاپور ایشال تعلقہ اونکے علاقہ جاگیر ہے۔

حضرت شیخ فرید قدس سرہ آپ یہاں کے مشائخین اور بزرگوں سے
ہیں فقیری درویشی میں شیخ وقت اور یکتای روزگار تھے رات دن شغل و شہود میں گذارتے تھے
صوفیانہ کلام کا شغل رکھتے تھے حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے ملفوظ میں حضرت مولانا
قدس سرہ سے منقول ہے کہ میں ایک شب گھر کی طرف جانے میں جنگل پر مشغول تھا اور دروازے
کی زنجیر لگا دیا تھا تاکہ کوئی اندر نہ آوے اور ہمیشہ گھر کے دروازے کو قفل لگایا جاتا تھا
غرض دفعتاً دیکھا کہ آخر شب میں شیخ فرید درویش اندر آکے مشغول بیٹھے ہیں میں پوچھا کہ شیخ
فرید یہاں کیسا آئے وہ فرمائے کہ اللہ تعالی لایا ہے کہ زنجیر کھولکے باہر آکر ہم دونوں دالان
میں بیٹھے اور نماز صبح ادا کئے گھر کا دروازہ ویسا ہی مقفل تھا انہی حضرت شیخ فرید قدس سرہ کے
وصال کا سنہ اور عرس کا روز اور مرقد شریف کا مقام معلوم نہیں ہوا۔

حضرت شیخ احمد برقع پوش قدس سرہ آپ بیجاپور کے نامور مشائخین سے

ہین صاحب باطن اور اہل کمال تھے بزرگی اور پرہیزگاری سے موصوف تھے شیخ طریقت کے رو برو
سفید قدم تھے آپ کے احوال کی تفصیل معلوم نہین ہوئی آپکی رحلت ربیع الاول کی دسوین کو ہوئی۔
اور مزار بیجاپور کے حصار کے اندر شاہ پور دروازہ کے قریب واقع ہے **مترجم** آپ کی
اولاد سے شیخ بزرادی صاحب متعلقہ آنندی مین موجود ہین اور اہل معاش ہین سالانہ آپکا عرس ہوا کرتا ہے۔

حضرت مولانا شیخ صالح قادری قدس سرہ آپ صاحب باطن
اور صاحب کمال اور صاحب تصرف تھے اور خطہ پاک بیجاپور کے بزرگون سے تھے **نقل ہے** کہ آپ
اپنے وفات کے وقت سے واقف ہو کے اپنے دفن کے لئے قصبہ تورودہ کے جنگل مین زمین کے اندر
ایک تنگ حجرہ تیار کرکے اوسکو قبر بنائے اور اپنے صاحبون کے اصرار اور عاجزی پریشان
قبر کے لئے اوس حجرہ کے اوپر ایک چھوٹی سی گنبذ مانند گنبذ کے تعمیر کئے اور اوس وقت فرمائے
کہ مجھکو عالم غیب سے خبر دیگئی ہے کہ اس زمین پر ایک بڑا شہر بنایا جائیگا اور یہان پادشاہ چند سال
سلطنت اور زندگانی کریگا اور پھر ویران ہوگا غرض بعد تھوڑی مدت کے سلطان ابراہیم عادلشاہ
شہر نورس پور کے وہان بنایا اور تھوڑے سال وہان سلطنت اور حکمرانی کرکے پھر قلعہ بیجاپور کو آکر
اقامت کیا اور شہر نورس پور ویران ہوگیا کہتے ہین کہ اوسوقت کے بعض لوگ کہتے تھے رات مین
کبھی کبھی ایک مرد گندم رنگ بڑی داڑھی والے سفید پوش شیخ صالح کی صورت سے اونکی
گنبذ کے اندر سے نمودار ہوکے ٹہلتے اور پھر اندر جاکے غائب ہوجاتے تھے اور کبھی وہان اللہ
کے ذکر کی آواز سنائی دیتی تھی بزرگون سے ایسے تصرفات کا ہونا عجب نہین ہے وہ حال آپکے
مزار شریف سے ظاہر ہوتی ہے

حضرت مولانا محی الدین قادری قدس سرہ آپ بیجاپور کے بزرگان
اہل اللہ اور نامور خاندان سے ہین اور صاحب کشف و کرامت تھے تجلیات اور دعوت اسماء آپکے
خاندان مین تھا اور شیخ اجازت کے ساتھ آئی تھی اور اوس زمانہ مین خانقاہ قادریہ آپکا مشہور
تھا اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے ہمعصر اور اقربا سے تھے اور والد ماجد

آپکے حضرت مولانا احمد قادری قدس سرہ بہت بزرگ آدمی تھے اور رحلت حضرت مولانا محی الدین
قادری قدس سرہ کی سنہ ۱۰۲۹ ایکہزار انتیس ہجری مین ہوئی **ام غیب محی الدین القادر**
آپ کے وصال کی تاریخ ہے مزار شریف آپکا حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ
کے روضہ مین چار دیواری سے باہر جنوب کیطرف واقع ہے کہتے ہین کہ ایک روز حضرت سید
بڑے صاحب حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ کے روضہ مین جاکر زیارت کرکے واپس ہونیکا قصد کئے تو حضرت مولانا محی الدین قدس سرہ
کے مزار شریف جانب سے دکھنی زبان مین آواز آئی کہ ادہر بھی آؤ اور سید صاحب اوسیوقت آپکے مزار پر بھی گئے اور زیارت کئے آپکے فرزند رشید حضرت
مولانا جلال محمد قادری قدس سرہ اپنے والد بزرگوار کے کمالات سے موصوف تھے اور اپنے
والد کے پاس ہی مدفون ہین اور آپکے پوتے حضرت شیخ شریف اللہ فرزند حضرت مولانا
جلال محمد قادری قدس سرہما مرد کامل اور اپنے وقت کے نامورون سے تھے اور سلطان سکندر
عادلشاہ اور امراء اوسوقت کے اونکے پاس آپکا بڑا اعزاز و اکرام تھا اور جبل النوریہ شرح
اسماء شریف حضرت غوث الاعظم قدس سرہ آپ ہی کی تصنیف سے ہے **مترجم** آپکی اولاد سے
سید قادر پادشاہ ابن سید محمد صاحب بیجاپور مین اور سید دستگیر صاحب ابن سید احمد صاحب
پانچ چہرے موضع اوکلی مین موجود ہین۔

حضرت سید میران خلف سید اسد اللہ گجراتی قدس سرہما
آپ اوس شہر بیجاپور کے اہل کمال اور مشہور علماسے ہین سلطان ابراہیم عادلشاہ کے
زمانہ مین اپنے مولد گجرات سے یہان تشریف لاکے اقامت فرمائے طالبان و مستعدون کو فیض
پہونچائے ہین اور علوم کی تدریس مین مشغول رہے زہد و تقوی نہایت بلند درجہ کو پہونچا
تھا اور علوم کسبی و وہبی کے جامع تھے اور سلخ جمادی الاول سنہ ایکہزار پچیس ہجری
مین اس دار فانی سے ملک بقا دائمی کو انتقال فرمائے اور اللہ پور کے دروازہ کے باہر شرق
کے جانب حضرت شاہ ابوالحسن قادری قدس سرہ کے مقبرہ کے قریب آرام فرمائے ہین قبر
قبلہ کیجانب ہے وہ آپہی کا مزار ہے اور پتھر کے چبوترہ کے بازو میں پختہ بنائے ہین

اور آپ کے مرقد شریف کے مشرقی جانب آپکے فرزند رشید حضرت سید اسمٰعیل قدس سرہ مدفون ہیں اور اس چبوترہ کے مغربی جانب میں حضرت شیخ علاء اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ اور مزاری باغ واقع ہے اور اسی چبوترے کے مشرقی سمت میں حضرت سید میراں قدس سرہ کے بھائی حضرت سید علی محمد قدس سرہ کا مزار ہے اور حضرت سید علی محمد قدس سرہ کے چبوترے کے قریب علو پور کے باغ کے شرقی جانب میں حضرت شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ کا روضہ ہے مشہور ہیں آپکی آل سے بادشاہ پور والے صاحبان اور بگی محل والے صاحبان اور محمد پیٹھ کے اور نیپر والے بھی موجود ہیں۔

حضرت قاضی سید محمد علی قدس سرہ آپ اپنے بڑے بھائی کے ساتھ گجرات سے ہجرت کرکے ملک دکن کے طرف متوجہ ہوکے شہر بیجاپور کو اپنی تشریف آوری سے رونق بخشے اور علوم دینی کی تدریس میں اور طالبوں کو فیض پہونچانے میں مشغول تھے بہت سے سادات و مشائخ اور علما و فضلا مثل قطب الاقطاب حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ کے پوتے سید السادات حضرت شاہ برہان الدین قدس سرہ اور حضرت شاہ حضرت فرزند حضرت شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہما اور حضرت شیخ ابو تراب مدرس رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ اور حضرت قاضی ابراہیم زبیری مدرس رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی برہان رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم بھی آپ کے شاگرد ہیں اور ابراہیم خان و عبد الکریم بھی آپ ہی کی تعلیم و تربیت سے سرفراز ہوئے تھے اور سلطان ابراہیم عادلشاہ اور سلطان محمد عادلشاہ کے زمانے میں بیجاپور کے عہدہ قضا پر تھے اس قاضی القضات کو علوم ظاہری و باطنی پر بڑی قدرت اور معرفت تھی آپ کے علم سے کوئی انکار نہیں کرتے تھے ایک دو نقد و قدرت اور ثروت میں اپنے ہم عصروں سے بڑھ کر تھے دو جگہ مکان مسجد کے بازو سے تھا زبردستی سے مسجد کو لیکے دستار میں طالبے اور مصلیوں کو وہاں آنے دو رسائی نہ ہونے سے قدرت کلی ہوگئی رشتہ و رشدہ پہنچ کر قاضی القضات کے تمام

میں آئی تو سیاست لشکر اُنکے پاس بھیجے و من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعی فی خرابھا اس وحشت سے اسی وقت مسجد چھوڑ دی آپ روز چہارشنبہ ذیقعدہ کی پانچویں ۱۰۴۲ ہجری میں داخل خلد بریں ہوئے بستون دین فتادہ آپ کے رحلت کی تاریخ ہے اللہ پور کے دروازے کے باہر اپنے بڑے بھائی حضرت سید میراں قدس سرہ کے مقبرہ کے متصل شرقی سمت میں ایک علیحدہ چبوترے پر آسودہ ہیں اور آپکے دونوں فرزند بزرگوار حضرت شاہ کریم اللہ و حضرت شاہ نور اللہ قدس سرہما اپنے والد ماجد کے مزار کے بازو مشرقی جانب مدفون ہیں یہ دونوں بزرگوار صاحب فضائل انسانی تھے خصوصاً حضرت شاہ نور اللہ قدس سرہ مقتدائے زمان تھے آپکی فارسی اشعار فضلا اور سلاطین کے مقبول و مطبوع تھی سلطان محمد عادلشاہ اور علی عادلشاہ آپکی نہایت بزرگی اور اعزاز کرتے تھے آپ کے حالات اور کمالات عادلشاہی تاریخوں میں لکھے ہوئے ہیں۔

حضرت سید عبد الرحمٰن قدس سرہ آپ بیجاپور کے بزرگوں اور صاحب کمال صاحبدلوں سے ہیں اور حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ کے چچیرے بھائی ہوتے ہیں حافظ قرآن اور السنائی خلیفتوں اور بزرگیوں کے جامع تھے جناب مرشد الاولیا حضرت شاہ وجیہ الدین حسینی علوی گجراتی قدس سرہ سے فیض بیعت و خلافت اور برکات علوم حاصل کئے اور ابراہیم عادلشاہ کے زمانے میں بیجاپور تشریف لائے مزار شریف شہر پناہ کے باہر فتح دروازہ کے طرف واقع ہے آپ اور شیخ احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ ایک ہی چبوترے پر آسودہ ہیں **مترجم** مصنف کتاب ہذا نے جو لکھا ہے کہ آپ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے چچیرے بھائی تھے اور آپ جناب مرشد الاولیا حضرت شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس سرہ سے بیعت و خلافت حاصل کئے۔ اسمیں پہلے تو روایت محض غلط ہے آپ حضرت شاہ قدس سرہ کے حقیقی بھائی ہیں۔ اور دوسری بیعت و خلافت میں بھی سوائے علوم معنوی ہے کیونکہ آپکو بیعت و خلافت حضرت سید محمد حسینی قدس سرہ سے حاصل ہے اور اپنے والد حضرت شاہ روح اللہ حسینی قدس سرہ

سے ہی خلافت حاصل ہے اوسکی پوری کیفیت روایات ذیل سے واضح ہوگی سوای اسکے حضرت شاہ وجیہ الدین علوی قدس سرہ کے حالات کے تحت مین فقیر نے تاریخ ہاشمیہ سے آپکی خلفای فہرست جو صفحہ ۱۱۱ مین نقل کی ہے اوسمین بہی حضرت سید عبدالرحمن حسینی بیروچی قدس سرہ کا نام مبارک ضمن ہے اوسکی اصلی کیفیت یہ ہے ۔

حضرت شاہ مصطفے قدس سرہ حضرت سید میران محمد مدنی قدس سرہ کے بہانجے اپنے مکتوب مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت سید عبدالرحمن قدس سرہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے بہائی اپنے وطن بیروچ مین حضرت سید محمود حسینی قدس سرہ کے پاس جاکے چند سال آپکی خدمت مین رہے اور تمام علوم ظاہری مثل حدیث و فقہ وغیرہ سے بہرہ ور ہوے بعد اسکے ایک روز حضرت ممدوح کی خدمت مین عرض کئے کہ بیعت کا ارادہ صادق رکہتا ہون مجھکو آپ کے مریدون کے زمرہ مین داخل کیجئے آپ فرماے کہ تمہارے پدر بزرگوار حضرت شاہ روح اللہ حسینی سے بیعت کرو کیونکہ میرا اور انکا شجرہ ایک ہی ہے اور حضرت شاہ روح اللہ حسینی میرے چچا حضرت شاہ جمال صفی اللہ حسینی قدس سرہ کے مرید ہین حضرت سید محمود حسینی خلف حضرت سید رحمۃ اللہ حسینی قدس سرہ حضرت سید جمال صفی اللہ حسینی قدس سرہ کے بہتیجے ہین اور حضرت سید رحمۃ اللہ حسینی اور سید جمال صفی اللہ حسینی قدس سرہما اپنے والد حضرت سید محمد حسینی قدس سرہ کے مرید ہین اور انہون حضرت شاہ کمال صوفی بیروچی قدس سرہ کے مرید ہین اور انہون حضرت سید محمد گیسو دراز قدس سرہ کے مرید اور داماد ہین غرض حضرت سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ عرض کئے کہ پدر بزرگوار کے حکم سے ہی خدمت عالی مین آیا ہون لیکن وہ فرماے کہ حضرت سید محمود حسینی کے پاس جاکر خدمت عالی مین عرض کرے کہ خدا طلبی ہین اور اہل تصوف کے علوم سے آگاہ ہون اور انہین سے خرقۂ خلافت لین جب حضرت مذکور نے انکی عقیدت دیکہی تو سلک مریدان خاص سلسلہ چشتیہ مین داخل فرمایا اور انکو خلوت مین بٹہلایا چند روز کی چلہ کشی مین آپ عین وجود معنوی حضرت شاہ محمود حسینی قدس سرہ ہوگئے نقل ہے کہ حضرت سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ

کو خرقۂ خلافت آپ کے والد بزرگوار حضرت شاہ روح اللہ حسینی قدس سرہ سے بہی پہونچا ہے

نقل ہے کہ ایک روز حضرت سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد بیروچ کو جاتے تہے راستے مین ایک ایسے خوبصورت گہوڑے کی تصویر نظر پڑی کہ کبہی کسی نے دیکہا نہ ہوگا آپ اوسکی تصویر دیکہکر اوسکے مصور کا ملاحظہ کئے اور کہے کہ مصور حقیقی ایسی تصویر پیدا کیا ہے افسوس ہم ایسے مصور سے غافل ہون پس محبت الہی آپ کے دل مین جگہ کی اور سینہ مین ایسا جوش ہوا کہ آپکو اپنے جسم و لباس کی بہی ہوش نہ رہی غرض نماز جمعہ ادا کرکے اوسی روز شہر سے باہر گئے اور اپنے قبائل سے جدا ہوئے اور تنہائی اختیار کرکے فقیرون کی گروہ کے ساتھ سیاحی کا خیال کئے اور قبیلے والے حضرت کو بہت ڈہونڈے لیکن کسی جانب پاے نقل ہے کہ حضرت سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ چند فقیرون کے ساتھ رہے اونکی صحبت چہوڑ دیکر بیت اللہ کا عزم کئے اور سنہ ۹۹۵ نو سو پچانوے ہجری مین حج اکبر ادا کرکے مدینہ منورہ پہونچے اور چند مہینے وہان رہکے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریف سے مشرف ہوکر بغداد شریف روانہ ہوے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی زیارت شریف سے بہی مشرف ہوے وہان سے موضع معروف کو جاکر وہان کے صحرا مین چلہ کشی کرنے لگے اوسوقت اگر کوئی بے مانگے دیا تو قبول کرتے تہے لیکن کسی سے سوال نہین کرتے تہے ایک روز آپ خواب مین دیکہے کہ ایک شخص آپ کے حجرۂ شریف کے اندر آکے کہتا ہے کہ حضرت سید محمد حسینی قدس سرہ تمہاری تلاش مین آکر حجرے کے باہر انتظار کرتے کہڑے ہین اسکے ساتھ ہی حضرت باہر آکے اپنے دادا مرشد کے قدم پر گرے حضرت آپکو اوٹہاکے سینے سے لگاے اور فرماے ای سید عبدالرحمن اب زہد و تقوی بس کرو اوراس صحرا سے باہر نکلو تمہارا زہد و تقوی درگاہ حق جل و علا مین مقبول ہوگی اگر تم کو یقین نہ ہو تو میرے ساتھ چلو یہ کہکے حضرت سید عبدالرحمن قدس سرہ کا ہاتہ پکڑ کر حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کے خدمت شریف مین لے گئے حضرت غوثیت پناہ رضی اللہ تعالی عنہ بہی بشارت دئے کہ ای سید عبدالرحمن تمہارا زہد و کسب درگاہ بارتعالے

میں قبول ہوا ہے تو اس بیکار وقت سے باہر نکل اور سپاہی اختیار کر جھوٹ مت بول اور
اکل حلال سے جو کچھ کہ میسر ہوتا ہے کھا پس حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ خواب سے بیدار
ہوئے اور اپنے مرشد حضرت محمد حسینی قدس سرہ کے فرمانے سے اور حضرت عبدالقادر جیلانی
قدس سرہ کی بشارت سے معروف کا جنگل چھوڑ کے سپاہی کا عزم کئے اور سنہ ۹۹۸ نوسو اٹھانوے
ہجری میں دارالامان بیجاپور پہونچے وہاں چندے کلام اللہ کے سیپارے لکھکر دیتے جو کچھ ملتا اوس
سے آدھا فی سبیل اللہ دیتے اور باقی اپنا قوت کرتے تھے بعد اسکے چند روز تک جنگل سے لکڑیوں کا
بھارا سر پر لاکے بیچتے اور جو کچھ پیسا اوسکو موجب مذکور صرف کرتے تھے پھر کچھ مدت تک تمام دن کے
مکان میں مزدوری کرکے اوسی طرح سے اپنی دنیا جمع کرتے تھے بعد ازاں غلام احمد عطار کی
دکان میں نوکر ہوئے جب تنخواہ آتی تو دنیا ہی وقت کرتے تھے حضرت سید مسعود علی خلیفہ
حضرت شاہ قدس سرہ اپنے رسالہ شغل و مراقبت حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ کے
بہت سے حالات لکھے ہیں منقول ہے کہ غلام احمد عطار نے بازار میں تیل کی دکان رکھی تھی
اور ہمیشہ ایک روز کسی قریہ سے بدھنے میں تیل ڈالکے آپکے سر پر دیکر دکان کو بچلا راستے میں نماز
عصر کا وقت ہو گیا آپ تاجر مذکور سے کہے کہ بدلا زمین پر رکھ کر نماز عصر پڑھ لیتا ہوں پھر بدلا تمہارا
دکان کو پہنچا دیتا ہوں غلام احمد نے قبول کیا اور بدلا آپکے سر سے زمین پر اوتار کے کہا کہ میں
جاتا ہوں راستے میں انتظار کرتا رہونگا غرض حضرت نماز سے فارغ ہو چکے بعد بدلا سر پر اوٹھا لئے
روانہ ہوئے غلام احمد راستے میں چھپکر بیٹھا تھا دیکھا تو وہ بدلا حضرت کے سر سے ایک بالشت
کی بلندی پر معلق آتا ہے اوس وقت سے تاجر مذکور آپ سے کچھ کام نہ لیا کیونکہ اوسکو یقین ہو گیا کہ
آپ اولیاء کامل سے ہیں اسلئے کوئی کام لینے ڈرتا تھا اور اس کیفیت کو عالم میں مشہور کیا
تو بعض حضرت کہتے ہیں کہ یہ شخص کچھ کام نہیں لیتا اور دراہم پیشگی ہی دیتا ہے ایک روز اس سے
کہنے لگے کہ تیرا درہم مجھ پر حلال نہیں ہوتا پھر اوس روز سے اوسکی نوکری ترک کئے اور
سابق کے طور پر کتابت کرکے قوت حلال کہاتے تھے منقول ہے کہ جب حضرت شاہ

حبیب اللہ قدس سرہ سنہ ایک ہزار ہجری میں مدینہ طیبہ سے بلدہ بیجاپور کو پہونچے تو وہاں کے لوگوں کی
زبانی سنے کہ یہاں کوئی بزرگ درویش ہے کہ ہمیشہ اکل حلال کہاتے ہیں اور صدق مقال کہتے ہیں
اونکی گذران اوقات مزدوری پر ہے ہر روز مزدوری کرتے ہیں اور نصف فی سبیل اللہ دیتے ہیں اور باقی
اپنا قوت کرتے ہیں نام انکا سید عبدالرحمٰن ہی اپنا وطن بہروچ بتاتے ہیں اس کیفیت کے سننے سے
حضرت شاہ قدس سرہ کو بڑی تلاش ہوئی ایک روز ابراہیم پور میں آپ بالاخانے پر تشریف رکھتے تھے
اوس مجلس میں حضرت میاں عبدالصمد اور حضرت شیخ عبدالحکیم قدس سرہما خلفای حضرت شاہ قدس سرہ
بھی حاضر تھے اور حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ بالاخانے کے نیچے بازار کے راستے پر جاتے تھے
حضرت شیخ عبدالحکیم قدس سرہ دیکھے کہ آپ آتے ہیں پس حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت میں عرض
کئے کہ وہی بزرگ ہیں جو راستے پر جاتے ہیں آپ تو تلاش میں تھے دیکھے کہ صورت و شباہت
اپنے بہائی کی ہے حکم کئے کہ جاؤ اونکو جانے نہ دو میں اون سے ملاقات کرتا ہوں پس
حضرت میاں عبدالصمد اور حضرت شیخ عبدالحکیم قدس سرہما گئے اور کہے کہ ای فقیر ٹہرئے ہمارے
مرشد تمہاری ملاقات کو آتے ہیں آپ فرمائے ہمیں تمہارے مرشد سے کیا کام ہے وہ کون
آتے ہیں ایسے میں حضرت شاہ قدس سرہ خود تشریف لائے اور دیکھے کہ یہ اپنے بڑے بہائی ہیں
پس قدمبوس ہوگئے اور جوش و خروش سے رونے لگے حضرت سید عبدالرحمٰن قدس سرہ اپنی زبان
مبارک سے فرمائے ای بہائی ابتک میں نے کہ پوشیدہ رکہا تہا اب تمہارے سے راز فاش ہوا
غرض دونوں بہائیاں راستے سے بالاخانے پر آئے اور حضرت شاہ قدس سرہ اپنے بہائی کو اپنے
پاس رکھے تب سے مشہور ہوا کہ یہ دونوں بزرگ حقیقی بہائی ہیں واضح ہو کہ حضرت سید
عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ چند روز کے بعد حضرت رحمت الفاطمہ بنت سید کریم محمد قادری قدس سرہا
سے شادی کئے حضرت سید کریم محمد قادری قدس سرہ بیجاپور کے مشائخین سے تھے وطن
شریف انکا گجرات ہی اس بی بی صاحبہ سے ایک فرزند حضرت سید محمد قدس سرہ اور بیٹے دو
ایک انمیں سے سید شاہ محمد صاحب جنسے حضرت شاہ مصطفیٰ قادری قدس سرہ پیدا ہوئے دوسرے

الی شیخ عبدالوہاب [illegible] شیخ احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ جنکے محمد شریف اور احمد شریف پیدا ہوئے
[illegible] سید محمود [illegible] سید محمود نوری قدس سرہ جنکے سید احمد صاحب پیدا ہوئے ۔

حضرت شاہ مصطفےٰ قدس سرہ جو حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کے حقیقی بھانجے اور مرید و
خلیفہ ہیں اپنے رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت سید عبدالرحمن صاحب حسینی قدس سرہ رمضان
شریف کی گیارہویں چہارشنبہ کا روز سنہ [illegible] ہجری میں انتقال فرمائے تو
تمام مشائخین اور آپ کے فرزند حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ حسب وصیت حضرت سید
عبدالرحمن حسینی قدس سرہ [illegible] ابراہیم عادلشاہ [illegible] دفن کئے اس وقت
حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی۔

حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ آپ حضرت سید عبدالرحمان قدس سرہ کے
فرزند رشید ہیں اور سجادہ [illegible] اکثر مشائخان سے ہیں آپ بیجاپور میں پیدا ہوئے اور
علم ظاہری بیجاپور ہی میں حضرت قاضی سید محمد علی قدس سرہ کے پاس حاصل کئے شریعت و طریقت میں
اپنے وقت کے پیشوا تھے اور توکل و درویشی میں ممتاز تھے اور مشیخت و خلافت اور تعلیم و تدریس
علوم ظاہری و باطنی کی مسند پر بیٹھکر طالبوں کو ظاہری و باطنی فیوض پہونچاتے تھے اور شیخ الکاملین حضرت
شیخ عبدالعظیم محمدی مرید و خلیفہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ سے بیعت و خلافت پائے
اور حرمین شریفین کی دو بار حج و زیارت کئے [illegible] حضرت سید علی محمد قدس سرہ تجلیات رحمانی میں
لکھے ہیں کہ حضرت [illegible] گھر سے نکلکے سرائی کوٹ میں جو شہر کے [illegible] پہلی منزل
کئے اہل حرم اور [illegible] اور مریدان و طالبان [illegible] آپ کے ہمراہ تھے اور آپ کا
[illegible] سب متعلقین اور [illegible] کو رخصت کر دیئے ایک روز میں دو منزل چلے
کریں جب صبح ہوئی اور نماز ادا کی تو روانگی کا قصد تھا ایسے میں آپکے فرزند حضرت سید
زین العابدین قدس سرہ جنکی عمر اس وقت ڈھائی سال کی تھی اور آپکو دیکھ [illegible] تماشہ کے لئے
سرائے کے [illegible] اور وہاں لوگوں [illegible] باتیں کرنے میں مشغول ہوئے ایسے میں آپکے

فرزند مذکور سرائی کے دروازے پر پہنچ گئے اور [illegible] ایسا [illegible] کے کچھ بچے [illegible] اور ناک سے
نکلنے لگا اور رمق بھر جان باقی تھی آپ کے اہلیہ شریفہ اور تمام قرابتداروں اور متوسلان اور
مریدوں پر غم و اندوہ چھا گیا حضرت یہ واقعہ دیکھکر [illegible] سوار ہوئے آپکے اہلیہ محترمہ گریہ و
زاری کرکے مزاحم ہوئیں کہ فرزند دلبند کی زندگی سے [illegible] ابھی دم باقی ہے [illegible] کہ آپ نماز
جنازہ پڑھا کر دفن کرکے روانہ ہوں حضرت فرمائے کہ اگر گیا تو یہاں مسلمان بہت ہیں تجہیز و تکفین
کرینگے اور نماز پڑھینگے فقیر خدا کی راہ میں قدم رکھا ہی ان تعلقات سے کیا کام [illegible]
سب قرابتداروں اور متعلقوں کو رخصت دیکے روانہ ہوئے اور [illegible] اور مسافتیں
طی کرنیکے بعد حضرت شیخ عبدالعظیم محمدی قدس سرہ سے ملاقات کئے اور بیعت و خلافت اور خرقہ
و کلاہ حاصل کرکے [illegible] حج ادا کئے اور مدینہ منورہ پہونچے اور زیارت حرم شریف نبوی ﷺ
شرف اندوز ہوئے حرمین شریفین کے اکثر لوگ حضرت سے بیعت کئے اور فیض حاصل کئے اور بعد
چند روز کے شہر بیجاپور کو واپس ہوئے اور تیس سال تک یہاں رہکے مسند افادہ علوم ظاہری و
باطنی و مشیخت و ارشاد گرم رکھے اور آپ قریب [illegible] کے خلافت سے سرفراز ہوئے پھر دوسرے
بار حرمین شریفین کا قصد کرکے اور مہاجر ہونے کو حرمین شریفین کو چلے بارجانے وقت
سرائی کوٹ [illegible] ساتھ [illegible] فرزند حضرت سید عبدالرحمن قدس سرہ کو
اپنی خلافت اور جانشینی عطا فرماکر اپنے اسم شریف سے مخاطب کئے اور مریدوں اور طالبوں
کا ارشاد اور خلافت [illegible] کئے لوگوں کی کثرت مرید و طالب
ہونے کے [illegible] ہوئی کہ ہر شخص کو الگ الگ بیعت کرنے کے لئے فرصت کافی نہ تھی تو حرم
خانوادے کے طالبوں کی جدا جدا صف کرکے اپنی مریدی میں قبول کئے مشیخت و ارشاد و تلقین
اپنے فرزند اور سجادہ نشین سے حاصل ہونے فرمائے اور ایک مہینے تک [illegible] مشیخت
و ارشاد کی مجلس گرم رکھکر [illegible] پھر لوگ مریدی کے ارادے سے دریائی [illegible] ہمراہ
ہونے حضرت [illegible] رخصت کئے [illegible] اپنے فرزند کو [illegible]

حسینی والد حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ کے اور کتاب تصرفات حقانی میں ہم کتابت
میں انکو فرزند حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ لکھا گیا ہے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ
کی رحلت کے روز یعنی چھبیسوین جمادی الاول ۱۰۱۵ ہجری کو حضرت میران سید محمد مدنی
قدس سرہ کا تولد ہوا بعد میں شعور کو پہونچنے کے تمام علوم ظاہری مثل فقہ حدیث وغیرہ حاصل کئے
کتاب تجلیات رحمانی میں لکھا ہی کہ حضرت شاہ قدس سرہ اپنے وصال سے پہلے اپنے خلیفہ اعظم
حضرت شیخ عبد العظیم مکی قدس سرہ کو وصیت فرمائے کہ میرے انتقال کے روز میرے بھتیجے کا
تولد ہوگا اور وہ جو دنیا رشتہ کے ملنے آئینگے میرا خرقہ و دستار اور تمام اجازت و نعمت اون کو
پہونچا دینا کہ وہ میرے سجادہ و جانشین ہیں بہت سے لوگ انکے فیض سے بہرہ یاب ہونگے
رتبہ ولایت کو پہونچینگے اون سے شرط لینا کہ اس فقیر کا سلسلہ جاری رکھیں اونکے زمانہ میں
مثل اونکے کوئی نہ ہوگا آخر الامر حضرت شیخ مکی قدس سرہ دریا کے کنارے حجرہ بنا کے راہ دیکھتے تھے
جب حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ جوان ہوئے اور ہوا و شوق زیادہ ہوا تو حج کا قصد
فرمائے حضرت شیخ عبد العظیم مکی قدس سرہ آگے آئے حضرت شاہ قدس سرہ کی وصیتیں بجا لائے
اور خرقہ خلافت و نعمت سب سپرد کئے اور تحفۃ العاشقین میں اس قصہ کو یوں بیان کیا ہے
کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ اس جہان فانی سے سفر کرنا چاہے تو اپنے خلیفہ اعظم حضرت شیخ
عبد العظیم مکی قدس سرہ کو جنکی عمر سو سال کے قریب تھی وصیت فرمائے کہ اس سال میرے بھتیجے سید
محمد کا تولد ہوا ہے وہ جب جوان ہوگا تو مکہ میں آئیگا وہ اپنے زمانہ کا شاہ ہی ہے جب وہ آئیگا
تو تمام نعمت اونکو دینا اور خلافت بھی دینا اور میری خانقاہ اور مدرسہ بھی اونکے تحویل
کر دیکے میرا جانشین کر دینا پس حضرت شیخ مکی قدس سرہ حسب الحکم اپنے مرشد کے منتظر رہے جو حضرت
میران قدس سرہ تھی جسوقت آپ جوان ہوئے بیت اللہ کا عزم کئے اور حج سے فارغ ہوکے
مدینہ منورہ پہونچے جب یہ بات حضرت شیخ مکی قدس سرہ کو معلوم ہوئی آنکا زخم خوشی کے ساتھ
اپنے پاس بلا لئے اور کہا کہ آپ کے چچا نے [illegible] وصیت کی ہے کہ جب آپ آئیں انکی تمام

چھوڑا ہوں جو کچھ چاہتے ہو اون سنبھالو اور اون ہی کے پاس کے عرض بعد چند روز کے حج اللہ
پہونچکر طواف حرم سے مشرف ہوکے مدینہ منورہ پہونچے جب گنبد مبارک نبوی نظر آئی تو اوسیوقت
نماز ادا کئے اور باطنی جوش اور [illegible] تحفۃ جان شریف نثار کئے آپکے بڑے فرزند اور خادمان و
مریدان جمع ہو کر تجہیز و تکفین کا سامان کئے اور قبر مبارک کے لئے حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی
قدس سرہ کے مرقد شریف کے پاس دیکھے تو قبر کی مقدار میں جگہ نہ تھی اسلئے چاہے کہ دوسری جگہ
دفن کریں ایسے میں ایک بہت بزرگ آئے اور پوچھے کہ انہیں کہاں دفن کرتے ہو وہ لوگ کہے
کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کی قبر کے پاس دفن کرنا چاہتے وہاں قبر کے مقدار میں جگہ نہیں
ہے اسلئے دوسرے جگہ پر قبر تیار کرتے ہیں وہ بزرگ فرمائے کہ اگر انکو غسل اور تجہیز میں شریک
[illegible] اور وہ [illegible] حضرت شاہ صبغۃ اللہ [illegible] قبول کئے غسل و [illegible]
قدس سرہ کے [illegible] اور وہاں فارغ ہوکر اون بزرگ کو مزدوری دینے کے ملاحظہ ہوئے تو کہیں
اونکا پتہ نہ ملا اور حرم نبوی کے لوگ سے دریافت کئے تو وہ کہے کہ نہ اونکو ہم کبھی اس جگہ پر دیکھے
نہ ہم انہیں پہچانتے ہیں آپکا وصال شریف شوال کی چوبیسوین کو ہوا ہے اور سنہ وصال ایکہزار [illegible]
ہجری ہے قالت السید الکامل الولی فی بلدہ السید محمد النبی آپکی تاریخ ہی آپ سے
بذریعہ درس و تدریس و ارشاد و تلقین بڑا فیض جاری ہوا عارف ربانی حضرت مولانا شیخ
محمد زبیری الثانی قدس سرہ جو آپکے داماد اور آپکی سالے کے فرزند ارجمند ہیں آپ سے استفادہ
علوم اور بیعت و خلافت حاصل کئے اور بیحد انتہا آپ کے مقبول اور منظور نظر تھے اور آج
زمانہ کے مدرس تھے آپ سے بھی ظاہری اور باطنی فیض جاری ہوا غرض حضرت سید
محمد مدنی قدس سرہ کو تین فرزند رشید تھے اون میں سے ہر ایک اہل شیخت و صاحب کمال تھے
اور آپ کے اولاد میں اکثر اہل اللہ اور صاحب ولایت ہوئے اور انکی تمام اولاد [illegible]
اور صاحب رشد ہیں واضح ہو کہ حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ
فرزند ہیں حضرت سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ کے اور دو فرزند ہیں حضرت شاہ [illegible]

آنکو بہو چکا اون الحمد للہ میری عمر و غلامی ادا ہوئے اور پیر کا حکم بجا لایا پس حضرت شیخ کی قدس سرہ نے حضرت
میران قدس سرہ کو سب تلقین کر دیکے خلافت دیدی اور کہا کہ خانقاہ و مدرسہ حاضر ہیں اپنے
تحویل کرو تب آپ نے کہا کہ میرا وطن ہند ہے اسلئے یہ مدرسہ اور کتب وقف کر دیا اور خانقاہ آپ کو
ہبہ کر دیا عوض آپ خرقہ پہن لیکر رخصت ہوکے وطن کو واپس آگئے **نقل** ہے کہ ایک روز
جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے سید محمد تو اپنے وطن کو جا کے وہان کے
لوگوں کو فائدہ پہونچا اور اپنا تصرف ظاہر کر آخر تیری جگہ یہی ہے بعد اسکے آپ حضرت شاہ قدس سرہ
کی قبر شریف کے پاس مراقبہ گئے وہان سے بھی یہی حکم ہوا پس آپ اپنے وطن کو واپس ہوئے اور
یہان درس علوم میں مشغول ہوئے ہمیشہ جامع مسجد بیجاپور میں سکونت رکھتے تھے اور اپنے مدرسے
میں علوم دینی کا درس جاری رکھکر درجات خاص و عام پر کھولے اور اپنا قوت شاہی لنگر
خانے میں مقرر کر دئے اگر کوئی آنکو کچھ کھلایا جاتا تو اونکو لازم ہوتا کہ پہلے لنگر خانے کے غربا و فقرا
کو کھلا دے اوسوقت آپ بھی اوسی قدر قبول کرتے جتنا مساکین و غربا کھاتے تھے اسطرح سے
آپ تین سال گذار دئے **نقل** ہے کہ حضرت سید میران محمد مدنی قدس سرہ کی اہلیہ شریفہ
حضرت بی بی امۃ الحبیب صاحبہ قدس سرہا اس جہان فانی سے مقام جاودانی کو سدھارے تو آپکے
منجھلے فرزند حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ انکو جامع مسجد کے قریب دفن کئے اور
روز سوم مزار شریف پر گنبذ چوبین رکھے حکایت ہے کہ قوم ہنود سے ایک راجہ جو تعلقہ [illegible]
کی حکومت رکھتا تھا ایک محل چوبین بطور نذر علی عادل شاہ بادشاہ بیجاپور کو بھیجا تھا اور [illegible]
اپنی سعادت جانکے وہ محل چوبین گنبذ بنکے تھا حضرت بی بی کے مزار شریف پر رکھدیا حضرت
میران سید محمد مدنی قدس سرہ روز سوم کے فاتحہ کو تشریف لائے اور اوس محل کو دیکھکر
فرمائے ای بابا یہان جو لوگ آوینگے اونکا ہجوم ہوگا تو قبر میری بھی اسی جگہ ہے [illegible] کرینگے پس
میں اس مکین میں ہرگز نہین ہو [illegible] کا حق تعالی جلشانہ [illegible] اس ملک میں [illegible] ہونے والے
حضرت سید عبداللہ [illegible] قدس سرہ اپنی کتاب [illegible] میں لکھتے ہیں کہ

جب حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ کی عمر آخر ہوئی تو اپنے منجھلے فرزند حضرت
سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ سے فرمائے میری رحلت کے ایام قریب آئے ہیں مجھکو
حرمین شریفین روانہ کرو تا میں وہان مروں اور مدینہ منورہ کی خاک میں دفن ہوں پس حضرت سلطان
سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ اسباب سفر تیار کرائے حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ
خرقۂ خلافت اور اپنی جانشینی حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کو عنایت فرمائے
اور تین سو مرید معتقد [illegible] کو ساتھ لیکر مکۃ اللہ روانہ ہوئے اوسوقت بہت سے لوگ جنکی تعداد
شمار میں نہیں آتی ہے آپ کے مرید ہوئے آخر الامر لوگوں کی اس قدر کثرت ہوئی کہ آپ ایک مکان
پر حضرت [illegible] ہر ایک کو ایک کٹوری دیکے اپنے سلسلہ مریدی میں داخل فرماتے
نقل ہے کہ جب حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ کی روانگی کی خبر حضرت خواجہ امین الدین
اعلی کو پہونچی تو کہے کہ حضرت سید محمد مدنی قدس سرہ شہر کی برکت اپنے ساتھ لیجاتے ہیں آخر
ایسا ہی ہوا اور جب خواجہ کا [illegible] حضرت کے گوش گذار ہوا تو فرمائے کہ اب اس ملک کی برکت خواجہ جی
کے ہاتھ ہے **نقل** ہے کہ حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ اپنے پوتے فرزند حضرت
سلطان سید کریم محمد حسینی قدس سرہ کو خرقۂ خلافت دیکے روز شنبہ رجب المرجب کی پانچوین [illegible]
[illegible] اپنی بیوی کو اپنے پوتے فرزند حضرت شاہ زین الدین اور آپکے فرزند شاہ حبیب اللہ
ثانی قدس سرہ کو ساتھ لیکر مکہ معظمہ روانہ ہوئے **واضح** ہو کہ حضرت میران سید محمد مدنی
قدس سرہ حضرت بی بی امۃ الحبیب صاحبہ بنت حضرت مولانا محمد زبیری قدس سرہ [illegible]
مسجد بیجاپور کے مشائخین سے ہیں شادی کئے حضرت مولانا [illegible] معروف حضرت [illegible]
[illegible] کی اولاد سے ہیں حضرت بی بی [illegible] سے ایک دختر اور تین فرزند پیدا ہوئے دختر حضرت
[illegible] صاحبہ قدس سرہا [illegible] محمد زبیری قدس سرہ سے منسوب ہوئین اور آپ سے ایک فرزند حبیب اللہ
پیدا ہوئے بارہ سال کی عمر میں انتقال کئے بڑے فرزند حضرت شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ
منجھلے فرزند حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ اپنے والد کے سجادہ نشین

تیسرے فرزند حضرت سلطان سید کریم محمد حسینی قدس سرہ ہیں **نقل ہے** کہ حضرت میران سید محمد مدنی
قدس سرہ مدینہ طیبہ کو جانے کے آگے اپنے مدرسے میں ہر خاص و عام طالب علم کو درس دیتے تھے اسلئے
آپکا لقب مدرس ہوا غرض آپکے مدرسے میں ایک جن کا لڑکا بھی پڑہتا تھا ایک وقت آپکے متعلقین
پر فاقہ تھا اوس دن بچے جو تین روز سے بھوکے پیاسے تھے شور و فغان کرنے لگے یہ کیفیت جن کے
لڑکے کو معلوم ہوئی اوس نے اپنے باپ کے خزانے سے چند تہیلیان اشرفیون کی لاکر حضرت کے
حجرے میں رکہدیا آپ ظہر کی نماز کے لئے وضو کرنے مسجد جامع کے حوض پر گئے تھے بعد فارغ ہونیکے
واپس ہو کر حجرہ کا دروازہ کہولنا چاہے تو اشرفیون کی کثرت سے کہلا نہیں آپ پوچھے اسکا
کیا سبب ہے جن کا لڑکا حاضر تہا سو عرض کیا کہ چند تہیلیان اشرفیون کی مال حلال سے میرے باپ
کی میراث کے آپکے متعلقین کے خرچ کے واسطے لایا قبول فرمائیں آپ پوچھے تو کون ہے عرض کیا جن
کی خلقت سے ہون آپ نظر جلال سے اوسکے طرف دیکہکر فرمائے کہ تیری اشرفیون کی تہیلیان جلد
اوٹہاکے چلا جا ورنہ خراب و ہلاک ہو جائیگا اسکے ساتھ ہی وہ جن اپنی تہیلیان حجرہ مبارک
سے اوٹہا لے گیا **نقل ہے** کہ ایک روز ایک سپیرا آپکے مدرسے کے پاس اپنی پُنگی بجاکر
رقص کرتا تہا اوسوقت بعض لوگ حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ کے مجلس میں حاضر تھے
اونمیں مذکورہ جن کا لڑکا بھی تھا پس اوس نے حضرت سے عرض کیا کہ حکم ہو تو میں سانپ بنجاتا ہون
آپ اوس سپیرے کو بلاکر کرشمہ کا حکم فرمائیں اور تماشہ ملاحظہ فرمائیں حضرت نے اوسکو اجازت
دی اور وہ سانپ بنکے ایک کونے کی سوراخ میں بیٹھا اور اوس سپیرے کو بلاکے حضرت
نے فرمایا کہ اس سانپ کو پکڑ لے اوس نے بہت سے منتر چلائے کارگر نہ ہوئے آخر اوس نے مجبور
ہوکے ایک چہوٹی سی پر دم کیا اور سانپ کے جانب پہینکا وہ مجبور ہوکے اوس سوراخ سے نکلا اور
اوسکی پٹاری میں گہس گیا اسکے ساتھ ہی سپیرا خوشی کے ساتھ اوسکو پکڑ لیکے چلا جا رہا پہر حضرت
نے اوسکو فرمایا کہ چہوڑ دے وہ کہا میں اسکو ہرگز نہیں چہوڑونگا اس سے اپنا پیٹ پالونگا
آپ اوسکی بہت منت کرکے کچہ نقدی دیکر اوسکو چہوڑا دئے بعد وہ گئے آپ جن کے

لڑکے سے دریافت فرمایا کہ تیری کیا حالت تھی عرض کیا جب اوس نے سی دم کرکے پہینکی تو
اسکی پٹاری کے کوئی جگہ ایسی نظر نہ آئی جہان آتش نہ ہو اس لئے میں مجبور ہوا اور وہیں گہس گیا اسی
وقت حضرت اوسکو تاکید بلیغ فرمائے کہ آیندہ کبھی جا پر ایسی حرکت مت کر پہر اوس روز سے
اوسکا درس بھی موقوف کئے جسے اوسکی آمد و رفت بھی موقوف ہوئی **نقل ہے** کہ حضرت
میران سید محمد مدنی قدس سرہ کے ایک مرید عبد العلی نامی تھے حضرت سے کمال عقیدت
رکہتے تھے اور ہمیشہ آپکی خدمت شریف میں حاضر رہا کرتے تھے حضرت میان شمس الدین صوفی
قدس سرہ اپنے مکتوب میں لکہتے ہیں کہ عبد العلی سخت بیمار ہوکے قضائے الہی سے فوت ہوئے
اون کے اقربا اونہیں غسل کفن دیکے چارپائی پر لٹاکے جامع مسجد میں نماز کے لئے
لائے جب حضرت کو خبر ہوئی کہ میان عبد العلی کی میت نماز جنازہ کے لئے لائے ہیں تو آپ
لاش کے پاس تشریف لاکے کہے کفن کہولو تا اوسکا چہرہ دیکہون جب کفن کہولے تو آپ
دست مبارک اوسکی پیشانی پر رکہکر فرمائے ای میان عبد العلی تجکو مناسب نہ تہا کہ میرے
بے رخصت تو چلے پر رخصت گو در کار تہا اونہوں نے فی الفور آنکہیں کہولکے تبسم کیا پہر ایک
لحظہ کے بعد آنکہیں بند کرلیں اور جان بحق تسلیم ہوئے **نقل ہے** کہ میان المغربی جو نظم
و کبھی بیچ گلشن عشق کے مصنف ہیں جب حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ کی خدمت میں
بیعت کے لئے آئے تو آپنے پوچھا تم کس سلسلے میں مرید ہوئے ہو اور کس بزرگ سے عقیدت
رکہتے ہو مغربی نے کہا کہ حضرت خواجہ سید محمد گیسو دراز قدس سرہ سے عقیدت رکہتا ہون پس
آپ اوسکو سلسلۂ چشتیہ میں مرید کئے اور فرمائے کہ تم خواجہ کی روح میں اشعار لکہو چنانچہ وہ
حضرت سے بہت عقیدت رکہتے ہو **نقل** صاحب خلاصۃ العشق میں لکہتے ہیں کہ ایک
روز حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ ہماری ولایت
میں تین چیزیں ہیں وہ تینوں فرزندوں میں تقسیم کردیں چنانچہ شاہ صاحب یعنی حضرت
شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ کو اور علم سلوک و تصوف میان صاحب یعنی حضرت سلطان

سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کو اور حفظ قرآن شریف حضرت صاحب یعنی حضرت سید کریم محمد حسینی قدس سرہ کو دیا **نقل ہے** کہ حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ کے خلیفے حضرت سید اللہ جونپوری قدس سرہ نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت بیجاپور سے جانب بیت اللہ روانہ ہوئے رمضان کی گیارہویں سنہ ایکہزار دو سو اسی ہجری کو وہاں پہونچے اور حج ادا کر کے ایک سال وہاں قیام فرمائے دوسرے سال ماہ شوال کی دوسری کو جانب مدینہ منورہ روانہ ہوئے اور مدینہ میں سخت بیمار ہوئے ماہ مذکور کی چوبیسویں سنہ ایکہزار دو سو بیاسی ہجری روز شنبہ میرے پاس پہونچے اور روضہ مبارک بخواب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا کہ زبان مبارک سے فرماتے ہیں کہ ارادہ حق یوں ہے کہ تمہیں زندہ رہتے میں داخل بہشت کریں روانہ اور بیجاپور سے فرزند حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ کو وصیت فرمائے میری لاش دینے کو لیجاؤ اور وہاں کے اکابر کو اطلاع کرو وہ جہاں چاہیں دفن کریں تم مانع و مزاحم نہ ہونا اور ان کو اختیار دینا بعد اسکے دو سپارے کلام اللہ پڑھ کر کلمہ شہادت میں مشغول رہے انتقال کے ساتھ جان حق تسلیم ہوئے آپکی تاریخ رحلت حزین تعلیم ہے اور تاریخ ولادت شیخ نور زمین ہے۔ صاحب خلاصہ لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ کی لاش مبارک بیجاپور میں لیجانے کیلئے تیار آپکا تابوت تین سو مرید خرقہ پوش کے ساتھ مدینہ منورہ میں مقام جنت البقیع پہونچ گئے اور اپنے پدر بزرگوار کی وصیت وہاں کے شرفا سے بیان کئے اور شرفا کو انکی بی خواب میں حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت فرمائی تھی کہ میرے فرزند سید محمد مدنی کی لاش آتی ہے اوسکو شاہ حبیب اللہ کی قبر کے پاس دفن کرو پس شرفا نے لاش مبارک کو جنت البقیع میں حضرت شاہ قدس سرہ کے مزار شریف کے پاس ایسا دفن کی کہ حضرت شاہ قدس سرہ اور حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ برابر ہیں تیسرے روز بلا رسم زیارت ہے اسکے بعد حضرت شاہ حبیب اللہ ثانی فرزند حضرت شاہ زین الدین قدس سرہما

کو تمام جمہور اور اکابر اہل مدینہ مسند سجادگی و جانشینی پر بٹھایا اور خرقہ خلافت پہنایا ۔ **واضح ہو** کہ اس روایت سے شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ کے اولاد حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کو حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ کے جو خلافت و جانشینی ملی اوسپر اس خلافت و جانشینی کو تفوق دیتے ہیں ۔

حضرت سید علی محمد حسینی قدس سرہ کتاب تجلیات رحمانی میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ تیس سال سے زیادہ بیجاپور میں رہے اور بیجاپور کے قریب سو آدمی کے خلافت سے سرفراز ہوئے ان میں جن کے نام معلوم ہوئے ذیل میں لکھے جاتے ہیں

فہرست خلفای حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ

حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی منجھلے فرزند اور سجادہ نشین ۔ و حضرت شاہ زین الدین بڑے فرزند ۔ و حضرت سید کریم محمد حسینی چھوٹے فرزند ۔ و حضرت مولانا محمد زبیری داماد و حضرت شاہ مصطفی بیجاپوری و حضرت سید محمد جونپوری و حضرت سید عبدالرحیم و حضرت سید عبدالرسول و حضرت سید موسی و حضرت میان عبدالعلی و حضرت سید عبداللطیف و حضرت میان قاسم صوفی و حضرت سید میران باقی و حضرت شاہ حبیب و حضرت حاجی ابوالقاسم و حضرت محمد دم شاہ و حضرت شیخ امان اللہ و حضرت ... و حضرت سید علی و حضرت شیخ محی الدین و حضرت شاہ آل محمد و حضرت شاہ محمود و حضرت محمد موسی و حضرت میان محمد و حضرت میران صاحب و حضرت مرزا صاحب و حضرت بابا احمد قادری و حضرت بابا میان و حضرت سید عبدالباقی و حضرت شیخ حبیب اللہ و حضرت شاہ عبداللہ و حضرت صادق محمد و حضرت حاجی محمد صاحب و حضرت سید محمد جعفر و حضرت سید عبدالقادر و حضرت شریف حسین و حضرت شیخ داؤد و حضرت

نقیہ ابو ابراہیم وحضرت خفیہ علی وحضرت میر قاسم قدس اللہ اسرارہم اجمعین

حضرت سید زین الدین عرف شاہ صاحب قدس سرہ

حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ کے بڑے فرزند جامع کمالات اور علم و ہنر سے موصوف تھے توکل و استغنا اور شغل درویشی میں مضبوط قدم تھے اور علم و بیعت اور فیض و خلافت اپنے والد گرامی قدر سے حاصل کئے اور اپنے والد ماجد کے ہمراہ حرمین شریفین کے حج و زیارت سے مشرف ہوئے اور والد بزرگوار کے وصال کے وقت حاضر تھے اور بعد چند روز کے مدینہ طیبہ سے بیجاپور تشریف لائے اور چندے یہاں رہکر حرمین شریفین کا قصد کئے اور راستہ میں کشتی پر رحلت فرمائے کشتی کے لوگ چاہتے کہ نماز جنازہ ادا کرکے اپنے معمول کے مطابق لاش دریا میں چھوڑ دیں لیکن آپ کے فرزند حضرت سید صبغۃ اللہ قدس سرہ جو اپنے والد کے ہمراہ تھے اس بات سے انکار کئے اسی گفتگو میں تھے کہ طوفان آیا اور کشتیاں متفرق ہو گئیں اتفاقاً وہ کشتی بمبئی کے کنارے پر ہوئی کشتی کے لوگ وہاں اتر گئے اور آپکا مزار وہیں بنا آپ کے فرزند حضرت سید صبغۃ اللہ قدس سرہ جو بزرگ اور کامل عمر تھے دعوت اسما الٰہیات میں قوت تام رکھتے تھے حج و زیارت بھی ادا کئے تھے ارکاٹ میں آسودہ ہیں اور آپکی اولاد و مقارب ارکاٹ میں رہتے ہیں آجتک ان کی مشیخت جاری ہے اور حضرت حاجی سید حسن قدس سرہ جو اپنے وقت کے مشاہیر اور صاحب مشیخت سے تھے آپکی گنبذ بیجاپور کے حصار کے اندر [illegible] بازار میں واقع ہے آپ حضرت سید صبغۃ اللہ ثانی قدس سرہ کے فرزند ہیں [illegible] آپ کا وہ [illegible] [illegible] ہجری میں وفات [illegible] بمقام محسن پور واقع ہے انتہی۔

اور حضرت سید حسن قدس سرہ کے بھائی حضرت سید محمد میر قدس سرہ ہیں جکا مزار احمد آباد گجرات میں مشہور ہے اور جکا رشد اور تصرف جاری ہے آپکے عرس کے روز وہاں کے لوگوں کا اژدحام ہوتا ہے اور حضرت حاجی سید حسن قدس سرہ کے اور ایک حقیقی بھائی ہیں جو اللہ پور کے دروازہ کے باہر آسودہ ہیں [illegible] آپکا نام حضرت سید محمد صاحب حسینی قدس سرہ ہے آپکی تاریخ وفات قدوۃ السالکین کہی ہے۔

صاحب خلاصۃ صبغۃ اللّٰہی لکھتے ہیں کہ جب حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ رحلت فرمائے آپکے فرزند حضرت شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ مدینہ منورہ میں دو مہینوں تک تشریف رکھکر اپنے وطن بیجاپور کو اپنے والد بزرگوار کے تین سو مریدوں کے ساتھ آئے اور چند سال بیجاپور میں رہے پھر اپنے پوتے حضرت سید کریم محمد فرزند دوم حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثانی قدس سرہ کو خلافت اور جانشینی سے سرفراز فرمائے اپنے چھوٹے پوتے حضرت حاجی سید حسین قدس سرہ کو بھی ہمراہ لیکر کعبہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے اور جاتے وقت اپنے بیٹے حضرت شاہ قاسم حسینی قدس سرہ کو اپنے مرید کرکے خرقہ خلافت سے سرفراز فرمائے اور کسی کتاب میں لکھا ہے کہ جب آپ عازم کعبہ ہوئے بیجاپور سے نکل کر کرنول گئے وہاں سے کڑپہ کو آئے یہاں سے اپنے پوتے حضرت حاجی سید حسن قدس سرہ کو بھی ہمراہ لیکے ارکاٹ کے طرف روانہ ہوئے وہاں چند مہینے رہکر نواب سعادت اللہ خان وغیرہ کو مرید کرکے لیبار تشریف لگئے پھر وہاں سے کشتی پر سوار ہوکر کعبۃ اللہ کو روانہ ہوئے ایک سو چالیس غریب اور غلام آپکے ساتھ تھے اور جو کچھ اسباب اور روپیہ کی پالکی اور گھوڑے وغیرہ ہمراہ تھے سب محتاجوں اور مسکینوں کو دیئے اور جب بیت اللہ پہنچے وہاں چند مہینے رہکر حج ادا کرکے مدینہ منورہ گئے اور زیارت روضۂ مقدسہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مزار شریف حضرت شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مزار شریف حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ سے مشرف ہوکے اپنے مطلب و مقصد کو پہنچے اور چند روز وہاں

آخر مستقر سے بغداد شریف کا عزم کئے اور جہاز پر ایک ہفتہ تک سخت بیمار رہکے شب جمعہ ۱۹
ماہ صفر المظفر ۱۱۳۲ھ ایکہزار ایکسو بتیس ہجری میں انتقال فرمائے پس حضرت حاجی حسن
قدس سرہ اور تمام خدام و مالک جہاز نے چاہا کہ لاش مبارک کو غسل و کفن دیکر نماز
جنازہ ادا کرکے حسب عادت دریا میں چھوڑ دیں حضرت حاجی حسن قدس سرہ اپنے
رسالہ میں لکھتے ہیں کہ اوس شب تاریک میں دریا میں غیب سے آواز آئی کہ شاہ زین الدین
کی لاش دریا میں مت ڈالو ورنہ تم سب ہلاک ہوجاؤگے یہ آواز سب نے سنی اتنے میں ایک
بڑا طوفان آیا اور ناخدا جہاز کے چلانے سے عاجز آگیا تمام لوگ حیرت میں تھے ایسے
عجیب از مقام خدا کے متصل تھے کہ جنگل کے کنارے جا پہونچا اور طوفان ٹھہر گیا جب صبح
ہوئی تمام لوگ حق تعالیٰ کا شکر بجالائے لاش مبارک کو نہلا اور کفنا کے جہاز سے
دریا کے کنارے اوتارے اور بعض اہل خدا بھی یہ خبر سنکر حاضر ہوئے غرض نماز جنازہ
پڑھکے وہیں دفن کئے اور حضرت حاجی حسن قدس سرہ مع ہمراہیان وہاں تین روز
رہکے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے بغداد شریف
کو روانہ ہوئے کسی نے حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ کی تاریخ وفات گل گلشن
محبوب ربطریقت کہی ہے حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ کی اہلیہ شریفہ حضرت
بی بی سلطان صاحبہ بنت حضرت شاہ موسیٰ بن حضرت شاہ عبداللطیف قادری
ذوقیالی قدس اللہ اسرارہم تھے آپ سے تین دختر اور ایک فرزند پیدا ہوئے۔
واضح ہو کہ کتاب تحفۃ الاولیا حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ کے ہمراہ سفر آخرین میں حضرت حاجی حسن
قدس سرہ کے ملفوظ میں حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثانی قدس سرہ کا جو نام لکھا ہو روایت معتبرہ سے خلاف معلوم
ہوتا ہے شاید کہ اونکی سماعت [illegible] ہو یا کاتب کا تصرف ہو یہ دونوں صورتیں ممکن ہیں ورنہ یہ خاندان
مشہورہ روایت [illegible] خود اوس خاندان کے ایک بزرگ کی تحقیق ہو جسے زیادہ معتبر ہے۔
انکی اولاد میں اب کوئی باقی نہیں فقط سید محمد حسینی عبدالنبی مرید و خلیفہ پیر [illegible] قدس سرہ اور [illegible]

فرزند سید فضل الدین حسینی و سید زین العابدین حسینی و سید علی محمد حسینی و سید عبداللہ حسینی موجود ہیں

ذکر حضرت سید عبدالرحمان عرف میاں صاحب قدس سرہ۔

آپ حضرت سید محمد مدنی قدس سرہ کے منجھلے فرزند اور جانشین ہیں صاحب خشیت و اہل عرفان تھے اور
عالیقدر کے بعد مسند ارشاد و ہدایت پر متمکن تھے تجلیات رحمانی میں جو آپ کے فرزند کی تصنیف ہی لکھا
ہی کہ حضرت کے پاس نذر اور فتوح بہت آتے تھے آپ اوسکو رکھتے نہ تھے تقسیم کردیتے تھے آخر اوقات
درگاہ ذوالجلال میں ہمیشہ دعا کرتے تھے کہ الٰہی ایسا کر کہ میرے مرنے کے بعد مکان میں کچھ نہ رہے اور میرے
تجہیز و تکفین قرض لیکر کیجاوے اور وفات شریف کے باعیں سال آگے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ
عنہ کے گیارہویں شریف کو [illegible] روز آپکے ایک مرید [illegible] شریف کے [illegible] خوان حضرت کے
روبرو لاکے رکھے اوسوقت آپکے بعض خلفا حاضر تھے حضرت اون سے پوچھے کہ جب [illegible] رحلت
فرماتے تو اوسکے مریدان اوسکا عرس کرتے ہیں حضار جواب میں عرض کئے کہ کون ایسا بدنصیب مرید
ہوگا جو اپنے پیر کا عرس نہ کرے آپ تبسم فرماکے [illegible] کہ انشاءاللہ تعالیٰ فقیر اپنے مریدوں کو تکلیف
نہ دیگا حق جل و علا ایسا کریگا کہ اسی روز جو ربیع الثانی کی گیارہویں ہے فقیر کا عرس ہو اور مرض
موت کے آخر ایام میں اپنے فرزندوں سے پوچھتے تھے کہ گیارہویں کو کتنے روز ہیں انشاءاللہ تعالیٰ
میری رحلت اوسی روز ہے آخر الامر ربیع الثانی کی گیارہویں ۱۱۲۰ھ ایکہزار ایکسو بیس ہجری میں
آپ رحلت فرمائے مرقد شریف [illegible] شہر بیدر کے اندر جامع مسجد کے قریب جنوب کی طرف آپ کی
والدہ ماجدہ کے قبر شریف کے بازو میں واقع ہی حضرت خود اپنے والدہ ماجدہ کے [illegible] گنبذ بنیاد
کئے تھے اور آپکی مزار شریف کے بازو سے آپکی اہلیہ محترمہ کے قبر مبارک ہے اور سکرات و [illegible]
وغیرہ [illegible] اور اصطلاحات اہل تصوف کے بیان میں نفس رحمانی جو فارسی زبان میں ایک عمدہ رسالہ
آپ ہی کی تصنیف ہی اور شیخ [illegible] مصنف فوائد [illegible]

منقول ہے کہ شاہ خلفاء حضرت الٰہی گئے ہیں کہ جب حضرت میران محمد حسینی قدس سرہ کو وقت رحلت الٰہی کے اپنے بڑے بیٹے حضرت شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ کو بلا کر پوچھا ای بابا شاہ عطا میں اپنی خلافت و جانشینی تمکو دیتا ہوں تو کیا کہتا ہے آپ نے کہا کہ یہ بار گران اوٹھانا مجھ سے نہو سکیگا پھر آپ اپنی چھوٹے فرزند حضرت سلطان سید کریم محمد حسینی قدس سرہ سے پوچھے ای بابا حضرت جی میں اپنی خلافت و جانشینی تمکو دیتا ہوں تو کیا کہتا ہے آپ بھی اپنے بڑے بھائی کے مانند عذر کئے پس حضرت نے تجویز کی کہ تمام مشائخین بیجاپور کو جمع کر کے اپنے داماد حضرت مولانا محمد زبیری قدس سرہ کو جو تمام علوم ظاہری و باطنی میں کمل اور اپنے وقت میں لاثانی تھے اپنا خلیفہ و جانشین کریں ایک روز حضرت اپنے حجرے میں قیلولہ فرماتے تھے اور حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ آپ کے پیر پشت زنی کرتے ہوئے عرض کئے کہ آپ ہماری حق تلفی کرتے ہیں مجرد اس بات کے سنتے ہی حضرت اوٹھ بیٹھے اور فرمائے ای بابا میان صاحب میں تمہاری کیا حق تلفی کیا آپ عرض کئے خلافت و جانشینی فرزندوں کا حق ہے آپ بھائی مولانا محمد زبیری کو دیتے ہیں اس صورت میں ہماری حق تلفی ہے حضرت نے فرمایا ای بابا میان صاحب میں بابا شاہ صاحب اور بابا حضرت صاحب کو خلافت و جانشینی پیش کیا تو وہ قبول نہیں کئے اور کہے کہ یہ بار گران اپنے سے اوٹھا ہو نہیں سکتا اور تمہاری طرف سے پایا نہ دیکھکر تمسے نہ کہا کیونکہ یہ خلافت و جانشینی کا بار گران اوٹھانا تم سے نہ ہو سکیگا اب تم کیا کہتا ہے آپ عرض کئے کہ اگر نظر توجہ ہو جائے تو تمام بار گران آسان ہو جائیگا جیسا کہ قطب الاقطاب حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ایک نظر عاشق کی چالیس چلون سے بہتر ہے حضرت بمجرد یہ بات سننے کے اپنے جگر گوشے کو زمین پر سے اوٹھا کے آپ کے سینہ مبارک کو زبان مبارک سے چاٹے اسکے ساتھ ہی کدورت قلب اور حب دنیا و جاہ و حشمت دور ہو گئے اور دل مثل آئینہ کے مصفا ہوا اور آپ ایسے عارف کامل ہو گئے کہ اس زمانے میں کوئی دوسرا آپ کے مانند نہ تھا

اور طبقات آسمان و زمین سب آپ پر منکشف ہوئے پھر حضرت جبہ و خرقہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ جو حضرت شیخ عبد العظیم محمد مکی قدس سرہ نے حضرت کو عنایت کئے تھے آپکو عطا کئے اور نماز ظہر کے لئے حجرے کے باہر تشریف لائے تو گویا صورت و شباہت دونوں بزرگواروں کی ایک ہی تھی کوئی نہ پہچانا کہ یہ کون ہیں اور وہ کون ہیں حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے تھے کہ اسوقت حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ نے اپنے والد بزرگوار سے اور تین درخواستیں کیں پہلے یہ کہ مجھکو علم نہیں ہے علم عنایت ہو دوسری یہ کہ میرے دروازے پر ہاتھی رہے اور گھر کے اندر فاقہ رہے تیسری یہ کہ کوئی شخص مجھپر سبقت نہ لیجائے حضرت میران محمد حسینی قدس سرہ نے فرمایا ان شاء اللہ تعالی ایسا ہی ہوگا پھر اپنی زبان مبارک حضرت سلطان سید عبد الرحمن قدس سرہ کے منہ میں دی اور فرمایا کہ اسکو چوسو پس آپ نے چوسا اسکے ساتھ ہی سب علم حاصل ہو گیا اور بعد اسکے دوسری دونوں درخواستوں کا بھی بار ظہور ہوا لیکن اوسکا اثر حضرت پیر دستگیر قدس سرہ تک باقی تھا **نقل ہے** کہ اگر کسی نے حضرت سلطان سید عبد الرحمن قدس سرہ کی جناب میں بے ادبی کی تو فی الفور اوسکی سزا پائی چنانچہ حضرت میران محمد حسینی قدس سرہ کے عرس شریف کے روز تمام خاندان و مریدان وغیرہ بزرگوں کے مزاروں کے مانند آپ کے مزار مبارک پر صندل چڑھاتے تھے قاضی شہر اور علمای ظواہر اس رسم کو بدعت جانکر منع و مزاحم ہوئے تو اونکے کچھ نہ ہو سکا بلکہ اوسکے بدل میں اونہوں نے خود سزا پائی حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے تھے کہ بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے بعد فتح بیجاپور جب شہر کے اندر آنکے چند روز قیام کیا اون ایام میں روز عرس شریف آیا اور حسب عادت جلسہ منعقد ہوا لوگوں نے بادشاہ کو اس جلسے کی کیفیت سے آگاہ کیا بادشاہ نے اس فعل کو خلاف شرع شریف جانکر اپنے اکابرون سے ایک کو روانہ کیا کہ جا کر اس رسم کو موقوف کریں جب وہ آئے تو یہان بڑا مجمع تھا اوسکو دیکھکر رکگیا یا رانہ ہوا خاموش ہو گئے بادشاہ

سے تہوڑا وقت انتظار کرکے اپنے وزیر کو بہیجا یہی ویسا ہی مجلس مین بیٹہ گئے آخر بادشاہ خود تشریف لائے اسوقت
حضرت کے مریدین مین سے بارہ سو شخص مسلح بیٹہے تہے عالمگیر کے آنیکی خبر سنتے ہی حضرت کے جناب مین عرض کئے
کہ حکم ہو تو غلامان ابہی بادشاہ کا کام تمام کردیتے ہین حضرت نے فرمایا تم چپ رہو وہ شریعت کا حکم جاری
کرنے آیا ہے اگر یہ واقعی مین خلاف شرع فعل جاری ہو رہا ہے بیشک حکم شرع شریف جاری کرنے
دو تم کو اسمین کچہ دخل نہین غرض بادشاہ مجلس مین داخل ہوتے ہی صندل چڑہانا شروع ہوا اوسوقت
بادشاہ نے سرعت کے آگے بڑہکے خود ہی صندل چڑہایا جبکہ وہ رسم ختم ہوگی بادشاہ واپس چلے گئے
مقربان بادشاہی نے عرض کی کہ جہان پناہ تو اس رسم کی موقوفی کے لئے تشریف لے گئے تہے لیکن یہ
کیا ماجرا ہی کہ خود ہی صندل چڑہانے مین شریک ہوگئے بادشاہ نے کہا کہ یہ فعل خلاف شریعت ہونے سے
اسکو موقوف کرانا چاہا تہا جب کہ مین اوس مجلس مین داخل ہوا دیکہا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوس مجلس مین تشریف رکہتے ہین اور خود اپنے دست مبارک سے صندل چڑہاتے ہین مجکو بہی اوسے
صندل چڑہانے کے گزر نہوئی اس رسم کے جاری ہونیکی کیفیت یہ ہے کہ مشایخین مین دستور ہی
جب کوئی شیخ نقل مکان کرتا ہی تو اوسکا جانشین یا خلیفہ اوسکا سالانہ عرس کرتا ہے اور اوسکے مزار پہ
صندل چڑہاتا ہے ویسا ہی جب حضرت میران سید محمد قدس سرہ نے مدینہ منورہ مین نقل مکان فرمایا
تو آپکے جانشین حضرت سلطان سید عبدالرحمن قدس سرہ کو لازم ہوا کہ اپنے پیر کا عرس کرے
پس آپنے بیجاپور مین عرس کیا اور دیکہا کہ صندل چڑہانیکی رسم باقی رہجاتی ہے تو اپنے سر مبارک پر ہی
چڑہانے کا ارشاد فرمایا اوسوقت سے آپکے انتقال مکان فرمانے تک ہرسال شوال کی چوبیسوین کو اپنے والد
بزرگوار کا عرس شریف مین صندل ایسا ہی چڑہایا جاتا تہا چونکہ یہ فعل عادت کے خلاف تہا اسکو اہل
ظاہر بعضے چند لوگ معترض ہوئے لیکن اوسکی حقیقت کو نہین سمجہے عرس کیا ہی وہ دستان جنکی
عین
عرس مثل شادی ہی ہوا اور اسمین اونکے روح مقدس کی خوشنودی ہی اسکی تفصیل کتاب ہذا للّٰہ

مین لکہی ہے بالفعل اس قول کے ثبوت مین دو حکایتین جو اس کتاب مین موجود ہین لکہی ہین ایک حضرت
شاہ علاء الدین قادری قدس سرہ کے احوال مین ہے اور دوسری حضرت سیتی قادر عرف ستی صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے حالات مین ہے حاصل کلام عرس کا کرنا اور صندل کا چڑہانا حقیقت مین حسب فقر کی رسم
ہو رہی اور اکثر جاسے مقرر ہی شہرہ اس موقع پر مزار شریف تو یہان موجود نہ تہا لیکن حضرت سلطان
سید عبدالرحمن قدس سرہ کو آپکے والد صاحب نے سید محمد کے خطاب سے مخاطب کرکے اپنے مریدو
معتقدین کو فرمایا تہا کہ انکو بہی سید محمد جانین یہ ارشاد اس بات کی دلیل ہے کہ آپ عین وجود والد کے
ہوگئے تہے اسی خیال سے آپ نے اپنے پر صندل چڑہوانا ٹہرایا اور چونکہ قبرون کے سرہانے
صندل چڑہایا کرتے ہین اسلئے آپ نے اپنے سر مبارک پر چڑہوانا قرار دیا یہ مرتبہ ہو تو قبول انہو تو
ہے حضرت سلطان سید عبدالرحمن قدس سرہ کے وفات شریف کے بعد آپ کے فرزند و جانشین
حضرت سلطان سید علی محمد حسینی قدس سرہ جو اپنے والد کے عین وجود معنوی تہے اس رسم کو جاری
رکہے غرض یہ رسم مسلسل آجکی تاریخ تک جاری ہے یعنی آپکی اولاد مین جو خلافت کے سجادہ نشین ہوتے
ہین انکے سر پر شوال کی چوبیسوین کو صندل چڑہایا جاتا ہے **نقل ہے** کہ حضرت شمس الحق کی
صوفی خلیفہ حضرت سلطان سید عبدالرحمن قدس سرہ یہ آرزو رکہتے تہے کہ اگر کبہی حضرت غوث الثقلین محبوب
سبحانی رضی اللہ تعالی عنہ کے روی مبارک کا مشاہدہ کرتا ہو تو میرے مرشد کی صورت مبارک کا تصور
کرے **نقل ہے** کہ جب حضرت سید عبدالرحمن قدس سرہ نے نقل مکانی تشریف کی تو
اسپر بعض علمای بیجاپور نے آپ سے مباحثہ کا ملکیا آخر وہ ایسی کج فہمی کے قایل ہوکے آپکے مریدون کے
زمرے مین داخل ہوئے کہ بات رجعی ہی آپ نے ہی اپنے فرزند دلبند حضرت سلطان سید علی
محمد حسینی قدس سرہ کے نام پر تحریر فرمائے ہین **واضح** ہو کہ حضرت سلطان سید عبدالرحمن
قدس سرہ کے حال مین ایک کرامت جو ظاہر ہوئی ہے کہ بیجاپور کے مسجد اور گنبد مین

وغیرہ بالکل شکستگی میں ہوچکے باعث گورنمنٹ نے یہ اشتہار دیا تھا کہ جو لوگ ان اماکن کے وارث ہیں ایک معینہ
مدت کے اندر کلکٹری کچہری میں آکے ایک اقرارنامہ لکھدیں کہ اپنے علاقہ کی مسجد یا گنبذ کو مرمت کرکے اچھی حالت میں
رکھینگے ورنہ وہ اماکن سرکار کے علاقہ میں جائینگے پھر مسجد اور گنبذ کا دعوی نہ چلیگا جو لوگ اس اشتہار سے واقف تھے
وہ خود رجوع ہوکے اپنے اماکن انگریزی قبضہ سے بچالئے اور جنکے وارث کلکٹر کے پاس جاکے اپنا حق ثابت کئے نہیں
ان کے علاقہ کے مساجد اور گنبذیں انگریزی قبضہ میں آگئیں پھر وہاں کسیکو تصرف کا اختیار باقی نہیں رہا از انجملہ
حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کا گنبذ شریف بھی ہے کہ جسکے لئے بعض صاحب حقیت کا دعوی
پیش کئے لیکن انکا دعوی ثبوت کو نہیں پہونچنے سے مسترد کردیا گیا اور درگاہ شریف انگریزی قبضہ میں آگئی
چونکہ وہاں کوئی خبرگیران باقی نہیں تھا گنبذ شریف کا دروازہ بھی [illegible] نکل گئے تھے اور [illegible] آسانی
کی جگہ بنا ہوئے تھے اسلئے انجنیر کی طرف سے دروازے کی جگہ ایک دیوار اٹھادی گئی تھی اور فقط ایک آدمی
جو قت اندر جاسکے قابل راستہ چھوڑا گیا تھا جب یہ کیفیت کسی صاحب کی زبانی حضرت پیر دستگیر قدس سرہ
کے سماعت میں آئی تو بالکل بیقرار ہوگئے آخر ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۳ھ انگریزی [illegible] میں
بیجاپور تشریف لیگئے اور وہاں اہتمام کرکے نیا دروازہ تیار کروایا گیا دریافت سے معلوم ہوا کہ بغیر انجنیر
اجازت کے دیوار توڑکر دروازہ نہیں لگاسکتے ہیں پس انجنیر کو اس کام کی اجازت کے لئے خط لکھا گیا تو وہ صاف
کہدیا کہ میں حکم نہیں دونگا اس جواب کے آنے سے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ اور شب بھر بیقرار رہے اور
وہ وہی حضرت سلطان سید عبدالرحمن قدس سرہ ہاتہ میں سونٹا لئے ہوئے انجنیر کے خواب میں پہونچے
اور یہ کہکر مارنے لگے کہ میرا فرزند دروازہ لگانے اجازت چاہا تو تو نہیں دیتا اسکے ساتھ ہی وہ گھبرا کر اٹھا
اور علی الصباح حضرت پیر دستگیر قدس سرہ سے پوچھا کہ آپ دروازہ لگانا چاہتے ہو آپ نے فرمایا ہاں فقیر تو
اسی کام کے لئے آیا ہی پھر وہ پوچھا کیا دروازہ تیار ہے آپ نے فرمایا ہاں پس انجنیر نے اس دروازہ
کو دیکھکر بعض لکڑیاں اوسکی کچی تہی تو انہیں نکلوادینے کہا اور حاضرین سے کہا کہ دروازے کے

دیوار توڑ دو اور اسکے ساتھ ہی دیوار توڑ دیکے مٹی پتھر وغیرہ نکالدیکر صاف کردئے اوسوقت انجنیر پوچھا کیا آپ
خوش ہوئے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے فرمایا ہاں خوش تو ہوا اب درگاہ شریف فقیر کے تحویل کردیں
تو اسکی مرمت کرائیگا انجنیر نے کہا یہ میرے اقتدار میں جو کام تہا کیا اب یہ کام کلکٹر کے علاقہ کا ہے اور اس سے
درخواست کرو یہ کہکے وہ چلا گیا پھر حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے اپنے جد امجد کا عرس کیا اور جب حضرت
پیر دستگیر قدس سرہ حضرت شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ کی زیارت کو تشریف لے گئے تو انجنیر نے
انکو دیکھکر اپنے مکان بلا لیگیا اور بہت اخلاق سے پیش آیا اوسوقت کلکٹر دورہ میں تہا اسلئے آپ درخواست
ڈپٹی کے پاس بہیجکر درگاہ شریف میں جاروب کشی اور چراغ افروزی کرنے کے لئے ایک خادم نوکر رکھے
اور وہاں کی خبرگیری اور سالانہ عرس شریف کرنے کے لئے [illegible] جناب سید شاہ [illegible] درویش علیہ قادری شطاری
[illegible] کو گویا متولی کے طور پر مقرر فرمائے چنانچہ یہ انتظام اجتک برابر جاری ہے اور حضرت [illegible]
[illegible] خادم کی تنخواہ اور عرس شریف کا خرچ شاہ صاحب موصوف کے تحویل کیا جاتا ہے [illegible] حضرت
پیر دستگیر قدس سرہ دوبارہ تشریف لائے بعد کلکٹر کے پاس سے جواب آیا کہ یہ گنبذ سرکاری علاقہ میں
آگیا ہے اسلئے تحویل نہیں کیا جاسکتا پھر بمبئی کی گورنمنٹ کو لکہا گیا تو وہاں سے جواب آیا کہ کلکٹر کا جواب
ساتھ ہی کہلا بہیجیں حضرت پیر دستگیر نے یہ کاغذات اپنے اس نالائق غلام [illegible] کے پاس بہیجدئے
فقیر نے دیکہا کہ [illegible] شہر بیجاپور میں [illegible] جبتک وہاں نہ جائے اور وہاں کے اہلکار کی
رائے نہ لے تب تک یہ رستہ کہلنے والا نہیں اس کام کے ترد میں تہا کہ ۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ھ انگریزی تاریخ
سوم ہجری میں حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا وصال شریف ہوگیا بعدہ فقیر کو بالاتفاق شاہ صاحب
موصوف اور ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ انگریزی تاریخ سوم ہجری کے عرس شریف میں بیجاپور جانے کا اتفاق
ہوا تو حضرت شاہ ہاشم پیر دستگیر قدس سرہ کے درگاہ شریف میں جناب سید شاہ وحید الدین حسینی
العلوی الہاشمی گجراتی قدس سرہ کے مددگار انجنیر کو بلاکے ملاقات کروائے اور یہ [illegible]

سوال کیا گیا تو کہا کہ جبوقت حضرت یہان تشریف لائے اور ہم کو معلوم ہوا کہ یہ یہان کے وارث ہین
تب سے ہم چند تصرف اوسپر لئے اس گنبذ کی مرمت کے لئے سرکار سے تین سو روپیہ منظور ہو چکے ہین اگر
آپ مرمت نہین کرتے ہین تو ہم کو اجازت دیدو سرکار کے طرف سے کر دینگے اگر پورا کام کرنا چاہتے ہو تو پانچ
ہزار روپیہ لگینگے اور جو بالفعل ضروری کام کرنا ہو تو ایکہزار روپیہ چاہئے افسوس ہیکہ یہ بات حضرت پیر
دستگیر قدس سرہ کو اوسوقت میں معلوم نہوئی چونکہ سرکار نظام دکن مین درگاہ شریف کے اخراجات کے لئے
درخواست ہوئی ہے اوسکے اوپر اگر یہ کام ہوا ممکن نہین حاصل کلام کیفیت مندرجہ بالا ظاہر ہے کہ یہ
موترین فقط حضرت سلطان عبد الرحمن اور حضرت پیر دستگیر قدس اللہ اسرارہما کے کرامات سے
ہوئین ورنہ کیا ممکن تہا کہ انگریز لوگ درخواست کا جواب تحریری دیتے ہیں اوسکے خلاف مین بغیر کسی
تحریک کے ایسا کرتے **نقل ہے** کہ ایک نسب نامہ پارینہ حضرت سید کریم محمد حسینی صبغۃ اللہی
قدس سرہ کے اولاد کے پاس بمقام بیجاپور جو بدست ہوا اوسکے دیکہنے سے اور صاحب خلاصۃ
صبغۃ اللہی کے تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ آپنے بی بی حضرت صاحبہ قدس سرہا بنت حضرت
سید محمود جونپوری قدس سرہ سے شادی کی آپ سے ایک دختر حضرت بی بی حبیب صاحبہ زوجہ
حضرت شاہ عزیز اللہ فرزند حضرت سید کریم محمد حسینی صبغۃ اللہی قدس سرہ اور چہ فرزند پیدا ہوئے
پہلے حضرت سلطان سید علی محمد حسینی قدس سرہ آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ و جانشین ہوئے
دوسرے فرزند حضرت شاہ میران صاحب قدس سرہ آپنے بیجاپور مین رمضان کی تیسری تاریخ کو
وفات فرمایا تیسرے فرزند حضرت سید کریم محمد عرف شاہ حضرت صاحب قدس سرہ ہین جن کا
انتقال بیجاپور مین ذیحجہ کی ستائیسوین ۱۱۲۶ ایکہزار ایکسو چہبیس ہجری مین ہوا اور
جنکی تاریخ غیر معلوم ہے آپکے دو فرزند تہے ایک حضرت برہان اللہ قدس سرہ جنکا وصال چہاردہم
شعبان کی گیارہوین تاریخ کو ہوا دوسرے حضرت شاہ برہان صاحب قدس سرہ جنکا وفات ذو

مین ذیحجہ کی دوسری تاریخ کو ہوا تیسرے فرزند حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ آپ بمقام تاجپورہ شریف
متعلقہ ارکاٹ مین شعبان کی گیارہوین ۱۱۵۱ ایکہزار ایکسو اکاون ہجری مین لاولد انتقال کئے چوتہے
فرزند شاہ ابراہیم صاحب قدس سرہ آپ بیجاپور مین عمر بسر کئے گیارہوین ۱۱۳۶ ایکہزار ایکسو
چہتیس ہجری مین لاولد انتقال کئے پانچوین فرزند حضرت شاہ حبیب صاحب قدس سرہ
آپ کعبۃ اللہ شریف کو روانہ ہوئے سو پہر انکی کچہ خبر معلوم نہوئی چہٹوین فرزند حضرت شاہ
برہان صاحب قدس سرہ آپ بیجاپور مین رمضان کی اٹہائیسوین کو لاولد انتقال کئے حضرت سلطان
سید عبد الرحمن قدس سرہ نے عمر مسنون یعنے ۶۳ سال مین رحلت کی اور تواریخ رحلت
یہ ہین آخر از ام معشوق رحمان شد وصل عاشق و معشوق جاہ عالی بہشت اعلی جا
خاتم الاولیا ہے یہ تاریخین ناظرین کو شبہ مین ڈالتی ہین کہ سنہ وفات گیارہ سو اٹہائیس
ہے یا کیا ہے یہ روایت کی کثرت میرے طرف ہے لیکن عقل چاہتی ہے کہ اوسین ہی ہوگا کیونکہ
پانچ مادون مین سے چار مادے ایک ہی ہے چونکہ وہ مادہ سے بہت ہی خوب ہے
اسلئے ایک عدد کی زیادتی کو روا رکہتے ہین ورنہ چار مادے سبہی ایک عدد کی کمی سے بگڑ
جانا ممکن نہین معلوم ہوتا واللہ اعلم

فہرست خلفای حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ

حضرت سید علی محمد حسینی فرزند و سجادہ نشین و حضرت محمد حسین عرف امام صاحب قدس سرہ و حضرت
سید محمد جونپوری و حضرت شمس الحق معروفی و حضرت شیخ احمد و حضرت نظام الدین علی و حضرت
محمد حنفی قادری و حضرت سید احمد ابو تراب و حضرت شیخ موسی و حضرت شیخ حسن و حضرت حاجی
شیخ محمد و حضرت بابا صاحب زبیری و حضرت نور الدین محمد و حضرت شیخ عبد اللہ و حضرت
سید محمد و حضرت سید قدوم و حضرت شیخ حسین و حضرت شیخ محی الدین و حضرت شیخ
عبد الرحیم و حضرت شیخ عبد السلام و حضرت بابا شاہ حسین و حضرت شیخ عظمت اللہ

وحضرت شاہ زین الدین وحضرت شیخ علی وحضرت سید عبد الفتاح وحضرت محمد علی وحضرت سید
بڑے منار نولی وحضرت شیخ احمد مجتبیٰ وحضرت شیخ عبد القادر وحضرت شیخ غلام ابراہیم وحضرت
شیخ لاڑ محمد وحضرت شیخ حمید قدس اللہ اسرارہم اجمعین

اور حضرت کے فرزند رشید اور سجادے حضرت سید علی محمد قدس سرہ اپنے وقت کے بزرگ اور مشائخ
عصر اور صاحب مشیخت تھے تجلیات رحمانی آپ ہی کی تصنیف سے ہے اور ارکاٹ میں آسودہ ہیں اور
آپکی اولاد بھی ارکاٹ میں سکونت رکھتے ہیں اور خوش معاش ہیں۔

ترجمہ حضرت سید علی محمد قدس سرہ سنہ اکہزار چہتر ہجری میں شہر بیجاپور میں پیدا
ہوئے کسی نے آپکے ولادت شریف کی تاریخ رضی اللہ کہی ہے آپ اپنے والد بزرگوار کے خلیفہ و
جانشین ہیں کتاب تجلیات رحمانی آپ ہی کی تصنیفات سے ہے نواب سعادت اللہ خان صوبہ دار
محمد پور عرف ارکاٹ کے عہد حکومت میں آپ بطریق سیاحت ادہر تشریف لائے اور قلعہ ارکاٹ
کے اندر ایک مسجد میں قیام فرمائے چنانچہ وہ مسجد اب تک آپ ہی کے نام سے مشہور ہے غرض تاج خان
جمعدار ذی منصب و عالی خاندان نے حضرت سے بیعت کی اور تاجپورہ میں جو انہیں کے نام سے
موسوم تھا اور ارکاٹ سے قریب ہے آپکو بڑی تعظیم و توقیر کے ساتھ لا رکھا اور وہاں آپ کے لئے ایک عالیشان
خانقاہ بنوادی اور اپنے رہنے کے مکتب خانہ کی جگہ ایک گنبد شریف بھی تیار کردی اور گنبد شریف
کے بازو ایک گوشہ کہ وہ اس گنبد کو شفا گنبد کہتے ہیں کیونکہ اسکے پانی کی یہ تاثیر ہے کہ بخار والا اگر
اسکے پانی سے غسل کرے تو شفا ہو جاتی ہے اور دوسرے بیماروں کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے
کہتے ہیں کہ تاج خان حضرت کے عرس شریف میں گنبد کے پاس کی دیوار میں سوا لاکھ چراغوں کی روشنی
کرتے تھے جسکی علامت اب تک باقی ہے۔ تاج خان بھی گنبد شریف کے پائیں خانقاہ کے متصل اپنی
کی وصیت کے مطابق دفن کئے گئے اور اونکی قبر کا تعویذ سنگ سیاہ سے بنایا ہوا ہے **نقل ہے**
کہ حضرت شیخ اولیا و حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ قدس سرہما جنکا مزار ارکاٹ میں ہے حضرت
سید علی محمد قدس سرہ کے ہمعصر تھے اور اوس زمانہ میں شہر ارکاٹ میں مشائخین وقت اکے تین

ساتھ مکان تھے اور حضرت شیخ اولیا قدس سرہ ہمیشہ برہنہ رہتے تھے وہان کے بڑے بڑے مشائخین
سے اودہر جاتے تو بھی آپ کچھ خیال نہیں کرتے برہنہ ہی بیٹھے رہتے اور جب کسی وقت حضرت سید علی
محمد قدس سرہ اودہر سے تشریف لیجاتے تو آپکے پہونچنے کے آگے ہی وہ کہتے کہ آدمی آتا
ہے کپڑا لاؤ اور کپڑا آتے ہی اپنا ستر ڈہانپ لیتے غرض ارکاٹ میں حضرت سید علی محمد قدس سرہ
کا بہت بڑا مرتبہ تھا جس کے سبب وہان کے تین سو ساٹھ مکانات میں آپکا مکان سر مکان کہلایا۔
چنانچہ آجتک بھی تاجپورہ شریف کا مکان وہی سر مکان کہلاتا ہے حضرت نے عمر ستر برس یعنی
ترسٹھ سال کی عمر میں ربیع الاول کی ساتویں سنہ ۱۱۳۰ گیارہ سو تیس ہجری میں انتقال مکان
فرمایا آپکے رحلت شریف کی تاریخ در رضوان جنت کہی گئی ہے ولادت و وفات دونوں کی ۱۱۴۸
تاریخیں ایک بیت میں جمع کردی ہیں سے رضی اللہ شد تولد بدان * در رضوان جنت وصال شریف
آپکا مزار شریف تاجپورہ کے گنبد کے بیچ میں ہے **نقل ہے** کہ حضرت کی اہلیہ محترمہ
حضرت بی بی صاحبہ قدس سرہا بنت نواب سرفراز خان بھی ولیہ کاملہ تہیں حضرت پیر دستگیر
قدس سرہ فرماتے تھے کہ ایک روز حسن پور سے جہان کہ آپکے چچیرے بھائی حضرت شاہ
حبیب اللہ ابن حضرت شاہ زین الدین قدس سرہما رہتے تھے بارہ و سو کے وقت پچاس
مہمان تاجپورہ شریف کو آگئے یہاں عادتی لوگوں کے لئے کہانے کے دو دیگچے پکتے
تھے حضرت سید علی محمد قدس سرہ نے اپنے اہلیہ محترمہ کو کہلا بہیجا کہ حسن پور سے پچاس مہمان آگئے
ہیں اوسوقت کہانا تیار ہو گیا تو حضرت بی بی دیگچے کے پاس چوکی ڈالکے تشریف رکہیں اور دیگچے
سینی نکالنے لگے اپنی داہنی مبارک اوڑنی میں اور خادموں سے فرمائیں کہ دامن کے نیچے سے
کہانا لے لیا کرو غرض جب باہر سے پیام آیا کہ سب مہمانوں کی سیرابی ہو چکی اب کہانے کی
ضرورت نہیں اوسوقت آپ اوٹہیں خادموں نے دیکہا تو دیگچے کا کہانا جیسے کا ویسا ہے
اور اوس میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوا حضرت بی بی قدس سرہا سے دو دختر اور تین فرزند پیدا
ہوئے ایک دختر حضرت جمال شاہ بی بی قدس سرہا اہلیہ حضرت شاہ قاسم حسینی

حضرت سید محمد ثانی معروف بہ دستگیر دو عالم قدس سرہ

آپ حضرت سلطان سید علی محمد حسینی قدس سرہ کے بڑے فرزند اور سجادہ و جانشین ہے سنہ ۱۱۰۷
گیارہ سو سات ہجری میں پیدا ہوئے اور اپنے والد بزرگوار سے بیعت و خلافت و نعمت حاصل
کئے اپنے زمانہ کے بزرگوں میں نہایت جلیل القدر تھے آپ سے کرامتیں بہت سی ظاہر ہوئیں
نقل ہے کہ آپ جب سواری نکلتے تھے تو آپکی پالکی کے سامنے کے ڈنڈے کو بھوئی
اٹھاتے نہ تھے فقط پیچھے کے ڈنڈے کو اپنا کاندھا دیتے تھے حضرت اکثر ٹیپو اولیا قدس سرہ
کے مکان کو تشریف لیجاتے کیونکہ ان دونوں بزرگوں کے درمیان نہایت ارتباط تھا غرض
جب آپکی پالکی ارکاٹ میں داخل ہوئی تو حضرت ٹیپو اولیا قدس سرہ کشف باطن سے معلوم
کرکے استقبال جاتے اور سامنے کے ڈنڈے کو کاندھا دیتے اسوقت حضرت دستگیر دو عالم
قدس سرہ فرماتے ٹیپو ڈنڈا چھوڑ اور سرک جا انہوں کہتے دستگیر چپ رہو ہمیں دخل
دو آخر اسی حالت سے پالکی اونکے مکان کو پہونچتے آپ تھوڑا وقت وہاں تشریف رکھتے جب
وہاں سے رخصت ہوتے تو حضرت ٹیپو اولیا قدس سرہ آپکی پالکی کو ویسا ہی کاندھا دیکر خندق
لیتے ارکاٹ کے سرحد تک پہونچا کے واپس جاتے **نقل ہے** کہ حضرت دستگیر دو عالم
قدس سرہ بطریق سیاحت میسور تشریف لیگئے تھے اوسی شہر میں آپ نے عمر مسنون لیتے ترسٹھ
سال کی عمر میں شوال کی پہلی سنہ ۱۱۶۹ گیارہ سو انہتر ہجری میں رحلت فرمائی کسی نے آپکی تاریخ
پیران پیر دستگیر کہی ہے غرض آپکو سونپ کر تاجپورہ شریف کو لائے اور گنبد مبارک
میں آپکے پدر بزرگوار کے پہلو میں جانب مشرق دفن کئے اور میسور سے آپکی لاش اطہر لاتے
وقت جس جس مقام پر قیام ہوتا حاکم وقت کے طرف سے وہاں مسافروں کے لئے ایک ایک
مسجد اور ایک ایک سرا بنوا دیگئی ہے حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ کو آپکے اہلیہ شریفہ
حضرت بی بی صاحب حسینی صاحبہ قدس سرہا بنت شاہ حضرت صاحب علوی داماد حضرت شاہ
برہی صاحب قدس سرہا سے ایک دختر حضرت بی بی حضرت صاحبہ زوجہ حضرت سید قاسم صاحب
فرزند حضرت سید کریم محمد قدس سرہا و دو پسر حضرت حبیب شاہ بی بی قدس سرہا اہلیہ حضرت سید
محمد سرخ موئی قدس سرہ بڑے فرزند حضرت سید محمد ثانی قدس سرہ و سجادہ نشین دوسرے فرزند حضرت
دستگیر صاحب قدس سرہ آپ موضع کالکنڈی واقع متصل بیجاپور میں رجب کی پانچویں تاریخ
کو لاولد انتقال فرمائے تیسرے فرزند حضرت سید شاہ محمود صاحب قدس سرہ آپکے دو
فرزند طفلگی میں انتقال کئے اور آپ تاجپورہ شریف میں رمضان کی سولہویں سنہ ۱۱۹۰ گیارہ
سو نوے ہجری میں انتقال فرمائے کسی نے آپکی تاریخ رحلت از مخزن اسرار بود لکھی ہے
حضرت شاہ محمود صاحب قدس سرہ بھی بڑے صاحب کمال بزرگ تھے چنانچہ نقل ہے کہ جب
حیدر علیخان معروف بہ بہادر حاکم میسور نے مقام ارکاٹ پر فوجکشی کی تو اوسوقت تاجپورہ
کی گنبد شریف کے پاس ایک نیم کا درخت تھا جو حائل نظر تھا بہادر نے حکم کیا کہ اوسکو کاٹ
دیں لیکن اوسکے کاٹنے کے لئے لوگ آئے تو یہ کیفیت حضرت شاہ محمود صاحب قدس سرہ
کو معلوم ہوئی آپ وہاں تشریف لاکے فرمایا جو شخص اس جھاڑ کو کاٹیگا وہ خود کاٹا جائیگا غرض
ایک شخص نے اوس درخت پر ایک کلہاڑی ماری تو وہ خود اوسکے پاؤں پر لگی اور ٹانگ
کٹ گئی وہ شخص درد سے کراہتے ہوگیا پھر ایک اور شخص نے کوشش کی تو اوسکے بھی اچھا زخم
لگا آخرش بہادر کو معلوم ہوا کہ حضرت نے یوں فرمایا تھا جسکا ظہور ایسا ہوا اوسکے ساتھ
ہی بہادر اوس درخت کے کاٹنے سے دست بردار ہوا۔

فہرست خلفای حضرت سید علی محمد حسینی قدس سرہ

حضرت سید محمد ثانی سجادہ و جانشین و حضرت دستگیر صاحب و حضرت سید شاہ محمود
فرزندان آنحضرت قدس اللہ اسرارہم اجمعین آپکے دوسرے خلفا کے نام دستیاب
نہیں ہوئے اسلئے نہیں لکھے گئے اغلب ہے کہ آپکے داماد حضرت سید محمد صاحب
سرخ موئی قدس سرہ بھی آپ ہی کے خلفا سے ہوں۔

قدس سرہ چار اور ایک فرزند حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ پیدا ہوئے فرزند ارجمند کو اپنے
اپنا خلیفہ و جانشین کیا شاید اپنے داماد حضرت سید قاسم صاحب قدس سرہ کو بھی خلافت سے
سرفراز فرمایا آپکے دوسرے خلفا کے نام نہین ملے۔

حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ۔ آپ حضرت سید محمد ثانی قدس سرہ کے فرزند و جانشین ہین ۱۱۲۵ھ گیارہ سو پچیس ہجری مین پیدا ہوئے اور اپنے والد سے بیعت و خلافت و نعمت حاصل کئے آپ اپنے وقت کے اولیا مین بڑے جلیل القدر تھے آپ سے بعید کرامتین ظاہر ہوئین **نقل ہے** کہ جب حیدر علیخان معروف بہ بہادر نے ارکاٹ پر فوجکشی کی تو رائی جی نامی نے نواب کرناٹک والاجاہ جنت آرامگاہ کا دیوان اور ارکاٹ کا حکمران تہا اپنے پاس کچہہ فوج نہ ہونے کے سبب سے یہہ کام کیا کہ ارکاٹ تا شہر کے جہاڑ و نکو قد آدم کی مقدار مین باقی رکہکر اوپر سے کاٹ دیا اور ان درختون کے باقیماندہ حصہ کو فوجی لباس پہناکر دشمن سے مقابلہ کیا چونکہ اوسے یہہ کیفیت معلوم نہ تہی وہ کثرت فوج کا گمان کر کے جنگی کارروائیان جاری رکہے جب اوسے معلوم ہوا کہ یہہ فقط رائی جی کا فریب ہے فی الفور دہاوا کئے اور رائی جی کو قید کر کے نہایت بیعزتی کے ساتھہ بہادر کے پاس لے چلے اوسوقت اوس نے درخواست کی کہ مجکو حضرت سید علی محمد حسینی قدس سرہ کی گنبد مبارک پر سے لیچلو عہدہ داران فوج نے ویسا ہی گنبد شریف کے سامنے سے لے چلے حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ گنبد شریف کے صحن مین تشریف رکہتے تہے رائی جی نے عرض کی کہ حضرت آج تک آپکے زیر سایہ مین نے نہایت عزت و آبرو کے ساتھہ اوقات بسر کی آج اس بے عزتی کے ساتھہ گرفتار ہو کر جاتا ہون آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اب تو جیسے بیعزتی کے ساتھہ جاتا ہے ویسے ہی عزت و آبرو کے ساتھہ واپس آئیگا غرض جب اوسکو روبرو لے گئے تو بہادر نے کہا کہ تو نے اس قدر بغاوت کر کے ہماری فوجکو بہت حیران و پریشان کیا رائی جی کہا مین نے جو کچہہ کیا وہ اپنے آقا نواب والاجاہ کی خیرخواہی اور نمک حلالی تہی محکوم کو لازم ہے کہ اپنے حاکم کی

اوسی طرح خیرخواہی کرے بہادر کو یہہ جواب بہت پسند آیا اوسکی خلاصی کا حکم دیا رائی جی نے پہر کہا کہ مین نہایت بے عزتی کے ساتھہ لایا گیا ہون امیدوار ہون کہ عزت و آبرو کے ساتھہ واپس کر دیا جاؤن بہادر نے اوسکو پالکی مین سوار کر وا کر اوسکی ہمراہی جمعیت کے ساتھہ روانہ کیا اور رائی جی سے کہدیا کہ فوج ہمراہی نے اوسکو پہر حضرت کی گنبد مبارک کے جانب لا یا جب قریب پہونچا تو پالکی سے اوتر گیا اور حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے دولت سرا پر حاضر ہو کر قدمبوس ہوا اور اپنے بیعزتی سے جانے اور حضرت کے طفیل سے عزت و آبرو کے ساتھہ واپس ہونیکی پوری کیفیت عرض کی **نقل ہے** کہ حضرت خواجہ رحمت اللہ قدس سرہ جنکا مزار شریف رحمت آباد علاقہ نیلور مین واقع ہے ایکبار کسی وجہ سے خفا ہو کر نواب والاجاہ جنت آرامگاہ کو کافر کہدئے نواب صاحب نے علما و مشائخین سے فتوی چاہا تو سب نے کہا کہ موجب شرع تکفیر کرنے والے کی تکفیر کا فتوی دیا اوس فتوی کو نواب صاحب نے ارکاٹ کو بھی روانہ کیا یہ بات معلوم ہوتے ہی خواجہ صاحب گھبرائے اور شاہ حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کو ایک خط ایسے القاب اور ادب سے لکہے جیسا چھوٹا بھائی بڑے بھائی کو لکہتا ہے اور اوس مین یہہ درخواست تہی کہ اسوقت میری آبرو آپکے ہاتھہ ہے غرض جب وہ فتوے حضرت کے پاس دستخط کے لئے آیا تو فرمائے پہلے یہہ تو بتلاؤ کہ کسنے کسکی تکفیر کی ہے فتوی لانیوالے نے کہا کہ خواجہ رحمۃ اللہ نے نواب کی تکفیر کی حضرت نے فرمایا کہ نواب سے کہو کہ فقیران دیوانے ہین دیوان کی حالت اپنی الگ زبان سے کچہہ کا کچہہ نکل جاتا ہے اونکی بات سے رنجیدہ نہ ہونا چاہیے یہہ کہکے آپنے فتوی اپنے پاس رکہلیا حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے ہین کہ وہ فتوی اور خط اپنے بڑے بہائی حضرت ثانی سید میران محمد مدرس قدس سرہ کے قلمدان مین اب تک موجود تہے افسوس یہہ کہ اس خاکپای فقرا یعنے مترجم نے اونکے دیکہنے کی خواہش نہ کی ورنہ وہ خط غنیمت ہو گیا ہوتا جسکی پوری نقل اس موقع پر درج کی جاتی تہی حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ نے چوہتر برس کی عمر مین ذیقعدہ کی چہبیسوین ۱۱۹۹ھ گیارہ سو

بانوے ہجری میں اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ فرمایا اور اپنے دادا حضرت سلطان سید علی محمد قدس سرہ کے پہلو میں جانب مغرب مدفون ہوئے کسی نے آپکے رحلت کی تاریخ میں یہہ قطعہ لکہا ہے۔

قطعہ

شہنشاہ دین صبغۃ اللہ کرد	شدہ مظہر صبغۃ اللہ جہان
ز سال وصالش بگفتا سروش	فرو شد زہی آفتاب زمان ۹۲

آپکو اپنی اہلیہ شریفہ حضرت بی بی فاطمہ صاحبہ قدس سرہا بنت حضرت شاہ برہان صاحب علوی فرزند شاہ حضرت صاحب علوی داماد شاہ ولی اللہ صاحب عرف رحیمی صاحب قدس اللہ اسرارہم اجمعین سے تین دختر اور دو فرزند پیدا ہوئے ایک دختر حضرت بی بی صاحبنی صاحبہ قدس سرہا زوجۂ حضرت سید عمر مختار قدس سرہ دوسری دختر حضرت بی بی رحمان صاحبہ قدس سرہا زوجۂ سید قاسم صاحب برادر زادہ حضرت سید عمر مختار قدس سرہما تیسری دختر حضرت بی بی سلطان صاحبہ قدس سرہا زوجۂ حضرت بڑے صاحب قدس سرہ بڑے فرزند حضرت سید محمد ثالث معروف دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ چھوٹے فرزند حضرت سید علی محمد ثانی عرف حضرت علی پیران صاحب قبلہ قدس سرہ ہیں۔

فہرست خلفای حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ

حضرت سید محمد ثالث عرف دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ فرزند کلان وسجادہ نشین و حضرت شاہ سید عمر مختار و حضرت ساقی علی صاحب و حضرت اکبر صاحب و حضرت شاہ رحمان صاحب و حضرت قطبی صاحب قدس اللہ اسرارہم اجمعین۔

حضرت سید محمد حسینی عرف دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ

آپ حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے بڑے فرزند اور سجادہ نشین ہیں آپ سنہ گیارہ سو ستہتر ہجری میں پیدا ہوئے اور اپنے والد بزرگوار سے بیعت وخلافت ونعمت حاصل کی اپنے والد کے کمالات کے جامع تھے آپ سے عجیب کرامتیں ظاہر ہوئیں

نقل ہے کہ ایک وقت تالاب چبوترہ شریف کے گنبذ میں بڑی مچھلی جسکو مرل کہتے ہیں کثرت سے تھی اور حضرت شاہ سید امین الدین قادری خلف الصدق عرف امین بادشاہ صاحب قدس سرہ جنکو حضرت دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ کے ساتھ کمال انس تہا ایک روز یہ خیال کئے کہ تالاب چبوترہ کے گنبذ میں مرل مچھلی کثرت سے ہے وہاں چلکے کہانا چاہئے یہاں حضرت دستگیر دوعالم قدس سرہ نے اونکو مچھلی لوٹ لینے اجازت دیدی غرض سب مچھلی لٹ چکی تو امین بادشاہ صاحب تشریف لاوے حضرت نے انہیں دیکھتے فرمایا میاں امین بادشاہ تم مچھلی کہانے کے لئے آئے ہو اور یہاں مچھلی لٹ گئی شاہ صاحب نے کہا دستگیر جب تم کو معلوم ہوا کہ میں مچھلی کہانے آتا ہوں تو میرا حصہ کیوں نہیں رکھے حضرت نے تبسم کر فرمایا کہ تمہارا حصہ بہی آتا ہے اتفاقا دوسرے روز رعایا تالاب چبوترہ کے تالاب کی مچھلی بہی لوٹے وہاں بہی اسی قسم کی مچھلی کثرت سے تہی رعایا نے دو ٹوکرے مچھلی حضرت کے خدمت میں بطریق نذر حاضر کی تو آپ نے فرمایا امین بادشاہ کو یہہ تمہارا حصہ ہے پہر اوسوقت شاہ صاحب کی فرمائش پر کچہ بہنے اور کچہ کچی بہی بہیجی گئی اور باقی تقسیم کردی گئی

نقل ہے کہ حضرت دستگیر دوعالم قدس سرہ کی مہمان نوازی ایسی تہی کہ کسی مذہب وملت کا مسافر آئے آپ اوسکی مہمانداری کرتے تہے اگر مسلمان آتا تو اوسکو کہانا دیتے تہے اور ہندو آتا تو کچا جنس دیتے تہے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے تہے کہ ایک وقت ایک گوسائیں آیا حضرت تین روز تک اوسکو برابر برت دیا گئے اوسنے دیکہا کہ یہہ بڑا فیاض دربار ہے بعد ازاں عجیب طور کو فیض پہونچا ہے پس چوتہے رخصت کے وقت حضرت کے پاس گیا آپ حقہ پیتے تہے تہوڑی آگ طلب کیا تو آپ فرمائے اوٹہا لو پہر ایک تانبے کا ٹکڑا طلب کیا تو آپ دیدئے اوس نے اپنے چلم میں اوسکو رکہکر اور ایک خالی سوکہے ہوئے ناریل میں سے کچہ خاک نکال کے اوسپر ڈالا اور دم لگایا بعد اسکے چلم کو اوٹہا لیا۔ اور ٹہنڈا ہونیکے بعد اوس ٹکڑے کو شاہ صاحب کے روبرو رکہا وہ سونا ہوگیا تہا پس وہ سونا اور وہ ناریل حضرت کی نذر کیکے کہا کہ تمہید مکان کا شا صرف ہو

اپنے پاس رکھو یہہ کہکر وہ چلے گئے حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ وہ دونون چیز اپنے اہلیہ
شریفہ کے تحویل کئے حضرت بی بی قدس سرہا نے وہ سونا جو تانبہ سے ہوگیا تہا ایک خادم کے پاس
بیچنے کو بہیجا وہ چہلا بنا لایا اوس نے دیکہا کہ بہت نادر چیز ہے عرض کیا کہ بہت اگر حکم ہو تو اسمین سے نصف
غلام زادی لیتا ہے اور اوسے مین چہلا بنا لاتا ہی حضرت بی بی نے فرمایا کہ اچھا دیا ہی کر پس وہ شخص
نصف حصہ مین چیز نکال کر چہلا بنایا اور تو بہی پہر کے باہر تنہا بلایا تو تب کہ دن بہی بارہ بان سونا ہوا غرض اوسنے
نصف سونے کا چہلا بنا کر لا دیا اور حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ سے عرض کیا کہ اوسمین سے
تہوڑی خاک عنایت ہو آپ مکان کے اندر تشریف لیجا کے وہ ناریل اوٹہا لائے اور گنجے کے طرف
چلدیے اوس خادم کو بہی ہمراہ لے گئے وہان پہونچکر وہ خاک پانی مین اونڈیلدی یہہ خادم
عجز والحاح کرتا تہا کہ خاک کو نہ پہینکین آپ فرماتے تہے عجزہ کرتا ہون جب سب خاک پانی مین
گرگئی تو اوس ناریل مین پانی لیکر خوب ہلا کے الٹ دئے اور ناریل بہی گنجے مین پہینک دئے
خادم نے عرض کی کہ اگر یہہ چیز حضور کے کام کی نہین تہی تو غلام کو عنایت فرمادیا تہا حضور ایسے
چیز کو گنجے مین ڈالدئے آپ نے فرمایا ارے میان اب تم تہوڑی خاک طلب کئے فقیر تم کو
دیتا تو دوسرے مرید خادم بہی یہہ بات سنکر آنکے مانگتے اونکو بہی دینا پڑتا شدہ شدہ یہہ خبر
ارکاٹ رانی پیٹ ویلور اور دوسرے سب اطراف وجوانب کے قریون مین شہرت ہوجاتی
کہ ناچورہ کا دستگیر اکسیر بانٹتا ہے پہر چو طرف سے لوگ آنے لگتے جب تک وہ خاک رہتی
دینا پڑتا اور جب تمام صرف ہوگئی تو کہنا پڑتا کہ ہوگئی اوس بات کو لوگ یقین نہین کرتے
اور کہتے کہ ناچورہ کا دستگیر جہوٹا ہے اسلئے فقیر نے ایک ہی وقت مین قصہ پاک
کر دیا **نقل ہے** کہ ایک صاحب محمد بن علی نامی ناچورہ شریف مین رہتے
تہے اونکو کیمیا کا بڑا شوق تہا اون پر حضرت کے بڑے عنایات تہے غرض ایک روز
وہ اپنے مکان مین حسب عادت کتاب پہونکتے رہتے تہے حضرت تشریف لائے اون کے پیچہے
سے آکے اونکے کاندہون پر ہاتہہ رکہکر پوچہے میان محمد بن علی کیا کرتے ہو کیا اس سے کیمیا

ہوتی ہے اونہون نے کہا دستگیر آپ میان کاہیکو تشریف لائے ہم کچہ بہی کرلیتے ہین آپ کو
ان باتون سے کیا کام ہے حضرت نے فرمایا ارے میان کہو تو اس سے کیا ہوتا ہے آخر انہون نے
مجبور ہوکے اوس نسخہ کی تمام ترکیب بیان کی آپ نے تبسم کرکے فرمایا ارے میان اس سے
کچہ ہوتا نہین اگر چاہتے ہو تو یون کرو تمہارا مدعا بر آئیگا محمد بن علی نے کہے کہ بتلائیے کیا کرنا
آپنے فرمایا سرب یعنی سیسہ لیکر سوس مین گلاؤ اور جیسے کے پہل کے درمیان غوطہ دو ایسا
ہی ایک سو بیس بار کرو تو وہ سخت ہوجائیگی اوسوقت فلان بوٹی مین رکہہ کر پہونک دو تو
اکسیر ہوجائیگی صاحب مذکور اسکو دل لگی سمجہے آپ نے فرمایا ارے میان جیسے کہے ویسہ
اگر کیے مطابق ہو تو دستگیر ہی جانتے کہو جو کہ اونکے نصیب مین یہہ چیز نہ تہی انہین یہہ کام کرنا خیال
ہی نہ آیا جسوقت حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ کا وفات شریف ہوچکا اور لوگ آپکے کمالات و
کرامات بیان کرتے تہے تو محمد بن علی صاحب بہی حضرت کے مزاج کی سادگی کے بیان مین یہہ قصہ
بہی کہے لوگون نے اونہین پوچہا کہ تم حضرت کو ولی جانتے ہو کہ نہین اونہون نے کہا کہ بیشک وہ ولی
تہے جب ایسا ہی تو ولی کے زبان سے کبہی جہوٹ بہی نکلتا ہے وہ کہے کہ نہین لوگون نے اون سے کہا کہ اگر
تم یہ بات کہے تو جہوٹ کبہی اس تقریر پر اونکو خیال آیا کہ الہی یہہ کلام اونہون نے جیسا فرمایا تہا ویسا ہی عمل کئے تو سخت ہوگئی
اب باقی رہا خاک بنانا اوسکے لئے حضرت نے جو بوٹی فرمائی تہی وہ بہول گئے جسکا رنج اونہین جیتے تک رہا
حضرت دستگیر دو عالم ثانی قدس سرہ نے عمر مسنون لیتے تریسٹہ سال کے عمر مین جمادی الاول کے
تیسوین ۳۰ سنہ ۱۲۴۰ ایکہزار دوسو چالیس ہجری مین رحلت فرمائے جسوقت آپکا جنازہ اوٹہا ابر سایہ
کئے ہوئے تہا اور آپکی سواری کا گہوڑا جنازہ کے آگے اشک ریزان چلتا تہا اور دانہ وچارہ
چہوڑدیا تہا آپ کا مزار مقدس گنبذ شریف کے اندر آپکی والد بزرگوار یعنی حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ
قدس سرہ کے بازو سے مغرب کے طرف واقع ہے حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ کو آپکی اہلیہ شریفہ
حضرت بی بی شاہزادی بی بی صاحبہ بنت احمد صاحب سے ایک فرزند و خلف غوث پیران صاحب فرزند
حضرت سید عمر عضار قدس سرہ اور دو فرزند ایک حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثالث قدس سرہ

دوسرے حضرت سید محی الدین قدس سرہ پیدا ہوئے حضرت سید محی الدین قدس سرہ انتقال کئے اور حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی ثالث اپنے والد بزرگوار سے بیعت و خلافت و نعمت حاصل کرکے سجادہ نشین ہوئے۔

حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثالث قدس سرہ کو تین دختر اور تین فرزند پیدا ہوئے ایک دختر بی جانی صاحبہ زوجہ صاحب جیو صاحب فرزند حضرت سید غوث پیر الفاصاحب صبغۃ اللہی بن سید عمر شاہ صاحب میسوری قدس سرہما سے منسوب اون سے ایک فرزند سید محمد عرف پیر جیو بعمر بارہ سال رحلت فرمائے اور اوس بی بی کے رحلت کے بعد دوسرے دختر سلطان بی صاحبہ منسوب کئے اون سے ایک دختر صاحبزادی بی صاحبہ زوجہ سید ولی محی الدین صاحب قادری شطاری صبغۃ اللہی خلیفہ سید علی محمد الثانی الحسینی عرف پیران صاحب قبلہ پیدا ہوئے اور تیسرے دختر نے کم عمری میں رحلت کی اور ایک بڑے فرزند حضرت سید محمود صاحب عرف دستگیر صاحب بعمر سات سال رحلت کئے دوسرے فرزند حضرت سید عبدالرحمن قدس سرہ اپنے والد کے خلیفہ و سجادہ نشین ستائیس سال کی عمر میں بتاریخ ۔۔ ماہ شوال سنہ ۔۔ ہجری میں لاولد انتقال فرمائے تیسرے فرزند حضرت سید علی محمد الحسینی عرف پیران صاحب سجادہ نشین حال ہو اپنے منجھلے بھائی سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ سے بیعت و خلافت پائے اور اونکی انتقال کے بعد آپ سجادہ نشین درگاہ شریف ہوئے آپ اپنے بزرگوں کی ایک نشانی ہیں اور حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کے اولاد میں فقط آپ باقی رہ گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ انکی صد و بست سال کی عمر کرے اور آپ سے بھی مثل آپکے بزرگوں کے فیض جاری کرے آپکو دو صاحبزادے ہیں ایک سید محمد عطاء سلمہ اللہ تعالیٰ دوسرے سید برہان الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ خداوند کریم اون دونوں کے عمروں میں برکت دیوے اور ان سے خاندان صبغۃ اللہی کا سلسلہ قائم و دائم رکھے آمین ثم آمین ۔

فہرست خلفاء حضرت سید محمد ثالث عرف دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ

حضرت سید علی محمد ثانی عرف علی پیران صاحب قبلہ چھوٹے بھائی اور حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثالث کے فرزند اور سجادہ نشین حضرت سید محی الدین صاحب چھوٹے فرزند اور حضرت سید محمد غوث بھانجے اور داماد اور خان صاحب برادر سید عبدالقادر قلعہ دار بنگلور اور سید کریم محمد عرف حضرت صاحب و محمد قاسم عرف نی و یقین شاہ و غلام عبدالقادر و سید حبیب اللہ قدس اللہ اسرارہم۔

حضرت سید علی محمد ثانی الحسینی قدس سرہ

آپ حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ کے فرزند اور حضرت سید محمد حسینی عرف دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ کے چھوٹے بھائی اور خلیفہ ہیں آپکے والد بزرگوار قدس سرہ کے وفات کے وقت آپکی عمر شریف چار سال کی تھی آپ اپنے بڑے بھائی حضرت دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ سے تربیت پاکے علوم ظاہری و باطنی سے بہرہ ور ہوئے بیعت و خلافت و نعمت اور اجازت جمیع سلاسل سے سرفراز ہوئے آپکی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ زبان زد خاص و عام ہیں آپکو اپنے مولیٰ کی طرف ایسے مستغرق تھے کہ دنیوی معاملات سے ذرا بھی خبر نہیں رکھتے تھے چنانچہ **نقل ہے** کہ ایک روز مدار المہام دیوان نواب کرناٹک آپ کے حضور میں حاضر تھے ایک شخص آکے تسلیم کیا آپ اپنے عادت کے مطابق جو ہر کس و ناکس کی تعظیم کے لئے ہوشیار رہتے تھے اوٹھ کھڑے ہوئے دیوان صاحب کو بھی طوعاً و کرہاً ضرورت کے ساتھ اوٹھنا پڑا اوس شخص نے کسی کام کے لئے تعویذ درخواست کی تو آپ نے عنایت فرمائی اور پوچھا کہ بابا تمہاری گذران کیونکر ہے اوس نے عرض کی حضرت دو چھوکریوں کو رکھ لیکر عزت و آبرو سے گذر اوقات کرلیتا ہوں آپ نے تاسف کرکے فرمایا ہاں کیا کروگے بابا کیوں بھی چار روز گذار لینا ہے غرض وہ شخص چلا گیا اور دیوان صاحب بھی چلے گئے تو حاضرین مجلس نے عرض کی یا حضرت آپ نے اوس شخص کو تعظیم دی آپ نے فرمایا کیوں انہوں نے کہا اوسکے حضور میں ہم بیان کیا کرو وہ چھوکریوں کو رکھا ہوں اس سے کنچن یعنے طوائف مردود ہیں اونکی آمدنی میں انکا گذران ہو ہر ایسے کی تعظیم جیسی آپ نے پوچھا وہ مسلمان ہے کہ نہیں حاضرین کہے وہ مسلمان ہے حضرت نے فرمایا

ہوئے مسلمان کی تعظیم کی **نقل ہے** کہ ایک بزرگ سید احمد نامی جو ابدال سے تہے ہندوستان
سے میسور کو آئے اونکی عادت یہہ تہی کہ جو شخص اونکے روبرو گیا اور پہر توجہ کرتے اونکے قلب سے
اللہ کی آواز آنی لگتی اور اگر وہ کیسا مرد نہین ہی تو ان کا مرید ہوجاتا ورنہ طالب ہی ہوجاتا غرض
میسور کے کل شائقین اوس بزرگ کے طالب ہوگئے اوس زمانہ مین حضرت کو اودہر تشریف
لیجانیکا اتفاق ہوا تو یہہ کیفیت سنکر آپ بہی اونکے مکان کو جانیکا قصد کئے تا دیکہین کہ وہ
کیسے ہین ایسے مین آپکی بزرگ اہلیہ شریفہ حضرت سید عمر محضا قدس سرہا نے کہا باوا
وہ شخص اگر ہمارا سب چہوکرون کو کہینچ لیا ہے پہر تو کیون اونکے پاس جاتا ہے آپ نے
فرمایا بڑی بی اگر وہ دونون دیتے ہین تو کیا عیب ہے اونکی جوتیان اوٹہا لینگے غرض آپ اونکے
مکان کو تشریف لے گئے اوسوقت اونکے مرید طالب سب حاضر ہین حضرت روبرو ہوتے ہی سید
احمد صاحب نے آپ پر دور سے ہی توجہ کی اس سے کچہہ نہوا جب آپ نزدیک ہوگئے تو پہر اونہون
نے توجہ کی اس سے بہی کچہ نہوا آخر حضرت اونکی مجلس مین پہونچکر سلام علیک کہکے بیٹہ گئے سید
صاحب نے پہر توجہ کی اس سے بہی کچہہ نہو سکا آخر مجبور ہوکے اپنی گودسے تکیہ اوٹہا کے ایک
طرف رکہہ دیکے حضرت کے روبرو آکے بیٹہے اور مراقب ہوئے حضرت اوسوقت پان کہاتے تہے
تہوک دیکر آپ بہی مراقب ہوئے ایک پہر کے بعد سید صاحب عاجز ہوکر مراقبہ سے سر اوٹہائے
اور کہے یہہ ڈہال آڑی لانا کیا ہے حضرت نے فرمایا اگر تمہاری تلوار اصیل ہے تو ڈہال کو کاٹ
دیگی ورنہ اوڑ جائیگی اسکے ساتہہ سید صاحب اوٹہ کے اپنی جگہہ پر بیٹہ گئے اور حضرت
السلام علیکم کہکے اوٹہ گئے اور اپنی بہن کے مکان کو تشریف لائے تو حضرت بی بی بیقرار ہین اور
برہنہ سر قبلے کے جانب منہ کرکے اپنی دامنی مبارک اوٹہا کے بارگاہ الہی مین دعا کر رہے ہین
جب حضرت اندر تشریف لیگئے تو حضرت بی بی پوچہے باوا کیا تو بہی اودہر ہوگیا حضرت
فرمائے بڑی بی نہین ہوا ایسے مین حضرت بی بی کے فرزند حضرت سید محمد صبغۃ اللہی قدس سرہ
اور دوسرے صاحبان حضرت کی پیچہے پہونچے اور یہہ واقعہ بیان کئے حضرت سے آپکی

بہن نے پوچہا باوا وہ کیا بات تہی آپ نے فرمایا بڑی بی اونہون اپنے کو دیکہے اور مین اپنے
پیر کو دیکہا یہان اونکی دال نہین گلی عاجز آگئے اسکے ساتہہ حضرت بی بی نے آپکے چہرہ پر سے
پر جہلاکے آپ پر سے تین بار تصدق ہوئے **نقل ہے** کہ آپکو دنیا سے نہایت
تنفر تہا آپکے مریدین و معتقدین جو کچہہ مبلغ بطور نذر لاکے پیش کرتے آپ اوسکو خادم
کے پاس دیدیتے اور کبہی حساب آمد و خرچ کا نہین پوچہتے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے
ہین کہ ایک وقت حضرت نیلور کے جانب تشریف لیگئے تو آپ بہی ہمراہ تہے راستے نذر نیاز
بہت سے آئی تہی تو خادم اوس مبلغ کو بغیر اجازت صرف کرلیا اور جب پوچہتے کہ باوا کچہہ ہے
تو کہتا ہوگیا یہہ سب حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کو ناپسند ہوئی آپ ہر روز اوس سے
آمد و خرچ کا حساب لینے لگے چنانچہ ایک روز آپ روپے گن رہے تہے اور حضرت ٹہلتے ہوئے
اودہر تشریف لائے اور فرمانے لگے تو اپنی اونگلی دیکہہ آپ دیکہے تو جس اونگلی سے روپیہ
گن رہے تہے اوس پر سیاہی آئی ہے حضرت فرمانے لگے اسکے گننے سے اونگلی پر یہ داغ آیا
ہے تو تو جو اس قدر اوسکے طرف متوجہ ہوکے گن رہا ہے اس سے دل پر کتنا داغ جما ہوگا۔
نقل ہے کہ جب آپ بمقام میسور تاریخ نہم شوال ۱۲۶۰ھ ایک ہزار دو سو ساٹہہ
ہجری مین اس دار فانی سے رہگرای عالم جاودانی ہوئے آپکو چہہ مہینے کی مدت سے وہان
سپرد کرکے بعد انقضای مدت یعنی ایک سال کے بعد آپکی لاش مبارک کا صندوق دفن کے
لئے تاچہوترہ شریف کو لائے دفن کے روز ارکاٹ اور ویلور اور رائچوٹی اور بنگلور اور
مدراس وغیرہ اطراف واکناف سے لوگون کا مجمع کثیر ہزارہا آدمیون کا جمع ہوا تہا اور اکثر
اشخاص کو یہہ گمان تہا کہ سونپ کر عرصہ ہوا ہے معلوم نہین کہ جسد مبارک کا کیا حال ہے پردہ
چہوڑکے لاش کو قبر مین اوتارنا چاہئے حضرت سید محمد صاحب صبغۃ اللہی ابن سید عمر محضا
قدس سرہ نے فرمایا کہ آپ سادات عظام اور مشائخ کرام شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ
کے اولاد مین پردہ کے کچہہ ضرورت نہین غرض جب آپکی حسب ارشاد صندوق لاش مبارک کا

کہو انگی سبحان اللہ کہ جسد مبارک کے کفن پر ایک داغ بھی نہیں تھا اور لاش مطہر ایسی تھی کہ گویا آج ہی روح مبارک قبض ہوئی تھی اور ایسی مقنعہ پہنایا گیا ہے آپکو احاطہ روضۂ شریف میں گنبذ کے باہر جانب مشرق گنبذ کے دیوار کے پاس دفن کئے ہیں **نقل ہے** کہ جب آپ مقام میسور میں علیل ہوئے اور رحلت کے تین روز پہلے سب کو جمع کرکے آپنے زمین پر ہاتھ مارکے یہ آیت پڑھی [illegible] کہ حقیقت میں یہ اشارہ تھا کہ ہم یہیں رحلت کرینگے بعد تین روز کے جب وقت قریب آیا اور آپ چہرۂ مبارک کو ایک جانب پھیرے ہوئے عبدیت اور عبودیت کے مقام میں تھے پیر دستگیر قدس سرہ کا فرمانا تھا کہ میں نے الا اللہ کہا تو حضرت نے کچھ جواب نہ دیا پھر الا اللہ کہا جب بھی جواب نہ ملا تیسرے بار الا اللہ کہا تو حضرت نے آنکھیں کھولکر یہ الفاظ ارشاد فرمائے کہ مجھکو معلوم ہے حضرت سید محمد صاحب صبغۃ اللہی انکی تشریح بیان فرماتے کہ حضرت الا اللہ کہنے کے وقت مجھکو معلوم ہے کہکے جو ارشاد فرمایا فقط اپنے صاحبزادہ کے اطمینان کیلئے تھا کیونکہ جو لوگ کہ خاصان خدا میں وقت اخیر دیدار الہی کے شوق اور مکہ قربت کی اشتیاق میں اپنے کو فنا کردیتے ہیں اور ذات ہست قائم رکھتے ہیں صور الا اللہ دیا ہو وہی کہنا ہے گویا اسکو اپنے سے علیحدہ سمجھنا ہے آپکی اہلیہ شریفہ حضرت بی بی سلطان صاحبہ بنت سید مرتضی صاحب علوی فرزند شاہ برہان الدین صاحب علوی اور آپکو دو فرزند پہلے ایک میران سید محمد الثانی الحسینی قدس سرہ دوسرے فرزند سید السادات قبلۃ المحققین مرشدنا مولانا حضرت رشید برہان الدین الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللہی قدس سرہ العزیز حضرت میران سید محمد الثانی الحسینی قدس سرہ آپ حضرت سید علی محمد الثانی قدس سرہ کے فرزند اور پیر دستگیر قدس سرہ کے بھائی آپکو اپنے والد بزرگوار سے خرقۂ خلافت اور علوم ظاہر و باطن سے سرفرازی ہوئی تھی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ مشہور عالم ہے آپکی رحلت ۱۹ محرم ۱۲۷۳ہ ہے آپکا دفن اپنے والد بزرگوار کے بازو ہوا ہے اور آپکے بازو جانب مشرق سید محمد صاحب صبغۃ اللہی بن سید عمر صفا قدس سرہ کا دفن ہوا ہے **نقل ہے** کہ جب آپکی

روح مبارک پرواز کی تو بجانب پیر دستگیر قدس سرہ آغوش میں تھا بعد رحلت آپکے دونوں آنکھیں کھلی تھیں پیر دستگیر نے دیکھا

ذکر پیر دستگیر سید السادات منبع الحسنات برہان الحق والدین حضرت مرشدنا مولانا سید شاہ برہان الدین الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللہی قدس سرہ

ابن حضرت سید علی محمد الثانی الحسینی القادری عرف میران صاحب ابن حضرت ثانی رشید صبغۃ اللہ الحسینی القادری ابن حضرت سید محمد الحسینی الثانی القادری عرف دستگیر صاحب ابن حضرت سید علی محمد الحسینی القادری ابن حضرت سلطان عبد الرحمن الحسینی القادری ابن حضرت میران سید محمد مدنی الحسینی القادری پیا ور زادہ و مرشد و خلیفہ اولاد رسول اللہ حضرت رشید صبغۃ اللہ نایب رسول اللہ قدس اللہ اسرارہم اجمعین ۔ آپ صاحب مشیخت فرید عصر وحید الدہر جامع عرفان یکتای زمان جامع علوم ظاہری و باطنی حلیم الطبع عابد زاہد مستغنیان در منیر سپہر شریعت و طریقت آفتاب عالمتاب برج حقیقت دولت تھے اور باپ دادا عالیمقام کے بعد مسند ارشاد و ہدایت پر متمکن رہے اور خاندان صبغۃ اللہی کے چراغ ۔ آپ کا مولد شریف ۱۲ شعبان سن یکہزار و دو صد پچیس ہجری میں ہوا ۔ آپکی ولادت کی تاریخ ۔ مصرعہ ۔ ضیای دیدہ سید علی بلند مکان ۔ ۱۲۲۵ ہے آپ ستر سال کی عمر شریف میں اپنے والد بزرگوار سے خرقۂ خلافت اور شغل و اذکار و نعمت جمیع سلاسل عالیہ قادریہ و شطاریہ و چشتیہ و خلوتیہ و فردوسیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ و مداریہ و اویسیہ و زنگیر پوشیہ و طبقاتیہ اور تمامی علوم ظاہری و باطنی سے کامل بہرہ ور ہوئے آپ کی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ مشہور خلایق ہیں آپکی ذات بابرکات سے ایک عالم فیضیاب تھا خود مدراس تو کیا بلکہ اطراف و اکناف دور دور تک جن کا نظیر نہ تھا اور کم ایسا بشر ہوگا جو آپ سے مستفید نہ ہوا ہو اگر یکروز آپ کے مریدین کا شمار کیا جاوے تو ہزارہا کی نوبت پہونچیگی دوسرے لوگوں سے قطع نظر صد ہا امرا و علما یہاں شہر کے خاندانوں میں موجود ہیں خاندان والا جاہی کے اکثر اہل خاندان آپ ہی کے خادم اور عقیدتمند ہیں چنانچہ عالیجناب نواب معلی القاب حاتم دوران مہا زمان نواب محمد منور خان بہادر پرنس آف ارکاٹ ادام اللہ اقبالہ ۔ اور آپ کے دو وزن

برادر نواب غلام محمد غوث خان بہادر و نواب محمد عبد العلی خان بہادر اور آپکی والدۂ شریفہ نواب خورشید النسا بیگم صاحبہ اور آپکی فرزندان اور کلات وغیرہ سب حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے خادمون سے ہین اور نواب خورشید بیگم صاحبہ اور جناب رحیم النسا بیگم صاحبہ صاحبزادی نواب عظیم جاہ بہادر مرحوم پرنس اول ارکاٹ اور دیگر سب سے بیگمات وغیرہ آپکی خادم اور مطیع و فرمانبردار ہین لیکن اس خاندان مین آپکی عقیدت اور محبت مین جناب پرنس آف ارکاٹ سے کوئی سبقت نہین لیجا سکتی اور اونکے بعد دیگر ریہ مین جناب مولوی حاجی احمد علیصاحب دیوان پرنس آف ارکاٹ کمال محبت دلی اور خلوص قلبی رکھتے تھے چنانچہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ آپکا اپنے تحریرات مین بہائی صاحب لکہا کرتے تھے اور وقت رحلت آپکو اپنے خانگی امورات مین وصی گردانے ہین حضرت پیر دستگیر سادات عظام و مشائخ کرام خیر سیان ہر خاص و عام تھے اور متصف بخلق محمدی اور متخلق باخلاق اللہ تھے چنانچہ جو شخص حضرت سے قدمبوس ہوتا تہا وہ اپنے دل مین یہی سمجہتا کہ مجھسے بڑہکر کسی پر آپکی شفقت نہین جود و کرم کی یہہ حالت تہی کہ ہر روز صدہا لوگ اس آستانہ سے فیضیاب ہوتے تھے اور بہت سے غربا جو آستانہ مبارک پر پڑے رہتے تھے آپ اون لوگون کو بہی وہی کہانے کو عطا فرماتے تھے جو خود تناول فرماتے تھے اور آپ نے لیئے کہانے مین اور دوسرونکے کہانے مین کچہ تفرقہ نہ فرماتے القصہ حضرت پیر دستگیر جامع جمیع اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ تھے بقول مولف تصرفات برہانی

مرشد کامل جہان مین سید برہان شاہ	مرحق کے رازدان ہین سید برہان شاہ
غوث اعظم کے تصدق سے مریدون کے تمام	حشر کے دن پاسبان ہین سید برہان شاہ
ہین خفایا اللہ کے اسرار اون پر منکشف	واقف راز نہان ہین سید برہان شاہ
معجزہ الٰہی مکان کی روشنی ہے آپ سے	نور شمع خاندان ہین سید برہان شاہ
روز محشر پاؤن لغزش پائے میرا کیا مجال	دستگیر بیکسان ہین سید برہان شاہ
کیا عجب راہ ضلالت سے نکل آؤن اگر	میری رہبر گمرہان ہین سید برہان شاہ
منظور اس کو حاصل ذکر ہو شرف	پیر کامل ہیرے وہان ہین سید برہان شاہ

آپکی ارشادات اور تصرفات کثرت سے ہین اس مترجم خاکپای غلامان غلام خاندان جعفری الثانی کی کیا طاقت تہی جو اون سب کو احاطۂ تحریر مین لاسکے بقول مولف مذکور

بیہہ قوات وہ ہی جسکے مرید و کو ہو شرف	تحریر وصف پاک کرون کیا مجال ہے

لیکن بیان چند کرامات اور تصرفات مخلفہ نسخہ تصرفات برہانی تبرکاً تیمناً واسطے ملاحظہ ناظرین کے حسب ذیل ہین:

نقل ہے کہ جناب حضرت شاہ باقی صاحب قبلہ صبغۃ اللٰہی جو حضرت کے ماموں صاحب جناب سید محمد قبول صبغۃ اللٰہی کے خلیفۂ مکرم ہین بیان فرماتے ہین کہ جبکہ حضرت مرشدنا قدس سرہ واسطے تحصیل علوم کے اپنے ہمراہ والد بزرگوار مرشدنا جناب سید علی محمد الحسینی عرف علی پیران صاحب قبلہ قدس سرہ کے رونق افروز میسور رہے تو آثار علوی درجات و مقامات تقدس آیات آپکے حالات سے ظاہر تھے اور ریاضت و مجاہدہ حال چنانچہ مرشدی و مولائی قدس سرہ اکثر اوقات بوقت تعلیم و تلقین اور تربیت کے یہی فرماتے تھے کہ میرا **برہان کشف و شہود** کے اعلی مدارج پر پہونچیگا **مترجم** حقیقت مین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا ہر ایک کلام اور ہر ایک حرکت اور تمام تصرفات سے خالی نہین تہا اور تا وقت رحلت پیر دستگیر قدس سرہ کے صاحب وہ مدارج مین کیسا آپپر ترجیح نہین تہے اور ہر ایک شخص آپکی روبرو سرنگون تھا +

نقل ہے کہ ایک صاحب اہل عرب کو معظمہ زادہ اللہ برکاتہ کے رہنے والے بہت ذی کمال تھے ہمیشہ اونکی تمنائے دل یہی تہی کہ خاندان عالیہ قادریہ مین کسی پیر کامل سے بیعت حاصل کیا چاہئے بہت کچھ تلاش اور تجسس کیا مگر راہ منزل مقصود کی نہ پائی ایک روز بہت الحاح و زاری کے ساتھ بارگاہ ایزدی مین التجا کی کہ یارب العالمین میری تمام عمر خواہش بیعت مین صرف ہوئی از مسبب الاسباب کسی سبب سے کسی مرشد کامل کے بیعت سے سرفراز کرا دے اسی تصور و خیال مین رات کو سو گئے پس کیا خواب دیکھتے ہین کہ ایک محفل آراستہ ہے اور اوس محفل مین حضرت غوث الصمدانی قطب ربانی میر محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ تشریف رکھتے ہین

اور حاضرین مجلس تھے ہیں۔ یہہ فقیر صاحب پیشگاہ عالی میں حاضر ہوئے اور باطنی استمداد ظاہری کی ارشاد ہوا
کہ ملک ہند میں شاہ سید برہان الدین حسینی صبغۃ اللہی موجود ہے جا کر اون سے بیعت کرو انہوں نے گریہ
عرض کی کہ اون حضرت کو میں نے دیکھا نہیں کیسے کامیاب ہونگا چونکہ حاضرین محفل میں حضرت پیر
قدس سرہ بھی تشریف رکھتے تھے جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ نے آپکو دکھلا کر صورت شناسی کرا دی
اوس وقت حضرت کے وہ لباس زیب تن تھا جو وقت بیعت پہناتے ہیں پس وہ صوب صاحب خواب
سے بیدار ہو کر حضرت کے تلاش میں رہے اور راتوں بارگاہ الٰہی میں اونکی یہی التجا تھی کہ خداوند حضرت
ممدوح ملک ہند میں کس مقام میں ہیں مجھکو وطن ہوئے جب ایام حج میں اطراف و اکناف اور
ممالک دور دراز کے حجاج مکہ معظمہ میں جمع ہوئے اہل مدراس بھی موجود تھے سیخ نے ہر یک سے جوینده و یابنده
دریافت سے معلوم ہوا کہ حضرت ممدوح مدظلہ العالی مدراس میں تشریف رکھتے ہیں وہ صاحب بھی
مکہ معظمہ سے روانہ ہو کر مدراس کو آئے اور حضرت کے دولت سراے عالی پر واسطے حصول قدم بوسی
کے حاضر ہوئے جب حضرت حجرۂ خاص سے باہر تشریف لائے وہی لباس زیب تن تھا کہ جس لباس سے
جناب محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کی شناخت کرائی تھی پس وہ صوب صاحب چہرۂ
مبارک دیکھتے ہی قدمبوس ہوئے اور دولت بیعت سے سرفراز ہوئے اور راہی مکہ معظمہ زادہ اللہ برکاتہ
کے ہوئے چنانچہ یہہ واقعہ شہر مدراس میں مشہور و معروف اور اکثر حضرت کے مریدوں اور معتقدین
کو معلوم ہے +

نقل ہے ایک صاحب تقی نواز خان نامی مدراس میں اکثر یہی کہا کرتے کہ ہر کس و ناکس کے
مرید ہونے میں کیا ہے اگر کوئی پیر کامل مرشد ملے تو البتہ مرید ہونا چاہئے اور حضرت پیر قدس سرہ
سے بھی اعتقادی تھی ایکروز خواب دیکھا کہ مدراس میں جامع مسجد والاجاہی میں ایک جنازہ
لائے ہیں اور اوسکے ہمراہ ہزارہا خلق ہے اور حضرت رسالت پناہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
بھی جنازہ کے ہمراہ ہیں یہہ صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو ہمراہ دیکھتے ہی کمال تعجب
اور شوق سے ہر ایک ہمراہیوں سے دریافت کرتے تھے کہ یہہ جنازہ کس بزرگ کا ہے
جسکے ساتھہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں لوگوں نے بیان کیا کہ تم کیا نہیں جانتے یہہ جنازہ شاہ سید
برہان الدین حسینی کا ہے پس صاحب مذکور خواب سے بیدار ہوتے ہی اپنے خیالات فاسدہ عدم اعتقادی
پر متنبہ ہو کر خدمت عالی میں بہت عجز و انکسار سے حاضر ہو کر حقیقت حال عرض کی اور دولت بیعت سے
سرفراز ہوئے +

نقل ہے کہ محمد قادر اسد عرف قادر بادشاہ صاحب ساکن ارکاٹ جو حضرت پیر قدس سرہ
کے مریدوں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ ہر سال حضرت تاجپورہ تشریف لیجانے کے وقت میرے مکان
تشریف لاتے تھے ایک سال حضرت حسب معمول ارکاٹ کی مسجد میں رونق افروز ہوئے میں نے دعوت
کی چونکہ حضرت کو دہی کہانے کی بہت خواہش تھی اور اکثر میرے مکان کا دہی تناول فرمایا کرتے اسلئے
میں نے اہلخانہ کو کہہ دیا کہ دہی اچھا جمایا جاوے حضرت جب تشریف لائے دسترخوان بچھایا گیا اوس وقت
معلوم ہوا کہ فراموشی سے دہی نہیں جمایا گیا ہے فقط دودھ موجود ہے مجھکو بہت تاسف ہوا لاعلاج
ہو کر وہی ایک پیالہ میں ڈالکر دسترخوان پر لا رکھا ایک لحظہ کے بعد جب دودھ کے پیالہ کے طرف
خیال کیا تو پیالہ میں خالص دہی عمدہ جمایا ہوا تھا یہہ دیکھ میں نے یہہ حال حضرت کے خدمت میں عرض
کیا حضرت نے دعاے خیر فرمائے +

نقل ہے کہ جناب حضرت شاہ باقی صاحب قبلہ صبغۃ اللہی بیان فرماتے ہیں کہ جس روز
حضرت قدس سرہ نے بمقام مدراس بندہ ارحمو محمد کو بیعت سے سرفراز کیا ایک پہول کا ہار جو
وقت بیعت حضرت کے گلوے مبارک میں ڈالا جاتا ہے وہ ہار حضرت نے بندہ مذکور کے گلے
میں ڈالکر سرفراز کیا بندہ مذکور نے اوس ہار کو کمال ارادت اور صدق دل سے تیمناً و تبرکاً اپنے
قلمدان میں احتیاط سے رکھکر ایک سیرح قصبہ گنگاوتی مقام مسکونہ کو لایا میں نے استفسار کیا کہ تم کیا چیز
واسطے کیا تحفہ لائے ہو اسنے کہا کہ بجز بیعت کے تحفہ تو کچھ نہیں مگر حضرت نے اپنے گلوے مبارک سے
ایک ہار پہولوں کا جو عطا فرمایا ہے البتہ لایا ہوں پس جاکے تو اور محل تعجب خیال کیا جاسے
کہ یوم بیعت سے دو روز یوم تھم تھا جب برخوردار مذکور قلمدان لائے اور میرے رو برو کہولا

وقت مخدوم خلیفہ کا درس فارسی اور اردو رہتا درس ہمیشہ اسمیں بھی موجود تھے اونکے روبرو وہیں نے
وہ گلدان کھلوا لا اور حاجی پھول اسکے نکالا ۔ خدا آگاہ ہے شہنشاہ اللہ گواہ کہ وہ سب تمام پھول اچانک و کی کے
تازہ تھے گویا اوسی روز بازار کا تیار کیا گیا ہے ۔ حضرت نظر کیجئے جای ہے کہ کہاں مدت تین روز اور
کہاں تازہ رہنا پھول کا قطع نظر اسکے گلدان مقفل تھا اوسمیں ہوا کی بھی گنجایش نہیں تھی ؀

نقل ہے کہ جسوقت عالیجناب نواب مرزا فیروز حسین خان بہادر اخت جناب نواب
خیر النساء بیگم صاحبہ جنت رتبہ کو انکے نہایت سعی سے جبہ مبارک حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر دہلی سے لاکر بہت اعزاز و تعظیم و توقیر سے کوہ ٹیپارم پر رکھا اور
مدراس کو زیارتگاہ جبہ مبارک بنایا اور کوہ شریف پر ایک مکان عالیشان اور جبہ مبارک کے رکھنے
کے لئے ایک علحدہ قبہ شریف تیار فرمایا لیکن بہادر موصوف کو یہ تردد تھا کہ ابھی پہلا سال ہے ۱۲ ربیع الاول
کے روز جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرس مبارک ہے اس جبہ مبارک کی زیارت کس بزرگ کے
ہاتھ سے کرواؤں اسی تصور او فکر میں ایک روز بہادر ممدوح نے عالم رویا میں ملاحظہ فرمایا کہ ایک
میدان نورانی ہے اور اوسمیں ایک مکان عالیشان بہت عمدہ ہے اور اوسکے عقب میں ایک اور
بھی مکان اور ہزارہا مخلوق کی آمد و رفت ہے میں نے دریافت کیا کہ یہ مکان کسکا ہے معلوم ہوا کہ
یہ مکان حضرت شاہ سید برہان الدین الحسینی صاحب کے مرشد کا ہے پس میں بھی اوس قصر عالیشان
کے اندر گیا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مسند لگی ہوئی ہے اور اوسپر ایک بزرگ خوبصورت نیک سیرت
تشریف رکھتے ہیں اور اون بزرگ کے عقب مکان ملحق میں ایک دروازہ ہے جسپر ایک چلمن چھوٹی
ہوئی ہے اور یہ مشہور ہے کہ اوس چلمن کے مکان میں حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تشریف
رکھتے ہیں اور اون بزرگ کے پاس حضرت موصوف مدظلہ العالی بھی تشریف رکھتے ہیں میں بھی
روبرو حضوری میں بیٹھ گیا اون بزرگ نے میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ جبہ مبارک کی
زیارت شاہ سید برہان الدین الحسینی کے ہاتھ سے کرواؤ اور چلمن کے دروازہ کے مکان
فاتحہ دینے کے لئے اون بزرگ کی طلبی ہوئی اونہوں نے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے

اجازت دیکر فرمایا کہ اندر جاکر فاتحہ دو پس حضرت اندر جاکر فاتحہ دیکر باہر تشریف لائے میں ایستادہ رہے دو حصہ ایک ایک
رکابی میں پانچ پانچ لڈو شیرینی کے تھے وہ باہر لائے اون میں ایک حصہ مجھکو عطا ہوا اور یہ پیام دیا گیا
کہ یہ تبرک فقط تم کو دیا گیا ہے اور دوسرا حصہ معلوم نہیں کہ کسکے نام کا تھا وہ شیرینی ایسی خوشبو دار
مزہ دار تھی کہ میں نے کبھو اپنی عمر میں نہیں کھائی تھی جب بہادر علی الصباح اٹھے تو یہ خواب
حضرت پیر قدس سرہ کے خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی اور دو ماہ استدعا کی تشریف آوری کی عرس شریف
کوہ ٹیپارم کا ہوا اور میں قسم کھاتا ہوں کہ یہ خواب سچ سچ عرض کیا ہے اسلئے حضرت نے اوس
روز کی تشریف آوری جبہ مبارک کی زیارت کو قبول فرمایا ۔ قول مؤلف ہے کہ جبکہ عقب کے مکان میں
حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تھیں اور فاتحہ دینے کے لئے اندر سے طلبی ہوئی اور پیر مرشد
نے حسب اجازت اندر جاکر فاتحہ دئے اور اوس مکان میں حضرت کے مرشد ہیں جو عوام سمجھے
ہیں تو جو بزرگ مسند پر تشریف رکھتے تھے یقین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں کیونکہ عقب کے مکان
میں بی بی فاطمۃ الزہرا کا رہنا اس امر کو ثابت کرتا ہے اور حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے جد
اعلی اور مرشد کو جو دست بدست سینہ بسینہ دولت خلافت پہونچی ہے حقیقت میں حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ مرشد ہی ہیں مگر افسوس ہے کہ مرزا صاحب ممدوح کی حیات مستعار نے وفا نہ کی قبل تاریخ
شریفہ بتاریخ غرہ صفر ۱۳۰۶ ہجری کا اس دار فانی سے انتقال فرمایا اور عادی ٹیپارم کے پہاڑ پر جبہ
شریف کے قبہ مبارک کے روبرو مدفون ہوئے بہرحال تاریخ موعودہ پر جناب مرزا اسمعیل خان صاحب
بخشی [illegible] مرحوم اور ہر دو صاحبزادگان نواب صاحب مغفور اعنی جناب مرزا احمد حسین خان صاحب
و جناب مرزا خورشید حسین خان صاحب کے اہتمام سے ۱۲ ربیع الاول ۱۳۰۶ ہجری کو عرس مبارک
ہوا حضرت پیر قدس سرہ نے مرحوم کے خواب کا ایفای وعدہ فرمایا اور بذاتہ کوہ شریف پر جاکر جبہ
مبارک کی زیارت کروائے ؀

نقل ہے کہ محمد بہاء الدین صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ کسی صاحب کے مکان میں کچھ تقریب
تھی حضرت پیر قدس سرہ کو بھی دعوت تھی حضرت کو بعد الفراغ وظائف وغیرہ تشریف لیجانے کو

وصہ ہوا۔ صاحب خانہ نے یہہ تصور کیا کہ حضرت کے ہمراہ شاید دو تین خادم رہینگے اسی مقدار کے موافق کہانا طیار کرکے نکال رکہا اور باقی سب دوستون کو کہانا کہلا دیا بلکہ کہانا بہی ختم ہو چکا بعد حضرت تشریف لائے آپکے ہمراہ دس پندرہ خادم تہے جسمین مین بہی شریک تہا صاحب خانہ بہت متفکر ہوئے کیونکہ اونہون نے فقط دو تین خادمون کے موافق کہانا نکال رکہا تہا اور یہہ دس پندرہ آدمی جب حضرت نے اونکے تردد کو ملاحظہ کیا ارشاد فرمایا کہ فی الحال جس قدر کہانا موجود ہے دستر خوان پر لا رکہو اور اوسپر پارچہ سفید اڑہا دو اور سب کے سامنے خالی رکابیان رکہدو چنانچہ صاحب خانہ تعمیل حکم بجا لایا حضرت نے اپنے دست مبارک سے ہر ایک خادم کے رکابی مین بقدر اوس کے غذا کے کہانا ڈالا سب نے بسیری تمام کہایا اور بہی کہانا بچ رہا ۞

نقل ہے کہ مولف تصرفات ربانی کا بیان ہے کہ چونکہ مولف کے تمام اہل و عیال کو حضرت قدس سرہ سے بیعت حاصل ہے ایک سال قصبہ رانچور مین بیماری ہیضہ شائع ہوگئی اور اوسی بیماری کا سے مولف مذکور کی اہلیہ کلان بیمار ہوئین بہت کچہ معالجہ کیا گیا مفید مدعا نہ ہوا ایک ہی دن مین زیست کی امید منقطع ہوگئی بیمار کو تلقین کیگئی کہ اسوقت امورات دنیوی کا ہرگز خیال نہ کیا جائے جو کچہ تصور ہے حضرت پیر کے مشاہدہ کا ہے اسوقت حضرت کا مشاہدہ بہت کام آئیگا اور اسی تصور و خیال مین حل مشکلات ہوکر سعادت دارین نصیب ہوگی جب آدہی رات گذر گئی بیمار کی حالت ابتر ہوئی اور آنکہین بلا حس و حرکت دیوار سے ٹکٹکی لگائی ہوئی تہین گویا کہ حالت نزع ہے مولف مذکور یہہ حال دیکہکر کلمہ طیب پڑہنا شروع کیا اسی دوران مین بیمار نے یکایک دونون ہاتہون کو اوٹہا کر اپنے منہ تک لایا اور پڑہتی ہون پڑہتی ہون کہتے ہوئے کلمہ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ پڑہکر ہاتہون کو اپنے منہ پر پہیر کر جہٹکا دیا اور بعد اوسکے دریافت کیا کہ مین ابہی حضرت پیر کے مکان مین تہی حضرت نے ایک لڑکے کے ہاتہ سے پانی منگوایا اور دعا پڑہکر مجہکو عطا کرکے ارشاد فرمایا کہ کلمہ پڑہکر پی جاؤ مین نے پڑہتی ہون کہکر کلمہ طیب پڑہ لیا اور ہوشیار ہوئے پس اسکے ساتہ ہی بیمار کا حال ملاحظہ ہوا دن بدن صحت پانے لگی آٹہ روز کے عرصہ مین پوری صحت ہوگئی گویا کہ نئی زندگی

نقل ہے کہ حاجی محمد داؤد صاحب ضیا ساکن نگر کہ شریف فی الحال جنکی دوکان رانچور مین ہے اور حضرت پیر دستگیر مرشدنا قدس سرہ سے بیعت حاصل ہے اپنے مرید ہونے کا واقعہ بیان فرماتے ہین کہ مین نے قبل بیعت رانچور مین ایک خواب دیکہا کہ مین کسی مکان مین گیا ہون اور وہ مکان ایسا ہے کہ مین نے کبہی نہین دیکہا تہا اور اوس مکان مین ایک طرف ایک حجرہ ہے جسکا دروازہ بند اور اوس حجرہ کے دروازہ کے اوپر ایک تختہ آویزان جسپر اوپر اللہ کا نام اور اوسکے نیچے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک تحریر ہے مین وہان جاکر بیٹہا اس عرصہ مین حجرہ مذکور کا دروازہ کہلا اور اندر سے ایک بزرگ پاک صورت گورا رنگ سفید ریش باہر تشریف لائے اور میرے ہاتہ مین ایک قرآن شریف دیا میری آنکہ کہل گئی بعدہ مین اس خواب کی تعبیر اور اوس مکان کی تلاش اور تجسس مین رہا کہ یا الہی وہ مکان کہان ہے اور وہ بزرگ کون ہین اونکی قدمبوسی حاصل کرون بعد چند روز کے مین اپنے دوکان کے خرید سامان کیلئے مدراس جانے مستعد ہوا تو میرے پیر بہائی حضرت فقیر محمد صاحب نے جو ضلع رانچور مین ملازم سرکار نظام خلد اللہ ملکہ ہین ایک وظیفہ دیکر یہہ فرمایا کہ میرے مرشد حضرت سید شاہ برہان الدین الحسینی القادری الشطاری [illegible] مدراس ترملکہری محلہ جامع بازار مین تشریف رکہتے ہین دریافت کرکے یہہ وظیفہ دیدینا اور تم بہی اقدام بوسی سے مشرف ہونا یہین ایک کرشمہ واقعات مستور ہے جبکہ مین مدراس گیا تو اپنے کاروبار خانگی مین یہہ وظیفہ پہونچانے کی فرصت نہین ہوئی بہرحال جو روز واپسی رانچور کا تہا مین اپنے مقام سے ترملکہری کو آیا اور دریافت کرکے حضرت کے دولتخانہ پر حاضر ہوا چونکہ حضرت اوسوقت برخاست کرچکے تہے وہان حاضرین مین سے کسی بہاؤ الدین صاحب نے حضرت کے خدمت مین میری حاضری کی اطلاع کروائی اور مین دولتخانہ مین بیٹہا تو مکان مبارک وہی ہے جو خواب مین دیکہا تہا اور حجرہ بہی ویسا ہی بند ہے اور اوپر تختہ بہی آویزان ہے جسپر اللہ اور محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک کہا ہوا ہے پس انہیں دیکھتے ہی کمال درجہ معتقد ہوا اور بیعت حضرت حاصل ہوئی اس عرصہ میں حجرہ مبارک کا دروازہ کھلا حضرت باہر تشریف لائے جب دیکھا تو آپ ہی ایسے تھے جنہوں نے مجھکو عالم رویا میں قرآن شریف مرحمت فرمایا تھا پس فوراً دیکھتے ہی قدمبوس ہوا اور عریضہ جناب فقیر محمد صاحب کا خدمت میں گذرانا اور خواستگار بیعت کا ہوکر بیعت سے سرفرازی حاصل کیا گو کہ اوسی روز واپسی رانچو کا تھا مگر اور دو تین روز خدمت میں حاضر رہکر اپنے مقام رانچو کو واپس آیا حضرت پیر قدس سرہ نے مولف نقد حالات ربانی کے روبرو ارشاد فرمایا کہ بابو حاجی داؤد صاحب نے بیعت کے وقت جب اس فقیر کے ہاتھ میں ہاتھ ملایا بیہوش تھا خدا اوسکو ہدایت نیک دے اور حاجی صاحب موصوف کا فرمان ہے کہ بیعت کے وقت میرا ہاتھ حضرت پیر دستگیر کے ہاتھ میں کیا تھا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھا سبحان اللہ بجہ کیوں نہو قولہ تعالی ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله يد الله فوق ايديهم یعنے اللہ تعالی قرآن مجید میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے کہ جو لوگ ہاتھ ملاتے ہیں تجھ سے وہ ہاتھ ملاتے ہیں اللہ سے اللہ کا ہاتھ اوپر انکے ہاتھ کے ہے پس پیر کامل مرشد واصل ہوں تو ایسے ہوں اور مرید ارادتمند ہو تو ایسا ہو جزاکم اللہ خیرا +

منقبت برادرم مولوی تجمل حسین خان بہادر کا اظہار ہے کہ جسوقت میں اپنے پیرو مرشد مولانا و مرشدنا مولوی محمد عبد الغفور خان مجددی نقشبندی شاہجہانپوری مدظلہ العالی کے خدمت بابرکت میں غرض ملازمت کے حصول کے لئے مدراس سے مقام حکیم پور ضلع ملیگڑھ کو گیا تو جناب پیرو مرشد نے اثنای تقریر میں مجھ سے استفسار فرمایا کہ کیا مدراس میں بھی کوئی مشائخین سے ہیں میں نے کہا ہاں جناب شاہ برہان الدین الحسینی قادری ہیں پیرو مرشد نے پھر پوچھا کہ کیا بہت مشہور ہیں میں نے کہا ہاں آپنے فرمایا کیا طریقہ قادر میں بیعت لیتے ہیں میں نے کہا ہاں بجہ آپنے پوچھا اور کیوں ہیں میں نے [illegible] سلسلہ آپسے دو مرتبہ استفسار کیا [illegible] ہوکر اور تنفر ظاہر کرکے فرمایا ان لوگوں کا ذکر [illegible] اور وہ بشاشت آپ کے چہرہ پر پائے نہ گئے جو [illegible] ذکر کے وقت تھے پس جب میرا اعتقاد حضرت پیر دستگیر سے زیادہ ہوگیا اور ہمیشہ مریدین کے موافق آپکی خدمت میں حاضر رہنے لگا۔

نقل ہے کہ برادر موصوف کا یہی بیان ہے کہ میں ایک روز بیٹھے وہی خیالات سے پراگندہ خاطر ہوکر حضرت قدوتنا شاہ برہان الدین الحسینی القادری المشطاری [illegible] کے خدمت بابرکت میں شب کے وقت حاضر ہوا کہ کچھ اپنے روداد بیان کروں قبل اسکے کہ میں کچھ کہوں حضرت نے مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ بابو اس دل کو اللہ تعالی نے [illegible] عطا فرمایا ہے کہ جسطرف پھیرو پھر جاتا ہے اور جس طرف رجوع ہوتا ہے اوسی طرف خیال کو مشغول کردیتا ہے پر جب دل کی ایسی حالت ہے تو دوسرے جانب سے اوسکو پھیرکر اور خیالات فاسدہ اوس سے دور کرکے نیک جانب میں اور خدا کے یاد کے طرف کیوں نہیں پھیرتے ہو۔ برادر معزز کا بیان ہے کہ حضرت پیر دستگیر نے اس بیان کو اس خوبی کے ساتھ ادا فرمایا کہ میری تشفی ہوگئی اور اپنے خیالات سے باز آیا +

نقل ہے کہ برادر موصوف کا بیان ہے کہ حضرت پیر دستگیر کے جناب میں میں اکثر حاضر ہوا کرتا تھا اور جب حاضر ہوتا تھا کسی عمل کی اجازت مجھکو عطا ہوتی تھی چنانچہ ایکبار میں بعض خیالات سے پریشان ہوکر جب خدمت بابرکت میں حاضر ہوا آپ نے کمال شفقت سے **یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ** کے پڑھنے کی اجازت عطا فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ فی الفور جاکر شروع کردو میں نے حسب الحکم اوسی دن جس طرح سے حکم ہوا تھا شروع کیا جب چلہ ختم ہوا آخر روز میں مجھکو خواب میں نظر آیا کہ میں بعض بزرگوں کے ساتھ مقام کوٹھم کو حضرت تمیم

انصاری رضی اللہ عنہ کے زیارت کے لئے روانہ ہوا ہون جسوقت وہان کشتی سے اوترکر روضۂ
مبارک کے جانب چلا تو دیکھا کہ اوسطرف سے ایک بزرگ نوجوان گندم رنگ دبلے میانہ قد لباس
قادریہ پہنے ہوئے اودہر سے تشریف لاتے ہین لوگون نے مجہسے کہا کہ یہی بزرگ اس جگہ کے
قطب ہین جب مین نے لوگون سے یہہ بات سنی تو اون سبکا ساتھ چھوڑکر اون بزرگ کو سلام
کرکے اونکے ساتھ ہولیا اور اپنے حل مقاصد کے لئے عرض کرتا ہوا پیچھے اونکے چلا اور اون بزرگ نے
حیلہ حوالہ کرنا شروع کیا مگر مین نے اپنا ارادہ نہ چھوڑا آخر وہ بزرگ اس جلدی کے ساتھ روانہ
ہوئے کہ اونکے پاؤن کے نیچے سے زمین سرکنے لگی مین بہی اونہین کے نشان قدم پر پاؤن رکہتا
ہوا اوسی جلدی کے ساتھ چلدیا اور ایک آن کے آن مین ہزارون کوس کی مسافت قطع
کرکے اون بزرگ کے ہمراہ ایک درگاہ مین پہونچا وہان جاکر اون بزرگ نے مزار پر پہولون
کی چادر چڑہائے اور فاتحہ دیکر درگاہ سے باہر جانا چاہتے تہے کہ مین نے اونکا دامن پکڑلیا اور
اوس مزار کے قسم دیکر اپنی حاجت چاہی اوسوقت اون بزرگ نے فرمایا کہ تونے بہت بڑی قسم
دی ہے واسطے مجبورا ایک چیز تم کو دیتا ہون تو ہر روز سہ پہر شب کے طہارت کامل کے ساتھ پڑہاکر
اور ہر شب غسل کیا کر تیرے مطالب حل ہوجاوینگے یہہ فرماکر ایک کاغذ جیب سے نکالکر مجہکو
عطا فرمایا جب مین نے چاہا کہ اوس کاغذ کو پڑہون کہ ناگاہ مجہکو گہر کے لوگون نے کسی کام کے
لئے خواب سے بیدار کردیا مین نہایت پریشان ہوکر حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے خدمت مین حاضر
ہوا اور ماجرا بیان کیا آپنے فرمایا کہ تو بڑا کم نصیب ہے کہ ایسی دولت تیرے ہاتہ سے جاتی رہی
مین نے عرض کیا کہ پہر اوسکے حصول کی کوئی صورت بیان فرمائیے آپنے فرمایا کہ اب اوسکے حصول
کی اسکے سوا کوئی صورت نہین کہ تو حضرت تمیم انصاری رضی اللہ عنہ کے درگاہ مین جاکر وہان
التجا کر مین حسب الحکم وہان گیا تین دن تک کمال عاجزی سے التجا کرتا رہا تیسرے روز خواب
مین کسی بزرگ نے آکر فرمایا کہ تو مدینۂ منورہ کو جا تیرا مقصد وہان حاصل ہوگا مین نے جب یہہ
کیفیت حضرت سے عرض کی تو آپنے فرمایا کہ جا تجہکو اب مقصد حصول ہونیکا استقلال گیا

نقل ہے کہ تاریخ چہبیسوین ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۹ھ اثر سنو تو پوری گذرتے ہی گیسوین کی شب کو مزاج
اقدس حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا بیمار ہوا فورا حکیم محمد غوث صاحب کا علاج شروع ہوا اوسوقت
لوگون کو تشفی ہوئی لیکن اطمینان بخش نہین چونکہ فقیر مترجم حضوری مین حاضر ہی تہا چو طرف خطوط
و تار برقی ہو سو خلفا و مریدین روانہ کئے گئے اونکے دوسرے روز ہی ارشید روشن علیصاحب قادری
معہ اہل و عیال بانچور سے مدراس آگئے اور ارشید صدر عالم صاحب قادری کو تمور سے اور ارشید
حمید علیصاحب قادری و شاہ امین الدین صاحب قادری ارکاٹ سے اور شاہ حضرت قادری خطیب
ادہونی سے یکی بعد دیگرے حاضر ہوئے اور مریدین و معتقدین کے آدمی چوطرف شمالی ارکاٹ
ونلور و ویلور و بنگلور و میسور و رائچور و حیدرآباد و غیرہ دور دور اطراف و اکناف سے
شروع ہوئے لحظہ بلحظہ دم بدم جوق جوق قدمبوسی کے لئے حاضر ہوتے اور مشرف ہوکر جاتے تہے
اور ایام بیماری مین بہی بیعت کے لئے لوگون کی کثرت ہونے لگی ہر روز صبح و شام بیعت کا جلسہ
ہوتا روزینہ صدہا آدمی مرید ہوتے یہان تک کہ چہوٹے چہوٹے کم عمر بچون کو بہی لاکر حضرت کی غلامی
مین داخل کئے چنانچہ اونہین ایام مین حاجی مولوی سید محمد اسحٰق صاحب ملقب بطراز شریعت خلف
بہادر بہی جو سرآمد علمای مدراس اور بہت سن معمر تہے اور علوم دینیات مین کوئی انکا نظیر نہین
تہا حاضر خدمت ہوکر حضرت کے دست مبارک پر طالب ہوئے غرض ایام علالت مین ہزار ہا نفوس خاص
سے زاید دولت بیعت سے سرفراز ہوئے اور سلسلہ بیعت تا ختم زیست روزینہ برابر جاری تہا

نقل ہے کہ جبکہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کی بیماری روز بروز ترقی پانے لگی
اور علاج مفید مزاج اقدس نہین ہوا تو دوسرے حکما حضرت کے علاج کے لئے مستعد ہوئے لیکن حکیم
محمد غوث صاحب خود ہی معالج رہے تاہم کسیطور سے بہی بیماری مین افاقہ نہین ہوا آخر زندگی
کے آخر شب پیر و مرشد قبلہ قدس سرہ نے رحلت کے آٹہ روز پیشتر سے دوا اور غذا ہر دو ترک
فرمائے اور ہمیشہ عالم استغراق و محویت مین بیٹہے تہے اور یوم رحلت تک [illegible]
جاری تہین اور ہر ایک کے حق مین دعای خیر فرماتے تہے حالانکہ مزاج شریف مین ضعف اس حد

تھا لیکن عبادت الٰہی اور وظائف برابر جاری تھا۔

نقل ہے کہ ذیحجہ کی اٹھارہوین تاریخ ۱۳۲۵ھ کو بروز سہ شنبہ نو بجے یوم چہارشنبہ کے صبح آپ نے اپنے کو بالکلیہ متوجہ درگاہ کبریائی کیا بعض خلفا اور مریدین صادق الاعتقاد نزد ایک موجود تھے اوس وقت کا حال بیان نہین کیا جاتا قابل دید تھا جو لوگ جانتے ہین جو کہ رحلت کے وقت نزدیک تھے افسوس صد افسوس کہ قریب گیارہ بجے دن کے دو گھڑی کے ساتھ روح اقدس قفس عنصری سے پرواز کرکے اعلیٰ علیین مین بموافات بالذات ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ برادرم مولوی محمد حسین خان بہادر کا بیان ہے کہ مین اوس روز آٹھ بجے کے قریب سو گیا تھا خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ حضرت رشیدہ برہان الدین الحسینی القادری صبغۃ اللّٰہی نے اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی ہے بمجرد اس خواب وحشت اثر کے میرے آنکھ کھل گئے اور بدحواس ہوکر گھر کے باہر نکل آیا اور اپنے ملازم کو فی الفور دریافت حال کیلئے روانہ کیا تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت کا وصال ہوگیا ہے اوس وقت جو کچھ کہرام ہر خاص و عام مین برپا تھا حد بیان سے باہر ہے اور ہزارہا مریدین و معتقدین جوق جوق آخری دیدار مبارک کے لئے آرہے تھے اور ہر شخص چشم پرنم ہوکے اشک بہا رہے تھے تمام روز اور ساری رات یہی حالت رہی کہ ایک جوق آیا اور ایک جوق گیا کثرت اژدہام سے لوگون کو حضرت تک پہونچنے کا رستہ نہین ملتا تھا دوسرے دن بدھ کے صبح تاریخ ۱۹ ذیحجہ کو سات بجے تابوت مبارک مکان سے اوٹھایا گیا اوس روز خلایق کی کثرت اس قدر تھی کہ جسکے اہتمام کے لئے پولیس کے پیادہ اور سوار ہمراہ تھے سب اردو کانین بند ہوگئین تھین اور ہر ایک ہندو و مسلمان اوس چادر گل سے جو تابوت پر اوٹھائی جاتی تھی تبرکاً دو دو چار چار پھول لیکر جاتے تھے یہان تک کہ متعدد چادرین اوڑھائے گئین اور سب کے سب پھول لوٹ لئے گئے مین یون ہی بانزک و احتشام جامع مسجد ۱۱ بجے مین تابوت مبارک تھوڑے دیر ہو چکا اور حضرت میران رشیدہ محمد الحسینی القادری صبغۃ اللّٰہی جو حضرت رشیدہ کریم محمد الحسینی صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ کے اولاد سے ہین امام ہوکر اوس جم غفیر کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی اور دوسرا

اوسی اژدہام کے ساتھ اسٹیشن ریلوے پر دس بجے تابوت مبارک لیگئے چونکہ اوس روز میونسپلٹی کی طرف سے مکان سے اسٹیشن تک آب پاشی ہوئی تھی اور اسٹیشن کے پلاٹ فارم پر بانات کا فرش ہوا تھا اور اسپشل ٹرین تیار تھی تابوت مبارک سوار کروایا گیا چونکہ اسکے پیشتر رات کو اور صبح کے معمولی گاڑی مین صدہا آدمی تاجپورہ شریف کو جاچکے تھے اسپشل ٹرین مین بھی نواب صاحب پرنس آف ارکاٹ اور انکے برادران اور دوسرے امرا و اعزای مدراس و خلفا و فقرا و مریدین و معتقدین بھی سوار ہوئے اور ساڑھے دس بجے گاڑی جانب ارکاٹ چلی ایک بجے ارکاٹ کے اسٹیشن پر پہونچی وہان سے تابوت کو اتار کر وہی اژدہام کے ساتھ پیادہ پا لے چلے بلکہ نواب پرنس آف ارکاٹ بھی مکان سے مدراس کے اسٹیشن تک اور ارکاٹ کے اسٹیشن سے تاجپورہ شریف تک جو قریب دو میل کا فاصلہ ہے باوجود سواری خاص ہمراہ رہتے ہوئے اپنے عقیدتمندی اور محبت دلی سے پیادہ پا تابوت مبارک کے ساتھ تھے یہ اعتقاد اور خلوص قلبی اور دون سے ہونا محال ہے پس بدل پیش اور ارکاٹ پر سے ہوتے ہوئے تاجپورہ شریف کو لیگئے ہر ایک شخص آپکی رنج و مفارقت سے گریان تھا یہان تک کہ ابر رحمت نے بھی اپنے قطرات چند اشک زدون کے اجسام گرد آلود پر ٹپکا وہان اس اژدہام کثیر کے علاوہ اطراف و اکناف کے خلایق اور تمام مشایخین ارکاٹ و ویلور وغیرہ حاضر تھے بعد نماز عصر آپکو اپنے والد ماجد مرشدنا رشیدہ علی محمد الثانی الحسینی القادری عرف علی میران صاحب قدس سرہ کے پائین حسب وصیت آپکے مدفون کئے افسوس ہے کہ ایسا آفتاب عالمتاب سپہر ولایت و کرامت زمین مین پوشیدہ ہوگیا اگرچہ بظاہر جسم شریف ہماری نظرون سے فنا ہوگیا لیکن روح پاک اعلیٰ علیین مین مقام لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون مین مستقر ہے اور فیض آپکا جسطرح عالم حیات مین مریدین و معتقدین پر جاری تھا اب بھی بحال ہے ٭

نقل ہے کہ جب حضرت پیر و مرشد قبلہ قدس سرہ کے تصرفات و کرامات تو زبان زد خاص و عام ہے لیکن بوقت فاتحہ چہلم شریف جس وقت کہ نواب صاحب بہادر پرنس آف ارکاٹ

اور حضرت پیران صاحب قبلہ مدظلہ العالی دوسرے روز قبل فریعہ اسپشل ٹرین داخل ارکاٹ ہوئی۔
وہاں امساک باران کے وجہ سے پانی کی بہت تکلیف تہی اور تاجپورہ شریف مین گنبد مبارک کے
سامنے کے کنٹہ مین جس سے کہ تمام خلایق وہان کی سیراب ہوتی ہے پانی بالکل نہین تہا فقط اندرونی
کنٹہ ایک چہوٹا سا چشمہ ایسا باقی تہا جس سے سربراہی پانی کی ناکرنے کے لئے ممکن نہین تہی اور گورنمنٹ
انگریزی کے طرف سے نواب صاحب بہادر کی سربراہی کے لئے تحصیلدار وغیرہ کا مدارات جو جاری تہے
انہوں نے دس پندرہ بنڈیان پانی کے سربراہی کے لئے مقرر کرنیکی تجویز کئے اور کنٹہ کے اندر سے
کچھ نکالنے کی بہی فکر ہوئی یوم جمعہ بعد نماز اسی تردد اور تفکرات مین تہے کہ بوقت چہار گہنٹہ روز بر
رحمت نے جوش کیا اور پانی برسنا شروع ہوا تہوڑے ہی عرصہ مین کنٹہ پانی سے لبریز ہوگیا اور جو تعجب
کی ترددات درپیش تہے سب بجای خود رہے مزید یہہ کہ وہ بارش اطراف واکناف مین نہین
فقط تاجپورہ شریف پر ہی تہی پس یہہ تصرف اور کرامت حضرت پیرو مرشد قدس سرہ کے
تہی جو پانی کی تکلیف رفع ہوگئی۔

نقل ہے کہ فاتحہ چہلم شریف کے روز یہہ تجویز کیگئی تہی کہ شب کو مہمانون کے کہانے کی
سربراہی اور صبح کو اذن عام کے ساتہہ کہانا کہلایا جاوے جبکہ شب کو بعد مغرب مہمانون کا کہانا
شروع ہوا اسکے ساتہہ ہی صدہا ہزارہا آدمی کی آمد شروع ہوئی اور جوق کے جوق دسترخوان کیطرف
رجوع ہوئے چونکہ حضرت قدس سرہ کی عادت شریفہ تہی کہ کوئی ہو کا آپ کی آستان سے
محروم نہین جاتا تہا یہی سبب تہا کہ تمام شب کہانا پکتا رہا اور مخلوق کہاتے رہے اور پہر صبح
شام تک دسترخوان بچہا رہا اور پہر کہانا پک رہا تہا اور وہ ہر لوگ کہاتے جاتے تہے اس اہتمام مین
اوّل مین جتنے اون مریدان راسخ الاعتقاد ہی جو سربراہی مین معروف تہے خصوص سید غلام رسول
صاحب اور محی الدین حسین صاحب عرف میان جان جنکی محنت اور مشقت کا اندازہ نہین
ہوسکتا انکو ہزاری ... یہہ واضح ہو کہ فاتحہ کے موجودہ اسباب اور سرمایہ کے خیال سے
مشکل معلوم ہوتا تہا کہ رات اور دن ہر وقت کی سربراہی اذن عام کے ساتہہ ہوسکیگی

یہہ فقط حضرت پیرو مرشد قبلہ قدس سرہ کا تصرف اور کرامت تہا۔

نقل ہے کہ حضرت کی عمر شریف وقت رحلت پچاسی سال کی تہی اور آپکی اہلیہ محترمہ عفیفہ زاہدہ
عابدہ رابعہ دورانی ام المریدین حضرت قاسم بی بی صاحبہ عرف بڑی بی بی صاحبہ مدظلہا بنت حضرت
سید عبدالرحمن صاحب عرف صاحب پیر القادر صاحب مرحوم اولاد سے حضرت ہاشم پیر دستگیر
صاحب قدس سرہ بیجاپوری کے ہین۔

نقل ہے کہ اگرچہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کوئی اولاد ظاہری چہوڑ کر نہین گئے
لیکن آپکی تاثیری بہتیجہ پیران صاحب قبلہ یعنی حضرت ثانی سید شاہ علی محمد الحسینی القادری سلمہ
صبغۃ اللہی مدظلہ العالی نبیرہ حضرت سید محمد الحسینی القادری دستگیر دوم ثانی قدس سرہ
حضرت کے جانشین موجود ہین اور یہی حضرت تاجپورہ شریف کے سجادہ مین خدا انکی عمر مین برکت
دیوے وہ ذی خلق وذی مروت اور بہت حلیم الطبع ہین کیون نہ ہو کہ خاندان صبغۃ اللہی کے آپ
ایک جز اعظم ہین اور یہی اب اس خاندان کے چراغ ہین یہ عادت کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ
کے وقت مین مریدین و خلفا و معتقدین کے ساتہہ تہے وہی بحال رکہے ہین اور تمام خلفا و مریدین
و معتقدین خصوصاً نواب محمد منور خان بہادر پرنس آف ارکاٹ اور ان کے برادران عظیم
آپ سے ویسا ہی اعتقاد رکہتے ہین۔

اسمای خلفا

نقل ہے کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے خلفا یہ رہین جو گیارہ الاعداد بیت
مبارک ہے خداوند کریم سلسلہ قیامت تک باقی رکہے
پہلی خلیفہ سید شاہ محمد الحسینی القادری الثانی صبغۃ اللہی ہین جو حضرت سید شاہ محی الدین اور
حسینی کے فرزند اور حضرت سید شاہ زین الدین الحسینی القادری ابن سید محمد میران محی الدین
الحسینی القادری قدس سرہ کے اولاد سے ہین اور حضرت پیر دستگیر کے ہم جد اور ہمزاد

ہیں خلیفہ صاحب موصوف بتاریخ چہارم محرم سنہ ۱۲۹۴ یکہزار دو صد و نود و چہار ہجری بمقام مدراس
دولت بیعت سے سرفراز ہوئے اور اوسی سال نہم شوال کو بمقام ناچیورہ شریف حضرت دادا پیر
قدس سرہ کے عرس شریف میں نعمت خرقۂ خلافت سے ممتاز ہوئے۔

دوسرا خلیفہ مترجم یہ فقیر حقیر ناکپائی فقرا شاہ سیف اللہ قادری الشطاری صبغۃ اللہی ہے دوم
سنہ ۱۲۸۰ یکہزار و دو صد و ہشتاد ہجری میں مرشدنا مولانا حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے
دست مبارک پر بیعت کی اور رفتہ رفتہ بعد مرور سنین و شہور جادۂ فقر میں قدم دہرنے کا شوق
دامنگیر ہوا اور اوس حال میں ناگور شریف کو جا کر چلہ کشی میں مصروف ہوا اور دستگیری حضرت شاہ
الحمید قادری بادشاہ گنج سوائی گنج بخش اور مرشدین کامل کے نویں شوال سنہ ۱۳۰۳ یکہزار و سہ صد و سہ
ہجری کو حضرت دادا پیر صاحب قبلہ قدس سرہ کے عرس شریف میں بمقام ناچیورہ شریف
خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوا۔

تیسرے خلیفہ حضرت شاہ سید محی الدین حسین قادری و الشطاری صبغۃ اللہی تخلص وقار سوم
فرزند میر امام علی رضوی ہیں جو علوم عربیہ و قرات و تصریف اور فن شاعری میں دستگاہ
کامل رکھتے تھے اور جناب فیضمآب سیدی حضرت سید محمد الحسینی القادری الشطاری
صبغۃ اللہی ابن حضرت سید عمر مختار قدس سرہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں آپ کو
بیعت حاصل تھی اور بتاریخ ۲۲ رجب سنہ ۱۳۰۴ یکہزار و سہ صد و چہار ہجری روز پنجشنبہ
بمقام مدراس حضرت پیر دستگیر مولانا مرشدنا قدس سرہ کے دست مبارک سے خرقۂ
خلافت زیب تن کئے اور بتاریخ ۲۲ محرم سنہ ۱۳۰۶ ہجری آپنے داعی اجل کو لبیک پکارا۔

چوتھے خلیفہ حضرت شاہ سید حیدر علی رضوی قادری الشطاری صبغۃ اللہی ہیں جو حضرت چہارم
شاہ سید جلال بخاری قادری سہروردی عرف مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہ
کے اولاد سے ہیں اور وطن آپ کا ارکاٹ ہے آپ ہی بتاریخ نویں شوال سنہ ۱۳۰۳
یکہزار و سہ صد و سہ ہجری بمقام ناچیورہ شریف حضرت دادا پیر صاحب قبلہ قدس سرہ

کے عرس شریف میں حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے دست مبارک سے خرقۂ خلافت کے سرفرازی
پائی۔

پنجم پانچویں خلیفہ شاہ حضرت صاحب قادری الشطاری صبغۃ اللہی خطیب جامع مسجد اودہو
من مضافات مدراس ہیں آپ ہی بتاریخ ۱۰ محرم سنہ ۱۳۰۶ یکہزار و سہ صد و شش ہجری روز
دوشنبہ بمقام مدراس دولت بیعت و خرقۂ خلافت سے سرفرازی حاصل کئے۔

ششم چھٹے خلیفہ حاجی شاہ سید روشن علی قادری الشطاری صبغۃ اللہی ہیں وطن اصلی آپ کا
اودگیر ضلع محمد آباد بیدر علاقہ نظام دکن ہے اور فی الحال سکونت ضلع رائچور میں ہے
آپ سادات جلیل القدر کے اولاد سے ہیں نہایت کریم النفس صاحب اخلاق حمیدہ
ہیں اور تصرفات ربانی آپ ہی کی تالیف سے ہے اور مترجم فقیر کو آپ سے رابطۂ مودت
واتحاد بدرجۂ کمال حاصل ہے اور بتاریخ پندرہویں رجب سنہ ۱۳۰۱ یکہزار و سہ صد و یک ہجری
روز دوشنبہ بمقام مدراس آپنے مولانا و مرشدنا پیر دستگیر قدس سرہ کے خدمت
بابرکت میں حاضر ہوکر دولت بیعت سے سرفرازی پائے اور جب پیر دستگیر قدس سرہ
بیجاپور کے عزم سے رائچور میں رونق بخش ہوئے تو وہاں صدہا مریدین دولت بیعت
سے سرفرازی پائے اور بتاریخ اکیسویں جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۷ یکہزار و سہ صد و ہفت
ہجری روز چہارشنبہ بمقام رائچور بقرار داد مجلس مشائخین و فقرا حضرت پیر دستگیر
قدس سرہ نے دست مبارک سے خرقۂ خلافت طریق شطاریہ و جمیع سلاسل علویہ عالیہ
پہنایا اور تمامی اذکار و اشغال سے سرفراز و ممتاز فرمایا۔

ہفتم ساتویں خلیفہ شاہ سید عزیز اللہ الحسینی القادری و شطاری صبغۃ اللہی جاگیردار
موضع تندیال تعلقہ باگے واڑی ضلع بیجاپور میں آپ حضرت میراں سید محمد مدرس
الحسینی قادری کے بہائی سید محمد شریف صاحب کے اولاد سے ہیں آپکے اجداد اور
اپنے خاندان صبغۃ اللہی سے مرتبہ خلافت حاصل تہا جسوقت کہ حضرت پیر دستگیر قدس
سرہ قصبہ رائچور دیگر شریف ہوتے ہوئے لیئے جد اعلی حضرت سلطان شاہ سید ارز

الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی ابن حضرت سید میران محمد مدنی الحسینی القادری
قدس سرہ کے زیارت کے لئے بیجاپور رونق افروز ہوئے خلیفہ صاحب موصوف کے درخواست
و اصرار پر نسبت قدیمی تعلق کے لحاظ سے بتاریخ ۱۱ رجب ۱۳۰۸ھ یکہزار و سہ صد ہشت ہجری روز
دوشنبہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے اپنے جد اعلیٰ کے گنبذ مبارک کے روبرو خرقۂ خلافت
سے سرفراز فرمایا ◆

ہفتم آٹھویں خلیفے حاجی مولوی شاہ ظہور الدین احمد قادری و شطاری صبغۃ اللّٰہی ہیں آپ نواب
خورشید بیگم صاحبہ کے عمدہ دین اور معززین ارکان کرناٹک سے ہیں اور نہایت ذی خلق و
با مروت ہیں اور بہت قابل ذی علم ہیں جبکہ نواب محمد منور خان بہادر پرنس آف ارکاٹ
ہمراہی پیر و مرشد قبلہ واسطے زیارت قبور مرشدین کے تاجپورہ شریف کو تشریف لیگئے
تھے اوس وقت بتاریخ ۲ ذیحجہ ۱۳۰۸ھ یکہزار و سہ صد و ہشت ہجری حسب خواہش آپ کے حضرت
پیر دستگیر قدس سرہ نے خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا اور آپ یوم خلافت سے اپنے
حال قال میں ہیں ◆

نہم نویں خلیفے شاہ امین الدین صاحب قادری و شطاری صبغۃ اللّٰہی جو ارکاٹ میں
تشریف رکھتے ہیں آپ نہایت کریم النفس ذی اخلاق صاحب حلم و مروت ہیں آپ کے اجداد
بھی مشائخین سے ہیں حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے آپ کو لائق عطای خلافت دیکھکر
بتاریخ نوین شوال ۱۳۰۸ھ یکہزار و سہ صد ہشت ہجری حضرت دادا پیر صاحب قدس سرہ
کے عرس شریف میں خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا ◆

دہم دسوین خلیفے سید شاہ محی الدین الحسینی القادری و شطاری صبغۃ اللّٰہی عرف صاحب پیران
ہیں آپ فرزند ہیں سید شاہ احمد حسین صبغۃ اللّٰہی عرف قادر میران صاحب قادری کے
جبکہ آپکے والد کی رحلت ۲۰ رمضان ۱۳۰۸ھ ہجری کو ہوئی تو فاتحہ چہلم میں بتاریخ ۲۹ شوال کو
حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے آپکے والد کے درخواست اور وصیت کے موافق آپ کو

بمقام مدراس محلہ کرمباک میں خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا ◆
گیارہوین خلیفے آخری سید شاہ صدر عالم صاحب قادری و شطاری صبغۃ اللّٰہی ہیں آپ عالیخاندان
مشائخین سے ہیں نہایت دیندار صاحب اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ رکھتے ہیں نہایت
عقیدتمند مرد صالح ہیں اور مترجم فقیر سے از حد محبت دلی ہے مسکن آپ کا مقام تنجور ہے
اور آپ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ سے نقش رحمانی کا سبق پڑہے ہیں بتاریخ نوین شوال
۱۳۰۹ھ یکہزار و سہ صد و نو ہجری حضرت دادا پیر صاحب قبلہ قدس سرہ کے عرس شریف میں حضرت
پیر دستگیر قدس سرہ نے خرقۂ خلافت شطاریہ و جمیع سلاسل علیہ عالیہ سے سرفرازی فرمائی
نقل ہے کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے رحلت کے صدہا تاریخیں لکھے گئے ہیں اگر ان
سب کو تحریر کیا جاوے تو ایک دفتر ہوگا اسلئے تبرکاً و تیمناً چند تاریخیں درج ذیل کیجاتے ہیں

من نتائج افکار حاجی حافظ جناب خورشید احمد صاحب ملازم نواب عظیم جاہ بہادر

گئے آج دنیا سے برہان شاد	بحکم قضاے خدا غفور
کئے نقل جب شاہ برہان دین	تھی اٹھارہویں ماہ حج کی ضرور
جمعرات او نیسویں ماہ حج	جنازہ ہوا داخل تاجپور
ہوی جبکہ مدفون وہ بعد عصر	زمین تک لگے آسمان بے قصور
رجوع ایک عالم تھا اون کی طرف	یہ تھا خاص تر فضل رب غفور
کہاں ایسے ہوتے ہیں صاحب کمال	نہیں ہے نظیر اونکا نزدیک و دور
وہ آل محمد ہیں عالی وقار	وہ حامی ہیں وسیلہ ہیں یوم النشور
ہوی روح جب داخل باغ خلد	وہاں بھی تھے تیار غلمان و حور

لکھا سال رحلت کا خورشید نے
گئے واہ پیر آج جنت کے حضور
۱۳۰۹

من نتائج جناب محمد عبد اللہ صاحب اخضر تخلص

صبح ہو کے دس بجے اٹھارہ وین تاریخ کی تھی	جب گئے جنت مین یہ مقبول علام الغیوب
ورق منقوطہ مین حضرت نے کہا سال صحیح	آفتاب تاجپورہ ہو گیا واللہ غروب

من نتائج افکار محمد صفی اللہ خان بہادر تخلص صفا

شاہ برہان دین قطب زمان	جب روانہ ہوئے بہ خلد برین
سن معلوم اون کی رحلت کا	دل کہا بجھ گیا چراغ دین

ذکر حضرت سید کریم محمد قدس سره آپ حضرت سید محمد مدنی قدس سره کے چھوٹے فرزند ہین اپنے والد بزرگوار کے فضایل و کمالات کے جامع تھے اور اپنے والد کے مرید اور خلیفہ ہین اور حضرت سید عبد الرحمن قدس سره کے گنبد کے پاس علیحدہ گنبد مین مدفون ہین آپکا عرس جمادی الآخری کے چوبیسوین کو ہے اور سال رحلت ایکہزار دو اکسو پانچ ہجری ہے آپکی اولاد بیجاپور اور رائچور اور آرکاٹ مین ہین۔ **مترجم** اپکے فضائل و کرامات کثرت سے ہین بعض حالات منجملہ نسخہ خلاصہ صبغۃ اللہی جسکے مولف آپکے پوتے سید عبد اللہ الحسینی القادری صبغۃ اللہی ابن حافظ سید علی محمد ابن شاہ قاسم حسینی ابن سید کریم محمد ابن میران سید محمد مدنی الحسینی قدس سره ہین درج کئے جاتے ہین۔

نقل ہے کہ آپ صاحب کمال تھے اور متوکل اور ہمیشہ شغل و اذکار مین مشغول رہتے کاسب اور مشغول رہتے آپکی ریاضت اور زہد و تقوی کی شہرت خلایق تھے اور آپ علم تکسیر اور دعوت مین یکتا تھے ۔

نقل ہے کہ آپ شہر کے باہر جنگل مین شغل مین مشغول رہتے تھے چنانچہ رات کے وقت بیٹھے [illegible] آنحضرت کی حفاظت کرتے ۔

نقل ہے کہ بعض اوقات آنحضرت اپنے مریدون سے فرماتے کہ اس آتش سے بہتر نہین ذرا ہوان عمل کی آتش دوزخ بنہایت تیز ہے جب آنحضرت سے خلافت پہونچے فیض ہدایت کا دروازہ ہر خاص و عام پر کھولے آنحضرت متوکل تھے کچھ معیشت نہین رکھتے تھے کاسب اور شاغل تھے

نقل ہے کہ ایک روز آنحضرت کے پاس کوئی شخص تعویذ چاہا تا کہ بادشاہ کے نزدیک مقرب ہو اوسکی عرض قبول ہوی دو تعویذ لکھی ایک اوسکے طالب کو دئے شہرت سے وہ مین علی عادل شاہ بادشاہ کا وہ مقرب ہوا اور مرتبہ اعلی کو پہونچا اور دوسرا تعویذ طاقچہ مین رکھ چھوڑا اوس روز آپکے دیوانخانے مین لوگون کی کثرت زیادہ ہوی اکثر لوگ تمام وقت ہجوم کرتے تھے آنحضرت لوگ کے ہجوم سے دق ہوکے تصور کئے کیا سبب ہے جو میرے دیوانخانے مین لوگ ہجوم کرتے ہین اور اونکی کثرت سے اپنے شغل و اشغال مین خلل واقع ہوتا ہے معلوم کئے کہ اوس تعویذ کا سبب ہے پھر طاقچے سے وہ تعویذ نکال کے گھر کے متصل ایک شور پانی کی باولی تھی اوسمین ڈالدئے اوسکے تاثیر سے اوس باولی کا پانی میٹھا ہو گیا اہل شہر اور جامع مسجد کے اطراف رہنے والے اوس روز سے اوس باولی کا میٹھا پانی لیجاتے ہین اور ایک محلہ لوگ کو کہی اوس سے فرصت نہین ۔

نقل ہے کہ حضرت میران سید محمد مدنی قدس سره حضرت شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ کے برادرزادہ جب بیجاپور سے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے تمام مشایخین شہر ملاقات کو گئے اور کہے کہ سید محمد صاحب یہان سے جاتے ہو اور برکت دار الظفر بیجاپور کے اپنے ہمراہ لیجاتے ہو آنحضرت فرمائے کچھ اندیشہ نکرین میرا بیٹا سید کریم محمد کو چھوڑ کر جاتا ہون تا اس بلدہ کو جب تک پہونچے ویسا ہی آبادی رہیگی حضرت سید کریم محمد کے طیبہ مذکور آباد اور تمام اہل بلدہ پر فراغت تھی بعدہ عالمگیر بادشاہ شاہ جہان آباد سے [illegible] بلدہ لیا اس وقت تین علامتین ظاہر ہوئے ۔ ایک یہ کہ عالمگیر بادشاہ [illegible] جاری کیا تمام سکنا سے بیجاپور بے معیشت ہوئے ۔ دوسری یہ کہ [illegible] سو روپیہ کو تین سیر [illegible] فروخت ہوتے تھے ۔ تیسری [illegible]

آدمی ہو تو فیصل ایک باقی نہ رہا اس سبب سے بلدہ بیجاپور ویران اور تاراج ہو گیا ۔

نقل ہے کہ حضرت کے زوجہ شریفہ بی بی صاحبہ بنت زبیری صاحب جو بیجاپور کے رنگین مسجد کے
مشائخوں سے مشہور تھے آپ کو ایک دختر حامی بی صاحبہ جو کہ اپنے برادر زادہ حضرت ثانی رشید
حسینہ اللہ الحسینی القادری ہمشۃ اللہی کو منسوب تھے ان سے ایک فرزند حضرت حاجی حسینی صاحب
پیدا ہوئے اور چہار فرزندان سید عبدالقادر و سید محمد رشید و قاسم رشید و عزیز اللہ
آپ حافظ قرآن اور متوکل الی اللہ حضرات اثنین صاحب دعوات تھے جب آپکی رحلت کا وقت قریب
ہو چکا اپنے دونوں فرزندان حضرت سید عبدالقادر صاحب و حضرت سید محمد صاحب کو خرقہ خلافت
سے سرفراز فرمائے ہر دو فرزندان حافظ قرآن اور عالم تھے ہر دو کو تمام ارشادات سے سرفراز فرما
شب جمعہ تمام رات تلاوت قرآن میں مشغول رہکر روز جمعہ صبح کے وقت تاریخ چودہ ماہ جمادی الثانی
سنہ ۱۱۰۵ اکثر ار کصد و پنج ہجری میں کلمہ شریف کی تلاوت کے ساتھ جان بحق تسلیم ہوئے آپکا مقبرہ بیجاپور میں
جامع مسجد کے قریب گنبد میں آسودہ ہیں آپکی مفصل حالات آپکی نواسہ حضرت حاجی حسینی صاحب
قادری قدس سرہ نے اپنی تصنیف رسالہ گلشن میں تحریر فرماتے ہیں ۔

نقل ہے کہ آپکے چار فرزندوں کے ایک صاحبزادے سید عبدالقادر صاحب قادری تھے
آپکی زوجہ شریفہ بنت نواب [illegible] خان آپ کے ایک فرزند سید کریم اللہ [illegible] ایام طفلگی میں انتقال
کئے اور آپکی رحلت ۱۱ محرم کو ہوئی اور مزار بیجاپور میں جامع مسجد کے قریب واقع ہے [illegible]
رحلت کے بعد [illegible] فرزند حضرت حافظ سید محمد صاحب قادری متخلص فراقی مصنف مرآۃ [illegible]
سجادہ نشین ہوئے آپکی زوجہ شریفہ زینب صاحبہ بنت حضرت قادر صاحب جو شیخ عظام سے
تھے آپکو ایک فرزند و دو دختر ایک فاطمہ صاحبہ زوجہ حضرت سید [illegible] صاحب قادری ساکن [illegible]
دوسری لیلی صاحبہ زوجہ حضرت سید [illegible] صاحب قادری ساکن [illegible] تھے اور فرزند سید حسینی صاحب
قادری ہمشۃ اللہی ہیں جنکی رحلت ۱۰ ربیع الاول [illegible] مزار شریف قصبہ [illegible] علاقہ نظام [illegible]
[illegible] شریف کے احاطہ کے اندر واقع ہے آپکی تاریخ رحلت ز حفظ اللہ ہے [illegible]
۱۱۴۲

فرزند حافظ سید عزیز اللہ صاحب قادری ہیں آپکی زوجہ شریفہ حبیبہ صاحبہ بنت حضرت
سلطان سید عبدالرحمن حسینی القادری ابن میران سید محمد صاحب قدس سرہ ہیں آپ کو
تین فرزند سید عبدالرحمن صاحب و سید عالم صاحب و سید یوسف صاحب اور ایک
دختر آمنہ صاحبہ زوجہ موسی صاحب فرزند محمد صاحب [illegible] آپکی رحلت ۲۳ ربیع الاول
سنہ ۱۱۳۶ اکثر ار کصد و چہل و شش ہجری مزار شریف بیجاپور میں جامع مسجد کے قریب واقع
ہے آپکی تاریخ رحلت [illegible] رفت سوی بقا عزیز اللہ ، گو بود حافظ کلام اللہ ۔
۱۱۳۶

آپکے چوتھے فرزند حضرت شاہ قاسم حسینی القادری ہیں آپکی زوجہ شریفہ جمال شاہ
بی بی بنت حضرت سید علی محمد الحسنی ابن حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی القادری [illegible]
ہیں آپکو چہار فرزند حافظ سید علی محمد صاحب اور شاہ زین الدین صاحب و شاہ عبدالرحمن
صاحب و حافظ سید کریم محمد صاحب اور ایک دختر حبیبہ صاحبہ زوجہ سید مصطفی صاحب
آپکی رحلت ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۱۹۶ اکثر ار کصد و نود و شش ہجری اور آپ بمقام [illegible]
ساکن ہیں گنبد شریف میں آسودہ ہیں آپ کی تاریخ رحلت شاہ قاسم قدس رقادہ [illegible]
۱۱۹۶

نقل ہے کہ حضرت سید کریم محمد الحسنی القادری ہمشۃ اللہی کے فرزندوں کی اولاد
میں اسوقت خاص بیجاپور میں سید امین اللہ حسینی صاحب اور سید [illegible] حسینی صاحب [illegible]
اور سید جلال الدین حسینی صاحب اور اونکے فرزندان سید مرتضی صاحب و سید حسینی [illegible]
صاحب و سید زین الدین صاحب و سید برہان الدین صاحب ہیں اور سید [illegible] و سید [illegible] حسینی
صاحب اور اونکے فرزندان سید محمد صاحب اور سید دستگیر صاحب ہیں اور سید یوسف
حسینی صاحب اور اونکے فرزندان سید غوث محی الدین صاحب و سید عبداللہ صاحب
و سید امین الدین صاحب ہیں اور یہ حضرات بیجاپور کے درگاہ کے خدمت گزار ہیں اور
فتح پور میں معاش بھی ہے اسلئے فتحپور والے کہلاتے ہیں ۔ اور بمقام [illegible] گڑہ علاقہ
مدراس رشید محمد غوث حسینی القادری عرف غوث میران صاحب اور اون کے

فرزندان ہین اور بمقام نور علاقہ مدراس سید شاہ محمد غوث حسنی القادری عرف پیر غوث صاحب اور اون کے فرزندان سید شاہ عبد الرزاق حسنی القادری و سید شاہ عبد الغفار حسنی القادری عرف سید صاحب ہین اور سید محمد الحسینی القادری فرزند سید شاہ صبغۃ اللہ الحسنی القادری مرحوم برادر پیر غوث صاحب موجود ہین۔

اور بمقام خاص مدراس میران سید شاہ محمد الحسنی القادری اور اون کے فرزندان سید شاہ محمد حبیب اللہ حسینی القادری و سید شاہ محمود الحسنی القادری حاضر ہین اور سید نعیم اللہ حسینی القادری و سید شاہ احمد حسینی القادری علاقہ حیدرآباد مین ملازم ہین۔

ان حضرات کے علاوہ حضرت سید کریم محمد الحسنی القادری صبغۃ اللہی قدس سرہ کے فرزندون کے اولاد بہت مقامات پر ہین اونکا داخلہ شجرہ مترجم فقیر کو علم نہین اسلئے جس قدر داخلہ علم تہا درج کیا گیا ہے۔

حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہین آپ بیجاپور کے بڑے اتقیا و اولیا و محدثین اور مشہور مدرسین سے ہین آپ اپنے زمانے کے شیوخ و علما و ہر کا سے صحبت و ملاقات رکہکر فیوض و برکات حاصل کئے اور خرقہ طریقت اور خلافت عیدروسیہ شیخ الکاملین سید الواصلین حضرت شیخ محمد عیدروس قدس سرہ سے جو بڑے شیوخ سے تہے حاصل کئے اور علم حدیث شیخ المحدثین مفتی الانام ببلد اللہ الامین حضرت شیخ شہاب الدین ابن حجر شافعی مصری کی مصنف صواعق محرقہ سے پڑہے اور سند لئے اور قطب الاقطاب سید السادات حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ آپ سے کچھ چہوٹے ہین۔

نقل ہے کہ آپ اپنے مولد و مسکن ملک پورب سے ہجرت کیکے شہر برہانپور خاندیس مین اقامت رکہتے تہے اور طلبا کی تعلیم مین مشغول تہے بادشاہ قدردان اہل کمال سلطان ابراہیم عادلشاہ آپکے فضایل کی لالت کا شہرہ سنکر خط لکہکر آپ کی تشریف آوری کی درخواست کیا حضرت شیخ بادشاہ کی خواہش و تمنا دیکہکر بیجاپور تشریف لائے بادشاہ اور اہل شہر آپکے سکونت کو اپنے شہر اور ملک کی شہرت اور نامودری کا موجب خیال کرکے آپکی اقامت کے لئے بیحد ہوئے خاص و عام سے بہت لوگ آپ سے علوم ظاہری و باطنی سے مستفیض ہوئے آپ اپنے وطن سے اس ملک کے طرف ہجرت کرنیکا یہہ سبب بیان کرتے ہین کہ ملا شیخ نصیر آپکے داماد اور شاگرد علامہ روزگار تہے اونکے ذہن کی ذکاوت اور فہم کی رسائی اور طبیعت کی جولانی اس درجہ مین تہی کہ اوس سے زیادہ ممکن ہی نہ تہی اور قوت حافظہ ایسا تہا کہ اگر کوئی کتاب ایکبار اونکے نظر پڑتی تو مدت العمر ایک حرف اور ایک لفظ اوسکا فراموش نہوتا اگر اصول علوم سے ایک مسئلہ بہی اونکے کان مین پڑتا تو کبہی بہولا نہین جاتا ایک روز فقہ کی کتاب کے درس مین کسی مسئلہ مین اشکال کئے حضرت شیخ اوسکا جواب اصول کے دلائل سے ادا کئے مگر اونکے خاطر کی تشفی نہوئی اور انکا فہم رسا قبول نہین کیا پہر اپنی اشکال کو تقریر بیان کئے شیخ جواب مین کہے کہ امام اعظم مجتہد اعظم حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایسا فرماتے ہین شیخ نصیر کہے ہُوَ رَجُلٌ وَ اَنَا رَجُلٌ یعنی امام کے قول کو کیونکر سند گردانون اس بات سے حضرت شیخ کے خاطر پر بار آیا اور کہے حضرت امام اعظم سے ہمسری اور برابری کا دعوی کرتا ہے جو غصہ کی حالت مین مکان کے اندر جاکر برہنہ شمشیر ہاتہ مین لیکر شیخ نصیر کے سر پر پہونچے شیخ نصیر نے یہہ صورت جو دیکہی خیال کیا کہ شیخ کا غصہ اونکے ہاتہ سے نکل جائے بغیر نہین تہمیگا پس اس حالت مین تو وہ ایسا ہی ترک وطن کرکے گہر سے باہر نکلے اور مسافرت اختیار کئے حضرت شیخ بہی اونکا تعاقب کرتے ہوے بہی ہوتے گئے جس منزل اور جگہ مین اونہون اوترتے تہے حضرت شیخ اوس منزل مین پہونچکے ملا نصیر کو دریافت کرتے غرض یون ہی سراغ لیتے ہوے اور تعاقب کرتے ہوئے برہانپور خاندیس پہونچے جب شیخ نصیر دیکہے کہ اس قدر بڑی مسافت پر بہی اپنا پیچہا نہین چہوڑتے اور یہانتک پہونچے پس وہان دم نہین لیکر بیجاپور کے طرف آئے اوسوقت شہر بیجاپور ملجا و

وفضلا و علما اور اہل کمال سے معمور اور جلوہ افروز تھا ملای مذکور شہر سے ملاقات کر کے علوم اصول و فروع میں مباحثہ کر کے غالب آتے اور ہر مدرسہ میں جا کے فنون علمیہ میں مناظرہ کرتے اور الزام دیتے طلبا و اہل علم اونکے مقابلہ سے عاجز آگئے حاصل کلام جب ملا شہر بیجاپور سے رخصت ہو کے آگے قدم بڑھائے کسی جنگل میں ایک ضعیف بڑھیا کو دیکھے کہ اون سے ملاقات کر کے پوچھے کہ خون حیض کے کتنے طرح کے رنگ ہوتے ہیں شیخ نقیر فکر میں پڑ گئے وہ بڑھیا کہی افسوس ہے تمہاری فقہ دانی اور دانش پر کہ اسی فقاہت پر حضرت امام اعظم سے برابری کی لاف اور دعوی کئے ہو سو جہل و افاد جہل ہے شیخ نقیر اس سخن کا ایسا اثر ہوا کہ بیہوش ہو گئے جب افاقہ ہوا تو دیکھے کہ وہاں کوئی نہیں ہے غرض حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ سے فیض تدریس اور افادہ بیعت و ارشاد دونوں جاری ہوے اور آپ نے ذیحجہ کی گیارہویں ایکہزار چالیس ہجری میں رحلت فرمائے اور شہر پناہ سے باہر اللہ پور کے دروازہ سے طرف مصطفے باغ میں اوس گنج علم کمال کو امانتا زمین کے سپرد کئے اور آپکی تاریخ استاد اہل حدیث کہے ہیں آپ کے اولاد و اخلاف میں بہت سے علما اور مدرسان اور اہل اللہ اور بزرگان ہوئے ہیں آپکے فرزند شیخ عارف حضرت شیخ ابو حنیفہ قدس سرہ صاحب دل اور صاحب کشف تھے بیعت اور تلقین جاری رکھے تھے آپکے مزار کے مقام سے اطلاع نہوی

حضرت شیخ ابو المعالی قدس سرہ آپ حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ کے بڑے فرزند تھے آپ مجذوب سالک تھے شب و روز استغراق و محویت میں رہتے تھے بعض وقت اپنے والد بزرگوار کی زیارت کو جاتے اور وہاں مستغرق بیٹھتے یہاں تک کہ شب ہو جاتی اور شہر پناہ کا دروازہ بند ہو جاتا لوگ آپ کے آنے سے مایوس ہوتے جب طلوع صبح ہوتی تو آپ اپنے حجرے میں سے نکلتے آپ سے دو فرزند رشید پیدا ہوئے آپکا مرقد شریف آپکے والد ماجد کے سرہانے پر واقع ہے۔

حضرت شیخ ابو تراب مدرس قدس سرہ آپ بیجاپور کے مشہور اور نامور فاضلوں اور صالحوں اور دیو قار شاگردوں سے ہیں اور علوم معقول و منقول اوستاذ العلما حضرت قاضی سید محمد علی قدس سرہ سے تحقیق کئے بہت سے لوگ آپکے فیض تدریس سے بہرہ مند علوم و کمالات ہوئے آپکی تدریس اور کمالات کا شہرہ تمام دنیا میں علی الخصوص ممالک ہند و دکن میں پہونچگیا اور آپ کے شاگرد مشہور علما اور اہل کمال میں کہتے ہیں کہ حضرت وقت طلوع آفتاب سے تا زوال حلقہ درس دیتے تھے اور گھڑیال نزدیک رکھکر ہر شاگرد کا سبق ایک گھڑی تک جاری رکھتے تھے ہر شاگرد کو علوم فروع و اصول اور معقول و منقول تحصیل کرا کے ایک فن میں ایسا کامل اور بے نظیر کر دیتے کہ اوسکے مانند اوس فن میں دوسرا شخص نظر نہیں آتا اور ملا نظام حضرت کے فیض علم کے خوشہ چینوں سے ہیں اور بادشاہ عالمگیر ملا نظام کے شاگرد ہیں کہتے ہیں کہ بادشاہ عالمگیر حضرت کے فضائل و محامد و کمالات و مناقب اپنے اوستاد ملا نظام سے سنکر آپکی ملاقات کا مشتاق اور آرزو مند ہوا جبکہ قلعہ بیجاپور فتح کیا اوسوقت حضرت رحلت فرما چکے تھے بادشاہ کمال تمنا کے ساتھ آپکے روضہ میں زیارت کی نیت سے جاکے نہایت ادب اور عاجزی کے ساتھ زیارت کیا اور پہول چڑہایا حضرت کی رحلت صفر کی بیسویں ایکہزار چھیانوے ہجری میں ہوی اور آپکا مرقد شریف آپکے دادا حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ کے سرہانے پر مقبرہ جسمیں آپکی آل ہے سید مرتضی و سید عبد اللطیف و سید محمود و محمد [illegible]

حضرت قاضی اعز الدین محمد قدس سرہ آپ شہر بیجاپور کے اکابر اور علمای اہل تدریس اور مشاہیر قضات صاحب دیانت سے ہیں اور حضرت شیخ ابو تراب مدرس قدس سرہ کے حقیقی بھائی ہیں آپکی ذات مبارک سے زہد و تقوی کمال کو پہونچا تھا آپکے وجود سے عدل و دیانت رونق پایا تھا سلطان محمد عادلشاہ کے زمانہ میں منصب قضا رکھتے تھے شریعت کے احکام اور حدود نہایت احتیاط عد

رحمتی کے ساتھ جاری کرتے تھے کہتے ہیں کہ ایک شخص آپ کے روبرو جھوٹی قسم کہا کے گیا اور
رستے میں اوس جھوٹی قسم کے سزا میں مر گیا **نقل ہے** ایک شخص حضرت کے کتب خانہ
کا داروغہ تھا اور وہ ایک عامی شخص تھا لکھنا پڑھنا بالکل نہیں جانتا تھا دار القضا میں
مقدمات قضایا رجوع ہوتے تو حضرت کتب فقہ اور فتاوی کتب خانہ سے طلب فرما کے مسئلہ
نکالتے اور وہ داروغہ دکھنی زبان میں اوس مسئلہ کا مضمون اور اوس کتاب کا نام مع فصل
اور باب کے یاد کر لیتا تھا اور ہر قضیہ میں جو مسایل نکلتے از بر کر لیتا تھا چند روز میں اوسکو مسائل
فقہ میں اس قدر ملکہ ہو گیا کہ اپنے وقت کا فقیہ ہو گیا اگر کوئی شخص اوس سے مسئلہ پوچھتا تو فی الفور
جواب میں کتاب کے نام اور فصل و باب کے قید کے ساتھ وہ مسئلہ دکھنی زبان میں بیان کرتا
اگر کوئی امتحان کے لئے کتاب نکال کے دیکھتا تو مسئلہ اوسکے بیان کے مطابق نکلتا جب عالمگیر بادشاہ
بیجاپور پر قابض ہوا تو یہ شخص لشکر کے علماء سے مباحثہ کرتا اور ایسے دقیق سوالات کرتا
کہ وہ تنگ جواب میں تامل کرنا پڑتا عالمگیر بادشاہ اوسکا کمال سنکے اپنے حضور میں طلب کر کے
چند مسائل بہم پوچھا اور اوسکی فقاہت معلوم کر کے شہر لاہور کے قاضی کا عہدہ اوسکو دیا غرض
حضرت قاضی اعز الدین محمد قدس سرہ کے کمالات و فضائل حد شمار سے باہر ہیں آپ ربیع الاول
کی پانچوین کو رحلت فرمائے اور شاہ مولی مین آپکا مزار ہے ۔

حضرت مولانا محمد زبیری قدس سرہ آپ علمای ربانی اور اہل کمال ظاہری و
باطنی سے تھے ابراہیم عادلشاہ کے زمانے میں احمدآباد گجرات سے بیجاپور تشریف لائے
نقل ہے کہ آپ کے ایام پیری میں ایک شیخ نصیر جو علامۂ روزگار تھے اور بیجاپور میں
وارد ہوئے تھے اور یہاں کے علما اونکے مقابلے اور مناظرے سے عاجز آگئے تھے اور
انہوں اس شہر کے مدرسوں کو مباحثے میں ازہم دیتے تھے بعض اعیان اور اہل شہر
حضرت مولانا کی خدمت میں عرض کئے کہ اگر آپ شیخ نصیر سے جو بڑا تیز طبع اور بعقل
معقول ہے ایک جلسہ فرمائیں تو یقین ہے کہ اوسکا زور ٹوٹ جائیگا اور اس شہر
کا نام و حرمت بحال رہیگی چونکہ حضرت بڑی عمر کے سبب سے ضعیف ہو گئے تھے تدریس و
تعلیم اور افادہ و افاضہ کو موقوف کر کے گوشۂ خلوت میں اپنے خالق جل شانہ کی عبادت و طاعت
میں مشغول تھے اس بات سے منہ پھیرکے اپنی ضعف پیری کا عذر کئے اور کہے کہ شیخ
نصیر جوان آدمی ہے اوسکی طبیعت فواری کے مانند اوڑتی اور جولانی کرتی ہے اوسکو
تمام معلومات نہایت کامل طور سے حاضر ہیں اس کبرسنی میں جو حافظہ میں فتور آگیا ہے
اور تمام قوی مدرکہ گھٹ گئے ہیں ہم فقیر اوس سے مباحثہ کرنیکا عہدہ قبول نہیں کر سکتا اس معنی
میں عذر کہا جبکہ وہ لوگ نہایت الحاح و عاجزی کئے تو بمضمون واما السائل فلا
تنہر اونکا التماس قبول کئے اور دوسرے روز چند علمی دقیقے کاغذ کے ٹکڑوں پر لکھ کر
جیب میں رکھ لئے اور مجلس مقرری میں پہونچے شیخ نصیر اپنے طلاقت لسانی کے کمال اور خود
اور دانشمندی کے کمال نخوت سے دقایق علوم میں سخت سوالات کرنا شروع کئے
اور نہایت لمبے اور فصیح تقریر کرنے لگے جب اونکا سوال اور تقریر تمام ہوئی تو حضرت
مولانا اپنے جیب سے ایک کاغذ کا ٹکڑا نکال کے شیخ نصیر کو دئیے تو اوس میں اپنے
سوال کا جواب مختصر عبارت میں واضح طور سے لکھا ہے پھر شیخ نصیر دوسرے طرز پر
بحث اور اشکال کئے تو حضرت مولانا پھر ایک ٹکڑا کاغذ کا جیب سے نکال کر دئیے جس میں
اونکے اشکال کا جواب تھا جب دو تین بار یہ حالت دیکھے تو بحث اور مناظرے سے
باز آئے اور کہے کہ عارفان حق سے مناظرہ اور مباحثہ پیش نہیں ہو سکیگا یہ جواب کا
طریق علم ظاہر کے مباحثہ کرنے والوں کے حدود میں نہیں ہے پس بیساختہ اپنے
اٹھ کر بے اختیار حضرت کے قدموں کو بوسہ دیکر محظوظ ہوئے اور آپکی بزرگی اور باطنی
کمالات کے قائل ہو کر چلے گئے حضرت مولانا کی رحلت صفر کی چودھوین کو ہوئی سنہ
وفات معلوم نہوا آپ شہر پناہ کے باہر بہمنی پلی کے دروازے کے طرف آرام فرما
ہیں مدفون ہیں اور آپکی بندگی بی بی اولاد نہیں فرزند آپ ہی کے پاس مدفون ہیں اور

آپ کے چھوٹے بھائی حضرت میاں رحیم محمد جو نہایت تقویٰ اور پرہیزگاری سے موصوف
تھے شہر پناہ کے باہر زیرہ پورہ میں مدفون ہیں۔

حضرت قاضی ابراہیم زبیری قدس سرہ آپ بیجاپور کے علمای مدرسین سے
ہیں آپ باوجود ظاہری فضائل کے باطنی کمال سے بھی خالی نہ تھے اور شیخ الکاملین حضرت
شیخ جان اللہ ملقب بہ عطاء اللہ قدس سرہ سے جنکا مرقد برہانپور خاندیس میں ہے سلسلہ
سہروردیہ میں ارادت و خلافت حاصل کئے اور چند روز کمال تحقیق اور دیانت و ہشیاری
کے ساتھ بیجاپور کے عہدۂ قضا پر رہے **نقل ہے** کہ ایک روز آپ کے قضا کے ایام
میں ایک بڈھیا آپ کے محلہ میں فریاد کے لئے آئی لوگوں کی کثرت کے سبب سے فریاد
کرنیکی فرصت نہ پائی پس آپ کے حرم سرا میں گئی دیکھے کہ آپکی بی بی آپ کے لئے ترکاری
چن رہے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت کا تقویٰ اور احتیاط اکل حلال میں اس درجہ پر تھا کہ
کھانا شبہ سے بھی مثل حرام کے پرہیز کرتے تھے اسلئے آپکی بی بی کے سوای دوسرے کسی کو
کھانا پکانے کا کام سپرد نہیں کرتے تھے تاکہ کہیں دوسروں سے احتیاط میں قصور
واقع نہو غرض وہ بڈھیا آپکی بی بی کے پاس جاکے اپنا حال بیان کرکے جس طرح سے کہ
عورتوں کی عادت ہے ویسے ہی وہ بھی ترکاری چننے میں شریک ہوئی اور کہے کہ جب حضرت کھانا
کھانے آئیں میرا حال عرض کریں حاصل کلام حضرت اپنے عادت کے وقت پر مکان میں
کھانا کھانے آئے اور پہلا ہی لقمہ جو منہ میں لئے دسترخوان پر تھوک دیئے کہے کہ
کیا ہے جو آج اس کھانے سے شبہ کی بو آتی ہے آپکی بی بی کہے کہ معاذ اللہ ہر روز جو
احتیاط کیا جاتا ہے وہی آج بھی کیا گیا آپ فرمائے اگرچہ کہ ایسا ہی ہے لیکن شبہ سے
مخلوط ہو گیا ہے اوسوقت بی بی خیال کرکے کہے کہ کھانیکی تیاری میں کوئی بات عادت
کے خلاف نہوئی سوا اسکے کہ ایک بڈھیا فریاد کے لئے آئی تھی محلہ میں نہیں جا سکے
مکان میں آئی اور مجھ سے حقیقت حال بیان کرکے ترکاری چننے میں شریک ہوئی
اور کہے کہ آپ کے روبرو احوال بیان کرو حضرت فرمائے کہ یہی ہے جو شبہ کی بو آتی ہے کیا
ہوگئے ہیں آج عہدۂ قضا پر ہوں مسلمانوں کے قضیوں کے فیصلے واجبی طور سے دینا مجھ پر لازم ہے
وہ فریادی بڑھیا جو آئی تھی اسکا فیصلہ بھی بغیر حاصل کرنے منفعت کے واجب تھا ترکاری
چننے کے کام میں جو وہ شریک ہوئی یہی ایک نفع ہے جو اوس سے مجھکو پہونچا نفع کا حاصل
کرنا عین رشوت ہے اگر یہ لقمہ کھاتا تو خدا کے پاس ماخوذ اور گنہگار اور رشوتی ہوتا پس آپنے
روز سے قضا سے استعفا دیا آپ رجب کی بارہویں ایکہزار چورانوے ہجری میں سرای فانی سے
ملک بقا کے طرف روانہ ہوئے اور آپ کا مزار رنگین مسجد کے قریب مشرق کے طرف دو تیر پرتاب کے
فاصلہ پر سید الحمد اکبر جہاں گئے تھے سو جگہ میں ٹیلہ پر واقع ہے آپکی اولاد و اقارب بھی وہیں مدفون ہیں۔

حضرت مولانا محمد زبیری ثانی قدس سرہ آپ عالم پرہیزگار اور بڑے عارف تھے
اور اپنے چچا مولانا قاضی ابراہیم زبیری قدس سرہ سے استفادہ علوم حاصل کئے بعد اسکے اپنے
خالو سید السادات حضرت سید محمد مدنی قدس سرہ سے بھی تحصیل علم کئے اور آپ ہی سے بیعت و
خلافت لیکے طالبوں اور مستفیدوں کو علوم کشفی و یقینی سرفراز کرتے تھے اور دکنی زبان میں رسالہ
کشف الاسرار سلوک میں تصنیف فرمائے ہیں حضرت شیخ علی قدس سرہ مصنف نوادر علیا آپ کے
شاگردوں اور مریدوں سے ہیں اور محمد حسین قدوسی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے شاگردوں سے ہیں
اور حضرت مولوی محمد حسین معروف امام صاحب مدنی قدس سرہ جنکا مزار محمد آباد بیدر میں مشہور ہے آپ
کے شاگرد رشید اور خلیفہ ہیں کہتے ہیں کہ عالمگیر بادشاہ امام صاحب مدنی سے ملاقات کرکے اونکے
فضائل و کمالات دیکھکر کہا عجب کہ ملک دکن سے جو تحفہ ملا یہی ایک محمد حسین ہیں اور پھر دوسرے
وقت آپکی تعریف میں بادشاہ کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ یہ شخص جو علم و کمال میں ایسی شان رکھتا
ہے اوسکا استاد ولی کیسا ہوگا حضرت مولانا محمد زبیری قدس سرہ کا وصال شوال کی تیئسویں ۲۳ سنہ ۱۰۸۸
ایکہزار اٹھیاسی ہجری میں واقع ہوا اور آپ کا مرقد شہر پناہ کے اندر باغ بہشت مشہور بہ جال
باغ میں ہے آپ کے مرید جو محمد یوسف گذر گئے تھے واقع ہے اور آپکے فرزند مولوی عبداللہ جو محسنی

میں تحصیل علوم کئے تھے بارہ سال کی عمر میں وفات پائے اور اپنے والد بزرگوار کے پاس مدفون ہوئے
اور شیخ محمد فرزند حضرت قاضی محمد ابراہیم قدس سرہ بھی جو آپ کے چچیرے بھائی ہیں وہیں مدفون ہیں

مترجم - آپکی اولاد سے محمد صاحب کے تین فرزند شمس صاحب و ظلمت صاحب و دستگیر صاحب اور محمد صاحب
بادشاہ صاحب کے تین فرزند عبدالرحیم صاحب و قادر صاحب و لطیف صاحب زبیری کالنگین مسجد واقعہ بیجاپور میں
موجود ہیں +

حضرت شیخ محمد عوب قدس سرہ آپ صاحب باطن اور بڑے بزرگ اور
حافظ قرآن تھے سلطان علی عادلشاہ ثانی آپ کے پاس کچھ پڑھے ہیں کہتے ہیں کہ مست ہاتھی
کو آپکے پاس لاتے تو آپ اپنا دست مبارک اوسکے سر پر پھیرتے اوسی وقت اوسکی مستی اوتر جاتی
مزار آپ کا حضرت مولانا قاضی ابراہیم زبیری قدس سرہ کے گنبد سے مشرق طرف واقع ہے آپ کے
تین فرزند رشید صاحب کمال و حافظ قرآن تھے اُن کے اسماء گرامی یہ ہیں حضرت شیخ عبداللطیف
اور شیخ عبدالغفور حافظ اور حضرت شیخ ابراہیم استاد سکندر عادلشاہ قدس اللہ اسرارہم حضرت حافظ
عبدالغفور قدس سرہ قرأت اور خوش آوازی میں بے نظیر تھے اور بادشاہ عالمگیر بیجاپور فتح کرنے کے
بعد حضرت حافظ عبدالغفور قدس سرہ سے ملاقات کرکے کہ قلعہ بیجاپور کی فتح سے مجھکو غنیمت جو ہاتھ
آئی یہی حافظ عبدالغفور ہیں اور اپنی جیش امامی پر مقرر کئے کہتے ہیں کہ بادشاہ عالمگیر نماز میں آپکے
الحان اور خوش آوازی سے مست اور بیخود ہوجاتے اور اپنی جگہ سے حرکت کرتے اور یہ کہتے کہ حافظ
جی ایسا نہ پڑھنا چاہیئے کہ نماز تباہ ہوتی ہے **نقل ہے** کہ ایک عرب آپکا لحن اور قرأت سننے کے
شوق اور ولولے سے اپنا ملک چھوڑ کے آپکے پاس آئے اور اپنا شوق بیان کئے حضرت سورہ
ہود شروع کئے جب سورہ تمام ہوا اوس عرب کی روح بھی پرواز کر گئی آپ بھی عالمگیر بادشاہ کے لشکر کے
ساتھ تھے اور وہیں وفات کئے اور حضرت شیخ ابراہیم قدس سرہ بیجاپور کی حصار کے اندر صفا بازار
میں متصل اپنے حویلی کے جسمیں اب شیخ محی الدین مفتی کی اولاد رہتی ہیں مدفون ہیں +

حضرت شیخ منصور قدس سرہ آپ اہل اللہ اور کاملان اہل عوت سے تھے

اور عملیات و نقشیات کے تصرف میں اپنے وقت کے ممتاز تھے سلطان عادلشاہ اور سکندر عادلشاہ
آپکا اعزاز و اکرام کرتے تھے آپکا مزار نگینہ باغ میں ہے اور ملک الشعراء شیخ نصرتی بھی جو آپکے
حقیقی بھائی ہیں وہیں مدفون ہیں آپکی اولاد سے جعفر صاحب اور رضا صاحب جو نگینہ باغ
والے کہلاتے ہیں موجود ہیں

حضرت شیخ اسمعیل محدث قدس سرہ آپ بیجاپور کے بڑے مشایخوں
اور مشہور محدثوں سے ہیں اور قدوۃ العارفین مرشد الکاملین حضرت شیخ شمس الدین محمد ملتانی
قدس سرہ کے اولاد امجاد سے ہیں اور ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ کے بزرگوں سے ہیں آپکا
مزار حصار کے باہر زہرہ پور میں حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے روضہ کے
قریب واقع ہے۔

حضرت شیخ عبدالرحمن متقی قدس سرہ آپ ابراہیم عادلشاہ کے مبارک زمانے
میں اپنے مولد گجرات سے اس شہر پر اپنے تشریف آوری کا پرتو ڈال کے اپنے زہد و تقوی کے
برکات سے اس ملک کے رہنے والوں کو بہرہ ور کئے ورع و تقوی آپکی بزرگ ذات سے ظاہر
تھا اور عفت و پارسائی آپ سے فخر کرتی تھی ریاضت اور اکل حلال کے کوشش میں بے نظیر تھے
اور شبہات سے پرہیز کرتے تھے اور اوامر الہی کی اطاعت میں مدت العمر نہایت درجہ میں کوشش
کرتے تھے **نقل ہے** کہ کاملوں کے شیخ اور پرہیزگاروں کے فخر حضرت شیخ علی متقی گجراتی قدس سرہ
جنکے تقوی اور بزرگی کے حکایتیں مشہور ہیں حضرت شیخ عبدالرحمن قدس سرہ کے کسب حلال سے
ایک مٹھی باجرا طلب کئے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک بزرگ آپکے تقوی اور حدیا اکل حلال کا
شہرہ سنکر دہلی سے بیجاپور آئے اور چند سے آپکی صحبت میں رہے حضرت خود دیکھ کر شستہ اکثر اور
اثنی چیز کو دین تقوی کا دفتر تمام کرکے پہلا ہی قدم روضۂ رضوان میں رکھے عمر شریف اکیس نو
سال کے قریب تھی مزار مبارک آپکا فتح دروازہ کے باہر ہے

حضرت قاضی عبداللہ قدس سرہ آپ ابراہیم عادلشاہ کے زمانے میں

اپنے وطن گجرات سے بیجاپور میں وارد ہوئے تقویٰ اور علم تصوف و فقہ میں کامل عبور تھے اور
آپ جناب قطب الکاملین حضرت شاہ وجیہ الدین حسینی علوی گجراتی قدس سرہ کے فیض یافتہ خلیفہ
ہیں اور حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ سے بھی استفادہ حاصل کئے اور حضرت مولانا
حبیب اللہ صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ کے ساتھ محبت اور دوستی رکھتے تھے آپ کا مزار فتح
دروازے کے باہر ہے۔

حضرت شیخ احمد محدث قدس سرہ آپ عالم و مدرس اور فقیہ و محدث تھے اور حضرت قاضی
عبداللہ قدس سرہ کے داماد اور بھتیجے ہیں آپکا مزار اور حضرت سید عبدالرحمن والد حضرت
سید محمد مدرس قدس اللہ اسرارہما کا مزار فتح دروازے کے باہر ایک ہی چبوترے پر واقع
ہیں اور آپ کے اولاد بیجاپور میں موجود ہیں۔

حضرت شیخ مجتبیٰ عرف بڑے صاحب منوری قدس سرہ جو شاہی
وقت سے تھے اور بڑی معاش رکھتے تھے جنکا مزار حصار کے اندر جامع مسجد کے بازو میں
واقع ہے اور آپ کے مزار پر گنبد بنایا گیا ہے آپ حضرت شیخ احمد محدث قدس سرہ کے
پوتروں سے ہیں اور آپ کی اولاد موضع منور میں رہتے ہیں **مترجم** کہ اولاد انکی
اولاد میں حکیم محی الدین صاحب و بڑے صاحب وغیرہ موجود ہیں۔

حضرت قاضی عسکری رحمۃ اللہ علیہ آپ بڑے قاضی اور متقی اور پرہیزگار
اور واصل باللہ تھے آپکا اسم مبارک سید احمد بھی اور ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ میں لشکر کے قاضی
تھے آپکا حال تفصیلوار نہیں معلوم ہوا شہر پناہ کے اندر مقام فرماتے ہیں لیکن آپ کے مرقد
کا مقام بھی نہیں معلوم ہوا۔

حضرت قاضی سیف اللہ قدس سرہ آپ بیجاپور کے مشہور قاضیان
رفیع الدرجات سے ہیں نہایت بزرگی اور کمال تقویٰ اور پرہیزگاری سے موصوف تھے
سلطان محمد عادلشاہ کے زمانہ میں بیجاپور کے قاضی رہے آپ کے احوال کی تفصیل دستیاب
نہوئی اور آپ کے مزار کا پتہ بھی نہیں ملا لیکن شہر پناہ کے اندر واقع ہے۔

حضرت النگی مجذوب قدس سرہ آپ مشہور مجذوبوں اور سوختگان
عشق سے تھے اور بیخودی اور کمال بیخودی میں مستغرق رہتے تھے عوام کی آنکھوں کو حالت
سکر کے اور مزار شہر پناہ کے اندر فتح دروازے کے پاس ہے آپکی بہن شیخ شاہ بی بھی نہایت
جذب اور استغراق رکھتی تھیں۔

حضرت شاہ ننگے مجذوب قدس سرہ آپ واصل مجذوبوں اور
بیدار دل ستانوں سے تھے بے قیدانہ گذران رکھتے تھے اور قید ستر نہیں رکھتے تھے
اور جناب سید السادات حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ سے فیض پائے
تھے اور حضرت شاہ النگے مجذوب قدس سرہ کے ہمعصر تھے نقل ہے کہ بیجاپور
کی سلطنت کی تباہی اور انقلاب کے آگے حضرت شاہ ننگے قدس سرہ کہتے تھے کہ مغل
کو بلاتا ہوں اور بیجاپور انکو بخشتا ہوں حضرت شاہ النگے قدس سرہ فرماتے کہ اگر
مغل کو بلاتا ہے تو بچہ کو دودھ پینا ہوگا غرض دونوں بزرگوں کے سخن کی صداقت دنیا
میں ظاہر ہوئی بیجاپور کی سلطنت سکندر عادلشاہ کے ہاتھ سے جاتی رہی اور عالمگیر
کے قبضہ میں آئی تو حضرت شاہ ننگے قدس سرہ کا جذب اور برہنگی اور ستر سے بے قیدی دیکھ کر
عالمگیر آپ کو جامہ اور ستر ڈھانپنے کہے انہوں نے قبول نہیں کئے آخر جبراً سر ڈال پہنا دئے اور
انکو جہاں برہنہ دیکھتے ستر ڈھانپتے آپکی رحلت صفر کی بائیسویں کو ہوئی قلعہ ارک کی خندق
پر جنوب کے طرف مدفون ہیں۔

حضرت میاں بھولا فقیر قدس سرہ آپ فقرای آگاہ دل اور درویشان
خاص سے تھے سلطان محمد عادلشاہ سپہ سالار رستم زمان آپکا معتقد تھا آپکے
احوال کی تفصیل نہیں ملی اور آپ کی ابراہیم عادلشاہ کے مقبرے کے قریب
مشرق طرف اوپر کی جانب واقع ہے۔

حضرت میان خاکسار قدس سرہ آپ فقرای صاحب کمال اور اہل باطن سے تھے آپ کے احوال کے تفصیل نہین ملی اور قبر بہلول پورہ مین واقع ہی اور آپکے مرقد پر گنبذ بنی ہے اور مزار رنگ مرمر کا ہی۔

حضرت شاہ محمود ڈھنگ قدس سرہ آپ اہل کمال فقرا اور ریاضت کش وصاحب باطن درویشون سے تھے اور خانوادہ مداریہ کی اجازت رکھتے تھے اور وہ اکی ملنگ فقیرون کے طریق اور طرز پہ تھی عمر شریف تجرد مین گذاری اور حضرت میران جی قدس سرہ سے جو ایک واسطے سے حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس سرہ کے مرید اور خلیفے ہین ارادت اور خلافت حاصل کئے تھے عمر شریف آپکی دو سال سے اوپر تھی آپکا مزار حصار کے باہر زہرہ پور مین واقع ہے۔

حضرت شاہ محمد جنگلی قدس سرہ آپ اہل کمال بزرگون کے زمرے سے ہین جادہ شریعت پر چلتے تھے خانوادہ طبقات کی خلافت اور اجازت رکھتے تھے ربیع الثانی کی اٹھائیسوین کو رحلت کئے اور مزار آپکا شہر پناہ کے باہر زہرہ پور مین ہے اور شاہ جنگلی کا تکیہ اور مکان مشہور ہے **مترجم** آپکی اولاد حسینی پیر و شمس الدین و صلاح الدین وغیرہ تقلیل کوہ معروف تکیہ شاہ جنگلی مین موجود ہین اور اہل معاش ہین اور آپکا سالانہ عرس ہوتا ہے۔

ذکر اولیائے مدفون بیجاپور رحمۃ اللہ علیہم

حضرت بی بی خوندما صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا آپ اس شہر کے کاملہ اور عارفہ بی بیون سے ہین اور شیخ الشیوخ حضرت عین الدین گنج العلم جنیدی قدس سرہ کی دختر کرامت مصدر ہین ولیہ دوران اور حافظ قرآن تھین آپ سے کرامتین ظاہر ہوئین اور تجاوز اور بہشتی ماصاحبہ کے نام سے بھی مشہور ہین آپکا مزار شریف حضرت گنج العلوم قدس سرہ کے درگاہ کے سمت مشرق کی طرف دو تیر پرتاب کے فاصلے پر واقع ہے اور آپ کے

بارہ مین آپ کے فرزند مدفون ہین اور جو گنبذ کی بنائی گئی ہے **نقل ہے** کہ اوس زمانہ مین ایک چور کسیکا گھوڑا چرا لیکر جاتا تھا راستہ مین آپ کے روضے کے پاس پہونچا تھا کہ صبح کی روشنی نمودہ ہوی مذکور چور پریشان اور گھبرا ہو کر آپ کے روضہ کے صحن مین چڑھ گیا اور سر ارادت زمین پر رگڑنے لگا اور آہ وزاری کے ساتھ التجا کرنے لگا اسوقت اس گنہگار کی جان اور آبرو بچالو اوس بی بی کی کرامت سے اوس گھوڑے کی شکل اور رنگ بدلکر اور صورت اور رنگ ہو گیا اس سے کوئی شخص اوسکا مزاحم نہوا پس وہ شخص نہایت خوش ہو کر اپنی جان اور آبرو کے خوف سے بے فکر ہوکے آپ کے مزار شریف پر چو کھنڈی بنایا اور روز عرس ربیع الثانی کی پانچوین ہی آپ کے والد بزرگوار حضرت گنج العلم قدس سرہ پہلے اوس مقام پر مدفون ہوئے تھے بعد انکے نقل فرمائے چنانچہ آدھی قبر شریف چو کھنڈی کے باہر اور آدھی پائین مین آجتک روز بھی نظر آتی ہے اور حضرت گنج العلم قدس سرہ کے نقل کرنے کا سبب آپ کے تذکرے مین بیان ہو چکا ہے۔

حضرت بی بی شمسہ ماصاحبہ رحمۃ اللہ علیہا آپ بھی اللہ کے ولی اور کامل عصر اور اپنے زمانے کے رجال کے تاج تھے آپ قطب آفاق خاتم سلسلہ چشت حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ کے بزرگ خاندان سے ہین بلند مقامات اور مشہور کرامات رکھتے تھے آپکے احوال کی تفصیل نہ ملی آپکا مزار زہرہ پور کے دروازے کے باہر فخر آباد مین مشہور ہے اور مرقد مبارک پر گنبذ بنائی گئی ہے عرس شریف رجب کی سولہوین کو ہے گنبذ کے اندر چار قبرین اور مدفون ہین اون مین سے ایک قبر حضرت شاہ حسن فخر آبادی قدس سرہ کی ہے جو آپ کے قرابتدارون سے تھے **مترجم** آپکی اولاد نہین ہے لیکن سالانہ عرس اہل محلہ کرتے ہین۔

حضرت راجی لوشتی رحمۃ اللہ علیہا آپ اس ملک کے عارفہ اور واصلہ بی بیون سے ہین آپ سے کرامتین بہت ظاہر ہوئین آپ کا مزار مغربی احاطہ کے دیوہ کے

باہر روضہ حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے باہر کے کونے کے طرف واقع ہے
نقل ہے کہ آپ مدفون ہونے سو شب کو کفن چورانے والے آپ کے قبر شریف کے پاس
آئے اور قبر کھول کے کفن نکال لینے مستعد ہوئے تو اس ولیۃ اللہ کی کرامت سے اون کی
بینائی جاتی رہی اور بے ہوکے واپس چلے گئے آپ کے وفات کی تاریخ اور سنہ خبر نہیں ہوئی

حضرت بی بی نعیمہ مشہور بڑی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا آپ بیبیان کے

کامل بی بیون سے ہین اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے والدہ ہین
اور صاحب کرامات تھین اور آپ نے اپنے فرزند رشید حضرت مولانا حبیب الحق قدس سرہ
سے دست بیعت وارشاد لین حضرت مولانا قدس سرہ کے ملفوظ مین لکہا ہے کہ جب سے آپ
مرید ہوئین رات دن وظیفہ اور ذکر مین مشغول ہوئین اور ایسی صفائی حاصل ہوی کہ اکثر
اوقات بیداری مین عالم غیب اور ارواح کو دیکھتین اور حضرت مولانا قدس فرماتے ہین
کہ جب آپ کی رحلت ہوی تو مین نے چاہا کہ شجرہ آپ کے دست مبارک مین دون ایسے
دفعۃً شجرہ جو دوسرے شخص کے ہاتھ مین تھا گم ہوگیا اور ایسا گمان ہوا کہ آپ نے
نہایت جلدی سے ہاتھ کفن سے باہر نکالکے شجرہ لے لین ہرچند ڈھونڈا نہ ملا جب
کفن کھول کے دیکھا تو شجرہ آپ کے دہنے ہاتھ مین ہی ... وصال اکثر ایخیس ہجری
سے وشبۃ دوم آپ کی تاریخ ہے اور حضرت مولانا قدس سرہ کی گنبذ مین حضرت
کے دہنے جانب آپ کا مزار شریف واقع ہے۔

حضرت ستی تقاصہ عرف ستی ما صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا۔

آپ ولیۃ اللہ اور صاحب کشف وعرفان اور شیخ رجال تھین اور بیبیان کے
بی بیان صاحب کرامت سے تھین آپ کے غیبی واردات اور معاملات اور مکاشفات
بہت سے ہین اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ سے بیعت
رکہکے آپ کی صحبت مین رہین اور ہر وقت اپنی عمر سے خوش تہین کہ اس قدر باقی

اور مرض موت تک دو بار تجلی حق تعالی دیکھین اور جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خواب سے اور رویت سے یکبار مشرف ہوئین اور مصداق حدیث شریف کا تکو ہو رضا
اکم علی الاکل فان اللہ یطعمھم ویسقیھم مرض موت مین عالم علوی کے
کھانا آپ کے پاس لے سیر رہتی تہین جمادی الثانی کی ساتوین ... اکثر اچھین ہجری کو
دار البقا کو روانہ ہوئین اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کی درگاہ کے متصل
مغربی احاطہ کی دیوار کے باہر شرقی کونے کے طرف نیم تک اور بیچ فلک کے گنبذ کے
قریب جو گنبذ کی مین اسودہ ہین اور حضرت مولانا قدس سرہ کی تاریخ ایا تقاصہ
الجنان فرماتے ہین حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ فرماتے ہین کہ اون ولیۃ اللہ
کی زیارت کے روز فقیر بعض لوگ کے ہاتھ صندل گلاب اور عطر اور پھول اور سبزہ وغیرہ
دیکہکر منع کیا اور وہ رسم وتعظیم جو میت کو خوش آتی ہے کچھ نہیں ہوا اوسی شب خواب مین
دیکھا کہ گویا وہ ولیۃ اللہ ایک گنبذ مین بیٹھی ہین اور فقیر گلاب کے پاس جاسکتی ہے کہ
زیارت کے لیے پھول سبزہ اور گلاب وصندل لائے تہے لیکن ہوا یہ ایک اوٹھا لگی جو
مین ہی فقیر یہ سمجھا چونکہ منع کیا تھا اس لیے فقیر کو سناتے ہین اتنی نفعنا اللہ بہ کا تھا
دفع ہے سمجھا تھا اس بی بی کی برکتون سے

حضرت بی بی قادریہ رحمۃ اللہ علیہا۔ آپ بہی اس مبارک شہر کے کامل

اولیا کے ہین بلند مقامات اور کامل مکاشفے رکھتی تہین منقول از ملفوظ حضرت سید میر
شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ مین لکہا ہی کہ حضرت ایک فقیر کو دیکھے کہ سوای حضرت الاولیا موصوف
کے جو سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ کی اولاد سے تہین وہ کسی دوسرے
عورت کی تعظیم نہین کرتے تہے اس عالیجناب بی بی کے احوال کی تفصیل اور وصال کی تاریخ اور
سنہ سے اطلاع نہ ہوی لیکن آپ کا مرقد مبارک بیجاپور کی شہر پناہ کے اندر ہے

حضرت بی بی صالحہ ما صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا۔ آپ بہی اس مبارک شہر کے

عارفہ اور واصل باللہ ہوگئی ہیں اور پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ کی ہمشیرہ بھی تھیں
اور آپ نے لیلۃ القدر دیکھا نقل ہے کہ ایک شب آپ حجرے میں عبادت اور اشغال میں مشغول
تھیں شب قدر کے انوار و علامات ظاہر ہوئے جھاڑ پتر سب سجدے میں گئے اور آپ نے اس چادر کے
ثبوت کے لئے اپنی دامنی مبارک ایک جھاڑ پر ڈالدی جب وہ جھاڑ سجدے کی حالت سے اوٹھ کے سیدھا
ہوگیا تو دامنی مبارک جھاڑ کی انی پر لٹکی رہی تھی صبح کو سب لوگ اپنے انکھوں سے دیکھے مرقد مبارک انکا

گنبد کے اندر پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے بازو کے واقع ہے اگرچہ خطہ شریف بیجاپور میں
آسودہ ہیں سو بعض مشہور اولیا اور بزرگوں کے کچھ ایک حالات اور کرامات کی تحریر ختم ہوئی اور چند
متقیوں اور اہل اللہ عارفوں اور قاضیوں اور درویشوں رحمہم اللہ کے تھوڑے سے حالات بھی لکھے گئے
لیکن اس شہر میں اور اسکے باہر بہت سے اولیاء اللہ مدفون ہیں جنکے حالات معلوم نہیں نہ مزارات انکے
فقیر حقیر کے دل میں آیا کہ اسامی مبارک مشائخوں اور اولیا اور مجذوبوں اور فقیروں اور عالموں اور رئیسوں
اور دنیاداروں کے جو عارف ربانی حضرت شاہ ابو الحسن ثانی قادری قدس سرہ سنہ ۱۲۹۱ تک جو چھپا
ہجری میں کام بند ہوا ہے تو اس مختصر میں داخل کرے انکے دیباچہ کیا گیا العلم النفا بیر کاتم والحفظ
فی صدورھم اور بعض مقام ترتیب قدیم میں تبدیل ہوگئی مترجم چونکہ اس فہرست کی ایک جدول بنانا
مناسب معلوم ہوا ایسا جدول ذیل تیار ہوگئی جو بجای خود ایک مختصر سا تذکرہ ہی اس جدول میں پانچ خانے
ہیں پہلے میں نشان صفحہ ہے کہ معلوم ہو جاوے کہ ان بزرگوں کے حالات اس کتاب میں کس صفحہ میں
ہیں دوسرے میں نام تیسرے میں جنکے وفات کی تاریخ درمعلوم ہوا درج ہے چوتھے میں جنکے مزار کا
مقام معلوم ہوا لکھا گیا پانچویں میں کیفیت مزار کی درج ہے اس جدول کے آخر میں چند نام جو اصل
کتاب میں سہو چھوٹ گئے تھے داخل کئے گئے غرض یہ جدول ان بزرگواروں کا فاتحہ سالانہ کرنے والوں
کے لئے بطور ایک یاد اور اس زمانے کے کام دیگی اور زیارت کرنے والوں کے لئے آسانی سے بطور ایک رہبر شفیق
کے مزارات کے مقام اور حالات بتلا دیگی ✱

الٰہی بحرمت آثار شریف حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نشان صفحہ	نام	تاریخ وفات	مقام مزار	کیفیت
۲۳	شیخ موسیٰ [illegible]	۲۱ رجب	اندرون قلعہ ارک متصل محل	مرقد پر مسقف چبوترہ ہے اور [illegible]
۲۶	مخدوم شیخ عین الدین گنج العلم	۱۲ ذی الحجہ	نزد فتح دروازہ	مرقد پر گنبد ہے۔
۳۲	سلطان ضیاء الدین [illegible]	۱۴ شعبان	نزد روضہ حضرت [illegible] قدس سرہ	مرقد پر گنبد ہے۔
۳۳	شاہ حافظ حسینی	۱۰ صفر	قریب محل آثار شریف	مرقد پر گنبد ہے۔
۳۴	شاہ حمزہ حسینی	۸ شعبان	ایضاً	مرقد پر گنبد ہے۔
۱۹	حاجی رومی	۲۷ ذی الحجہ	شہر پناہ کے حصار کے اندر قلعہ ارک کے پاس شمال کی طرف شاہ پیٹ میں	مرقد پر چبوترہ ہے
۲۱	پیر فقیر اللہ ولی	۲۲ رجب	شاہ پور کے دروازہ کے پاس حضرت شاہ فقیر اللہ قدس سرہ کے گنبد کے قریب	مزار پر گنبد ہے
	شاہ حیدر نجفی	۔	۔	۔
	سید علی بنگالی	۔	۔	۔
	قلندر علی	۔	۔	۔
۶۹	شاہ قاسم قادری	۵ محرم	سے بازار میں حیدر خان کے مسجد کے صحن میں قریب [illegible] محل	مرقد پر گنبد ہے
۹۳	شاہ ہاشم حسینی علوی	۹ رمضان	شہر پناہ کے اندر بادشاہ پور میں	مرقد پر چاندی کی گنبد ہے [illegible]
۱۱۰	شاہ رحمان اللہ حسینی	۲ ذی قعدہ	اپنے مرشد شاہ ہاشم حسینی کے گنبد میں	۔
	میاں عبد الفتاح علیہ الرحمۃ	۔	۔	۔

نمبر شمار	نام	تاریخ وصال	مقام مزار	کیفیت
۲۵	پیر مقصود	ششم شعبان	شہر پناہ کے اندر الف روپے کے دروازہ کی بائیں سمت بازار میں	مرقد پر چوگنبدی کا ہے
	پیر بیڑا باہر	·	نزدیک فصیل دروازہ بادشاہ پور	·
	شیخ محمد سراج جنیدی کا	·	روبرو مسجد جامع کلاں جانب شرقی	مرقد چبوترہ پر ہے
۱۲۱	شاہ حضرت حسینی	۱۰ رمضان	ابو تراب بازار	مرقد پر گنبد ہے
	خواجہ معین	·	·	·
۲۳	پیر رسیے	۱۰ رجب	بیرون شہر پناہ شرقی جانب کچھ زمین	مرقد چبوترہ پر ہے
۱۲۵	شاہ عبدالسلام شطاری کا	·	متصل مسجد نوابات حویلی امام سور	مرقد پر چوگنبدی کا ہے
۲۳	شیخ عبدالصمد خورد	۵ محرم	اندرون گنبد شیخ حمید صاحب	·
	سید مصطفےٰ سجادہ	·	شیخ حمید صاحب کی درگاہ میں	·
	فرید شاہ	·	·	·
۹۱	شاہ عبدالرزاق	۲۲ ربیع الثانی	مکہ دروازہ کے پاس	مرقد پر گنبد ہے
	خواجہ عبدالرحیم	·	متصل مسجد نوابات بالا وی مرقد شاہ عبدالسلام شطاری کے	·
	شیخ کمال کاوری کا	·		·
۴۰	شیخ حمیدالدین	۲۲ رجب	نیا باغ میں	مرقد پر گنبد ہے
۴۱	شیخ لطف اللہ	۱۰ ربیع الثانی	نیا باغ میں	مرقد پر گنبد ہے
	شیخ عبدالصمد بزرگ	·		·
	سید احمد قادری عرب	·	·	·
	شیخ احمد برقع پوش	۱۰ ربیع الاول	متصل دروازہ دہلی	مرقد پر چوگنبدی کا عرس ہوتا ہے
	سید عبداللہ عراقی	·	·	·
۱۳۲	سید جعفر سلطان عرب	۲۰ ذیقعدہ	نوباغ کے قریب	مرقد پر گنبد ہے عرس ہوتا ہے

نمبر شمار	نام	تاریخ وصال و وفات	مقام مزار	کیفیت
	سید جعفر	·	·	·
	بڈھے شاہ	·	·	·
۱۲۶	سید محمد تقی ترک	۱۰ ذی الحجہ	مکہ دروازہ کے پاس	مرقد پر چوگنبدی چاندی کی
	سید مغربی	·	·	·
	عبدعلی مشائخ	۱۰ ربیع الاول	روضہ قاضی ابراہیم کے پاس	·
۱۲۱	سید حسن بخاری	۱۳ محرم	دالان ... کے پاس جانب شمال درگاہ ...	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	شیخ عبدالعلی	·	·	·
	شیخ ابوالفتح جونپوری	·	·	·
	حاجی شیخ محمود کا	·	·	·
	شیخ عبداللطیف بن محمد	·	·	·
	سید محمد کامل	·	·	·
	سید ابوبکر عرب	۲۲ شعبان	چوہدری متصل محل آثار شریف	مرقد بالائی چبوترہ عرس ہوتا ہے
	شاہ عبدالعزیز	·	·	·
	شیخ زین الدین	·	·	·
۲۳	پیر جینا	۲۰ رمضان	[illegible]	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	پیر پودے	·	بخشی کے حویلی کے پاس	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	پیر ماسے	·	·	·
۵۲	شاہ نورالدین صوفی کا	·	·	·
	شیخ جمال ... کا	·	·	·
۱۲۶	سید محمد ... کا	[illegible] ہجری	اندرون شہر پناہ ... باغ میں	مرقد بالائی چبوترہ عرس ہوتا ہے

نمبر شمار	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	سید علی بخاری	.	.	.
٣٨	شاہ باز حسینی	١٥ ذیقعدہ سنہ [illegible]	شاہ پیٹ میں	مرقد پر چونہ گچ گنبد بنا ہوا ہے
	ملا یوسف مجذوب	.	.	.
	شاہ اسمٰعیل مجذوب	.	.	.
	میر سنبل مجذوب	.	.	.
	لاانجان لکڑ مجذوب	.	.	.
	سید محمد بخاری مجذوب	.	.	.
	شاہ محمد مجذوب	.	نیا باغ مرقد شاہ بہائی کے پاس	.
	الگی مجذوب	١٩ محرم سنہ	فتح دروازہ کے پاس	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	شاہ لنگی مجذوب	٢٢ صفر سنہ	قلعہ ارک کے خندق پر	مرقد پر چونہ گنبد کی ہے
	شاہ توکل مجذوب	.	.	.
	شاہ عبد الحمید مجذوب	.	.	.
	شاہ لالہ محمد مجذوب	.	.	.
	شاہ عثمان مجذوب	٣ جمادی سنہ	شاہ پور دروازہ کے پاس	مرقد پر سقف چوبین ہے
٣٧	سید علی شہید	.	قاضی محمد بازار کے مکان کی پچھواڑے [illegible]	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	میر بابا جی شہید	.	"	در گنج شہیدان
	شیخ میان شہید	.	"	"
	سلطان شہید	.	قلعہ ارک خندق [illegible]	بالا چبوترہ [illegible] قبریں ہیں
	میان داول جی	.	.	.
	ملا محمد زبیری	٢٣ شوال سنہ	باغ تہال باولے	مرقد بالائی چبوترہ ہے

نمبر شمار	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مرقد	کیفیت
	قاضی ابراہیم بوری	١٤ رجب سنہ [illegible]	رنگین مسجد کے پاس مشرق کی طرف	.
	قاضی عسکر	.	.	.
	قاضی سیف ارشد	.	.	.
	شاہ بلواجی	.	.	.
	سید محمد	.	.	.
	سید قطب	.	.	.
	سید آتا لے	.	قلعہ کے دروازہ کے سامنے مسجد [illegible]	مرقد پر چبوترہ ہے
	سید منتخب	.	.	.
	شیخ منصور	.	ولگینہ باغ متصل رنگین مسجد [illegible]	مرقد پر چبوترہ ہے
	سید عبد الرحمن مجذوب	.	متصل [illegible]	"
	سید یوسف خضر	.	.	.
	بی بی قادرہ	.	.	.
	ججاں بی بی	.	اندرون فتح دروازہ	مرقد پر چبوترہ ہے
	بی بی صاحبہ	.	.	.
	چاند بی بی	.	.	.
	شاہ پہلوان	.	فتح دروازہ نزد میاں الگی مجذوب	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	صاحبن صاحبہ	.	.	.
	عابدہ صاحبہ	.	.	.
	سلطان محمد عادل شاہ	٢٩ محرم سنہ [illegible] ہجری	بادشاہ پور میں	مرقد پر چاندنی کا گنبد ہے
	[illegible]	.	[illegible] دروازہ کے پاس شاہ [illegible] گنبد کے [illegible] میں	" سنہ [illegible]

نمبر	نام بزرگ	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	علی عادل شاہ بزرگ	[illegible] ہجری	نو باغ میں متصل روضۂ جعفر سقاف	مرقد پر چوکنڈی ہے
	علی عادل شاہ خورد	شعبان سنہ [illegible] ہجری	شاہ پیٹ میں	مرقد پر گنبد [illegible]
	ابراہیم [illegible] خان	.	.	.
	مرزا [illegible] الملک	.	.	.
	ملک توتا [illegible]	.	متصل آثار شریف	مرقد پر چوکنڈی ہے
	پیر [illegible] غازی [illegible]	رمضان سنہ [illegible]	قریب جامع مسجد [illegible] حافظ خان محمد	مرقد پر چوکنڈی ہے
	شاہ داؤد [illegible]	.	.	.
	غالب شاہ	.	.	.
	حضرت شاہ	.	.	.
	قدم رسول	.	زہرہ پور کے دروازہ کے باہر	[illegible]
	شاہ عبد الواحد چشتی	.	.	.
	پیر شاہ	.	.	.
	علی شاہ	.	.	.
	حبیب اللہ شاہ	.	.	.
۳۸	بدیع الدین حسینی	.	ابراہیم عادل شاہ کے مقبرہ میں [illegible]	مرقد پر گنبد ہے
۱۲۹	شاہ وزیر اللہ	در سنہ [illegible] ہجری	مولانا حبیب اللہ [illegible] کی طرف	مرقد بالائی چبوترہ ہے
〃	شاہ عبد اللطیف قادری	در سنہ [illegible] ہجری	ایضاً [illegible]	〃
۷۷	شاہ عتیق اللہ قادری	در سنہ [illegible] ہجری	ایضاً مشرق کی طرف	〃
	میاں شیخ [illegible]	.	.	.
	حاجی فتح اللہ	.	.	.

نمبر	نام بزرگ	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شاہ حسن	.	.	.
۶۳	مولانا حبیب اللہ [illegible]	شعبان سنہ [illegible]	مقبرہ ابراہیم [illegible] شاہ کی طرف [illegible] فاصلہ پر ہے	مرقد پر گنبد ہے
	میاں تاج محمد	.	.	.
	سید عابد	.	.	.
	سید عبد الرحمن قادری	.	.	.
	شاہ عبد الغنی قادری	.	.	.
۴۹	شاہ عطاء الحق	در سنہ [illegible]	بیجاپور کے حصار کے باہر زہرہ پور میں	.
	میاں شریف [illegible]	.	درگاہ شمس صاحب کے تھوڑے فاصلہ پر	
۷۷	شیخ غلام [illegible]	.	درگاہ شمس صاحب کے پاس	مرقد پر چوکنڈی ہے
	سید احمد قادری	.	.	.
	بی بی جنت [illegible]	۱۶ رجب	زہرہ پور میں درگاہ مشہور ہے	مرقد پر گنبد ہے
	شاہ محمود	.	.	.
۳۹	شاہ حسن [illegible] آبادی	.	زہرہ پور میں ہے	.
	سید احمد کربلائی	.	.	.
	شیخ عبد الستار	.	.	.
	میاں رحیم محمد	.	شاہ نواز خان کے گنبد کے پاس	.
	شاہ مرتضیٰ [illegible]	۹ ذی الحجہ	[illegible] کے پاس جانب شمال	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	شاہ ابو طالب [illegible]	.	.	.
	سید علی محمد [illegible]	.	.	.
	سید [illegible]	.	.	.
	شاہ [illegible]	.	.	.

نمبر	نام	تاریخ	مقام	کیفیت
	شاہ نور الدین محمد	۔	۔	۔
	مشرف موجود	۔	۔	۔
	شیخ اسمٰعیل قادری	۔	مولانا حبیب اللہ صاحب کے گنبد کے پاس جنوبی جانب	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	شیخ یوسف	۔	۔	۔
۱۲۰	محمد شریف سلمہ	۔	[illegible]	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	میاں میوا فقیر	۔	مقبرہ عادل شاہ کے پاس سمت شرقی	۔
	بابو بڑا ننگ	۔	۔	۔
	شاہ چنگل	۔	تکیہ محمد فضل پور واقع بیجاپور	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	شیخ خان مجذوب	۔	۔	۔
	راجی روشنی	۔	مولانا حبیب اللہ کے گنبد کے پاس مغربی جانب	۔
	امیر شاہ	۔	۔	۔
	والد قاضی علی	۔	۔	۔
	قاضی زین العابدین	۔	۔	۔
	قاضی محمد امین	۔	۔	۔
	محمد حسین خطیب جامع مسجد	۔	۔	۔
	ملا عبد الرحمن سیونا	۔	۔	۔
	ابو محمد قشونی خان	۔	۔	۔
	ابراہیم عادل شاہ	۱۱ محرم سنہ [illegible]	روضہ ابراہیم در نورس پور	بالائی مرقد گنبد ہے
	نواب مصطفیٰ خان		درگاہ حضرت شاہ امین الدین اعلیٰ کے احاطہ میں جنوبی دروازہ	مرقد پر چھوٹا گنبد ہے
	نعمت خان زبردست	۔	۔	۔
	عزیز خان سر نوبت	۔	۔	۔

نمبر	نام	تاریخ	مقام	کیفیت
	محمد خان دیلور	۔	۔	۔
	جلیل خان آنکاری	۔	۔	۔
	اعتبار خان سر نوبت	۔	مولانا حبیب اللہ کے گنبد کے پاس متصل	مرقد پر گنبد ہے
	شاہ منعم صاحب مجذوب	۔	۔	۔
	سید مصطفیٰ صاحب	۔	۔	۔
۱۲۱	شاہ میراں جی شمس العشاق	۔	شاہ پور کے ٹیلہ پر حضرت شاہ امین الدین اعلیٰ کے درگاہ میں	مرقد پر گنبد ہے
	شاہ برہان الدین جانم	۱۰ جمادی الثانی	شاہ پور کے ٹیلے پر	مرقد پر گنبد ہے
۱۲۲	شاہ امین الدین اعلیٰ	۲۴ رمضان	شاہ برہان الدین کے گنبد کے پاس	مرقد پر گنبد ہے
۱۲۳	شیخ محمود خوش دہان	۔	شاہ امین الدین اعلیٰ کے درگاہ میں	۔
۱۲۴	شاہ غنی	۔	شاہ پور کے تالاب پر مغربی جانب	۔
۱۲۵	شاہ شریف بحر رباب	۹ رمضان	شاہ امین الدین درگاہ کے نزدیک	مرقد پر گنبد ہے
	سید نور محمد قادری مجذوب	۔	۔	۔
	شاہ علی قتال	۔	۔	۔
	میاں سیما مجذوب	۔	۔	۔
	میاں کچاے مجذوب	۔	۔	۔
	میاں خاکسار	۔	بہلول پورہ میں	مرقد پر گنبد ہے
	میاں داؤد	۔	۔	۔
	میاں شاہ محبت	۔	۔	۔
	میاں محمود	۔	۔	۔
	میاں کچاے فقیر	۔	۔	۔
	سید میراں شہید	۔	۔	۔

نمبر	نام	تاریخ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شاہ جمال اللہ	.	.	.
	شیخ علی	.	.	.
	سید احمد زرین	.	متصل آثار شریف جانب شمال	مرقد بالائے چبوترہ
	شاہ باقر ذاکر	.	.	.
	ملا محمد نذیر کلاں بزرگ	۱۰ صفر	قاسم تالاب پر	مرقد بالائے چبوترہ ہے
۷۵	شیخ ابراہیم ملتانی	۱۳ محرم ۱۰۳۰ ہجری	شمالی قبرستان میں	.
	حامد خان	.	.	.
	میران خان	.	.	.
	بڑے ملک	.	.	.
	مخدوم خان	.	.	.
	یوسف خان	.	.	.
۸۶	شاہ ابوالحسن قادری	۳ ربیع الثانی	آغا پور کے پاس	مرقد پر گنبد کی چوکی ہے
۸۹	شاہ مصطفیٰ قادری	۵ شعبان	شاہ ابوالحسن قادری کے درگاہ میں علیحدہ چبوترہ پر	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	سید میران	.	شاہ ابوالحسن قادری کے درگاہ کے باہر	مرقد بالائی چبوترہ
	سید علی محمد	.	"	"
	شاہ عبدالقادر قادری	.	"	"
۱۴۱	شاہ نعمت اللہ قادری	.	"	"
	سید میران شاہ ابدالی	.	.	.
	قاضی سید علی	.	.	.
	راجہ حاشمہ	.	.	.

نمبر	نام	وفات	مقام مزار	کیفیت
	مست علی	.	.	.
	غلام علی	.	.	.
	شاہ محمد علی خطیب جامع مسجد	.	.	.
	قاضی سعید	.	.	.
	ملا ملک	.	.	.
	ملا ظہوری	.	بخشی کی حویلی کے قریب امام کے روضے کے اندر علاوہ	فرش زمین ہے
	بہلول خان	.	.	.
	موسیٰ خان	.	.	.
	ملا عنایت	.	.	.
	شاہ نواز خان	.	بیرون شاہ پور دروازہ درگاہ حضرت امین الدین اعلیٰ	مرقد پر گنبد ہے
	ریاست الملک شاہنواز خان	.	.	.
	نورالدین محمد شاہ نواز خان	.	.	.
	احمد خان سر نوبت	.	.	.
	فتح خان راستگو	.	.	.
	شاہ باز خان	.	.	.
	سید محمد بخاری	.	.	.
	سید عظمت شاہ	.	.	.
۱۱۶	شاہ مصطفیٰ بن شاہ ارزو	۱۱ شعبان	شاہ راجو کے گنبد کے پاس	.
	شاہ حبیب اللہ شاہ باجوا	.	.	.
	میاں محمد اعظم	.	.	.

	نام	وفات		
	شاہ ابوالقاسم	.	.	.
	شاہ محمد	.	.	.
	شاہ محی الدین	.	.	.
	سید نور اللہ	.	.	.
	سید محمد	.	.	.
	سید اسمٰعیل	.	.	.
	سید لطف	.	.	.
	سید محمود	.	.	.
	سید جعفر قادری	.	.	.
	شیخ علم اللہ درویش	۱۰ ذی الحجہ [illegible]	قریب درگاہ باہر شہر کے دروازہ مکہ [illegible]	.
	شیخ ابوالمکارم بن شیخ علم اللہ	.	اپنے والد کے پاس	.
	شیخ ابو تراب	۲۰ صفر [illegible]	اپنے دادا شیخ علم اللہ کے پاس	.
	میاں خیر من	.	.	.
	شاہ موسیٰ قادری	.	اندر [illegible] دروازہ کے باہر علی موری کے پاس	مرقد بالای چبوترہ ہے
۱۲۰	شاہ مصطفیٰ قادری	[illegible]	[illegible] شاہ علی قادری	مرقد بالای چبوترہ ہے
	پیر [illegible]	.	قریب [illegible]	مرقد بالای چبوترہ
	شاہ محمد خلیل اللہ	.	[illegible] درگاہ [illegible]	مرقد بالای چبوترہ
	سید [illegible]	.	[illegible] قریب درگاہ [illegible]	مرقد بالای چبوترہ
	سید لطیف	.	.	.
	قطب شاہ	.	.	.
	شیخ [illegible]	.	.	.

	نام	وفات		
	شیخ حسین [illegible]	.	.	.
	حافظ [illegible]	.	.	.
	شاہ [illegible] شہید [illegible]	.	.	.
	سدی [illegible] مجذوب	.	.	.
	بادشاہ صاحب [illegible]	.	.	.
	شاہ دیبائی	.	.	.
	مخدوم صاحب	.	.	.
	شاہ قاسم مجذوب	.	.	.
	شیخ سلطان [illegible]	.	.	.
	شیخ سوداگر	.	.	.
	سدی عنبر حبشی	.	.	.
	صاحبہ راجہ	.	.	.
	امۃ السلام	.	.	.
	امۃ الحفیظ	.	.	.
	امۃ المجید	.	.	.
	چھپو صاحبہ	.	.	.
	بی بی عائشہ	.	.	.
	راجی صاحبہ	.	.	.
	[illegible] بی بی صاحبہ	.	.	.
۸۲	حضرت شاہ مرتضیٰ قادری	سنہ [illegible]	متصل دروازہ کے باہر	مرقد [illegible] گنبد [illegible]
	[illegible]	.	اندرون گنبد شاہ مرتضیٰ قادری	.

نام	تاریخ وفات	مقام مزار	کیفیت
شیخ صلاح	۔	۔	۔
سید وجیہ ذاکر	۔	۔	۔
میاں عبدالرحیم ذاکر	۔	۔	۔
عزیز شاہ	۔	۔	۔
شیخ سلیمان	۔	۔	۔
قاضی عبداللہ	۔	۔	۔
باوالالاک مجذوب	۔	۔	۔
شاہ صبغۃ اللہ مجذوب	۔	۔	۔
ستی خریرہ	۔	۔	۔
مرزا عنایت اللہ	۔	۔	۔
حیدر آقا	۔	۔	۔
مقصود آقا	۔	۔	۔
اخلاص خان بزرگ	۔	بیرون فتح دروازہ قریب گنبد شاہ مرتضیٰ قادری	مرقد پر گنبد ہے سالم
ابراہیم خان	۔	۔	۔
اللہ بخش	۔	۔	۔
شیخ حسن رضا سرست	۔	۔	۔
شیخ ابو علوی سرست	۔	۔	۔
شیخ ابوالقاسم سرست	۔	۔	۔
شیخ عبدالعزیز سرست	۔	۔	۔
شیخ احمد سپاہ انگیز	۔	۔	۔

	نام	وفات	مقام مزار	کیفیت
	[illegible] ایضاً	۔	شاہ مرتضیٰ قادری کے گنبد کے باہر	مرقد بالائی چبوترہ
	شاہ حسین	۔	ایضاً	۔
	شاہ [illegible] قادری	۔	ایضاً	۔
	میر زین الدین	۔	۔	۔
	علی میاں	۔	۔	۔
	حاجی ذاکر	۔	شاہ مرتضیٰ قادری کے گنبد کے پائیں جانب [illegible]	۔
	میر آثار	۔	۔	۔
	سید عماد	۔	۔	۔
	حلتے میاں	۔	۔	۔
	خوب محمد	۔	۔	۔
	سید فرید	۔	۔	۔
	میاں باشا لنگ	۔	۔	۔
	شیخ محی الدین واعظ	۔	۔	۔
	مولوی عبدالرحمن دمشقی	۔	شاہ مرتضیٰ قادری کے گنبد کے احاطہ کے اندر	۔
	شیخ احمد رومی	۔	۔	۔
۱۲۴۳	سید عبدالرحمن سلمہ	۔	بیرون شہر پناہ بطرف فتح دروازہ	مرقد بالائی چبوترہ
۱۲۴۰	سید محمد سلمہ	۔	۔	۔
	خواجہ عنایت اللہ	۔	۔	۔
	میاں حمزہ فقیر	۔	۔	۔
	شاہ بہادر	۔	۔	۔
	حاجی سعید	۔	۔	۔

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شیخ عبدالقادر مست	۔	۔	۔
۱۳۹	سید احمد نظیر	۔	ساڑواڑہ دروازہ کے پاس	مرقد بالائے چبوترہ
	سید احمد حمید رومی	۔	۔	۔
	جمیع سادات عرب	۔	۔	۔
	شیخ احمد برقی	۔	بہشتی دروازہ کے اندر باغ میں	مرقد بالائے چبوترہ
	میاں عبدالرحمان مکی	۔	۔	۔
	شاہ ابو یوسف چھجلے شاہ بزرگ	۔	۔	۔
	شاہ میر نابینا	۔	۔	۔
	شاہ ابراہیم بزرگ	۔	۔	۔
	شاہ حضرت مجذوب	۔	۔	۔
	دُنا خان	۔	۔	۔
	حسن رومی خان	۔	۔	۔
	سید سقا خادم آثار شریف	۔	۔	۔
	شاہ مرتضیٰ حسینی علوی	۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۰ھ	اندرون احاطہ درگاہ ہاشم دستگیر قدس سرہٗ	مرقد پر بنگلہ چوبی ہے
	شاہ ہاشم حسینی علوی	۱۲ جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۴ھ	〃	〃
	شاہ وجیہ الدین حسینی علوی	۷ جمادی الاول سنہ ۱۱۹۹ھ	〃	〃
	شاہ محمد غوث حسینی علوی	۲۹ صفر سنہ ۱۱۸۹ھ	〃	〃
	شاہ عبداللہ حسینی علوی	۲۸ جمادی الاول	روبرو درگاہ ہاشم دستگیر قدس سرہٗ	مرقد بالائے چبوترہ
	شاہ جلال الدین حسینی علوی	۱ ربیع الاول	در احاطہ درگاہ ہاشم دستگیر قدس سرہٗ	〃
	شاہ نعیم اللہ قادری	۔	در نو بازار	مرقد پر گنبد ہے

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شاہ قطب الدین صفوی	۔	در احاطہ درگاہ ہاشم دستگیر قدس سرہٗ	۔
	شاہ حسن صفوی	۔	۔	۔
۱۲۹	شاہ حضرت قادری	۱۳ محرم	عقب جامع مسجد دکان نانبائی	مرقد بالائے چبوترہ
۱۳۰	شاہ کرم اللہ قادری	۔	۔	مرقد پر چوبی گنبد ہے
	شاہ صفوی	۔	۔	۔
۱۲۱	سید عبدالرحمٰن الحسینی قادری	۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۱۱۷ھ	قریب جامع مسجد	مرقد پر گنبد ہے
۲۰۲	سید کریم محمد حسینی قادری	۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۱۰۵ھ	〃	〃
۱۵۸	سید تاج حسن قادری	۱۸ رجب	سی بازار میں	〃
	شاہ ابراہیم بغدادی	۱۰ شعبان	محلہ حکیم بازار قریب جامع مسجد	مرقد بالائے چبوترہ
	عبدالرحمٰن اور سید ابو تقیہ	۔	قریب واڑی متصل آثار شریف	〃
۱۳۹	سید زین مقبل	۔	شاہ پیٹھ میں	〃
	سید عبداللہ مقبل	۔	〃	〃
	سید علوی بردم	۔	در روضہ سقاف محلہ سنگر بازار	〃
	مولانا سید عبدالرحیم	۔	قریب واڑی متصل آثار شریف	〃
	مولوی خلیل الرحمٰن صدر	۔	سی بازار میں پائیں شاہ قاسم قادری	〃
	محمد اکرم صدر	۔	〃	〃
	سکندر عادل شاہ	سنہ ۱۱۰۸ھ	نو بازار میں پائیں درگاہ شاہ نعیم اللہ قادری	〃
	محمد اکبر	۔	سی بازار میں پائیں درگاہ شاہ قاسم قادری	〃
	شیخ محمد عرب	۔	۔	۔
	شیخ ابراہیم و کل شیخ عرب	۔	۔	۔

خاتمہ کتاب

فقیر حقیر کمترین ازلی حاجی سید شاہ روشن علی قادری و شطاری صبغۃ اللّٰہی مرید و خلیفہ سید السادات منبع السعادات قبلۃ المحققین برہان الحق والدین پیر و دستگیر مرشدنا و مولانا حضرت سید شاہ برہان الدین الحسینی القادری شطاری صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ خدمت میں عاشقان آپکے آبا و اجداد و پیروان راہ ہدایت قرین با تمکین کے حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

ف شہر دار الظفر بیجاپور میں پہلے پہل حضرت حاجی رومی صاحب قدس سرہ کہ جنکا وفات سنہ ۵۹۹ھ میں ہوا تشریف لائے پھر اور زمانہ سے اولیاء اللہ کی آمد شروع ہوئی برکت کی بعد دیگرے اس کثرت سے وارد ہو کر جمع ہوگئے کہ جنکا حساب کوئی بتلا نہیں سکتا لیکن جناب فضیلت مآب محمد ابراہیم صاحب قادری شطاری ہاشمی بیجاپوری خلیفہ فیض اثر سید السادات حضرت سید شاہ عبد الحسینی العلوی القادری شطاری ہاشمی قدس سرہ نے جلیل القدر نامور اولیا اور علما کا احوال فارسی زبان میں مختلف کتابوں سے سنہ ۱۲۱۲ ہجری میں فراہم کرکے روضۃ الاولیاء بیجاپور نام رکھا وہ کتاب اس وقت بہت عدیم الوجود ہو گئی تھی اور علاوہ اسکے فارسی زبان میں ہونیکے باعث ہر شخص اوس سے بہرہ یاب نہیں ہو سکتا تھا۔ غرض اتفاقات زمانہ سے کئی سال کے بعد کتاب موصوف ملی اور فارسی ہی طبع کروا شروع کر دیا گیا تھا انہیں ایام میں برادر دینی معرفت آگاہ فضیلت دستگاہ حضرت شاہ سیف اللہ صاحب قادری و شطاری صبغۃ اللّٰہی رائچور تشریف لائے اور فقیر کی خواہش کے موافق آٹھ مہینے تک فقیر کے مکان پر تشریف رکھکر بڑی جانفشانی اور محنت کے ساتھ اردو زبان میں ترجمہ فرمایا اور آخر کتاب میں ایک فہرست جسکو حضرت سید شاہ ابو الحسن ثانی قادری بیجاپوری قدس سرہ نے اپنے کشف و طور و معلومات سے بزرگان عین الیقین بادشاہان عادل شاہی و مقربان سلطانی کی مرتب فرمایا تھا شاہ صاحب موصوف نے اوسکو پانچ خانونکی جدول میں مرتب کیا۔ اور یہ جدول ان بزرگوں کی جو سالانہ عرس کرنے والوں کے لئے بطور یادداشت کے کام دیگی اور زائرین کے لئے بطور ایک رہبر شفیق کے اون بزرگوں کے مزارات کے مقام ادھر بتلا دیگی۔

نمبر شمار	نام	تاریخ وفات	مقام مزار	کیفیت
	سید عبد اللہ عیدروس [1]	۔	متصل آثار شریف در باغ شاہ گنج	مرقد بالائے چبوترہ
	شمس الضحیٰ صوفی [2]	۱۷ ربیع الثانی	دولت کوٹے میں	مرقد پر گنبد ہے
	سید ابو تراب [3]	۲۰ محرم سنہ	سی بازار میں بائیں درگاہ شاہ قاسم قادری کے	مرقد پر چوکھنڈی کا ہے

اللّٰهم اجعلنا من عبادك الصالحين المرحومين واحشرنا في زمرة اوليائك المقربين وقع الفراغ من تاليف هذا الموجز المسمّى بروضة الاولياء بيجاپور في اليوم الرابع من العشرة الاولى من الشهر التاسع من السنة الثانية من العشر الخامسة من المائة الثالثة من الالف الثاني من هجرة النبوية على صاحبها افضل الصلوة والتحية منا ومن سائر البرية

غفر الله لمولفه وكاتبه بجاه حبيبه وعترته

ترجمہ الٰہی گردان ہمکو تیرے رحمت کئے گئے بندوں سے اور اوٹھا ہمکو تیرے مقرب دوستوں کے زمرے میں فراغت ہوئی تالیف سے اس مختصر کے جسکا نام روضۃ الاولیاء بیجاپور ہے چوتھے روز پہلے دہے سے نویں مہینے کے دوسرے سال میں پانچویں دہے کے دوسرے ہزار کے تیسرے سو میں یعنے چوتھی رمضان مبارک سنہ ۱۲۴۲ ہجری نبوی صاحب پر جنکے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہترین درود و سلام ہو ہمارے طرف سے اور تمامی خلق کے طرف سے بخشے اللہ مولف کو اسکے اور کاتب اسکے طفیل سے اپنے حبیب کے اور انکی آل کے

حاشیہ [1] آپکا سالانہ عرس سید حسین صاحب عیدروس سنگول والے کرتے ہیں۔ ۱۲ [2] آپ حضرت سید عبد الرحمٰن حسینی القادری صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ کے خلیفے ہیں حضرت ممدوح کا عرس اور آپکا عرس ایک ہی تاریخ کیا جاتا ہے۔ آپکی وصیت ہے کہ پہلے صندل مرشد کی مزار پر چڑھاکر مجھکو چڑھانا۔ اسکی تعمیل آپکی اولاد اللہ حافظ اور انکے برادران کرتے ہیں۔ [3] آپکا سالانہ عرس سید عبد اللطیف صاحب۔ سید مرتضیٰ صاحب کی طرف سے ہوتا ہے ۱۲

ف ۴ جبکہ شاہ سیف اللہ صاحب قادری مدراس مراجعت فرمائیں تقریب آپسے انکی طبع کا
حق حاصل کرکے طبع کا کام مطبع تحفۃ اللّٰہی میں شروع کر دیا تھا جسکے ناظم مطبع ہوئے تھے کہ اس عرصہ میں
شاہ صاحب موصوف بیمار ہوکر بتاریخ اٹھارویں ذیحجہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری بمقام مدراس بگرائے عالم جاودانی ہوئے
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور بتاریخ انیسویں ذیحجہ سنہ مذکور کو انکی وصیت کے موافق انکے جنازہ کو
ناچیورہ شریف لیجا کر حضرت مرشدنا پیر دستگیر قدس سرہ کے پائیں خانقاہ کے روبرو دفن فرمایا اور مقبرہ بھی ترتیب
دیا گیا تھا۔ اگر شاہ صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ اور انکی حالات تفصیل کے ساتھ لکھی جائیں تو
شاید ایک جداگانہ تذکرہ ہو جائیگا لیکن مختصر اور خلاصہ یہہ ہے کہ آپ شاغل اور کاسب اور نہایت حلیم الطبع اور
خلیق و راحم تھے اور دنیا اور اہل دنیا کے کنارہ کش امارت آبائی کو ترک فرماکر عزلت اختیار کئے۔ آپنے حضرت
پیر دستگیر قدس سرہ سے سنہ ۱۲۸۰ ہجری میں بیعت حاصل کی اور سنہ ۱۲۸۲ ہجری میں خرقہ خلافت سے سرفرازی پائی جسکا
ذکر رسالۃ التصرفات بُرہانی میں درج ہے اور سنہ ۱۳۱۱ ہجری میں رحلت فرمائے اور یوم بیعت سے رحلت تک اسی طریقہ فقر میں
بسر کئے اور انکی عمر قریب پچاس برس کی تھی حضرت پیر دستگیر قدس سرہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میاں میرا
بیٹا ہے اور ہمیشہ انکو میاں کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ یہی کشش تھی جو حضرت پیر دستگیر قدس سرہ
کی رحلت بمقام مدراس اٹھارویں ذیحجہ اور شاہ صاحب قبلہ کی بھی رحلت بمقام مدراس اٹھارویں ذیحجہ۔ اور حضرت پیر
دستگیر قدس سرہ کا دفن شریف انیسویں ذیحجہ بوقت عصر بمقام ناچیورہ شریف اور شاہ صاحب کا دفن بھی
انیسویں ذیحجہ بوقت عصر بمقام ناچیورہ شریف حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے عین عرس مبارک کے روز ہی

ف ۵ سبحان اللہ عجیب کشش مرشدی ہو تو ایسی ہو خدا وند کریم ہر ایک طالب کو نصیب کرے آمین

چاہتے ہیں جسکو بلاتے ہیں یوں ٭ شربت دیدار پلاتے ہیں یوں ٭ شاہ صاحب مرحوم کو اوسی کا یقین
حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا عالم رویا میں ارشاد ہوا کہ خلافت دو مگر آپ اسی فکر میں تھے کہ میں کسکو دوں
جب وقت قریب ہو گیا اور عالم رویا میں ناچیورہ شریف کی طلبی ہوئی اوسوقت آپنے اپنے بھائی
شاہ محی الدین حسین صاحب قادری دستگیری ناظم مطبع تحفۃ اللّٰہی کو جو حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے مرید اور فیض یافتہ تھے تعمیل
حکم مرشدی بجا لاکر خرقۂ خلافت عطا فرمایا۔ اور انکا حسب و نسب بھی خاندان والاجاہی میں شامل ہے۔

ف یہہ حالات غمناک بھی تأسف و رنج سے خالی نہیں ہے کہ ایک تو پہلے ہی سے حضرت مرشدنا
مولانا پیر دستگیر قدس سرہ کے رحلت کا داغ خلفاء و مریدوں و معتقدوں کے دل سے محو نہوا تھا کہ چوبیسویں
رمضان سنہ ۱۳۱۲ ہجری کو حضرت اُم المریدین زاہدۂ زمان رابعۂ دوران حضرت پیرانی بی بی صاحبہ بھی بمقام
مدراس بگرائے عالم بقا ہوئیں جسے داغ پر داغ ہوا۔ آپکے تابوت شریف کو بھی مثل تابوت مبارک حضرت پیر
دستگیر قدس سرہ کے نواب صاحب پرنس آف آرکاٹ دام اقبالہ نے کمال اعتقاد سے دوسرے روز پچیسویں
رمضان کو بذات خود ہمراہ رکاب رہکر مدراس سے ناچیورہ شریف کو بذریعہ گاڑی اسپیشل لیگئے اور حضرت
ممدوحہ درگاہ شریف کے احاطے کے اندر مسجد کے بازو متصل دیوار غربی زیر زمین آسودہ ہیں۔

ف ۶

ذکر خاندان والاجاہی

اگرچہ نواب صاحب ممدوح کے عقیدت مندی کا ذکر صفحہ ۱۸۵ - اور ۱۹۹ میں درج ہے لیکن اس موقع پر
فقیر کو مناسب معلوم ہوا کہ ایسے عقیدتمند کریم و خلیق نواب کے خاندانی خطاب اور آبائی مجمل تھوڑا سا حال
اور انکے اعتقاد کا ذکر ناظرین کتاب کے پیش کروں۔ (آپ کا خطاب آبائی یہہ ہے) ....
عظیم جاہ عمدۃ الامرا امیر الامرا سراج الامرا امداد الملک عمدۃ الملک عظیم الدولہ اسد الدولہ محمد منور خان
بہادر ذوالفقار جنگ سپہ سالار امیر ارکاٹ۔ اور آپ فرزند نواب معز الدولہ بہادر کے اور یہہ فرزند نواب
عظیم جاہ بہادر امیر ارکاٹ اول کے ہیں۔ اور یہہ فرزند نواب عظیم الدولہ بہادر نواب کرناٹک کے ہیں اور
یہہ فرزند نواب امیر الامراء و برادرزادہ نواب عمدۃ الامرا فرزند نواب محمد علی خان والاجاہ حاکم کرناٹک کے ہیں
نواب صاحب عالی مناصب اپنے آبا و اجداد کے (جو صوبہ ملک کرناٹک پایان گھاٹ کے تھے) قائم مقام
ہیں۔ تاریخ مجمل کی یہہ ہے۔ کہ پہلے نواب انور الدین خان سراج الدولہ جو امرا مشہور دہلی کے ہیں (جنکا سلسلہ
نسب منتہی ہوتا ہے حضرت ناصر الدین رضی اللہ عنہ تک جو ہوتے ہیں خلیفہ ثانی امیر المومنین فاروق اعظم حضرت عمر ابن
خطاب رضی اللہ عنہ کے اور نواسے ہیں امیر المومنین حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے) نواب آصف جاہ بہادر والی ملک
دکن کے حکم سے با اجازت بادشاہ دہلی ملک کرناٹک کے منصب صوبہ داری پر مقرر ہوئے۔ جب یہہ نواب
سنہ ۱۱۶۲ ہجری میں نواب ہدایت محی الدین خان بہادر و فرانس کے معرکہ میں بسر زمین ارکاٹ شہید ہوئے انکی نعش کو

حیدرآباد کے تحفہ گڑھ میں باہر آپکے مرشد شاہ ولی اللہ قدس سرہ کے دفن گئے۔ نواب والاجاہ محمد علیخان بہادر
شہید مرحوم کے فرزند نے (جو نواب محمد منور خان بہادر کے پشت پنجم کے جد ہیں) سنہ ۱۱۶۲ ہجری میں بحکم والی ملک دکن
نواب آصف الدولہ غازی الدین خان بہادر بموجب فرمان احمد شاہ بادشاہ دہلی مورخہ ۲۷ شعبان سنہ ... ربیع الاول
سنہ ۱۱۶۵ ہجری اپنے والد شہید کی مسند ریاست کرناٹک پر (جسکا نام اب مدراس ہے) جلوس فرمایا اور فرانس کو
بار بار شکست دی۔ اور انگریزوں کے ساتھ عہدنامہ کئے اور انکو ضلع جنگل پیٹھ وغیرہ جسکی تحصیل ۱۳ تیرہ لاکھ روپیہ
سالانہ تھی اور نواب چالیس لاکھ روپیہ بوجہ انعام جاگیر عطا کئے اور بہت سی جمعیت پیادہ و سوار توسط انکے
نوکر رکھے اور سالانہ چھبیس لاکھ روپیہ بخشا انکی تنخواہ دیتے رہے۔ جب سنہ ۱۲۱۰ ہجری میں نواب والاجاہ جنت
آرامگاہ کا انتقال ہوا انکے بڑے فرزند نواب عمدۃ الامرا مسند نشین حکومت ہوئے جب سنہ ۱۲۱۶ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۱ء
میں نواب عمدۃ الامرا رحلت پائے تو سرکار انگریزی نے نواب عظیم الدولہ بہادر کو جو نواب امیر الامرا مرحوم فرزند
دوم نواب والاجاہ اور برادرزادہ حقیقی نواب عمدۃ الامرا کے تھے منتخب کرکے نواب کرناٹک کا خطاب دیکر سالانہ
بارہ ۱۲ لاکھ وظیفہ خاص اور ساٹھ لاکھ روپیہ متعلقوں کیلئے معاش جاری کی اور ایک عہدنامہ بھی منعقد ہوا۔ جب نواب
عظیم الدولہ بہادر سنہ ۱۲۳۴ ہجری میں رحلت فرما گئے انکے بڑے فرزند نواب اعظم جاہ بہادر مسند ریاست کرناٹک پر جلوس فرما
ہوئے۔ جب بعد نواب ممدوح سنہ ۱۲۴۰ ہجری میں داعی اجل کو لبیک کہے انکے فرزند غلام محمد غوث خان بہادر کو جو کمسن
بیشک ممدوح کا تھا انگریزوں نے تخت کرناٹک پر بٹھلایا اور وہی معاش مقررہ بالا بحال رکھا اور انکے سن شعور تک انکے
عم بزرگوار نواب عظیم جاہ بہادر فرزند دوم نواب عظیم الدولہ کو نائب مختار بنایا۔ اور سنہ ۱۲۷۲ ہجری میں نواب غلام محمد غوث خان
بہادر کو کار ریاست متعلق ہوا۔ جب سنہ ۱۲۷۲ ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۵ء میں بعد نواب لاولد انتقال کیا تو سرکار انگریزی نے
وہ خطاب نواب کرناٹک کا موقوف کردیا اور علاوہ اسکے تا قید حیات اور ابتدا اور انکو دو تین پشت تک جو دو دونوں کا
جملہ سالانہ چار پانچ لاکھ روپیہ کا معاش جاری کیا۔ اور نواب مرحوم کے چچا نواب عظیم جاہ بہادر جو دعویدار مسند
کرناٹک کے تھے سنہ ۱۲۸۴ ہجری مطابق سنہ ۱۸۶۷ء میں انکو اور انکے فرزند کیلئے ساڑھے ۷ لاکھ روپیہ قرضہ ادا کیا اور تین لاکھ روپیہ
سالانہ معاش مقرر کرکے خطاب پرنس آف ارکاٹ یعنی امیر ارکاٹ کا سرکار انگریزی سے اس شرط سے
کہ خطاب امیر ارکاٹ نسل بعد نسل جاری رہے۔ اور نصف معاش یعنی ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ علاوہ جاگیر

ساجدوں نے اور کئے قائم مقام اور اولاد میں انحصار باقی رہے۔ اور بعد بھی معلوم ہو کہ نواب عظیم جاہ کو
چار فرزند تھے۔ اول ظہیر الدولہ بہادر۔ دوسرے انتظام الملک منتظم الدولہ۔ تیسرے حاجی عمدۃ الدولہ۔ چوتھے
معز الدولہ۔ یہ چاروں فرزند خیر ایک دوسرے ہیں۔ سرکار قیصر ہند کے فرمان میں یہ قرار داد ہوا کہ بعد انتقال
نواب عظیم جاہ نوبت بنوبت ان سے ہر ایک فرزند اگر زندہ رہے تو قائم مقام ہو۔ اور بعد انتقال ہر
چہار فرزند کے پوتوں میں قائم مقام خیر یعنی نواب معز الدولہ بہادر کے فرزند کلاں۔ انکے بعد انکے
فرزند کی اولاد میں سلسلہ جاری رہے۔ جب سنہ ۱۲۹۱ ہجری مطابق سنہ ۱۸۷۴ء میں نواب عظیم جاہ نے
انتقال کئے انکے اکبر اولاد نواب ظہیر الدولہ بہادر بخطاب امیر ارکاٹ اور معاش ڈیڑھ لاکھ روپیہ
سالانہ سے کامیاب ہوئے۔ اور یہی نواب ۵ ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری مطابق یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء میں دہلی کے
جلسہ قیصری میں شریک تھے انکو خطاب اعلیٰ درجہ نجم الہند بھی عنایت ہوا۔ الغرض نواب ظہیر الدولہ بہادر
۲۷ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۶ ہجری مطابق ۱۸ جون سنہ ۱۸۷۹ء میں انتقال کئے۔ انکے بعد نواب انتظام الملک
فرزند دوم نواب عظیم جاہ بہادر منصب امیر ارکاٹ پر قائم ہوئے انکے سامنے ہر دو برادر یعنی نواب حاجی عمدۃ الدولہ
بہادر و نواب معز الدولہ بہادر انتقال فرمائے اور نواب انتظام الملک بہادر بھی ۱۸ رمضان سنہ ۱۳۰۷ ہجری
مطابق ۱۸ اپریل سنہ ۱۸۸۹ء میں جہان فانی سے رحلت کئے انکے بھتیجے یعنی نواب معز الدولہ بہادر
کے فرزند کلاں نواب محمد منور خان بہادر مسند امارت ارکاٹ پر جلوہ افروز ہوئے خدا انکو قائم و دائم رکھے
اور یہ نواب کو بھی چار فرزند ہیں۔ پہلے فرزند کلاں محمد علیخان بہادر۔ دوسرے عبد المجید خان بہادر۔ تیسرے
محمد انور خان بہادر۔ چوتھے غلام محی الدین خان بہادر سلمہم اللہ تعالیٰ عن طوارق الحدثان۔
اگرچہ حضرت مرشد ما پیر دستگیر کے ہزارہا مریدان راسخ الاعتقاد ہیں۔ معززان شہر اور امرا و اراکین ریاست
کرناٹک اور خاندان والاجاہی کے عمائدین اور بیگمات محلات وغیرہ کیا ادنیٰ اور کیا اعلیٰ آپکے عقیدتمند
اور جان نثار ہیں جن کے اعتقاد میں کچھ شک نہیں جو حق آستانہ مرشدی ہے ویسا ہی بجا لاتے ہیں
لیکن نواب صاحب ممدوح کا رسوخ اعتقاد اور خلوص دل و محبت قلبی کی خدمت گزاری اور ہی ہے ایسی
عقیدتمندی کا ظہور ہر ایک سے ہونا امر محال ہے حالانکہ حضرت پیر و مرشد قدس سرہ کا

اور حضرت پیرانی بی بی صاحبہ قدس سرہا کا وصال شریف ہو چکا مگر نواب صاحب ممدوح کی حسن عقیدت و خدمت گزاری میں فرق نہ آیا اب تک وہی خدمت گزاری جاری ہے جو حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے وقت میں جاری تھی۔ اور حضرت ثانی سید شاہ علی محمد الحسینی القادری و شطاری صبغۃ اللّٰہی عرف پیر صاحب قبلہ مد ظلہ العالی کو بجائے پیر دستگیر قدس سرہ کے تصور فرماتے ہیں اور آپکے صاحبزادگان بلند اقبال بھی حضرت پیر صاحب قبلہ سے نہایت عقیدہ مندی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ خدائے عزوجل اونکی عمر و دولت میں خیر و برکت دیوے آمین ثم آمین۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

ف ۵ دکن اور جنوبی ہندوستان میں اس کتاب ترجمہ روضۃ الاولیاء بیجاپور کے معتقد و شائقین بہت ہیں کہ شاید مسلمانوں کی آبادی میں کوئی مقام ایسا نہو گا کہ جہاں کہیں دو چار شخص بھی نہ نکلیں اور خاندان صبغۃ اللّٰہی کے مریدوں و معتقدوں کیلئے تو ایک خزانہ دارین ہے جس سے اپنے مرشدوں کے تمام حالات مسلسل معلوم ہوتے ہیں۔

ف ۶ اس خاتمہ کے اتمام کے بعد ایک فہرست اولیائے رائچور قدس اللہ اسرارہم کی جو رقم کرکے اسمائے گرامی انکے معہ مدت ہونے سنہ کو الف ضروری و تاریخ اعراس درج کیگئی ہے تا شائقین اسکے بھی محروم نرہیں

اطلاع

چونکہ یہ کتاب فی الحال زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے اسلئے تاجران کتب و مہتممان مطابع سے التماس ہے کہ بجائی شاہ صاحب مترجم نے اس فقیر کو حق طبع عنایت فرمایا ہے حضرات اسکی طبع کا قصد نفرمائیں جسقدر جلدیں مطلوب ہوں مطبع صبغۃ اللّٰہی رائچور سے اور مدراس میں مولوی محمد حبیب اللہ صاحب عرف خان صاحب ساکن ترکلہٹری اکبر بادشاہ کے کوچہ سے اور بیجاپور میں سید عباس صاحب قادری علاقہ گنجی محل سے اور بنگلور گنج شریف میں شیخ احمد صاحب منیاری کی دوکان سے بزریعہ نقد یا بذریعہ ویلیو طلب فرما سکتے ہیں **قیمت**

فی جلد عہ سکہ کلدار۔ محصول ڈاک ذمۂ خریدار۔

یہ بھی اطلاع ہو

کہ پہلے نقشی صفحہ کے عنوان کے دائرہ میں شاہ سیف اللہ قادری کے نام پر لفظ سید سہو کاتب لکھا گیا ہے

تقریظ منظومہ

منجانب جناب فضیلت مآب مولوی معنوی تجمل حسین خان بہادر المتخلص بہ بابان دامت افضالہم برلطف جناب شاہ سیف اللہ صاحب قادری و شطاری صبغۃ اللّٰہی نور اللہ مرقدہ مترجم کتاب ہذا و دادا نواب نظام الملک بہادر مرحوم

بعد حمد جناب رب غفور — نعت سرتاج انبیا ہے ضرور
اونپر اور آل پاک پر اونکی — رحمت حق کا ہو نزول و وفور
عرض ہے خدمت معلیٰ میں — اونکی جو ذی خرد ہیں اہل شعور
ذکر خاصان حق عبادت ہے — جی کو راحت ہے اس سے دلکو سرور
اس سے گمراہ راہ پاتے ہیں — اس سے مقہور ہوتے ہیں مغفور
طلب حق کا شوق بڑھتا ہے — ہوتے ہیں سب برائیوں سے نفور
انکا طالب خدا کا طالب ہے — انسے جو دور ہے خدا سے دور
جسکی لازم ہے سبکو پابندی — ہے انھیں کا طریق اور دستور
انکی راہ سلوک سے ہو حصول — جذب کشف و شہود و شرح صدور
اس سبب تو کئی بزرگوں نے — کتب اس فن میں سیکڑوں مسطور
اونکے منجملہ ہے کتاب نفیس — روضۃ الاولیا سے بیجاپور
اوسمیں ابرار و اتقیا کا حال — خوبی و عمدگی سے ہے مذکور
فارسی ہے مگر جو اوسکی زبان — لوگ اکثر ہیں فہم سے مجبور
اسلئے جب برادر اکرم — مونس حال خاطر مہجور
متقی نیک عارف کامل — زہد و تقوی و علم میں مشہور
حق آگاہ **شاہ سیف اللہ** — ہوئے جاگزیں رائچور
یعنی سیادت پناہ والا شان — خاصۂ بارگاہ رب غفور
فیض بخش طریقۂ شطار — راز دار سر امر مستور

شاہ روشن علی یگانۂ خلق
رہین اشفاق اوسکے راقم پر
ہوئے اون سے مکرر اردو مین
فرط اشفاق سے اونھون نے بغور
ترجمہ اوسکا تمام کیا
اور کچھ جا بجا اضافہ کیا
مرشدون کا جو رہ گیا تھا حال
پس بتعجیل ساتھ صحت کے
آئے مدراس بہرہ ہوکے علیل
نہوئی تھی کتاب کامل طبع
اور پائین تربت مرشد
دے خدا خلد مین مقام رفیع
الغرض وہ کتاب بابرکات
طبع کی ابتدا تھی جس سن مین
مجھکو دونون سنین کی ہمیان
کہدیا۔ **ذکر حال اہل طریق**
۱۳۱۲ھ

صاحب خلق و محبت موفور
ہو بہین تا روز بعث و یوم نشور
ترجمہ اوسکا کیجئے مسطور
اپنے وقتے لب یہ کار ضرور
پاس اللہ کے ہوئے ماجور
کرکے تحقیق خوب تا مقدور
کے آخر مین درج جملہ امور
طبع ہونے لگا اونھین کے حضور
سب کی آنکھون سے ہوگئے مستور
کر سدھارے بہشت کو مغفور
تاجپورے مین وہ ہوئے مقبور
قبر اونکی ہو نور سے معمور
چھپ گئی کاتبا علی الدستور
دوسرے مین تھا انتہا کا ظہور
فکر تاریخ جب ہوئی منظور
روضۃ الاولیاء بیجاپور
۱۳۱۵ھ

ایضاً قطعۂ تاریخ منجانب مطبع

بالطف تمام و بعد سعی و اہتمام
پرسید مشن زمصرع تاریخ انطباع

گردید طبع تذکرۂ اولیاے دین
گفتا دلم کہ **تحفۂ ابرار و عارفین**

حسب منشاء [illegible] جناب منشی امیر احمد صاحب امیر کے دیوان کا تاریخی نام مراۃ الغیب
[illegible] مقالات حریری مین ایک مقالہ جو غیر منقوط ہے اوسکے تتبع مین [illegible] قرار دیا ہے۔ ناظم

تذکرۂ اولیاء رائچور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد واحد بیچون و خلاق کن فیکون و نعت خاتم النبوت شفیع الامم سرور عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے کمترین ازلی فقیر حقیر حاجی سید شاہ روشن علی قادری و شطاری جنیدی الہی خوشہ چین عاشقان خدا و طالبان راہ ہدا کے گزارش کرتا ہے کہ جو تذکرہ روضۃ الاولیاء بیجاپور مین بہت سے واصلان حق اور بزرگواران محقق اور اولیاے کاملین کے حالات درج ہین جنھون نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرزمین بیجاپور کی عزت بخشی فرمائے ہین اسلئے فقیر کی تمنای دلی بھی مقتضی اس بات کی ہوئی کہ قصبہ رائچور علاقہ نظام مین بھی اکثر اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے مزارات متبرکہ ہین جن سے خطۂ رائچور کو پایۂ افتخار حاصل ہے اور یہ وہ حضرات متقدمین سے ہین جنکا ایدہر بزمانۂ سلف کفرستان تہا اور حضرت منتجب الدین زر زری زربخش اور خلد آبادی قدس سرہ کے بھیجے ہوئے حضرت صوفی سرمست قدس سرہ کے ہمراہ (جنکا مزار قصبہ سگر متعلقہ شوراپور ضلع لنگسگور مین ہے) اکثر اولیاء اللہ دکن مین تشریف لائے اور وہان سے منتخب ہوکر حضرت شیخ سالار رحمۃ اللہ علیہ امام الاولیا قدس سرہ اور حضرت شیخ یونس قتال بخشی اولیا اور حضرت شیخ احمد علم بردار قدس سرہ وغیرہ دیگر اولیای کرام رائچور مین بھی رونق افروز ہوکر ظلمات کفر کو روشنی ایمان سے منور فرمایا اور اسکے جنگ و جدل مین بہت سے حضرات درجۂ شہادت سے بھی سرفرازی پای اور علاوہ ان حضرات کے

دوسرے بزرگان دین بھی جو متاخرین سے ہیں -- ایسے رائچور میں
آسودہ ہیں پس فقیر نے مناسب سمجھا کہ ان تمام حضرات متقدمین اور
متاخرین کے اسمائے کرام کی ایک فہرست مرتب کر کے ہدیۂ ناظرین کروں
تاکہ ایک یادگار باقی رہے لیکن افسوس اس امر کا رہا کہ ان حضرات متقدمین
کی تاریخی حال کی کوئی کتاب ملی نہیں اگر کہیں تھی بھی تو عند التلاش معلوم
ہوا کہ بوسیدہ ہو کر تلف بلکہ مفقود ہو گئی مگر ان قصبہ رائچور میں جناب قاضی
غلام حسین صاحب جنکا سن ۸۵ سال کا تھا اور آپ رائچور کے قاضیان رفیع الدرجات
سے تھے اور آپ بڑے معلومات والے تھے اور خانہ نشین بھی تھے اور
آپکو ضروریات دین میں علم اچھا تھا اور بہتسے اولیائے متقدمین کے حالات اور تاریخی
واقعات سے خوب ماہر تھے جنکا نظیر فی زماننا اطراف و اکناف میں نہیں تھا
افسوس ہے کہ قاضی صاحب ممدوح بھی بتاریخ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ کو اس جہان
فانی سے رحلت فرمائے پس فقیر نے اپنی تمنائی دلی کو پورا کرنیکی غرض سے اونکی
حیات میں ایک فہرست اولیاء متقدمین کی اونکی ضروری حالات کے ساتھ
مرتب کیا تھا جبکہ برادر دینی حقایق آگاہ معرفت دستگاہ جناب حاجی شاہ
سیف اللہ قادری شطاری صبغۃ اللہی نے بمقام رائچور ترجمہ روضۃ الاولیاء
بیجاپور سے انفراغ حاصل کیا تو بھائی صاحب ممدوح کا ارادہ بھی حسب خواہش
اس فقیر کے اسباب پر آمادہ ہوا کہ ترجمہ روضۃ الاولیاء بیجاپور کے طبع کے
لئے ایک فہرست اولیائے کرام اور بزرگان عظام رائچور کے جو متقدمین
اور متاخرین سے ہیں آخر کتاب میں شامل کرے لیکن تاسف کا مقام ہے
کہ بھائی صاحب ممدوح بھی مدراس تشریف لیجا کر بتاریخ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۱۳ ہجری
راہگرائے عالم جاودانی ہوئے اب چونکہ اندنوں ترجمہ روضۃ الاولیاء

بیجاپور کے طبع کا کام ختم ہو چکا ہے تو فقیر نے اپنی خواہش کے موافق مع عہد
تعلقداری جناب میر لیاقت علی صاحب فہرست مذکور کو کامل مرتب کر کے
مع تاریخ اعراس و مقامات مزارات و بعض حالات ضروری معہ اسما خلفا جنکا حال
موجود ہے بطور ضمیمہ ترجمہ آخر کتاب میں شامل کر دیا ہے تاکہ شائقین زائرین
کے لئے ایک رہبر تحقیق کے موافق کام دیوے اور ہر ایک مزار کے مقام کا
پتہ بتلا دیوے اور ان حضرات کے وسیلے سے اس فقیر کی نجات دارین کا ذریعہ ہو

تذکرہ اولیائے متقدمین رائچور

۱ ذکر حضرت شیخ علی بیابانی صاحب قدس سرہ العزیز -- آنکو مرتبہ تجرید حاصل تھا
اور سب سے پہلے بزمانہ ملک ہوا حاکم ہونے کے رائچور تشریف لاکر اندرون
قلعہ ارک پہاڑ پر جہاں کہ ایک دیول تھی اور اب ایک پتھر کی سبیل کا سر
ٹوٹا ہوا ہے سکونت فرمائے او چند مرید اور گونگی ہے اور زوجہ ہے اور
آپکے بھائی چند حسینی صاحب اور استاد شیخ دوانی صاحب بھی ہمراہ تھے ان
حضرات کی مزارات وہیں پہاڑ پر ہیں او حضرت چند حسینی قدس سرہ کے
گھوڑی کا مزار بھی وہیں ہے وہ ناگ درخت کو زوار چندیاں اپنی
لباس سے موتی کے باندھتے ہیں اور مشہور ہے کہ حضرات موصوف کے مزارات
کے پاس ایک درخت تھا اوس سے شکر گرتی تھی اور اب بھی ایک درخت
نیم کا ہے جو نصف حصہ کو مزارات پر ہے او شکایت میٹھا ہے اور دوسرا
نصف حصہ کا کڑوا ہے -- آپکے مزارات اندرون قلعہ ارک پہاڑ
پر مسجد کے بازو شمالی سمت پائیں دیوار میں علحدہ علحدہ واقع ہیں اور
آپکا سالانہ عرس چندہ قصبہ مجاوروں کے طرف سے تاریخ ۱۲ رجب المرجب
کو ہوا کرتا ہے --

ذکر حضرت شاہ ابو طاہر حسینی قدس سرہٗ آپ بھی زمانہ قدیم میں رائچور تشریف لائے صاحب کشف و کرامات تھے مشہور ہے کہ ایک گوسائیں نے آپ سے مقابلہ کرکے اپنا بہت سا راج ظاہر کیا اور آپنے بھی کرامات سے اوسکو عاجز کیا وہ گوسائیں مسلمان ہوا اور آپ کی پائیں دفن ہے آپکا مزار رائچور میں جانب پائب درمیانہ شمال و غروب ملحق سڑک ریلوی بہ ایستہ متصلا یوں ایک مقبرہ کے احاطہ کے اندر واقع ہے جہاں کہ اہل اسلام کے مقبور کثرت سے ہیں آپکی تاریخ وصال ملی نہیں

ذکر حضرت مخدوم شیخ سالار صاحب قدس سرہ سنا جاتا ہے کہ آپ حضرت نصیر الدین چراغ دہلی کے بھانجے ہیں اور آپکے امام الاولیاء کا لقب تھا اب جہاں کہ آپکا مزار ہے وہ ابتدا میں دیول تھی بعد جب آپنے تصرفات کے زور سے وہاں دفن ہوے اور حاکم وقت جو اہل ہنود سے تھا عاجز ہوکر اوس دیول کو چھوڑ دیا مسلمانوں نے اوسکو مسجد بنائی اب وہ جامع مسجد قلعہ کے نام سے مشہور ہے آپکا مزار قلعہ ارک کی اوسی مسجد میں متصل دیوار شرقی واقع ہے آپکا سالانہ عرس تاریخ ۱۲ رجب کو امام صاحب میر شیخ حسن بخش امام مسجد مذکور کیا کرتے ہیں —

ذکر حضرت شیخ میان صاحب قدس سرہٗ مشہور ہے کہ آپ حضرت شیخ سالار صاحب قدس سرہ کے بھائی ہیں آپ کی مزار کے پاس دامن کوہ میں ایک کوی ہے آپ وہاں چلہ کشی فرمایا کرتے تھے آپکا مزار قلعہ ارک کے جانب شرق شیخ بڈہ کے پہاڑ کے دامن میں عیدگاہ مانگی کے صحن میں واقع ہے آپکا عرس بھی ۱۲ رجب کو امام صاحب مذکور کرتے ہیں

ذکر حضرت شیخ یونس صاحب قدس سرہٗ آپ زمانہ قدیم میں رائچور تشریف لائے آپ صاحب کشف و کرامات اور بخشی اولیا کے لقب سے مشہور ہیں آپکا مزار اندرون قلعہ ارک آثار شریف کے صحن میں واقع ہے تاریخ عرس ملی نہیں —

ذکر حضرت شیخ علی شہید قدس سرہ آپ زمانہ قدیم میں تشریف لائے اور کافروں کے جنگ میں شہید ہوکر سر بقبلہ مدفون ہیں مشہور ہے کہ نواب داراجاہ بہادر کے وقتمیں کسی مولوی صاحب نے سر بقبلہ مزار پر اعتراض کر کے قطب رو بنوای دوسرے دن عادت کے موافق سر بقبلہ ہوگئی آپکا مزار رائچور میں جانب غرب اندرون احاطہ باغ مکڑی پائیں دیوار مسجد جانب شمال واقع ہے تاریخ عرس معلوم نہیں —

ذکر حضرت شاہ کمال پوش صاحب قدس سرہٗ آپکے حالات اور تاریخ عرس معلوم نہیں آپکا مزار شیخ بڈہ کے پہاڑ کے متصل جانب جنوب عام تالاب کے کنارے ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے وہاں واقع ہے —

ذکر حضرت پیر بابا صاحب قدس سرہ آپ بھی قدماؤں میں سے ہیں مشہور ہے کہ اگر کسی کے پیٹ میں سول کا درد ہو تو تین وقت مزار پر تصدق کرائیں تو درد جاتا رہتا ہے آپ کا مزار باہر قلعہ کے فتح دروازہ کے سامنے جسکو کابلی دروازہ بھی کہتے ہیں مقبرہ میں واقع ہے آپکا سالانہ عرس تاریخ ۲ شعبان کو محمد جی مجاور حسینی علم ادا کرتا ہے —

ذکر حضرت پیر علاء الدین صاحب قدس سرہٗ آپ قدیم بزرگوں میں سے ہیں مشہور ہے کہ آپکی مزار کے پاس کے پیلو کے درخت سے شکر گرتی تھی انگریزی عمل سے موقوف ہے آپکا مزار اندرون فتح دروازہ شرقی برج کے پاس واقع

انکا سالانہ عرس ابو صاحب ولد محی الدین صاحب تاریخ ۱۶ رجب کو کیا کرتے ہیں

ذکر حضرت شاہ میر حسن صاحب و حضرت شاہ میر حسین صاحب قدس سرہ۔ آپ ہر دو حضرات گھوڑی سوار تھے چنانچہ آپکے گھوڑوں کی سموں کا نشان اب تک پتھر پر موجود ہے اور ایک تصرف جاری ہے کہ اگر کسی کے مکان میں سانپ نکلے تو آپکی مزار کی مٹی لاکر کانوں میں ڈالیں تو سانپ نکل جاتا ہے آپ ہر دو حضرات کے مزارات رایچور قلعہ ارک اندر جانب شمال ایک ہی جاپر واقع ہے انکا سالانہ عرس تاریخ ۱۲ ربیع الثانی کو سلطان صاحب قادری پیش امام جامع مسجد بازار کو و عبدالکریم صاحب خطیب باتفاق ادا کرتے ہیں۔

ذکر حضرت شیخ احمد علم بردار قدس سرہ۔ آپ قدما و نسبی ہیں آپکو حضرت علم برداری کی تھی انکا یہ تصرف مشہور ہے کہ اگر کسی کو چوتھاری بخار آوے تو اسکو چار وقت کے باری تک آپکی مزار کے تصدق کروائیں تو بخار جاتا رہتا ہے انکا مزار قلعہ رایچور کے جانب شمال متصل لال پہاڑی قریب مقبرہ شاہ کریم اللہ صاحب قدس سرہ واقع ہے۔ انکا عرس مرتضی صاحب ساکن محلہ نور دریا تاریخ ۱۱ شعبان کو کیا کرتے ہیں۔

ذکر حضرت سید شاہ ابدال حسینی عرف پیر ٹولہ صاحب قدس سرہ آپ قدیم اولیا ہیں اب آپکی جہاں مزار ہے مشہور ہے کہ وہ چبوترہ کی دیوال تھی آپ اسکو چبوترہ کو پسند کر کے وہاں اپنا قیام فرمائے چنانچہ وہ چبوترہ ایک عام تالاب میں پڑتا ہے آپ کا مزار اندرون دروازہ ارک قلعہ چھوٹی سے گنبد میں واقع ہے سالانہ عرس تاریخ ۲۱ رجب المرجب کو میر حسین مرحوم کے فرزند عبد الوہاب صاحب کی طرف سے ادا ہوتا ہے اور آپ کے ہمراہ ہیں سے سمیوں نعمت اللہ شاہ صاحب و میر اکش صاحب وغیرہ کے مزارات ہیں آپکی بائیں بازو کے چبوترہ پر

جانب شرق واقع ہے

ذکر حضرت سید احمد صاحب قدس سرہ انکی حالات اور تاریخ عرس معلوم نہیں ہے انکا مزار اندرون ارک قلعہ آثار شریف کے صحن میں حضرت شیخ یونس صاحب چشتی اولیا کے پائیں واقع ہے۔

ذکر حضرت شاہ حسن صاحب غوری مجذوب قدس سرہ آپ بھی زمانہ قدیم میں تشریف لائے انکا یہ تصرف مشہور ہے کہ اگر کسی کے گھوڑی کو گرے کی بیماری ہو تو بیمار گھوڑی کو تین وقت مزار کے تصدق کریں تو بیماری جاتی رہتی ہے انکا مزار اندرون قلعہ ارک جانب مغرب متصل فصیل واقع ہے آپ کے عرس کی تاریخ معلوم نہیں۔

ذکر حضرت سید شاہ احمد صاحب قدس سرہ آپ بھی قدما و نسبی ہیں انکی حالات تحقیق نہیں انکا مزار قلعہ ارک اندرون دروازہ سیلا فلک برج کے جانب شمال ہے تاریخ عرس تحقیق نہیں حسن محی الدین نامی سالانہ فاتحہ کرتا ہے

ذکر حضرت پیر قابل صاحب قدس سرہ آپ بھی زمانہ قدیم کے ہیں مشہور ہے کہ آپ ذکر آرہ کرتے تھے انکو حالت ذکر میں سر تن سے علحدہ تھا سو وقت کسی نے دیکھ لیا آپ ویسا ہی جاں بحق ہوئے چنانچہ سر کو اور تن کو جو علحدہ علحدہ دفن کئے وہ علامت اب تک موجود ہے انکا مزار قلعہ کے باہر لشکر بازار میں عقب مسجد و ہونڈی ایک مقبرہ کے احاطہ کے اندر واقع ہے سالانہ عرس تاریخ ۲۴ شعبان کو سمیوں حاجی صاحب وحید احمد صاحب ولد اللہ صاحب و خواجہ صاحب و ہونڈی باتفاق ادا کرتے ہیں۔

ذکر حضرت معصوم شاہ صاحب قدس سرہ آپ کے حالات ملے نہیں لیکن مشہور ہے کہ آپ بھی حضرت پیر قابل صاحب قدس سرہ کے زمانہ کے ہیں انکا مزار بھی حضرت قدس

مقبرہ کے احاطہ کے اندر جانب شرق واقع ہی تاریخ عرس علحدہ مقرر نہین لیکن
صاحبان فوق الذکر ۲۲ شعبان کو آپ پر بہی صندل چڑہایا کرتے ہین -

ذکر حضرت ولی پیر صاحب قدس سرہ آپ بہی قدما ولیسی ہین آپکی حالات و تاریخ
عرس معلوم نہین آپکا مزار لشکر بازار مین لب سڑک جانب جنوب بازو کی قبر
حضرت پیر لال صاحب قدس سرہ فرمانا جاگر اک تعویذ موجود ہی واقع ہی

ذکر حضرت شیخ برہان شہید قدس سرہ آپ قدیم اولیاء ولیسی ہین اور
اوسی زمانہ مین شہید ہوی ہین فرمانا ایک فقیر صاحب آپکی مزار کے پاس
بے ادبی کے حرکات کئے ایک شمشیر برہنہ نکلی فقیر صاحب فرار ہو گئے آپکا مزار قلعہ
ارک جامع مسجد کے اندر سمت جنوب کے قبور روشنین واقع ہی آپکی عرس کی تاریخ
ملی نہین ہے

ذکر حضرت شاہ پیر گدائے صاحب قدس سرہ آپ بہی قدیم ولیسی ہین مشہور ہے
کہ جو شخص آپکی پناہ مین آیا شیطان اوس پر غالب نہین ہوتا چنانچہ ایک ذکر
مشہور ہے کہ ایک صاحب حالت جنب مین باوڑی پر آکر رات کو غسل کئے
شیطان نے حملہ کیا وہ صاحب حضرت کے مزار کے پاس آکر پناہ لیا شیطان خائب
ہو کر چلا گیا مزار قلعہ ارک کے اندر قاضی صاحب کے مکان کے پاس آتش ریلوی
جانیکی سڑک پر جانب شمال واقع ہی تاریخ عرس معلوم نہین

ذکر حضرت شاہ سیلانی صاحب قدس سرہ آپ بہی زمانہ قدیم
کے ہین اور مشہور ہی کہ آپ صاحب کشف و کرامات تہی آپکا مزار قلعہ ارک
کے جانب غرب روبروی دروازہ سیلانی مسجد کے بازو ایک گنبذ مین واقع
ہے آپکا سالانہ عرس ۱۱ رجب کو کوٹ تلا روانہ سید حسینی پیران صاحب مرحوم کے طرف سے
ادا ہوا کرتا تہا۔

ذکر حضرت شاہ ننگر صاحب و حضرت شاہ کبیر صاحب قدس اللہ اسرارہم
آپ قدیم اولیاء ولیسی ہین اور آپ پر دو حجرات اندرون قلعہ ارک جانب غرب
واقع فصیل دروازہ سیلانی سے بفاصلہ ایک ہی جا ہی مدفون ہین آپکی عرس کی
تاریخ معلوم نہین ہے

ذکر حضرت شاہ کریم اللہ صاحب قدس سرہ آپ بہی اوسی قدیم زمانہ کے
ہین آپکی حالات اور تاریخ عرس ملی نہین آپکا مزار قلعہ ارک کے باہر جانب شمال
لال پہاڑی کے نزدیک حضرت شیخ احمد علم بردار کے نزدیک قریب کچہری
جدید اول تعلقداری واقع ہے مشہور ہی کہ وہان بہت شہید اوسی زمانے کے مدفون
ہین آپکا عرس سالانہ مرتضی صاحب سالک ہر سال ۱۷ تاریخ رمضان کو کرتے ہین

ذکر حضرت اللہ غنی صاحب قدس سرہ آپ بہی قدما ولیسی ہین حالات
معلوم نہین آپکا مزار نورنگ دروازہ قریب روبروی مسجد واقع ہی

ذکر حضرت شیخ محمد روحانی صاحب قدس سرہ - آپکی حالات معلوم نہین
مزار آپکا واقع برج ارک قلعہ متصل کوہ پنج لالی ہی -

ذکر حضرت شیخ تیمی صاحب قدس سرہ آپ بہی قدما ولیسی ہین آپکی
سال وصال معلوم نہین آپکا مزار عیدگاہ کے قریب اور کچہری جدید کے پیچہے جانب
مغرب واقع ہی -

ذکر حضرت سید شمس عالم حسینی صاحب چشتی قدس سرہ آپ جناب سید
شاہ جنید الحسینی صاحب قدس سرہ کے فرزند ہین آپکا مزار قصبہ گوگی تعلقہ شاہ پور
ضلع گلبرگہ مین واقع ہی آپکو بیعت و خلافت اپنی والد بزرگوار سے حاصل
ہی آپ ہمیشہ عالم استغراق مین رہا کرتے تھے آپکی کشف و کرامات کثرت سی
زبان زد ہی جسکی تفصیل کا اس مختصر مین گنجایش نہین لیکن دو ایک کرامتین

جنکو فقیر کاتب نے حضرت فقیر صاحب جو بیت سمراہ رہا کے سجادہ تھے اور نیز اوس
قاضی صاحب مرحوم رائچور سے معلوم کیا ہے درج ذیل کرتا ہے نقل ہے
کہ جبکہ آپ مقام گوگی میں تھے ایک روز اپنے والد بزرگوار کے حسب حکم
کے لئے پانی لا رہے تھے اتفاقاً ایک کوا وہ پانی پیکر اوڑا حضرت کے والد نے
فرمایا کہ کوے نے پانی پیا ہے اوسکو بدل دیو آپنے عرض کیا کہ ابھی وضو کا
پانی کوا پیئے اور ابتک زندہ رہے بموجب یہ فقرہ زبان مبارک سے
نکلنے کے وہ کوا زمین پر گرا اور مرگیا۔ آپکے والد بزرگوار نے یہ واقعہ
دیکھکر فرمایا کہ اب تمکو اجازت ہے کہ کسی اور مقام پر جاکر رہو۔ نقل ہے
کہ آپکو رخصت کرتے وقت آپکے والد نے دو تار پھول دیکر فرمائے کہ یہ لیکر جاؤ
اور جہاں کہیں تم شب کو مقام کروگے صبح کو ان پھولوں کو دیکھنا اگر ان میں
شاخیں نکلیں تو سمجھنا کہ وہی تمہاری سکونت کا مقام ہے ورنہ آگے
بڑھنا پس آپ حسب ارشاد اپنے والد بزرگوار کے گوگی سے روانہ ہو کر کہیں
کرتے ہوے رائچور تشریف لائے وہ شب گزاری صبح کو حسب عادت پھولوں کو
دیکھی تو ان میں شاخیں نکلی ہوئیں تھیں پس آپنے رائچور ہی میں سکونت اختیار
کئے اور وہ تار کی شاخیں اوس میدان میں جا لگا اب آپکی درگاہ شریف
ہے نصب کی گئیں اور یہ درخت زمانہ حال تک تھی پندرہ بیس سال کے
پیشتر تک کی حد سے گزر گئی لیکن اسکا نشان ابتک موجود ہے۔
نقل ہے کہ آپ ہمیشہ ایک نیم کے درخت کے نیچے حالت استغراق میں تشریف
رکھتے ہیں ایک روز اوس وقت کے حاکم کی جورو تفریح مزاج کے لئے سیر کو
نکلی اور وقت وہ آپ حضرت کی قیام گاہ کی طرف سے آئی کہتے ہیں کہ حضرت
کے سامنے کے دو دانت ایسے لمبے تھے کہ لب مبارک سے باہر نکلے تھے غرض جبکہ

وہ عورت آپکو دیکھی اور کہی کہ فقیر بہت خوب صورت ہے مگر دو دانت کی بری
سامنے آئے ہوے ہیں خیال کرلیتی ہو کہ اپنے مکان تک آئے نہ پائی تھی کہ اوس کے
سب دانت گر پڑے اور اپنے مکان پر اپنے شوہر سے یہ واقعہ بیان کیا
اور یہ بھی کہا کہ فلاں مقام پر ایک فقیر بیٹھا ہوا ہے اوسکے دانت لمبے
دیکھکر میں نے حقارت کی تھی اوسکے شوہر نے کہا کہ تو فی الفور اونہیں حضرت
کے پاس جا اور اپنی سرگذشت بیان کرکے الحاح و زاری کے ساتھ
معافی کی درخواست کر اور عرض کر کہ میرے دانت آگے کے مانند ہو جائیں
پس وہ حضرت کے خدمت میں حاضر ہوئی دیکھی کہ آپ اوسی حالت استغراق
میں ہیں تھوڑی وقت کے بعد آپ اوسکی طرف متوجہ ہوئی اوسنے اپنی
حالت عرض کی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ گری ہوئی تمام دانت منہ میں
ڈال لے اس حکم کے ہوتے ہی ساتھ ہی اوسنے سب دانت منہ میں ڈال لئے
اور وہ سب آگے کے مانند اپنی مقام پر جم گئے اوس روز سے وہ عورت
آپکی نہایت معتقد ہوگئی اور اوس نے آپکا مقبرہ تعمیر کروایا اور اوس
مقام پر ایک مسجد اور ایک مسافرخانہ بھی بنوایا اور وہاں ایک
باولی بھی کھدوایا جو آجتک موجود ہے۔ حال میں راجہ لالہ رتنا دھنا
تعلقدار جالنہ نے اپنی اہتمام سے منجانب سرکار درگاہ کے سامنے ایک
بنگلہ موسوم (عالم سرا) اور نوبت خانہ جانب شرق تیار کروایا ہے
کہتے ہیں کہ حضرت نے اٹھارہ سال کے عمر میں پندرہویں صفر سنہ ۸۹۲ ہجری میں نقل
مکان فرمایا کسی نے آپکی تاریخ (بیشک شمس عالم بوداو) کہی ہے ہی انطباق
دستورات تخمین آپکا عرس تاریخ مذکور کو ہوا کرتا ہے اور سرکار نظام کے
طرف سے یکم ہیں ماہ ابھی سنہ فصلی کو آپکا صندل بڑی تکلف سے ہوا کرتا ہے

جسمیں دور دور سی لوگ آیا کرتے ہیں ہنود بھی انکی معتقدین ہیں نذر و نیاز
چڑھایا کرتے ہیں انکا مزار رایچور کے جانب شمال بیرون چھاؤنی کنجٹ
کے سڑک پر واقع ہی اور اب سید شمس عالم حسینی صاحب درگاہ کے سجادہ
و خدمتگار موجود ہیں اور سرکار سی زمین انعام کے علاوہ پچیس روپیہ
ماہوار خدمت کے لئے مقرر ہے۔

ذکر حضرت شیخ جلال صاحب قدس سرہ زبان زد خاص و عام ہی کہ
رایچور کے جانب ایل ان درمیان مشرق و شمال پہاڑ پر مسجد کے بازو
مکان کے صحن میں بالای چبوترہ انکا مزار ہے۔ اور مکان کے اندر انکی
اوستاد حضرت شاہ حسین جنکا مزار ہے اور بعض لوگ انکی مزار چلہ ہی کہتی
ہیں واللہ اعلم۔ لیکن رایچور کے جانب شمال بفاصلہ ۴۰ میل جو یادگیر
واقع ہے وہاں سے جانب مغرب سیراندی کے سری موضع گلسم
تعلقہ شاہ پور میں حضرت سید جلال الدین صاحب ڈونگری برادر زادہ حضرت
سید شمس عالم حسینی قدس سرہ کا مزار ہی انکی اولاد میں سید جنید حسینی صاحب
ڈونگری جو بہت معمر تھی انکی زبانی فقیر کاتب نے سنا تھا کہ یہ حضرت
سید جلال الدین صاحب اپنے چچا حضرت سید شمس عالم حسینی کی زیارت کو
رایچور جاکر اوس پہاڑ پر چلہ کشی فرمائی تھی اسی لئے یہ پہاڑ آپکی نام
سے مشہور ہے۔ اور یہ بھی سنا جاتا ہی کہ جب انکی اوستاد کا انتقال
ہوا تو اندرون مکان دفن کی اور بعد روانگی آپکی آپ کے مریدین اور
معتقدین نے صحن میں چلہ بناوئی تاکہ یادگار باقی رہے اور انکا عرس
تاریخ ۲۴ ذی قعدہ کو حسین صاحب اور انکی دو فرزندان مسمیان محمد خواجہ حسین
و محمد عمر کرتے ہیں۔ اور شیخ جلال خادم کا حال میں انتقال ہوا ہے۔

ذکر حضرت کمل پوش صاحب قدس سرہ بعض لوگ انکا یہی نام کہتی
ہیں واللہ اعلم انکی حالات اور تاریخ وصال معلوم نہیں البتہ کبھو کبھو
عرس کیا کرتے ہیں آپ کا مزار رایچور کے جانب شمال آبادی سی تھوڑی
فاصلہ پر درمیان پہاڑ سید جلال صاحب و درگاہ حضرت سید شمس عالم حسینی ایک
ویران مسجد کے صحن میں واقع ہے اور سنا جاتا ہے کہ وہاں شہداؤں کی
قبور بھی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بھی قدماؤں سی ہیں۔

واضح ہو کہ ابتدا میں اولیائے متقدمین جو ایک جماعت کثیر کے ساتھ وارد
عرف رایچور کو تشریف لائے قلعہ کے باہر جانب شمال لال پہاڑی کے
نزدیک جہاں کہ اب کچہری جدید اول تعلقداری تیار ہو رہی ہے قیام پذیر ہوئی
اور بعد جنگ و جدل وہاں سی اپنا اپنا مقام مقرر فرمالئے جسمیں کہ اب انکی
مزارات متبرکہ واقع ہیں اور علاوہ ان حضرات کے بہت سے اولیاء اللہ
کے نام و مقام مزارات معلوم نہیں جو اندرون و باہر قلعہ اور سکندر وغیرہ اور
لال پہاڑی کے آسودہ ہیں فقیر کاتب کو جسقدر اسمای گرامی کے معلومیت
قاضی صاحب مرحوم سی حاصل ہوئے تھے تذکرہ ہذا میں درج کیا ہے باقی
علم خداوند کریم کو ہے۔

تذکرہ بزرگان متاخرین رایچور

ذکر حضرت سید شاہ معروف شمیمی القادری قدس سرہ
آپ حضرت سید شاہ قمیص بن ابو الحیات قدس سرہ کے فرزند ہیں جنکا مزار
اقدس بمقام سادہورہ علاقہ پنجاب میں ہے آپ جناب غوث الصمدانی
میران محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اولاد سے ہیں آپ
اپنی خاندان کو ہمراہ لئے ہوئی موضع کالور جو رایچور سے دس میل کے فاصلہ پر ہی

تشریف لائے آپنی تصرفات سے وہاں کی دیول کو ویران کرکے اپنا قیام فرمائے انکا مزار موضع مذکور میں جانب مغرب ایک چھوٹے سے پہاڑی پر واقع ہے سال وصال ۱۱۰۰ھ ہیں انکا عرس سالانہ ۲۲ محرم کو ہوا کرتا ہے وہاں کی سجادہ سید شاہ صاحب محی الدین قادری مرید و خلیفہ سید شاہ معروف پیر صاحب قادری ابن سید شاہ نبی پیر صاحب قادری ساکن رائچور موجود ہیں۔

ذکر حضرت سید شاہ میران قادری قدس سرہ آپ سید شاہ معروف قیصی القادری قدس سرہ کے فرزند ارجمند ہیں اور موضع مذکور میں اوسی پہاڑی پر اپنی والد بزرگوار کے پائین مدفون ہیں تاریخ رحلت ۴ شوال ہے

ذکر حضرت سید شاہ علی قادری قدس سرہ آپ بھی سید شاہ میران قادری قدس سرہ کے فرزند ارجمند ہیں انکا مزار بھی اوسی موضع کے پہاڑ کی نیچی واقع ہے تاریخ رحلت ۴ صفر ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ قمیص قادری قدس سرہ آپ فرزند ہیں سید شاہ میران قادری قدس سرہ کے انکا مزار موضع مذکور میں اوسی پہاڑ کی نیچی پائین شاہ معروف قیصی القادری کی واقع ہے تاریخ رحلت ۲۲ ربیع الثانی ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ معروف قادری قدس سرہ آپ سید شاہ علی قادری قدس سرہ کے فرزند ہیں اور آپ موضع کاڈولہ سے رائچور تشریف لاکر اپنا قیام فرمائے رائچور میں بہت سی امرا و معززین آپکی خادم و معتقد تھی انکا مزار رائچور کے جانب مشرق ایک پہاڑ پر واقع ہے آپکا مقبرہ مسمی نور محمد صاحب نے جو ملازم سرکار نظام اور معزز و رئیس تھا ۱۱۶۶ھ ہجری میں تیار کیا ہے اندرون احاطہ مقبرہ چبوترہ پر درمیان میں انکا مزار ہے آپکی رحلت ۲۲ ذی الحجہ ۱۱۹۵ ہجری میں ہے کسی نے آپ کی تاریخ (اسد بحق غالب) کہا ہے۔
۱۱۹۵

ذکر حضرت سید شاہ قمیص قادری قدس سرہ آپ فرزند کلاں اور جانشین ہیں سید شاہ معروف قادری ممدوح کے اور حاکم وقت سے موضع یالیدنی جاگیر آپکو مدد معاش کے لیئے عطا ہوئے ہے آپکا مزار رائچور میں اوسی پہاڑ پر مقبرہ میں اپنے والد بزرگوار کے سیدھی باز و جانب مغرب چبوترہ پر واقع ہے آپکی رحلت ۱۴ جمادی الاول ۱۲۱۰ ہجری میں ہے آپکی تاریخ رحلت کسی نے (ذہی آفتاب رفت) کہا ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری قدس سرہ آپ فرزند ہیں سید شاہ قمیص قادری ممدوح کے۔ اور آپکی خرق عادات اور تصرف ایام طفولیت میں ہی ظاہر ہوئی چنانچہ ذکر مشہور ہے کہ اپنے مردہ ایک بلی کو زندہ کیا اور دیگر ان میں تصرف سی آگ روشن کی اوسوقت آپکی والد بزرگوار شاہ قمیص قادری قدس سرہ نے فرمایا کہ چراغ کے سامنے مشعل روشن کرتے ہو لیس تیرا سال کی عمر میں ہی آپنے رحلت فرمائے سن وصال ۱۲۱۰ھ ہیں ۴ رجب کو آپکی فاتحہ ہوتی ہیں انکا مزار اوسی پہاڑ کے مقبرہ میں اپنے دادی صاحبہ یعنی اہلیہ شریفہ حضرت شاہ معروف قادری قدس سرہ کے باز و جانب مشرق واقع ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہ آپ بھی فرزند سید شاہ معروف قادری قدس سرہ ساکن رائچور کے انکا مزار بھی اوسی پہاڑ پر مقبرہ کے اندر اپنی بھائی سید شاہ قمیص قادری قدس سرہ کے سیدھی باز و جانب مغرب چبوترہ پر واقع ہے آپکی تاریخ رحلت ۱۱ جمادی الاول ہے

ذکر حضرت سید شاہ حضرت قادری قدس سرہ آپ بھی سید شاہ معروف قادری ساکن رائچور کے فرزند ہیں انکا مزار موضع کاڈولہ میں سید شاہ معروف قادری قدس سرہ کے پہاڑی کے نیچے واقع ہے تاریخ رحلت [illegible] ہیں

ذکر حضرت سید شاہ قیص محی الدین قادری قدس سرہٗ آپ
اعظم الفقرا کے لقب سے مشہور تھے اور آپ سجادہ اور جانشین فرزند ہیں سید
شاہ قیص قادری علی بن سید شاہ معروف قادری ساکن رائچور کے - اپکی رحلت
۹ صفر سنہ ۱۲۳۰ ہجری میں ہے اپکی تاریخ کسی نے (مقدر گشتہ ز اعظم الفقرا) کہا ہے اپکا
مزار رائچور کے پہاڑ پر اوسی مقبرہ کے اندر سید عبدالرزاق قادری کے سیدھی
بازو جانب مغرب واقع ہے -

ذکر حضرت سید چاند پیر قادری قدس سرہٗ آپ فرزند ہیں سید شاہ عبدالرزاق
قادری قدس سرہ کے - اپکا مزار بھی رائچور کے پہاڑ پر اوسی مقبرہ کے اندر
سید شاہ محمد قادری ابن سید شاہ قیص قادری کے بازو جانب مشرق
واقع ہے سنہ وصال معلوم نہیں اور آپ کے فرزند سید شاہ معروف
قادری قدس سرہ گدوال میں آسودہ ہیں اور ان کے فرزند حضرت سید شاہ
چاند پیر صاحب قادری اور انکے برادر زادہ فرزند سید شاہ عبدالقادر صاحب
قادری سید موجود ہیں اور آپ کو ایک جاگیر موضع ڈونگرام پور تعلقہ رائچور
میں سرکار نظام سے اجرا ہے

ذکر حضرت سید شاہ حبیب اللہ قادری قدس سرہٗ - آپ بھی فرزند
ہیں سید شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ کے - آپ کا مزار رائچور کے
پہاڑ پر مقبرہ کے اندر اپنے بھائی سید چاند پیر قادری کے داہنی بازو مشرق کی
طرف واقع ہے تاریخ رحلت ملی نہیں -

ذکر حضرت سید شاہ نبی پیر قادری قدس سرہ آپ سجادہ اور
جانشین فرزند ہیں سید شاہ قیص محی الدین قادری قدس سرہ کے اپکی
رحلت سلخ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۳ ہجری میں ہی اپکا مزار بھی رائچور کے پہاڑ

پر مقبرہ کے اندر قریب دروازہ جانب مشرق واقع ہے - اپکے فرزند اور جانشین
حضرت سید شاہ معروف پیر صاحب قادری مدظلہ اور دوسرے فرزند سید شاہ حسین صاحب قادری
عرف [illegible] صاحب حسینی صاحب موجود ہیں اور موضع یالمیدنی تعلقہ رائچور جاگیر سرکار نظام
سے بحال ہے - اور حضرت سید شاہ معروف پیر صاحب قادری کے اور دو فرزند
ایک سید قیص پیر قادری تاریخ سلخ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری کو رحلت کئے مزار اوسی
پہاڑ کے مقبرہ کے اندر اپنی دادا صاحب کے پائین جانب مشرق واقع ہے اور دوسری
فرزند سید محی پیر قادری جو تاریخ ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۷ ہجری میں وفات فرمائے
انکا مزار مقبرہ مذکور کے نیچے ایک دوسرا مقبرہ ہے جسکو سید امام علیخان المخاطب
داؤد علیخان نے سید شاہ قیص قادری قدس سرہ کے ایما شریف سے وطن سنہ ۱۲۱۴
میں تیار کیا ہی اور اب وہ بے بے صاحبہ کا مقبرہ کرکے مشہور ہے وہاں واقع ہے

ذکر حضرت سید عبدالرحیم قادری قدس سرہٗ آپ سید شاہ قیص بن
سید شاہ میران قادری ممدوح کے اولاد سے ہیں جنکا مزار کاڈلور میں ہے
اپکی رحلت ۲۶ ذی قعدہ کو ہے اپکا مزار رائچور میں شاہ معروف قادری
کے مقبرہ کے نیچے حضرت بے بے صاحبہ کے مقبرہ میں واقع ہے

ذکر سید حضرت حسینی صاحب قادری قدس سرہ - آپ سید عبدالرحیم
قادری ممدوح کے چھوٹے بھائی ہیں اپکی رحلت ۲۰ جمادی الاول کو ہے
آپ حضرت بے بے صاحبہ کے مقبرہ میں اپنے بھائی سید عبدالرحیم قادری کے بازو
مدفون ہیں اپکو تین فرزند ایک سید ابوالبرکات صاحب جو ملازم سرکار نظام
تھے اور اپنی ملازمت کے مقام پر ہی رحلت کئے انکو اب چار فرزند ہیں ایک
سید عبدالرحیم صاحب قادری دوسری سید عبدالقادر صاحب قادری تیسری
سید شاہ صاحب محی الدین صاحب قادری سجادہ درگاہ کاڈلور چوتھے فرزند

سید ابو اللیث صاحب قادری موجود ہیں دوسرے فرزند سید صاحب محی الدین قادری
جنکی رحلت ۱۰ ربیع الثانی کو ہے مزار آپکا سید عبد الرحیم صاحب قادری کے بازو
واقع ہے تیسرے فرزند سید وہاب پیر قادری مرید و خلیفہ سید شاہ محی الدین
قادری کے تھے انکی رحلت ۴ محرم ۱۳۱۲ میں ہے انکا مزار شاہ معروف قادری
کے مقبرہ میں بائیں برشتہ ایک قبر کے فاصلہ پر جانب مشرق واقع ہی۔ واضح
ہو کہ بیان ذکر خاندان قصہ ختم ہوا۔

ذکر حاجی الحرمین حضرت شمس الدین سید شاہ حسین البصری القادری قدس سرہ
انکا قدیم وطن بصرہ ہے پہلی آپ بیجاپور تشریف لائی اور جبکہ بادشاہ عالمگیر
نے بیجاپور فتح کیا وہاں سے رائچور رونق افروز ہوئی اور بادشاہ سے
موضع ہونسور جو رائچور سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے جاگیر میں ملی اور جامع
رائچور کے آبادی کے اندر جانب جنوب ایک حجرہ اہل محلہ نے آپکی عبادت
کرنے اور تعویذات وغیرہ لکھنے کے واسطے تیار کردی جو اب تک وہ محلہ حجرہ کے نام سے
مشہور ہے بعدہ باہر کے قلعہ کے نورنگ دروازہ کے اندر محلہ کوٹ تلار کو جو اول
ہنوز کی سکونت گاہ تھی افضل خان وزیر نے جو انکا مرید تھا سند ولیسی خالی کروا کر
انکی قیام کے لئے مقرر کیا آپنے وہاں مکان آثار شریف وغیرہ تیار فرما کر سکونت فرمائی
آپکی رحلت ۱۵ رجب کو ہی اور مزار آپکا اوسی موضع ہونسور میں ایک مقبرہ کے اندر
واقع ہی اور وہاں ایک مسجد بھی ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ محی الدین قادری قدس سرہ آپ فرزند ہیں سید شاہ حسین بصری
قادری قدس سرہ کے آپکی رحلت ۱ شوال کو ہی آپکا مزار رائچور میں درمیان جنوب
و مشرق آبادی سی باہر افضل خان وزیر کی مسجد کے عقب ایک ٹیلہ پر بالائی
چبوترہ درمیان میں واقع ہی۔

ذکر حضرت سید شاہ حافظ حسین عرف شاہ صاحب قادری قدس سرہ
آپ فرزند ہیں سید شاہ محی الدین قادری قدس سرہ کے آپکی رحلت ۱۶ رمضان
کو ہے آپکا مزار اوسی ٹیلہ کے مشرق کے طرف مسجد مذکور کے بازو چبوترہ و ایک
چھوٹی سی گنبذ میں واقع ہی۔ یہہ گنبذ افضل خان وزیر نے اپنی مرشد شاہ حسین
قادری قدس سرہ کے واسطے تیار کیا تھا جب پہلی انکا انتقال ہوا تو اوسی
گنبذ میں انکو دفن کئے۔

ذکر حضرت سید عبد القادر سبز پوش قدس سرہ آپ فرزند ہیں
سید شاہ محی الدین قادری اور بھائی ہیں سید شاہ حافظ حسین قدس سرہ
کے آپکی رحلت ۲۰ ربیع الثانی کو ہے آپکا مزار رائچور کے جانب جنوب آبادی
ٹیلہ پر اپنی والد کے بائیں بازو جانب مشرق واقع ہے۔

ذکر حضرت سید حسین عرف فقیر اللہ قادری قدس سرہ
آپ فرزند ہیں سید شاہ حافظ حسین قدس سرہ کے اور بھتیجے ہیں سید عبد القادر
سبز پوش کے تاریخ رحلت ۲۰ ربیع الاول ہے اور مزار آپکا جانب جنوب ٹیلہ
مذکور پر اپنے چچا سید عبد القادر سبز پوش کے بائیں بازو جانب مشرق واقع
ہی اور انکے ایک فرزند سید خواجہ محمد الدین قادری اور دوسری فرزند سید
فقیر اللہ قادری یہہ ہر دو بزرگوار موضع اولیا میں آسودہ ہیں اور
سید فقیر اللہ کے فرزند سید شاہ نبی محی الدین صاحب قادری اور انکے
دو فرزندان ایک سید شاہ محمد قادری دوسری سید حسین پیر قادری رائچور
میں موجود ہیں یہہ حضرات اولیاء ثلاثہ کہلاتے ہیں۔

ذکر حضرت سید شاہ حافظ نبی محی الدین قادری قدس سرہ
آپ فرزند ہیں سید شاہ فقیر اللہ قادری قدس سرہ کے آپکی رحلت ۱۱ ربیع الثانی

کو ہے مزار انکا اوسی ٹیلہ پر سید شاہ محی الدین قادری کے سیدھی بازو
واقع ہے

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری قدس سرہ آپ فرزند ہیں سید شاہ
حافظ محی الدین قادری کے تاریخ رحلت ۸ محرم مزار انکا افضل خان
کے مسجد کے بازو سید شاہ حافظ حسین قادری کے گنبد کے پائین واقع ہی

ذکر حضرت سید شاہ محی الدین عرف بنی شاہ صاحب قادری
قدس سرہ آپ فرزند ہیں سید شاہ محمد قادری قدس سرہ کے تاریخ رحلت ۱۵ محرم
کو ہی مزار رائچور کے جانب جنوب اوسی ٹیلہ پر سید شاہ حافظ محی الدین
قادری کے پائین واقع ہی -

ذکر حضرت سید حسینی پیر قادری قدس سرہ آپ فرزند ہیں بنی شاہ صاحب
ممدوح کے تاریخ رحلت ۱۳ صفر ہے اور اپنی والد کے پائین مدفون ہیں
انکو تین فرزندان ایک سید شاہ محمد قادری اپنی والد کے جانشین سجادہ
دوسری پادشاہ قادری تیسری سید محی الدین قادری موجود ہیں

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری عرف محمد علی صاحب قدس سرہ
آپ سید عبد القادر پیر صاحب ممدوح کے پوترہ ہیں تاریخ وصال ملی نہیں -
انکا مزار اوسی ٹیلہ پر سید شاہ عبد القادر صاحب قادری کے پائین واقع ہی

ذکر حضرت شاہ بڑی صاحب قدس سرہ آپ فرزند ہیں سید شاہ
محمد قادری عرف محمد علی صاحب کے تاریخ وصال ملی نہیں اپنی والد کے
سیدھی جانب اوسی ٹیلہ پر جانب مغرب مدفون ہیں اب آپکی اولاد کرنول
میں موجود ہے واضح ہو کہ کوٹ تلا والے صاحبان اور پلپاڑ والے صاحبان
ایک ہی خاندان کے ہیں - ذکر خاندان کوٹ تلا ختم ہوا -

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری ملقب نور دریا قدس سرہ
انکا وطن اصلی نا معلوم شاید بیجاپور ہو تو عجب نہیں کیونکہ طریق چشتیہ میں
حضرت امین الدین اعلیٰ بیجاپوری قدس سرہ سے انکو خلافت حاصل
ہی اور حضرت ممدوح کی رحلت ۱۰۸۶ ہجری میں ہوئی اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ انکا زمانہ بھی دو سو برس سے زاید کا ہی اور طریق قادریہ میں
سید فرید الدین قادری قدس سرہ سے خرقہ خلافت عطا ہوا ہی غرض آپ
بیجاپور سے رائچور تشریف لائے اور صاحب کشف و کرامات تھی آپکی نور دریا
کے ملقب ہونیکی یہہ وجہ مشہور ہے کہ آپ ہمیشہ حالت استغراق
میں رہتے تھے ایک روز اپنی حجرہ خاص میں جانماز پر بیٹھے بیٹھے عادت
کے خلاف جانماز کے کونہ کو زور سے دبائے اور تھوڑے دیر کے بعد
چھوڑ دی تو انکا لباس پانی میں تر تھا خادموں نے سوچھی کہ دستگیر آج
خلاف عادت یہہ واقعہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری بھائی کا جہاز
ڈوب رہا تھا اوسنی ہمکو یاد کیا اسلئی اوسکی جہاز کو جو سوراخ پڑا تھا
جانماز کے کونے سے دبا دیا اور وہ جہاز بچگیا - جب دیکھا گیا تو آپکی آستین
کے آستین کا پانی مثل دریا کے پانی کے کڑوا تھا - بعدہ ایک عرصہ کے
جبکہ وہ خادم آکر یہہ حقیقت بیان کیا تو یہہ واقعہ کی تاریخ اور وقت
اور اوسکی جہاز کے پریشانی کی تاریخ و وقت ایکہی تھا جبسی انکا لقب
نور دریا ہوا - اور یہہ بھی روایت ہی کہ اس واقعہ کے سبب سے عالم کشف
میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشگاہ سی نور دریا کا لقب
عطا ہوا ہے واللہ اعلم - انکی تاریخ رحلت ۱۱ ذی قعدہ ہے انکا مزار
رائچور کے مشرق قریہ آبادی سی ملحق ایا باولی کے شرق یک ایک احاطہ کے

اندر درمیان میں چبوترہ پر واقع ہی اور وہاں آپکی عزیز اقارب
اور خادموں کی مزارات کثرت سی ہیں۔

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری نور دریا قدس سرہ

آپ فرزند کلاں ہیں سید شاہ محمد قادری نور دریا قدس سرہ کے آپکی رحلت کی تاریخ ملی نہیں آپکا مزار اپنی بھائی سید امین الدین قادری کے بائیں بازو جانب مشرق دوسری چبوترہ پر واقع ہے آپکو اولاد نہیں۔

ذکر حضرت سید شاہ امین الدین قادری نور دریا قدس سرہ

آپ فرزند منجھلے ہیں سید شاہ محمد قادری نور دریا کے آپکی رحلت ۱۱ صفر کو ہے آپکا مزار آپنے والد کے بائیں بازو مشرق رویہ ایک ہی چبوترہ پر ہے آپکو بھی اولاد نہیں۔

ذکر حضرت سید شاہ سلطان پیر قادری نور دریا قدس سرہ

آپ چھوٹے فرزند ہیں سید شاہ محمد قادری نور دریا قدس سرہ کے تاریخ رحلت ملی نہیں آپکا مزار اپنی والد کے سیدھی بازو جانب مغرب دوسری چبوترہ پر واقع ہے

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری متوکلی نور دریا قدس سرہ

آپ فرزند ہیں سید سلطان پیر قادری قدس سرہ کے آپ کی رحلت ۱۲ رجب کو ہے آپکی مزار اپنے تایا سید محمد قادری کے بائیں علحدہ چبوترہ پیر واقع ہے

ذکر حضرت سید شاہ محی الدین پیر قادری نور دریا قدس سرہ

آپ فرزند سید شاہ محمد متوکلی کے ہیں اور داماد ہیں سید اورنگ قادری جاگیردار تنگم ولنگہ کے آپ کی رحلت کی تاریخ ۱۲ محرم کو ہے اپکا مزار اپنے والد کے بائیں علحدہ چبوترہ پیر واقع ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ قادر پیر قادری نور دریا قدس سرہ

آپ بھی فرزند ہیں سید شاہ محمد متوکلی کے آپکی رحلت ۲۶ رمضان کو ہے آپکا مزار اپنے والد کے بائیں بازو دو مزار کے فاصلہ پر جانب مغرب تیسری مزار پر واقع ہے

ذکر حضرت سید امین پیر قادری نور دریا قدس سرہ

آپ فرزند ہیں سید قادر پیر قدس سرہ کے تاریخ رحلت ملی نہیں آپکا مزار اپنے والد کے سیدھی بازو تھوڑے فاصلہ پر جانب مغرب اوسی احاطہ میں واقع ہے اور آپکے فرزند سید محی الدین پیر قادری موضع گہٹ علاو گدوال میں آسودہ ہیں اور انکے فرزند سید حمید قادری نور دریا ادہونی میں رہتے ہیں

ذکر حضرت سید شاہ ولی پیر قادری نور دریا قدس سرہ

آپ فرزند ہیں سید محی الدین پیر قادری کے آپکو اولاد نہیں تاریخ رحلت نہم ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۶ ہجری ہے آپکا مزار اپنے والد کے بائیں بازو جانب مشرق واقع ہے

ذکر حضرت سید شاہ امام پیر قادری نور دریا قدس سرہ

آپ بھی فرزند ہیں سید محی الدین پیر قادری کے اور نواسے ہیں سید اورنگ قادری جاگیردار کے آپکا مزار سید سلطان پیر قادری کے مزار کے سیدھی بازو جانب مغرب آخر چبوترہ پر واقع ہے اور آپکے فرزند سید شاہ ولی محی الدین قادری نور دریا ہیں جنکا مزار ادہونی میں ہے اور اب انکے فرزند سید شاہ محمد صاحب قادری نور دریا سجادہ نشین درگاہ اور انکو ایک فرزند سید ولی محی الدین قادری خوردسال لڑکو میں موجود ہیں

ذکر حضرت سید شاہ نادی ندیم قادری قدس سرہٗ

آپ بھائی ہین سید شاہ محمد قادری نور دریا کے اور نانا ہین سید شاہ معروف قتیبے القادری قدس سرہما ساکن رائچور کے آپکا وصال ۱۱ صفر کو ہے آپکا مزار اپنے بھتیجے شاہ بڑے صاحب قادری کے روضہ مین واقع ہے

ذکر حضرت سید شاہ بڑے صاحب قادری قدس سرہٗ

آپ برادر زادہ ہین سید شاہ محمد قادری نور دریا کے آپکی رحلت سلخ محرم کو ہے آپکا مزار رائچور کے جانب مشرق آبادی سے ملحق ایک قبرستان ہے جہانکہ کثرت سے قبور ہین اپنے چچا سید شاہ نادی ندیم قادری قدس سرہٗ کے بازو جانب مغرب واقع ہے اور یہ قبرستان شاہ بڑے صاحب کے روضہ کے نام سے مشہور ہے اور یہ روضہ سید شاہ نادی ندیم قادری کے نواسے شاہ معروف قتیبے القادری ممدوح کے اولاد مین سید شاہ معروف پیر صاحب قادری کے قبض و تصرف مین ہے اور آپ ہی کی اجازت سے ہر کوئی وہان دفن ہوتا ہے ۔

ذکر حضرت سید شاہ میران قادری قدس سرہٗ

آپ بھی سید شاہ محمد قادری نور دریا قدس سرہ کے قرابت مین ہین سنا جاتا ہے کہ آپکو میٹھا بھاجی اور روٹی کی بہت خواہش تھی اسلئے آپکا نام (ساگ روٹی کے میران) کرکے مشہور ہے تاریخ وصال ملی نہین آپکا مزار بائی کنٹہ محلہ مین گھوڑے بیچنے والے کے عاشور خانہ کے نزدیک راستہ پر ایک چہار دیواری کے احاطہ کے اندر واقع ہے

ذکر حضرت سید شاہ محی الدین قادری معرفت نور دریا قدس سرہٗ

آپکے نام پر لفظ معرفت نور دریا اس غرض سے ہے کہ آپکو خاندان

نور دریا سے خلافت حاصل ہے اور آپکی رحلت ۱۵ شعبان کو ہے آپکا مزار آبادی جنوبی رائچور کے محلہ حجرہ مین کٹ کالوہ کی مسجد کے صحن مین واقع ہے اور وہان آپکے خاندان کے مزارات بھی ہین اور آپکے بھائی سید قادر بادشاہ کی مزار رائچور کے جنوب رو یہ کوٹ تلار کے خزانے قبور کے شید کے پرے ایک مقام ہے جسکو قادر گنڈہ کہتے ہین واقع ہے آپکی رحلت کی تاریخ ۲۰ رجب ہے اور آپ آپکی اولاد مین سید محی الدین قادری مرید و خلیفہ سید شاہ محمد صاحب قادری نور دریا رائچور مین موجود ہین

ذکر حضرت سید ادروس قادری قدس سرہٗ

آپ بیٹے شاہ ولی اللہ پیر قادری نور دریا قدس سرہ کے ختنہ مین آپکو ایک جاگیر موضع نلگوڑہ سے تعلق ہے گنڈہ ضلع کرنول مین ہے اور اب وہ جاگیر آپکے نواسے سید امام پیر قادری نور دریا کے پوتے سید شاہ محمد صاحب قادری نور دریا کے قبض و تصرف مین ہے آپکا سالانہ عرس ۲۱ رجب کو صاحب ممدوح کے طرف سے ہوا کرتا ہے آپکا مزار شیخ جلال صاحب کے پہاڑ کے بازو مغرب رو یہ ایک دوسری چھوٹی پہاڑ پر واقع ہے اور وہان آپکی دختر بانو بی بی صاحبہ مالک جاگیر یعنی سید شاہ محی الدین پیر قادری نور دریا کے اہلیہ کا مزار بھی ہے ۔ یہان خاندان نور دریا کا ذکر ختم ہوا

ذکر حضرت سید شاہ حسین پیر قادری صبغۃ اللّٰہی

آپ فرزند سید کریم محمد عرف بادشاہ کلان قادری ابن سید محمد قادری ابن سید کریم محمد قادری صبغۃ اللّٰہی ابن سید میران محمد قدس قادری صبغۃ اللّٰہی برادر زادہ سید شاہ صبغۃ اللہ نایب رسول اللہ قدس اللہ اسرارہم کے ہین اور خاندان صبغۃ اللّٰہی حضرت شاہ قدس سرہٗ ممدوح کے نام نامی سے منسوب ہے جنکا مزار مدینہ

مدینہ منورہ میں جنت البقیع حضرت ابراہیم فرزند رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قبر مبارک کے پائین واقع ہے اور آپ وہان بواب رسول اللہ کے نام سے مشہور ہیں اگرچہ اس خاندان کا ذکر تحفۃ الاولیا بیجاپور میں صفحہ نشان ۹۹ سے نشان ۵۰ تک اور صفحہ نشان ۹۸ سے نشان ۱۰۲ تک تفصیل کے ساتھ درج ہے لیکن چونکہ شہر رائچور میں سید حسین پیر قادری صبغۃ اللہی قدس سرہ کا مزار ہے اسلئے اس تذکرہ میں آپکے نام نامی سے شروع کرکے آپکے خلفاء کا ذکر بہی درج کیا گیا ہے **نقل ہے** کہ پہلی آپ بیجاپور سے رائچور تشریف لاکر تیخ لی کی پہاڑ کے جانب جنوب ایک دوسری پہاڑ پر جہان حضرت کل یونس قدس سرہ کی مزار ہے وہان ایک کوٹی میں سکونت اختیار فرمائے اوسوقت نواب صلابت جنگ بہادر کی عملداری تہی رات کو نواب ممدوح کو عالم رویا مین آپکی طلبی کے لئے اشارہ ہوا بہادر معزنے آپ خود جاکر آپکو بلا کر لائے اور ساتہ مواضع دیسٹے و پنجور و خانہ پور و جلدولی و ننگس خان دودی کنکلو و کوٹہ گندہ جاگرات مدد معاش عطا کئے اور آپ اندرون قلعہ ارک آثار شریف کے محلہ میں سکونت فرمائے **نقل ہے** کہ آپنے آثار شریف بہی لاکر قدیم آثار شریف کے احاطہ کے اندر ایک مکان سنہ ۱۱۸۶ہجری میں تیار کرواکر رکہے اور آثار شریف کے دروازہ کی چوکہٹ کی پیشانی پر حسب عبارت ذیل کندہ فرمائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۱۸۶ھ ہو ساخت ناممحمد قادری عفی عنہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ

اب اس مکان کے آثار شریف کا حجرہ افتادہ اور شکست ہو گیا ہے **نقل ہے** کہ بیگن پلی کے نواب کی بیگم آپکی مرید تہی بعد رحلت آپکے اونہونے آپکے مقبرہ کا احاطہ تیار کروایا ہے اور سنا جاتا ہے کہ جسوقت مقبرہ کے شمال روبہ کا پایہ کہودا گیا اسوقت ایک مزار برآمد ہوی جسمین نعش مع کفن سالم موجود تہا استخارہ سے معلوم ہوا کہ اونکا نام سید احمد صاحب قدس سرہ ہے جنکا ذکر اسی تذکرہ میں نشان ۹۳ مین درج ہے یہی وجہ ہے کہ انکا مزار نمایان نہیں ہے **نقل ہے** کہ رائچور میں آپکے چہار خلفا مشہور ہیں۔ ایک قاضی محمد غوث قادری صبغۃ اللہی دوسری خطیب محمد سلطان قادری صبغۃ اللہی تیسری عاشور بیگ قادری صبغۃ اللہی چوتہی عارف علی شاہ قادری صبغۃ اللہی اور آپکو فرزند نہیں فقط دو صاحبزادیان تہی آپکی رحلت ۲۱ ربیع الاول کو ہے سنا جاتا ہے کہ آپکی رحلت حیدرآباد سے آتے وقت راستہ میں کسی مقام پر ہوی وہان سے نعش کو رائچور لائے اور قلعہ ارک کے اندر آثار شریف قدیم کے جنوب رویہ حضرت شیخ یونس صاحب بخشی اولیا قدس سرہ کے پائین مدفون کئے آپکا مقبرہ واقع ہے اور وہان آپکے عزیز اقارب کے مزارات بہی ہیں

ذکر حضرت قاضی محمد غوث قادری صبغۃ اللہی قدس سرہ

آپ قاضی سلام الدین صاحب مرحوم ساکن رائچور کے جد اور سید حسین پیر قدس سرہ کے خلیفہ ہیں تاریخ رحلت ملی نہیں۔ آپکا مزار اندرون قلعہ ارک جامع مسجد کے صحن کے ملحق مشرق رویہ واقع ہے واضح ہو کہ آپکے فرزند اور خلیفہ بادشاہ حسینی صاحب قادری صبغۃ اللہی ہیں جنکا مزار حیدرآباد میں ہے اور آپکی چار خلیفہ ایک حافظ محمود علی صاحب قادری صبغۃ اللہی دوسری غوث صاحب قادری صبغۃ اللہی تیسری محمد علی شاہ قادری صبغۃ اللہی ان تینون حضرات کے مزارات حیدرآباد میں ہیں اور محمد علی شاہ قادری کے خلیفہ حضرت نبی شاہ صاحب تقی القادری صبغۃ اللہی مجلل پوش حیدرآباد میں موجود ہیں چوتہی خلیفہ سید امام الدین قادری صبغۃ اللہی

جنکا مزار موضع دیون پلی تعلقہ رایچور میں ہے اور یہ داماد ہیں خطیب
محمد جمال الدین قادری صبغۃ اللہی ابن خطیب محمد سلطان قادری صبغۃ اللہی کے
اور اب انکے فرزند سید احمد صاحب دیون پلی میں موجود ہیں اور سنا جاتا ہی کہ
آپ کے اجداد ادہونی کے معززین سے ہیں واللہ اعلم

ذکر حضرت خطیب محمد سلطان قادری صبغۃ اللہی قدس سرہ

آپ بھی سید حسین پیر قادری قدس سرہ کے خلیفہ ہیں اب آپکی پوتری خطیب محمد
سلطان صاحب قادری پیش امام جامع مسجد بازار قصبہ رایچور موجود ہیں
تاریخ رحلت معلوم نہیں مزار بازار کے جامع مسجد کے صحن میں واقع ہے
اور انکے فرزند خلیفہ خطیب محمد جمال الدین قادری صبغۃ اللہی ہیں جنہوں نے
موضع دیون پلی جاگیر پیدا کئے اور جا فرزند جمال سلطان صاحب قادری کے ہمہ جد میں
انکا مزار قلعہ ارک کے اندر حضرت پیر حسین و میر حسین صاحب قدس سرہما کے
مزارات کے پاس ہے۔

ذکر حضرت عاشور بیگ قادری صبغۃ اللہی قدس سرہ

آپ رایچور کے ساکنین سے ہیں اور سید حسین پیر قادری کے خلیفہ ہیں
تاریخ وصال معلوم نہیں مزار قلعہ ارک کے اندر جانب شرق میان صاحب قدس سرہ کی
درگاہ اور مسجد کے نیچے تالاب باولے کے پاس واقع ہی۔

ذکر حضرت عارف علیشاہ قادری صبغۃ اللہی قدس سرہ

آپ بھی خلیفہ ہیں سید حسین پیر قادری قدس سرہ کے اور آپ بہت مرشد کے
خدمت میں رہا کرتے تھے آپکی بتیجے گلزار علیشاہ قادری صبغۃ اللہی اور انکی
بیٹے بہار علیشاہ قادری صبغۃ اللہی یہ دو حضرات آپکی پائین مدفون
ہیں آپ کے تاریخ وصال [illegible] ہے انکا مزار قلعہ کے باہر جانب شمال آبادی

آبادی سے ملحق کچہری جدید اول تعلقداری کہ جانبی رستہ پر [illegible]
کے پاس جہاں کہ ایک مسجد اور ایک باولی ہے چبوترہ پر درمیانیں واقع
ہے اور وہاں کثرت سے قبور ہیں اور اب یہ قبرستان سید محی الدین
پیر داور عرف محمد میان صاحب کے قبضہ و تصرف میں ہے

ذکر حضرت سید شاہ ولی اللہ قادری صبغۃ اللہی قادری قدس سرہ

آپ سید حسین پیر قادری قدس سرہ کے داماد سید کریم محمد قادری صبغۃ اللہی
کے بڑے بہائی سید شاہ زین الدین قادری صبغۃ اللہی کے اولاد سے ہیں
اور حضرت سید حسین پیر قادری نے آپکو تربیت کرکے خرقہ خلافت دے اور
بعد رحلت سید حسین پیر قادری کے آپ ہی قائم جاگیرات رہی۔ تاریخ
رحلت معلوم نہیں آپکا مزار قلعہ ارک کے اندر آثار شریف کے احاطہ میں حضرت
شیخ یونس صاحب چشتی اولیا کے پائین بازو تھوڑے فاصلہ پر واقع ہے
آپکی فرزند سید حسین عرف مرشد پیران قادری صبغۃ اللہی جنکی رحلت موضع
چنور جاگیر میں ہوی اور وہیں انکا مزار ہے اور اب مرشد پیران صاحب کے
دو فرزند ایک سید قادر بادشاہ قادری دوسری سید کریم اللہ صاحب
قادری موجود ہیں چونکہ تعلقات مواضع کے بابت تنقیح ہوا ضبطی کی
ضبط سرکار میں تہی اور مرشد پیران صاحب کے زندگی تک دو مواضع دستی
اجرا رہی بعد رحلت آپکی سنا جاتا ہی کہ اب فقط ایک موضع دستی
بحال و اجرا ہے۔

ناظرین کو عبارت ذیل کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ خاص رایچور میں خاندان
صبغۃ اللہی سے کون کون حضرات اولادی اور کون کون خلفاء نسبی اور
کسقدر مریدان موجود ہیں واضح ہو کہ حضرت سید محمد میران مدنی حسینی

القادری صبغۃ اللہی قدس سرہ کے تین فرزندان ایک بڑے بڑی فرزند سید شاہ
زین الدین حسینی القادری صبغۃ اللہی جنکا مزار ملک یمن کے جنگل مین ہے
دوسری منجھلے فرزند سید شاہ عبد الرحمان حسینی القادری صبغۃ اللہی جو بیجاپور
المسودہ مین مختصر ہے فرزند خورد سید شاہ کریم محمد حسینی القادری
صبغۃ اللہی جو بیجاپور مین مدفون ہین۔ منجملہ ان تینون حضرات کے سید کریم محمد
قادری کے پوترے سید حسین میر قادری صبغۃ اللہی جو رایچور تشریف
لائے اونکا اور اونکی خلفاؤنکا ذکر عبارت بالا مین بیان کردیا گیا ہے
او سید شاہ زین الدین قادری صبغۃ اللہی کی اولاد جو مرشد پیرا الصاحب
اور اونکی والدین مین ہیں بھی لکھدیا گیا ہے۔ اگرچہ ان حضرات کے مریدین
بھی رایچور مین ہین لیکن منجھلے فرزند سید شاہ عبد الرحمان قادری صبغۃ اللہی
کے اولاد مین حضرت پیر و دستگیر مرشد نا مولانا سید شاہ برہان الدین حسینی
القادری صبغۃ اللہی قدس سرہ جبکہ ۱۳۰۷ ہجری مین گلبرگہ تشریف
و بیجاپور کے روانگی کے وقت جو رایچور تشریف لائے صدہا مریدین
دست بیعت سے سرفراز ہوئے۔ اور پیر و دستگیر کے خلفاؤنمین فقیر مولف
رایچور مین ہے۔ واضح ہو کہ ذکر خاندان صبغۃ اللہی یہان ختم ہوا۔

ذکر حضرت سید نور الدین حسینی قدس سرہ۔ آپ حضرت سید
اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے اولاد سی ہین اپکی اجداد و سید شاہ قطب
حسینی اور اپکی فرزند سید شاہ حمزہ حسینی قدس سرہا جنکا ذکر ترجمہ روضۃ الاولیاء
بیجاپور کے صفحہ ۳۳ و ۳۴ مین درج ہے بیجاپور مین المسودہ ہین معلوم
ہوتا ہے کہ آپ بیجاپور سے رایچور تشریف لائے آپکی حالات اور تاریخ
وصال ملی نہین آپکا مزار رایچور کے جنوب رو یہ بیرگرہ کے راستہ پر عام

کے پاس واقع ہے

ذکر حضرت سید بدر الدین حسینی قدس سرہ آپ فرزند ہین سید
نور الدین حسینی قدس سرہ کے تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار اپنے والد کے پاس ہے
ذکر حضرت سید شاہ حمزہ حسینی عرف حسینی پیر قدس سرہ آپ سید بدر الدین
قدس سرہ کے فرزند ہین اور سید شاہ چاند میر قادری ابن سید شاہ معروف
قادری ساکن گدوال جنکا ذکر خاندان قمیصہ کے نشان ۲۴ کے متن کی عبارت
مین درج ہے نانا ہین اپکی تاریخ وصال ملی نہین اپکا مزار بھی اپنے والد کے
پاس ہے واضح ہو کہ ان تینون حضرات کے مزارات کے مقام کی صحت
رسول شاہ بن فتح شاہ طبقات کے طرف سے ادا ہوا کرتی ہے
ذکر حضرت عبد اللہ شاہ صاحب قدس سرہ محلہ گنج مین واقع ہے
جو ایک مسجد پختہ ہے آپ ہی کی تیار کی ہوئی ہے مسجد کے دروازہ پر ایک پتھر
جو کندہ کیا ہوا ہے اوسکے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے یہ بتخانہ تھا
اوسکو آپنے توڑ کر مسجد بنایا اور یہ مسجد اپکا خادم موسومہ بخشی اور غلام محمد کے
اہتمام سے تیار ہوی ہے اور اس مسجد کی بنا تاریخ ۲۷ جمادی الاول سنہ ۱۱۹۰
مین ہو کر تاریخ یازدہم ربیع الثانی سنہ ۱۱۹۰ ہجری کو بائیس مہینے کی مدت مین اتمام
پائی۔ آپ بڑی اہل کمال اور صاحب دعوت تھی تاریخ رحلت ملی نہین
اپکا مزار اوسی مسجد کے احاطہ کے اندر جانب شمال دو پسر قبر و نکے میان
مین واقع ہے واضح ہو کہ یہ مسجد قدیم سے سید معروف پیر حسینی قادری کے
قبض تصرف مین ہے اور اس مسجد کا کل انتظام اور اندرون احاطہ کے
کسی کی دفن کی اجازت دینا اور باہر کی زمین کا قبضہ و ملگیات تیار شدہ
کی آمدنی مسجد کے خرچ مین صرف کرنا حضرت ممدوح ہی کے متعلق ہے

ذکر حضرت بغدادی صاحب قدس سرہٗ آپکا وطن معلوم نہین
شاید بغداد شریف ہوگا سنا جاتا ہے کہ آپ اپنی ایک دختر کو ہمراہ لیکر
سیاحت کرتے ہوئے رایچور تشریف لائے اور حضرت سید شاہ فیض قادری
قدس سرہٗ کے اہلیہ شریفہ جو کاملہ و عارفہ بی بی ہوئے ہین آپکے آستان
فیض نشان کو جائے امن اور اپنی دختر کی عصمت کی پرداخت کے
خیال سے آپکے دیوان خانہ مین آکر دختر کو اندر روانہ کئے اور آپ
دیوان خانہ مین رہے اور آپکی نزدیک زر نقد سے کچھ طلائی ہون
تہی - وہ بی بی صاحبہ کے پاس روانہ کرکے دختر کی کتخدائی کے خواستگار
ہوئے اس عرصہ مین آپکی رحلت ہوئی تاریخ وصال معلوم نہین آپکو
رایچور کے جانب مشرق ابا باولی کے غربی کونے کے تہوڑے فاصلہ پر
مدفون کئے بعدہٗ آپکی دختر نے بہی انتقال کی اوسکو بہی آپکے بازو
دفن کئے ہر دو مزار ایک ہی جا ہے ہین پس دونو کے انتقال کے بعد
بی بی صاحبہ موصوفہ نے اونکے طلائی ہون کو صرف کرکے ہر دو مزار کے
اطراف ایک مقبرہ تیار کروا دیا ہے جو اب تک موجود ہے

ذکر حضرت سید شاہ مصطفےٰ قادری قدس سرہٗ دریافت سے ظاہر ہوتا ہے
کہ آپ گلبرگہ شریف سے رایچور تشریف لائے اور آپ سبز پوش مشہور تہی اور یہان
حاکم وقت کے طرف سے زمینات انعام پیدا کئے جو اب تک بحال و اجرا ہین آپکی
اولاد مین سید صاحبین صاحب ابن سید کریم صاحب ابن سید حق اللہ شاہ صاحب
ابن سید مصطفےٰ قادری ممدوح اور اونکے فرزند سید محی الدین صاحب قادری سے
مرید و خلیفہ سید شاہ محمد قادری نور دریا رایچور مین موجود ہین آپکی تاریخ رحلت معلوم
نہین مزار رایچور کے جانب شمال حضرت سید شمس عالم حسینی قدس سرہ کے

درگاہ کے سامنے شرک کے مشرق رویہ واقع ہے اور اراضی انعام مین
سید صاحبین صاحب اور اونکے فرزند ساکن رایچور اور سید احمد صاحب اور اونکی فرزندان
سید عمر صاحب وغیرہ ساکن گلبرگہ شریف سادی حصہ دار موجود ہین

ذکر حضرت سید کریم صاحب قادری قدس سرہٗ آپ اور
سالگندہ کے مشائخین ہم جد ہین اور نواب سالارجنگ بہادر کے عہد حکومت مین
رایچور تشریف لائے اور قلعہ کے نورنگ دروازہ کے اندر ایک مکان مین سکونت
اختیار فرمائے آپ اہل کمال صاحب دعوت تہی اور اکثر حاکمان وقت اپکے مطیع
رہے رایچور کے جانب جنوب پرگرہ کے راستہ کے تہوڑے فاصلہ پر مشرق
کے طرف ایک باغ ہے جہانکہ کثرت سے املی کے درختان نصب ہین
آپکے ہی کے نام سے مشہور ہے آپ شہید ہین اپکے شہادت کا واقعہ دریافت
سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ رایچور کے مشرق رویہ آبادی مین نو محمد کے بنگلہ
کے قریب ایک مسجد تہی جو ابتک باقی ہی ہے وہان رمضان شریف کے
مہینہ مین نماز تراویح ہوتی تہی چونکہ اوسکے گرد و نواح مہدوی پٹہانو کے
مکانات واقع تہی تراویح کے تسبیح کی آواز اونکے ناگوار خاطر تہی چنانچہ
۲۷ رمضان کی شب کو وقت تراویح تسبیح کی آواز کو مانع و مزاحم ہوئے
اس سبب سے دنگہ و فساد ہوا مسلمانون نے آپکو اپنا لیگئے آپ اپنے مکان
سے محلہ کے لوگونکو لیکر وہان گئے جنگ و جدل ہوا آپ اور آپکے
اہل محلہ قریب باشٹہ مسلمانون کے شہید ہوئے اور پٹہانونکے بہی بہت
لوگ مارے گئے اور طرفین کے زخمی ہی ہوئے بعدہٗ نواب داراجا بہادر
کے طرف سے سرکاری فوج آئے جب جنگ جدل موقوف ہوا وہان سے
شہید مرحوم کو ہمراہی کے شہدا اونکے سانہہ لیجا کر آپکے باغ مین دفن کئے

چنانچہ آپکا مزار باغ کے درمیان مین چبوترہ پر واقع ہے اور شاہ ابو نکو ہے عام تالاب کے اندر ایک جا دفن کئے جسکو اب حجرہ کہتے ہین اور اب حضرت مرحوم کے قرابت دار سالگندہ اور حیدرآباد اور رایچور وغیرہ مین بستے ہین

ذکر حضرت سکندر بادشاہ قدس سرہ آپکا زمانہ کسقدر مدت کا ہی معلوم نہین لیکن دریافت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ فقیر صاحب کمال تھے تاریخ رحلت معلوم نہین مگر اہل محلہ باتفاق غرہ شوال کو عرس کیا کرتے ہین آپکا مزار رایچور کے مشرق رویہ آبادی مین خواجہ گوڑ استاجر کے مکان کلان کے پاس لب سڑک مشرق کے طرف واقع ہے

ذکر حاکمان معتقد و معززان نامور

جبکہ فقیر مولف رایچور کے اولیاے متقدمین اور بزرگان متاخرین کے حالات لکھ چکا تو خیال اس امر کا آیا کہ زمانہ سابق مین یہاں کے حاکمان وقت اور معززان جنکے قبور اب تک بطور یادگار کے رایچور مین موجود ہین اور یہاں کے بزرگان دین سے کمال عقیدت رکھتے تھے اونکے نام نامی بھی درج کردون تاکہ ناظرین انکے حالات سے بھی واقف ہون

ذکر نواب طالب محی الدین خان بہادر جبکہ سنہ ۱۱۲۳ ہجری مین یہ ملک رایچور اور بیجاپور وغیرہ زیر حکومت سرکار آصفیہ آیا پہلے آپ ہی صوبہ دار مقرر ہوئے کیونکہ انکے اسنادات سنہ ۱۱۳۹ ہجری کے دیکھنے مین آئے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ بعد انکے نواب ہدایت محی الدین خان بہادر صوبہ دار مقرر ہوئے تاریخ رحلت معلوم نہین آپکا مزار حضرت شاہ ابو طاہر حسینی کے مزار اقدس کے جانب مغرب ایک چبوترہ پر واقع ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہدایت محی الدین خان بہادر کے عزیزون مین تھے

ذکر نواب ہدایت محی الدین خان بہادر آپ ہمشیرزادہ ہین نواب میر نظام علی خان بہادر کے آپ یہاں کے حاکم معتقد تھے اور بہت اسنادات آپکے دئے ہوئے موجود ہین آپ بھی رایچور اور بیجاپور کے صوبہ دار کہلاتے تھے تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار اور طالب محی الدین خان بہادر کا مزار ایک ہی چبوترہ پر ہے واضح ہو کہ انکے بعد نواب شجاع الملک بسالت جنگ بہادر فرزند پنجم مغفرت مآب آصفجاہ بہادر کے یہ رایچور زیر حکومت آیا جب انکا انتقال سنہ ۱۱۹۶ ہجری مین ہوا اور ادہونی مین مدفون ہوئے نواب دارا جاہ بہادر حاکم وقت مقرر ہوئے

ذکر نواب ذوالفقار الدولہ دارا جاہ بہادر آپ نواب بسالت جنگ بہادر کے فرزند ہین بعد انتقال اپنے والد کے قابض ادہونی و رایچور ہوئے اوس زمانہ کے بزرگوار و نسے آپکو کمال درجہ عقیدت تھی اور رایچور کے مشرق طرف ایک باغ نواب معز کے نام سے مشہور ہے آپ سنہ ۱۲۰۰ ہجری مین رحلت کئے مزار اوسی باغ مین بالائے چبوترہ واقع ہے اور اب تک وہ باغ اور اوسکی تحت کے زمینات بعد انعام اونکے متعلقین کے نام سے جو حیدرآباد مین رہتے ہین واسطے مصارف عود و گل و عرس سالانہ سرکار سے بحال و اجرا ہے واضح ہو کہ بعد انتقال آپکے کل تعلقات آپکے فرزند خورد سال نواب غلام حسین خان بہادر کے تصرف مین رہے بعد چند روز کے جب کہ نواب معز کی کم عمری اور کارپردازان ریاست کی خود مختاری کی وجہ سے انتظام مین خلل واقع ہونے سے نواب میر نظام علیخان بہادر والی حیدرآباد نے سنہ ۱۲۰۷ ہجری مین تعلقات رایچور و ادہونی کو

سرکاری خالصہ مین شریک فرمادیا

ذکر نواب محمد حسین خان بہادر گنہالہ آپ عالی خاندان امرائے
ہین رایچور مین صاحب منصب او ذی مرتبت تہے اور سید شاہ معروف قادری
قدس سرہٗ کے کمال عقیدتمند مرید ہے آپکے آبائی امارت اور قدیمی
خاندان کا ذکر تاریخ آصفیہ و دیگر تواریخ مین بہت تفصیل کے ساتہہ
درج ہے اوسکو شریک کرنے اس تذکرہ مین گنجائش نہین ہے
آپکے فرزند محمد برہان علیخان سبقت یاب جنگ بہادر ہین جنکا مزار حیدرآباد
مین ہے انکے دو فرزند - ایک محمد گیسو درازخان سبقت یاب جنگ
بہادر گنہالہ دوسرے محمد اعظم علیخان کامیاب جنگ بہادر گنہالہ صاحب جاگیرات
اور صاحب منصب حیدرآباد مین موجود ہین اور ہر دو بہادر معزز صاحب اولاد ہین
اور خاص رایچور مین متعدد مکانات خصوصاً سہ مکان جنہین اب مطبع صبغۃ اللّٰہی
قدیم سے محمد حسین خان گنہالہ کا دیوان خانہ کہلاتا ہے اور بہت سے مقامات
بہی خصوصاً رایچور کے مشرق رویہ آبادی مین ایک باولی کے پاس کوہنگرونکا
محلہ جسکا نزول سالانہ وصول ہوتا ہے اور تعلقہ رایچور کے علاقہ مین زمینات
انعام وغیرہ جو ابتک بطور یادگار باقی ہے نواب کامیاب جنگ بہادر کے
قبض و تصرف مین ہے تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار رایچور مین اپنے مرشد
سید شاہ معروف قادری قدس سرہٗ ساکن رایچور کے پایین مقبرہ کے اندر
واقع ہے

ذکر نور محمد صاحب یہہ صاحب حاکمان وقت کے معزز ملازم ہوئے
تہے اور قدیم رہنے والے ساگندہ کے ہین خواب مین سید شاہ معروف
قادری ساکن رایچور سے مشرف ہوئے اور ساگندہ سے آپکی قدم بوسی کے

اشتیاق مین رایچور آئے اور حضرت سے بیعت حاصل کئے بہت اعتقاد
رکہتے تہے اور سرکار مین عزت و حرمت سے اپنی زندگی بسر کئے رایچور مین بہت
نامور ہوگئے ہین رایچور کے مشرق رویہ آبادی مین نواب وارا جا بہادر کے
باغ کے جانے کے راستہ پر ایک بنگلہ آپ ہی کے نام سے مشہور ہے
تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار اپنے مرشد سید شاہ معروف قادری قدس سرہٗ
ساکن رایچور کے پایین مقبرہ کے اندر واقع ہے

خاتمہ - - واضح ہو کہ رایچور مین ان حضرات متقدمین اور متاخرین کے
علاوہ بہت سے بزرگوارونکے قبور واقع ہین جنکا نام و نشان تک معلوم
نہین اور اکثر ایسے بزرگوار ہی ہین کہ اونکے مزارات کا پتہ بہی نہین ہے
جبکہ فقیر مولف بار ثانی سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین رایچور آیا ہمیشہ ارادہ دلی
رہتا تہا کہ یہان کے اولیائے متقدمین اور بزرگان متاخرین کے حالات
فراہم کرکے ایک تذکرہ لکہون مگر کسی حاکم وقت کے عہد مین اسکا
موقع ہاتہہ نہین آیا کل امر مرہون باوقاتہا چونکہ دریبولا ترجمہ
روضۃ الاولیائے بیجاپور کے طبع سے فراغت حاصل ہوئی اسلئے اس
تذکرہ کو بہی بعہد حکومت جناب مولوی میر لیاقت علی صاحب اول تعلقدار ضلع
رایچور مرتب کرکے زیور طبع سے آراستہ کیا اگرچہ متقدمین کا ذکر قاضی
صاحب مرحوم سے اور متاخرین کا تذکرہ اونکے علاوہ دوارہ سے دریافت
کرکے ترتیب دیا گیا ہے تاہم اگر ناظرین کو غلطی معلوم ہو تو خطا و نسیان پر محمول فرماوین

تاریخ طبع منجانب مالک مطبع

تذکرہ نے جب شرف حاصل کیا ترتیب کا	ہوگیا مشہور جہان پر جو طرف نزدیک و دور
فکر سال طبع مین دی ربہ ہاتف نے ندا	علم اسرار یقین ہین اولیائے رایچور

۱۳ ۱۵

اسمائے کتب نامور

مکتوبات رحمانی مصنفہ زبدۃ الاولیا حضرت سلطان سید شاہ عبد الرحمن الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللہی قدس سرہٗ - اس کتاب مین چار مکتوب ہین پہلا مکتوب روح کے بیانمین دوسرا مکتوب قلب کے بیان مین تیسرا مکتوب نماز کے بیانمین چوتہا مکتوب مقام محمود و سلطان النصیرا کے بیانمین اس کتاب کی خوبی حضرت مصنف قدس سرہٗ کے جلالت قدر وعلوی مقام سے ظاہر ہے اور نفس رحمانی ہی انہین کی تصنیفات سے ہے اور واقعی بات تو یہ ہے کہ فی الحقیقت بے مثال اور عدیم النظیر ہے باوجود ان خوبیو نکے قیمت نہایت کم یعنی ۸ علاوہ محصول ڈاک -

بحر الحیوۃ تصنیف حضرت شیخ محمد غوث گوالیری قدس سرہ العزیز جسکا مطالعہ تو کیا نام ہی اکثر حضرات کی سماعت مین نہ آیا ہوگا یہ کتاب ایک مقدمہ اور دس باب مین ختم ہوئی ہے مقدمہ معرفت وجود و قدم و عدم شہود کے بیانمین باب اول معرفت انسان مین باب دوم تاثیرات عالم صغیر کے بیانمین باب سوم معرفت دل مین باب چہارم معرفت جسد مین باب پنجم معرفت ایجاد انسان مین باب ششم معرفت محافظت منی مین باب ہفتم معرفت دم مین باب ہشتم معرفت فناے جسد و علامات موت مین باب نہم تسخیرات موکلات عرفان علم ابدان وغیرہ مین باب دہم بیان شناخت انسان و ایجاد عالم وغیرہ مین - یہ کتاب مطبع فیض الکریم مین طبع ہو کر تمام ہو گئی تہی لہذا ہمنے اپنے مطبع مین طبع کر کے کامل کیا - قیمت ۸ علاوہ محصول ڈاک -

اوراد غوثیہ یہ کتاب بہی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے جسکے مصنف حضرت شاہ محمد غوث گوالیری رحمۃ اللہ علیہ ہین خوبی اس کتاب کی آپکے

نام سے اظہر من الشمس ہے اس کتاب مین متعدد وصیتو نکے علاوہ نو درجہ ہین پہلا درجہ ورد اوراد و اوراد کے بیانمین دوسرا درجہ وضو اور نوافل کے بیان مین تیسرا درجہ صوم اور اربعین کے بیان مین چوتہا درجہ خطرات اور اوسکی ماہیت و دریافت کرنے کے بیانمین پانچوان درجہ ذکر جہر و خفی کے بیان مین چہٹا درجہ طریق مراقبہ کے بیانمین ساتوان درجہ تصورات اور تصدیقات کے بیانمین آٹہوان درجہ تنزلات اور ظہور اسمای الہی اور کیفیاتی کے بیانمین نوان درجہ تصحیح خلافت اور ارادت اور آداب شیخ و شناخت مرشد و مسائل طریقت و بیعت و تصحیح سلاسل ظاہری و باطنی و معراج کے بیانمین - یہ کتاب سالکو نکے واسطے ایک پیر شفیق ہے واضح ہو کہ ابتداے تصنیف سے تا این زمان جو چار سو برس سے کچہ عرصہ زاید ہوتا ہے طبع ہونا تو ایکطرف بلکہ قلمی نسخہ بہی ہاتہہ آنا نہایت دشوار تہا اوسکو فقیر نے باصرار چند محبان عقیدت نشان بہ اجازت جناب شاہ سیف اللہ صاحب قادری الشطاری صبغۃ اللہی باہتمام و صحت بلا کلام طبع سے اوسکے اپنے کارخانہ کو زینت دی ہے اوسکی قیمت بنظر رفاہ عام بہت ہی کم یعنی ۸ رکہدار محصول ڈاک ذمہ خریدار

مدینۃ الصفا شعریہ شرح ہے قصیدۂ بردہ کی - اگرچہ بہت سے حضرات با کمال نے اسکی شرح زیب رقم فرمائے ہین لیکن یہ شرح قابل دید ہے اور ہر ایک عربی شعر کی شرح فارسی اشعار مین کیگئی ہے اور سلسل قابل فہم اور اوسکے نکات کی ترکیب اور اوسکے پڑہنے کا قاعدہ بہت اچہی طور سے تفصیل کے ساتہہ بیان کر دیا گیا ہے اسکے مصنف جناب حضرت مولانا حاجی شاہ باقی صاحب قادری الشطاری صبغۃ اللہی مد ظلہ العالی

شرح کیا ہے آپ نے دریا کو کوزہ مین بہرا ہے اس شرح کی تعریف
جسقدر کی جاوے کم ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نکہ عطار گوید۔
باوصف اس خوبی کے قیمت ۴ر کلدار ہے محصول ڈاک ذمہ خریدار
حضرات شائقین درصورت ضرورت مطبع صبغۃ اللہی رانگو رسے یا مصنف
ممدوح سے جنکی سکونت گاہ قصبہ گنگاوتی ضلع تنگنکور علاقہ حیدرآباد
سے طلب فرما سکتے ہین

مجموعہ لغتیہ میر عصر یعنے مجموعہ قصاید نعتیہ جس کے مصنف علام خباب مولوی
میر احمد علی صاحب قادری تخلص عصر ادام اللہ تعالی برکاتہ مین والا نجباء
آپکے قصائد وہ وہ عمدہ و دلچسپ مضامین سے مملو ہین کہ دل پہڑک جائے بارک اللہ
اُنکی بول چال مین وہ حلاوت ہے کہ شیرینی عذب البیانی و رطب اللسانی مین
لب چاشنی رہ جائے یون تو کہنے کو بہت گنجائیش ہے اوسکی تعریف مین
زبان ہماری قاصر ہے لیکن ہمنے یہان اسی فقرہ پر اکتفا کیا ہے کہ یہ
کلام بے شک و شبہ مقبول رسول کبریا ہے اسکا پڑہنا پڑہانا اصلاح و فلاح
دارین متصور ہے بمنہ وکمال لطفہ یہ مجموعہ طبع ہو چکا ہے اور قیمت بہی نہایت
ارزان ٹہرائی گئی ہے یعنے فی جلد ۴ر کلدار محصول ڈاک ذمہ خریدار
اسکے اوراق مختلف رنگ کے ہین

تمت بالخیر

واضح ہو کہ یہ تذکرہ اولیائے رانگو رعلحدہ بہی مطبع مین موجود ہین جسکی
قیمت چہار آنہ کلدار ہے۔